بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

پوسٹنگ منیجر:
ابوسفیان عثمانی
موبائل 09756726786

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:
(عمر الٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
فون 08791792793

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون، ملک اور اسلام کے غداروں سے اعلان بیزاری کرتے ہیں

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ 'ماہنامہ طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

پتہ: **ہاشمی روحانی مرکز**
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

کیا اور

محمد شبیر قادری

روحانی تحریک کی ضرورت

ہندوستان کا مسلمان اس وقت بہت نازک صورت حال سے دوچار ہے، اسے بہت سے خطرات درپیش ہیں، اس میں کوئی شک نہیں کہ ہندوستان میں پنپنے والی فرقہ پرستی اور فرقہ واریت بھی مسلمانوں کے لئے سوہان روح بنی ہوئی ہے، لیکن مسلمانوں کو اصل نقصان خارجی فتنہ پروری سے نہیں ہے بلکہ اصل خطرہ داخلی خرابیوں کی وجہ سے ہے اور یہ خرابیاں خوف خدا سے محرومی اور احتساب آخرت سے لاپرواہی کی بنا پر پیدا ہوئی ہیں۔

ہندوستان بھر میں دینی مدارس کا جال بکھرا ہوا ہے اور اصلاحی اور تبلیغی کام بھی پورے شدومد کے ساتھ جاری ہے، آئے دن اصلاحی جلسے اور فقہی سیمینار بھی ہوتے ہیں، اسکے باوجود مسلمانوں کی خرابیاں اور بے کرداریاں دن بہ دن روز بروز بڑھتی جارہی ہیں اور اس کی بنیادی وجہ اخلاص سے محرومی ہے، عمل میں آج بھی کوئی کمی نہیں، لیکن نیت صاف نہیں ہے، کہیں عمل کسی غرض کی بنا پر ہورہا ہے یا کسی دام و درہم کی خاطر اور کہیں ازراہِ ریاونمود، نتیجہ یہ ہے کہ نیک کاموں کی کثرت سے مسلم سماج میں جو بہاریں آنی چاہئیں تھیں وہ نہیں آپارہی ہیں اور ملت کا باغ ہزار طرح کے گلہائے عمل کے باوجود خزاں اور پت جھڑ کی بدنصیبی کا شکار نظر آتا ہے، جدھر دیکھو ویرانی ہے اور جس طرف جاؤ وہاں باتیں ہی باتیں نظر آتی ہیں اور جہاں عمل دکھائی دیتا ہے وہاں اخلاص نظر نہیں آتا، جہاں کردار و عمل کی چہل پہل ہے وہاں نیک نیتی کا کوسوں پتہ نہیں، چنانچہ اچھے اداروں کے آس پاس بھی خداترسی کے گل بوٹے مرجھائے ہوئے نظر آتے ہیں۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ وہ خانقاہی نظام جو ہندوستان سے تقریباً رخصت ہوگیا ہے اسے دوبارہ لانے کی تحریک چلائی جائے اس یقین اور قوت اعتماد کے ساتھ کہ روحانی نظام اور خانقاہی جدوجہد ہی مسلم سماج میں نکھار پیدا کرسکتی ہے اور مسلمانوں کو ان کا کھویا ہوا وقار واپس دلاسکتی ہے، وہ وقار جسے ہم نے دانستہ گم کیا ہے۔

جس خانقاہی نظام اور روحانی تحریک کو ہم نے بے حیثیت سمجھ کر نظرانداز کیا تھا وہی ہندوستان میں اسلام کے فروغ کا ذریعہ بنا تھا اور جب سے ہم نے اولیاء اللہ کے مشن اور صوفیوں کی روحانی جدوجہد کو تنقیدی نگاہوں سے دیکھنے کا جرم کیا، ہم دین کی حلاوت اور اسلام کی عظمت سے خود ہی محروم ہوگئے اور آج سب کچھ ہوتے ہوئے بھی ہم قلاش اور محروم القسمت نظر آتے ہیں اور ہماری حیثیت دنیا کی منڈی میں کھوٹے سکے سے زیادہ نہیں ہے، خدا بھی وہی ہے، دین بھی وہی ہے، نظام قدرت بھی وہی ہے اور قرآن وحدیث بھی وہی ہے لیکن ہم خود بدل گئے ہیں اور جب سے ہم بدلے ہیں دنیا کی نگاہیں بھی بدل گئی ہیں اور زمانہ کی فضائیں بھی، اگر ہم پھر اسی دنیا میں واپس آجائیں، اسی دنیا میں یعنی حسن اخلاق کی دنیا میں محبت وخدمت کی دنیا میں عزت واحترام کی دنیا میں اور احسان وقدرشناسی کی دنیا میں، اسی اخلاص وایثار کی دنیا میں تو ہمیں یقین ہے کہ خدا کی رحمت پھر ہماری بلائیں لے گی اور ہندوستان میں ایک بار پھر مسلمانوں کی عزت کا پرچم بلند ہوگا، پھر درودیوار سے وندے ماترم کے بجائے اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہوں گی اور دنیا مسلمانوں کے کردار وعمل سے متاثر ہوکر خدا کی خدائی تسلیم کریگی اور یہ بات ہمیں اپنے پلّے سے باندھ لینی چاہئے کہ جب تک ہم خود کو بدلنے کی فکر نہیں کریں گے اس وقت تک خدا بھی ہماری حالت میں اور ہمارے حالات میں سدھار پیدا نہیں کرے گا۔ ہمیں سنجیدگی کے ساتھ اس بات پر بھی غور وفکر کرنا چاہئے کہ شیطان لعین نے دین ومذہب کے نام پر کہاں کہاں ہمارا بے وقوف بنایا ہے اور کہاں کہاں ہمارے نفس نے ہمیں دھوکہ دیا ہے۔ اگر ہم نے سنجیدگی سے اپنے احوال کا جائزہ لے لیا تو ہمیں یہ بھی اندازہ ہوجائے گا کہ ہمیں لوگوں کی نگاہوں کا تنکا تو نظر آجاتا ہے لیکن ہمیں اپنی آنکھ کا شہتیر بھی دکھائی نہیں دیتا، ہم سب اہل مذہب کی حالت یہ ہے:

سارے جہاں کا جائزہ ☆ اپنے جہاں سے بے خبر

(طلسماتی دنیا، نومبر ۱۹۹۸ء)

بقلم خاص

ہم کس زبان سے رب کا شکر ادا کریں

۱۹۹۲ء میں جب طلسماتی دنیا کا آغاز ہوا تھا اور جس وقت طلسماتی دنیا کا پہلا شمارہ پریس کے حوالے کیا گیا تھا اس وقت ہم یہ امید نہیں کر سکتے تھے کہ طلسماتی دنیا کو اس قدر مقبولیت ملے گی اور اس درجہ اس کی پذیرائی ہوگی کہ ملک اور غیر ممالک کے گوشہ گوشہ سے تعریفی خطوط موسلا دھار بارش کی طرح برسنے لگیں گے اور رسالہ ہر ماہ ایک نئی آن بان کے ساتھ چھپتا رہے گا اور خلقِ خدا اس رسالے سے مستفیض ہوتی رہے گی۔ ہمیں یاد ہے کہ طلسماتی دنیا کا پہلا شمارہ دیکھ کر ہمارے ایک کرم فرما حضرت مولانا مفتی واصف حسین صاحبؒ نے یہ فرمایا تھا کہ ''یہ رسالہ تو خوب ہے اور یہ موضوع فی زمانہ اپنے اندر دلچسپی بھی رکھتا ہے لیکن تم اس موضوع پر کتنا لکھ سکو گے؟'' اس موضوع پر سال دو سال سے زیادہ لکھنا ممکن نہیں ہے۔ آج مفتی صاحب اس دنیا میں نہیں ہیں اگر وہ بقیدِ حیات ہوتے تو دیکھتے کہ مسلسل ۲۵ رسالوں تک ہم اس موضوع کا حق ادا کرتے رہے ہیں اور اگر زندگی باقی رہی اور طلسماتی دنیا جاری رہا تو آئندہ سالہا سال تک ہم اس موضوع پر لکھنے کا حق ادا کرتے رہیں گے۔

اس بات کا بھی پوری طرح ہمیں اندازہ بعد میں ہوا کہ روحانیت کا علم ایک ایسا سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں ہے۔ نہایت ذمہ داری کے ساتھ ہم یہ لکھنے پر مجبور ہیں کہ پچیس سالوں تک لگاتار لکھنے کے باوجود ہمیں یہ لگ رہا ہے کہ ابھی اس موضوع پر بہت کچھ کہنا اور لکھنا باقی ہے۔ اگر زندگی رہی تو ہم اپنے قارئین کو روحانیت کے ایسے ایسے خزانوں سے روشناس کرائیں گے کہ قارئین کو مسرت بھی ہوگی اور حیرت بھی۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا نے پچیس سالوں میں پچیس خاص نمبر کتب خانوں کو دیئے۔ ان نمبروں کی جو پذیرائی ہوئی اس کا شکر ادا کرنے کے لئے ہمارے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ ان نمبرات پر ذرا ایک نظر ڈالیں اور ہماری جدوجہد کو محسوس کریں۔

جنات نمبر، جادو ٹونا نمبر، شیطان نمبر، ہمزاد نمبر، موکلات نمبر، حاضرات نمبر، روحانی ڈاک نمبر، روحانی مسائل نمبر، استخارہ نمبر، امراضِ جسمانی نمبر، اعمالِ شر نمبر، عملیات محبت نمبر، مجرب عملیات نمبر، خاص نمبر، درود وسلام نمبر، علم جفر نمبر، دست غیب نمبر، روحانی امراض نمبر، ردّ اعتراضات نمبر، خوفناک واقعات نمبر، عملیات اکابرین نمبر، بندش نمبر، خاص الخاص نمبر۔

ان تمام نمبروں کو زبردست پذیرائی ملی اور عوام وخواص نے ان نمبروں کو جو اعزاز بخشا وہ قابل شکر ہے۔ ان نمبروں میں اکثر و بیشتر نمبرات کئی کئی بار چھپ چکے ہیں۔ جنات نمبر کے بائیس ایڈیشن اور جادو ٹونا نمبر کے دس ایڈیشن چھپ چکے ہیں جو رسائل کی دنیا میں ایک حیرت انگیز بات ہے اور اس سے طلسماتی دنیا کی مقبولیت کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ماہنامہ طلسماتی دنیا نے جو روحانی تحریک شروع کی تھی وہ توقع سے زیادہ مقبول ہوئی اور عوام وخواص نے ہمارا ہر قدم پر بھرپور انداز میں ساتھ دیا اور دامے درمے قدمے سخنے ہر طرح کے تعاون کے لئے لوگ کمربستہ رہے۔ ہماری اس تحریک کی ترجمانی اس شعر سے ہوتی ہے:

میں اکیلا ہی چلا تھا جانب منزل مگر ☆ راہرو ملتے رہے اور کارواں بنتا گیا

آج اس روحانی تحریک میں ایک جم غفیر ہمارے ساتھ ہے اور روحانی عملیات کی فصلِ بہار دن بدن اپنی مہک سارے عالم میں پھیلا رہی ہے اور اہل دنیا اس چراغ کی روشنی سے مستفیض ہو رہے ہیں جو گمراہی کے اندھیروں اور جہالت کی تاریکیوں کا قلع قمع کرنے کے لئے وجود میں آیا ہے۔

ہمیں فخر ہے کہ اللہ کی دی ہوئی توفیق سے ہم نے اُس گندگی اور غلاظت کو حتی الامکان ہٹانے کی کوشش کی ہے جو روحانی عملیات کے مقدس چہرے پر پڑی ہوئی تھی اور جس کی وجہ سے یہ منور چہرہ اپنی شناخت کھو بیٹھا تھا۔

روحانی تحریک کے دوران ہمیں دو طرح کے لوگوں سے مقابلہ آرائی کرنی پڑی، ایک وہ لوگ جو روحانی عملیات کی لائن میں اپنی جہالتوں اور خباثتوں کی وجہ سے اس لائن کو غلیظ بنا رہے تھے اور اللہ کے بندوں کو گمراہ کرنے کا مشن چلا رہے تھے ان سے بھی ہمارا مقابلہ ہوا اور اس جنگ میں ہم

سرخرو ہے اور دوسرے نمبر پر ہمارا مقابلہ ان حضرات سے بھی رہا جو بسم اللہ کی گنبد میں تخت نشین تھے جنہیں اپنے توحید پرست ہونے کا زعم تھا، جو کچھ نہ کچھ علم بھی رکھتے تھے جنہیں اپنے بزرگ ہونے پر ناز تھا لیکن جو عقل سلیم سے محروم تھے یا پھر دانستہ کسی خاص وجہ سے عقل باختہ بنے رہے یہ وہ لوگ تھے جو تعویذ کو تیمیہ بتا کر تعویذ گنڈوں کی مخالفت میں رطب اللسان رہتے تھے اور اللہ کے بندوں کو ایک جائز ضرورت سے ہٹانے اور بھٹکانے کا کام کر رہے تھے۔ ہم نے ان لوگوں کے بھی دانت کھٹے کرنے کا مشن جاری رکھا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس مشن میں حسب توقع کامیابی عطا کی۔

آج عوام وخواص کی آنکھیں کھل رہی ہیں اور خوش فہمیوں اور غلط فہمیوں کے پرہول صحراؤں سے لوگ باہر نکل رہے ہیں اور انہیں یہ اندازہ ہو رہا ہے کہ تعویذ گنڈے ہی سب کچھ نہیں اور تعویذ گنڈے بالکل بے اثر بھی نہیں۔

آج دنیا پر بحسن وخوبی یہ مترشح ہو چکا ہے کہ ''روحانی علاج'' بھی امراض سے نجات پانے کا ایک ذریعہ ہے اور یہ ذریعہ دوسرے علاجوں کی طرح جائز ہے اور موجودہ دور میں اس کی شدید ضرورت ہے۔

روحانی تحریک کے دوران ہم نے طلسماتی دنیا کی خصوصی اشاعتوں کے ساتھ ساتھ روحانیت کو فروغ دینے والی یہ کتابیں بھی ہدیۂ ناظرین کیں۔

بسم اللہ کی عظمت وافادیت، سورۂ فاتحہ کی عظمت وافادیت، آیت الکرسی کی عظمت وافادیت، سورۂ یٰسین کی عظمت وافادیت، سورۂ رحمٰن کی عظمت وافادیت، سورۂ مزمل کی عظمت وافادیت، اسماء حسنیٰ کے ذریعہ جسمانی اور روحانی علاج، تحفۃ العاملین، کشکول عملیات، جانوروں کے طبی اور روحانی فائدے، علم الاعداد، اعداد کی دنیا، اعداد بولتے ہیں، اعداد کا جادو، تعلقات اعداد، کرشمۂ اعداد، علم الحروف، پتھروں کی خصوصیات، مجموعۂ آیات قرآنی، اعمال ناسوتی، اعمال حزب البحر، بچوں کے نام رکھنے کا فن، علم الاسرار، کشکولِ عملیات وغیرہ۔ ان کے علاوہ بیسیوں کتابیں زیر ترتیب ہیں اور وہ کتاب بھی زیر ترتیب ہے جو انشاء اللہ روحانی عملیات کی سب سے بڑی کتاب بن کر منظر عام پر آئے گی، جس کا نام ''صنم خانۂ عملیات'' ہے۔

مکتبہ روحانی دنیا کی مطبوعہ مذکورہ کتابوں سے روحانیت کو زبردست فروغ ہوا اور روحانی عملیات کے ذریعہ اللہ کے بندوں کی خدمت کرنے والے حضرات کو زبردست قسم کی آسانی میسر آئی۔ آج دنیا کے لاکھوں عاملین ان کتابوں کے ذریعہ اللہ کے بندوں کی بے لوث خدمت انجام دے رہے ہیں اور یہ ثابت کرنے میں مصروف ہیں کہ دنیا کے دیگر علوم کی طرح یہ علم بھی علاج پر اپنی گرفت رکھتا ہے اور اس علم کے ذریعہ بھی انسانوں کو شفا حاصل ہوتی ہے بلکہ رفتہ رفتہ یہ علم دوسرے علوم سے کچھ بھاری ہی ثابت ہو رہا ہے اور لوگ اس علم سے متاثر اور مستفیض ہو رہے ہیں اور قرآن کریم کی اہمیت اور برتری کے قائل ہوتے جارہے ہیں۔

کوئی مانے یا نہ مانے لیکن یہ حقیقت ہے کہ روحانی عملیات کے ذریعہ بہت موثر انداز میں دین اسلام کی تبلیغ کی جاسکتی ہے اور روحانی عملیات کے ذریعہ ہم اس دنیا کی جو مختلف مسائل اور ضروریات کی وجہ سے بھٹک رہی ہے اس کو علم قرآن اور اُس دین اسلام سے روشناس کرا سکتے ہیں جو انسانیت کا سب سے بڑا ہمدرد اور خیر خواہ ہے۔ سچائی یہ ہے کہ ہم لوگوں کی ضروریات کو اپنے ہاتھوں میں لے کر لوگوں کو اپنے قریب کر سکتے ہیں اور دکھی انسانیت کے آنسو پونچھ کر ہی ہم اپنے سر پر سہرا باندھ سکتے ہیں۔ خدمت اور محبت ہی وہ موثر ذریعہ ہے جس سے دلوں کو فتح کیا جاسکتا ہے۔

لٹریچر کی اشاعت کے ساتھ ساتھ ہم نے ''ہاشمی روحانی مرکز'' کی بنیاد ڈال کر ایک ایسا فریضہ انجام دیا ہے کہ جو وقت کی شدید ضرورت ہے اور جس کے ذریعہ ہم اُس دنیا کو بھی فتح کر سکتے ہیں جو اسلام کے خلاف ہائے ہلّہ کرنے میں مصروف ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز صرف روحانی علاج کا ادارہ نہیں ہوگا بلکہ ہاشمی روحانی مرکز کے ذریعہ اُن طلباء کی بھی تربیت کی جائے گی جو اس راستے پر چلنے کے شائق ہیں اور جو اللہ کے بندوں کی روحانی خدمت کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں۔ گویا کہ یہ صرف روحانی ہاسپٹل ہی نہیں ہوگا بلکہ یہ روحانی کالج بھی ہوگا جہاں درس وتدریس اور طلباء کی روحانی عملیات کی تربیت کا سلسلہ بھی جاری رہے گا۔

تمام قارئین سے التجا ہے کہ وہ بارگاہِ خداوندی میں ہاشمی روحانی مرکز کے قیام کی اور اس کے استحکام کی دعا کریں اور یہ دعا بھی کریں کہ ہم جہالت وگمراہی کے اندھیروں کو ختم کرنے کے لئے علم ومعرفت کے چراغ بدستور جلاتے رہیں اور چراغ جلاتے جلاتے مر جائیں۔

مختلف پھولوں کی خوشبو

یہ عنوان ماہنامہ طلسماتی دنیا کا مستقل عنوان ہے، اس عنوان کا حق ہر ماہ نازیہ مریم صدیقی ادا کرتی ہیں۔ وہ نہایت عرق ریزی اور سلیقہ کے ساتھ مختلف قسم کے رنگ برنگے اور خوشبودار پھولوں کا ایک گلدستہ میں پروکر ناظرین کی خدمت میں پیش کرتی ہیں

نبیوں اور ولیوں کی باتیں، اکابرین کے فرمودات، فلاسفروں کا اظہار اور بزرگوں کی نصیحتیں اس عنوان کے ملے جلے تاثرات ہوتے ہیں۔ نازیہ مریم قدیم وجدید شاعروں کے کچھ ایسے اشعار بھی ہدیہ ناظرین کرتی ہیں جو متاثر کن بھی ہوتے ہیں اور سبق آموز بھی۔

ہفتہ کے سات دنوں میں اپنی گوناگوں ذمہ داریوں کو ادا کرتے وقت انسان تھک کر چور چور ہوجاتا ہے اس کے اعضاء جسمانی کے ساتھ ساتھ اس کا ذہن بھی تھکن محسوس کرتا ہے، ایسے اوقات میں اگر نازیہ مریم کا ترتیب دیا ہوا یہ کالم پڑھا جائے تو ذہن کی تھکن دور ہوجاتی ہے، روح کو سکون ملتا ہے اور اعضاءِ جسمانی فرحت محسوس کرتے ہیں۔

اس گلدستہ کے ایک ایک پھول میں عجیب طرح کی مہک ہوتی ہے جو قلب و ذہن کو فرحت وانبساط عطا کرتی ہے اور پڑھنے والا اس رنگ و بو سے متاثر ہوکر ہشاش بشاش ہوجاتا ہے اور اس کے اعضاءِ جسمانی پھر نئی جدوجہد کے لئے تیار ہوجاتے ہیں۔

یہ کالم اُن علماء اور طلباء اور مجلسوں کو رونق بخشنے والے اُن تمام حضرات کے لئے بھی ایک نعمت ہے جو خوش رنگ، خوش نما اور متاثر کن باتوں سے لوگوں کے قلوب پر اپنا اثر چھوڑنے کی خواہش رکھتے ہیں اور اپنی باتوں اور اپنی تقریروں کے گہرے نقوش چھوڑنے کی آرزو ان کے دلوں میں ہوتی ہے۔ اس کالم کی بعض باتیں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ اگر انہیں سدابہار کہا جائے تو مبالغہ نہیں ہوگا۔ اس کالم کا ایک نمونہ پیش ہے پڑھئے اور نازیہ مریم کو خراج تحسین پیش کیجئے۔

محمد شبیر قادری

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے اور بھائی نہ تو اپنے بھائی پر ظلم کرتا ہے اور نہ اس کو ظلم اور تکلیف میں مبتلا دیکھ سکتا ہے اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ضروریات کا کفیل ہو جاتا ہے اور جو شخص کسی ایک مسلمان کی تکلیف دور فرمائے گا اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کریگا۔ (بخاری)

صاف دل ہونا

ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تاکید فرمائی کہ "میرے صحابہ میں سے مجھ سے کوئی شخص کسی کی کوئی بات نہ پہنچایا کرے کیوں کہ میرا دل چاہتا ہے کہ جب میں تمہارے پاس آؤں تو میرا دل تم سب کی طرف سے صاف ہو۔"

غور و فکر

☆ اپنا کام دوسروں کی نکتہ چینی سے تنگ آ کر بند نہ کرو، دیوار میں لگا ہوا پتھر خواہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو اپنی قسمت رکھتا ہے۔

☆ مخاطب کرنے والے کے انداز سے لوگ اس کی تہذیب کا اندازہ لگا لیتے ہیں۔

☆ سب سے خندہ پیشانی سے پیش نہ آؤ نہ جانے کس بھیس میں خدا مل جائے۔

☆ بات ایسی کرو کہ تم پہچانے جاؤ کیوں کہ آدمی کی شخصیت زبان کے نیچے پوشیدہ ہے۔

محمد شبیر قادری

☆ ذہن ایک پیراشوٹ کی طرح ہوتا ہے اس کو کھولیں گے تب ہی یہ کام کرے گا، بلاشبہ خواب دیکھنا انسان کا بنیادی حق ہے، خوابوں پر ابھی تک اور نہ ہی کوئی قانونی پابندی ہے لیکن اکثر ان کی تعبیر کے لئے انسان کو بہت کچھ قربان کرنا پڑتا ہے۔

☆ غلطیاں عقل مندوں اور بے وقوفوں دونوں سے ہوتی ہیں، فرق صرف اتنا ہے ایک کو فوراً احساس ہو جاتا ہے اور دوسرے کو آخر تک نہیں۔

نا اہلی

زمانہ اعتراف کرتا ہے
ہم اہل دانش مندوں کو فلسفیوں میں شمار کرتا ہے
ریاضی کے کسی بھی پیچیدہ سے مسئلے کو
ہم انگلیوں پر حل کرتے ہیں
ہزاروں سرٹیفکٹ، شیلڈز اور ایوارڈ پا کر بھی
ہم اپنی نا اہلی کا اعتراف کرتے ہیں
جو تجھ کو زندگی کی کتاب میں
صرف ایک لفظ "محبت" تک نہ سکھا سکے۔

شمع فروزاں

☆ خاموشی دل اور روح کا سکون ہے۔ (آئزک آئن سٹائن)

☆ منزل کی دوری سے گھبرانے سے بہتر ہے کہ کچھوے کی طرح رینگتے رہو۔ (چینی کہاوت)

☆ گناہ اگرچہ زہر نہیں لیکن زہر سے زیادہ مہلک ہے۔
اورنگ زیب عالم گیرؒ

☆ خود پسند شخص ناپسندیدہ ہوتا ہے۔ (شیخ سعدیؒ)

☆ ہر مشکل انسان کی ہمت کا امتحان لینے کے لئے آتی ہے۔

☆ حیا ایمان کی ایک شان ہے۔

☆ اپنی زبان کے خنجر سے لوگوں کے دلوں کو زخمی نہ کرو۔

☆ برے آدمی کی صحبت اختیار کرنے سے تنہا رہنا ہی بہتر ہے۔

☆ علم حاصل کرو کیوں کہ علم کے بغیر زندگی ادھوری ہے۔

☆ جہالت سے بڑھ کر کوئی تنگی نہیں ہے۔

☆ تدبیر جیسی کوئی دانائی نہیں ہے۔

☆ جاہل سے بڑھ کر کوئی محتاج نہیں ہے۔

☆ بے وقوف آدمی کی دوستی اور دشمنی سے بچو، کیوں کہ کوئلہ اگر گرم ہو تو ہاتھ جلا دیتا ہے اور اگر ٹھنڈا ہو تو ہاتھ کالے کر دیتا ہے۔

ٹھوکریں

☆ ٹھوکریں انسان کو انسان کی پہچان کراتی ہیں۔

☆ ٹھوکریں انسان کو سیدھا راستہ دکھاتی ہیں۔

☆ اگر دنیا میں ٹھوکریں نہ ہوتیں تو کوئی انسان گناہوں کی دلدل سے کبھی بھی نہ نکل پایا۔

☆ ٹھوکریں انسان کو زندگی کی تلخ حقیقتوں سے روشناس کراتی ہیں۔

☆ ٹھوکریں کھا کر برے سے برا انسان بھی راہ راست پر آجاتا ہے۔

☆ ٹھوکریں کھا کھا کر انسان چٹان کی مانند تقدیر کے بے رحم تھپیڑوں کا مقابلہ کرنے کی طاقت پاتا ہے۔

☆ ٹھوکریں انسان کو جینے کا حوصلہ عطا کرتی ہیں۔

بڑی باتیں

☆ جس بات کے نہ جاننے میں شرمندگی ہو وہ بات ضرور جاننی چاہئے۔

☆ پہلے اپنے عیب دور کرو پھر دوسروں کے عیبوں پر نکتہ چینی کرو۔

☆ جو خدا سے نہیں ڈرتا وہ سب سے ڈرتا ہے اور جو خدا سے ڈرتا ہے وہ کسی اور سے نہیں ڈرتا۔

☆ نفرت کو محبت سے کم کرو کیوں کہ نفرت سے نفرت کبھی کم نہیں ہوتی۔

☆ جو زیادہ پوچھتا ہے وہ زیادہ سیکھتا ہے۔

☆ جو لوگ منافع میں کسی کو شریک نہیں کرتے ان کے نقصان میں بھی کوئی حصہ دار نہیں بنتا۔

☆ اچھے لوگوں کی خوشبو ہوا کی مخالف سمت میں بھی پہنچ جاتی ہے۔

☆ مسکراہٹ وہ لباس ہے جو ہمیشہ فیشن میں رہتا ہے۔

☆ مطلب نکال کر کسی کو ٹھکراؤ نہیں، کھوٹا سکہ کسی بھی وقت کام آسکتا ہے۔

☆ ہونٹوں پر مسکراہٹ سجا کر سخت سے سخت حالات سے گزر جاؤ یہی بہادری کا شیوہ ہے۔

☆ پانی کی ایک بوند میں نمک ملا دیا جائے تو وہ آنسو نہیں بنتے ان کے لئے آنکھوں کا ہونا ضروری ہے۔

☆ دنیا فلسفی کو نیم پاگل سمجھتی ہے جب کہ فلسفی دنیا کو پورا پاگل سمجھتا ہے۔

☆ اگر غلام سورہا ہو تو اسے مت اٹھاؤ کیوں کہ ہوسکتا ہے وہ اپنی آزادی کے خواب دیکھ رہا ہو۔

سوچ کا سفر

☆ ہمیشہ اچھی بات سوچنا، کہنا اور سننا کیوں کہ اچھی بات عمدہ سوچ کی عکاسی کرتی ہے، عمدہ سوچ اچھے ذہن کی پیداوار ہے اور اچھا ذہن صرف اچھے انسان کی ملکیت ہی ہوسکتا ہے۔

☆ انسان اپنی زبان کے نیچے پوشیدہ ہے، الفاظ کے پیچھے بھاگنے کے بجائے خیالات تلاش کرو۔

☆ آنکھوں کو جھکانے اور دل کے سوچنے کی عادت ڈالو۔

☆ خوبصورتی چہرے پر نہیں، ذہن میں ہوتی ہے جو انسان کو حسین بنادیتی ہے۔

☆ ہر وہ انسان خوبصورت ہے جس میں محبت کی نرمی، اخلاق کی حلاوت اور پرکھنے کی ذہانت موجود ہے۔

☆ انسان کے کمال کی نشانی یہ ہے کہ اگر وہ پہاڑ کو چلنے کا حکم دے تو وہ چلنے لگے۔

☆ سچی محبت زندگی میں صرف ایک بار ہوتی ہے اور سچی خوشی بخشتی ہے، پھر یہ زمانے اور حالات کی وجہ سے دل و دماغ کی جنگ میں کم ضرور ہوجاتی ہے مگر کبھی مرتی نہیں۔

☆ اولاد کی صحیح تربیت نوافل میں مشغول ہونے سے بہتر ہے۔

☆ انتہا پسندی ہمیشہ اندھے شیشے جیسی ہوتی ہے جس سے اپنا تو کیا حقیقت کا بھی چہرہ پورا نظر نہیں آتا۔

☆ ادھورے خیال اور ادھورے پیار سے تو زندگی ادھوری رہ جاتی ہے، نہ دکھ مزاہ دیتا ہے نہ سکھ، زندگی ویرانے جیسی ہوتی ہے، پھول کھلیں یا جھاڑ جھنکاڑ فرق کا پتہ ہی نہیں چلتا۔

☆ اعتبار عجیب جنس ہوتا ہے، نایاب اس قدر کہ ڈھونڈتے رہیں اور عمر گزر جائے، ارزاں اتنا کہ ایک محبت بھری نگاہ یقین سے بھر دے۔

☆ یہ عجیب بات ہے کہ وہ لوگ جو ہمارے بہت قریب ہوتے ہیں، وہ لوگ دراصل زندگیوں کو الجھا دینے اور منتشر کردینے کا سب سے زیادہ امکان رکھتے ہیں۔

☆ اجنبی لوگوں کے بیچ اجنبی ہونا، اس سے کہیں آسان اور قابل برداشت بات ہے کہ اپنوں میں انسان اجنبی بن جائے۔

☆ ذات کے تمام عناصر میں مایوسی سے زیادہ کوئی عنصر تلخ نہیں، زندگی میں اس سے زیادہ دشوار کوئی بات نہیں ہے کہ اپنی ذات سے کہا جائے ”تم شکست کھا چکی ہو۔“

☆ اگر دکھوں کا دریا عبور کرنا چاہتے ہیں تو آنسوؤں کو جذب کرنے کا طریقہ اپناؤ۔

☆ مرجھائے ہوئے پھول بہار میں تازہ ہوسکتے ہیں لیکن گزرے ہوئے دن کبھی لوٹ کر نہیں آتے۔

کرن کرن سورج

☆ اگر زندگی بچانے کی قیمت پوری زندگی بھی مانگی جائے تو انکار نہ کرنا۔

☆ انسان کا دل توڑنے والا شخص اللہ کی تلاش نہیں کرسکتا، جب تک آنکھ میں آنسو ہیں انسان خدا کا تصور ترک نہیں کرسکتا۔

☆ دعا کریں کہ جیسے آپ کا ظاہر خوبصورت ہے ویسے ہی آپ کا باطن خوبصورت ہوجائے۔

☆ زندگی ایک سایہ دار پھل دار درخت ہے جس کو سانس کی آری مسلسل کاٹ رہی ہے، نہ جانے کب کیا ہوجائے۔

☆ اتنا پھیلو کہ سمٹنا مشکل نہ ہو، اتنا حاصل کرو کہ چھوڑتے وقت تکلیف نہ ہو۔

سزا

☆ فجر کی نماز چھوڑنے سے چہرے کی رونق ختم ہوجاتی ہے۔

☆ ظہر کی نماز چھوڑنے سے رزق میں برکت ختم ہوجاتی ہے۔

☆ عصر کی نماز چھوڑنے سے تندرستی ختم ہوجاتی ہے۔

☆ مغرب کی نماز چھوڑنے سے اولاد نافرمان ہوجاتی ہے۔

☆ عشاء کی نماز چھوڑنے سے نیند کی راحت ختم ہوجاتی ہے۔

مہکتی کلیاں

☆ امید زندگی کا لنگر ہے، اس کا سہارا چھوڑ دینے سے انسانی کشتی

گہرے پانی میں ڈوب جاتی ہے۔

☆ سب کچھ کھو دینے کے بعد اگر آپ میں حوصلہ ہے تو سمجھیں کہ آپ نے کچھ نہیں کھویا۔

☆ سکھ اور مسرت ایسے عطر ہیں جنہیں جتنا زیادہ آپ دوسروں پر چھڑکیں گے اتنی ہی زیادہ خوشبو آپ کے اندر آئے گی۔

عورت

☆ عورت بے نیاز ہستی، پھولوں کی روح، محبت کا خزانہ اور تمنا کا سمندر ہے۔

☆ عورت عفت، وفاداری، رفعت اور تمکنت سے عبارت ہے۔

عورت ایک بہترین کتاب ہے جس کی تعلیم خلوص، سچائی، اور محبت میں ڈوبی ہوئی ہے۔

☆ عورت وہ ساقی ہے جو کسی عارف کیلئے آب حیات مہیا کرتی ہے۔

☆ عورت اہل زمین کے لئے بہترین آسمانی تحفہ ہے۔

☆ عورت وہ معصوم ہستی ہے جس کی دعا فرشتوں سے زیادہ جلدی قبول ہوتی ہے۔

☆ عورت علم، ادب، تہذیب، شائستگی کا منبع ہے۔

عورت ایک مبارک ہستی ہے یعنی زمین پر ساری برکتیں اسی کے دم سے پھیلتی ہیں۔

☆ عورت ایک طرف جہاں موم سے بھی زیادہ نرم ہوتی ہے وہاں کسی انتقامی مرحلے پر فولاد سے بھی زیادہ سخت ہو جاتی ہے۔

اسلام کیا ہے؟

☆ اسلام : وہ دین ہے جو انسان کو تہذیب نفس سکھاتا ہے اور تدبیر عمل کا ماہر بھی بناتا ہے۔

☆ اسلام : وہ دین ہے جس میں تعصب نہیں، سب برابر ہیں۔

☆ اسلام : وہ دین ہے جس نے دنیا میں کسی قوم یا بشر کو اچھوت نہیں بتایا۔

☆ اسلام : وہ دین ہے جو رنگتوں کی تفریق سے بلند ہے۔

☆ اسلام : وہ دین ہے جو کسی مذہب کے بزرگ کی توہین کو جرم قرار دیتا ہے۔

☆ اسلام : وہ دین ہے جو انسان کو ساری کائنات کا سردار بناتا ہے۔

سب سے عظیم

☆ دنیا کے بنانے والے کا عظیم نام ''اللہ'' ہے۔

☆ دنیا کی سب سے عظیم شخصیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

☆ دنیا کی سب سے عظیم کتاب ''قرآن مجید'' ہے۔

☆ دنیا کی سب سے عظیم قوم ''مسلمان'' ہے۔

☆ دنیا کی سب سے عظیم دعوت ''نماز'' ہے۔

☆ دنیا کی سب سے عظیم زبان ''عربی'' ہے۔

☆ دنیا کا سب سے عظیم اجتماع ''حج'' ہے۔

☆ دنیا کا سب سے عظیم شہر ''مکہ'' ہے۔

تین چیزیں

☆ تین چیزوں کو مشعل راہ بناؤ، خدا کی یاد، ذوق عمل، یقین محکم۔

☆ تین چیزوں پر اعتماد نہ کرو، حسن، دولت، خوشی۔

☆ تین چیزیں غیر فانی ہیں، محبت، علم، قرآن۔

☆ تین چیزوں کو یاد رکھو، خالق، رسولؐ، موت۔

☆ تین چیزوں سے نہ گھبراؤ، مصیبت، محنت، موت۔

☆ تین چیزوں سے بچو، چوری، بری صحبت، لڑائی۔

☆ تین چیزوں کو پسند کرو، شفقت، خلق، خوش دلی۔

☆ تین چیزوں کے لئے لڑو، عزت، وطن، مذہب۔

☆ تین چیزوں کو بڑھاؤ، اچھی عادت، اچھے کام، اچھے دوست۔

☆ تین چیزوں سے پرہیز کرو، نشہ، چغل خوری، جوا۔

☆ تین چیزوں کو اختیار میں رکھو، غصہ، زبان، دل۔

☆ تین چیزوں کو نہ بھولو، اللہ، رسولؐ، قرآن۔

☆ تین چیزوں سے ڈرو، قہر الٰہی، آہ مظلوم، دوزخ۔

☆ تین چیزیں انسان کو ایک بار ملتی ہیں، والدین، حسن، جوانی۔

☆ تین چیزیں ایک دوسرے کا دشمن بناتی ہیں، زن، زر، زمین۔

☆ تین چیزیں پردہ چاہتی ہیں، کھانا، دولت، عورت۔

منتخب اشعار

مجھے خلوص سے جیتو میں کوئی جنگ نہیں
مرے وجود میں انسانیت کی خوشبو ہے

☆

جنگ پتھروں سے ہم نے لڑی اور چند لوگ
گیلی زمین کھود کے فرہاد بن گئے

☆

انا کی جنگ میں ہم جیت تو گئے لیکن
پھر اس کے بعد بہت دیر تک نڈھال رہے

☆

ہم زندگی کی جنگ میں ہارے ضرور ہیں
لیکن کسی محاذ پہ پسپا نہیں ہوئے

☆

فتح کرنے کے لئے جنگ ضروری تو نہیں
حسن اخلاق بھی دنیا کو جھکا دیتا ہے

☆

میں جنگ کرنے چلی ہوں ترے بھروسہ پر
تو اپنا زور میرے بازوؤں میں بھر دینا

دوسری قسم

تمہیں باتونی قسم کی عورتیں اچھی لگتی ہیں یا دوسری قسم کی؟
یہ سن کر محفل میں سے ایک شخص نے حیران ہوکر پوچھا۔
کیا عورتوں میں کوئی دوسری قسم بھی ہے؟

خراشیں

ایک صاحب گھبرائے ہوئے انٹرویو میں دینے کی غرض سے ایک دفتر میں داخل ہوئے۔

منیجر نے پوچھا۔ ''غالباً تم شادی شدہ ہو۔''

وہ صاحب بولے۔ ''جی نہیں اور یہ جو میرے چہرے پر آپ خراشیں دیکھ رہے ہیں یہ تو دراصل میں ابھی سائیکل سے گرا ہوں۔''

یتیم

ایک شخص پر اپنے ماں باپ کو قتل کرنے کے جرم میں مقدمہ چلایا جا رہا تھا، اس نے عدالت میں اپنے جرم کا اعتراف کرتے ہوئے کہا۔
''جناب مجھ پر رحم کیا جائے میں یتیم ہوں۔''

سالگرہ

بھکاری : (بیکری والے سے) اللہ تمہارا بھلا کرے ایک کیک کا سوال ہے۔
بیکری والا : تمہارا کام تو روٹی سے چلے گا، کیک کیوں مانگ رہے ہو؟''
بھکاری : ''بھائی جب آج اپن کی سالگرہ ہے۔''

اچھی باتیں

☆ ہمیشہ بادلوں کی طرح رہو، جو پھولوں پر ہی نہیں کانٹوں پر بھی برستے ہیں۔
☆ اگر تو گناہ پر آمادہ ہے تو وہ جگہ تلاش کر جہاں خدا نہ ہو۔
☆ شیشہ توڑنے سے پہلے اپنے ہاتھوں کا انجام سوچ لو۔
☆ دنیا میں وہی لوگ ترقی کرتے ہیں جو تکبر کے تاج کو دور پھینک دیتے ہیں۔
☆ قلم ہمیشہ سوچ کر اٹھانا چاہئے کیوں کہ اس نوک سے کئی سلطنتیں الٹ سکتی ہیں۔

محبت

☆ جھوٹی محبت کسی بھی لمحے نفرت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔
(ٹینی سن)
☆ جس نے بھی محبت کی اس نے پہلی نظر میں نہیں کی۔
(کرسٹوفر مارکو)
☆ جو محبت کرتا ہے وہ ناممکنات کو تسلیم کرتا ہے۔ (براؤننگ)
☆ ہر ذی روح سے محبت انسانیت کا دوسرا نام ہے۔ (مہاتما بدھ)
☆ تکلیف کی زیادتی محبت کی کمی کا باعث بنتی ہے۔ (حافظ شیرازی)

آبِ حیات

گذشتہ ۲۵ ربرسوں میں ماہنامہ طلسماتی دنیا نے اپنے اداریوں میں جو تحریریں بقلم خاص پیش کی ہیں وہ ''آبِ حیات'' کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ان تحریروں کو بار بار پڑھ کر بار بار رہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے۔ ہمیں فخر ہے کہ ان اداریوں نے امت میں صحیح کام کرنے کی روح پھونکی اور قوم کو صحیح ڈگر پر چلنے اور راہِ حق پر ثابت قدم رہنے کا حوصلہ عطا کیا۔ چند اداریئے بطورِ نمونہ پیش کئے جاتے ہیں ان کو ایک بار پھر پڑھیے، قلب و ذہن کو پھر بیدار کیجئے اور ایک بار پھر اپنی صلاحیتوں کو نیا ولولہ عطا کیجئے۔

قرآن کریم میں فرمایا گیا: وَ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ.

قابل شکر بات یہ ہے کہ ''طلسماتی دنیا'' کے اداریوں میں آنے والے وقت کی جو پیشین گوئیاں کی گئی تھیں وہ حرف بہ حرف درست ثابت ہوئیں اور اس ملک کے اُفق پر فرقہ پرستی کے جو خطرات سیاہ بادلوں کی طرح منڈلا رہے ہیں یہ ان غلط پالیسیوں کا نتیجہ ہیں جو سیکولر پارٹیوں کی طرف سے ہوتی رہی ہیں اور جن کو کمک مسلم لیڈران نے بھی پہنچائی ہے کیوں کہ قوم کے نام نہاد رہنما بھی اپنے مفادات کی بھول بھلیوں میں گم ہیں۔

آپ ان اداریوں کو غور و فکر کے ساتھ پڑھیں گے تو انشاء اللہ ''طلسماتی دنیا'' کی جرأت و بے باکی کی داد دینے پر مجبور ہوں گے۔

☜ بقلم خاص

برائے مہربانی ایک مسجد اور توڑ دو

آزادی کی پچاسویں سال گرہ پورے ملک میں دھوم دھام سے منائی گئی۔ سرکاری طور پر پچاسویں سال گرہ کا غلغلہ اور ہمہمہ ملک کے تمام بڑے شہروں میں اونچی اور بلند بانگ آوازوں کے ساتھ سنا گیا۔ ذرائع ابلاغ چونکہ سرکار کے غلام تھے۔ اس لئے ملک کے ایک کونے سے ملک کے دوسرے کونے تک پروپیگنڈے کا طوفان ٹھاٹھیں مارتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ جشن اس انداز میں منائے جارہے تھے جیسے ملک آج ہی آزاد ہوا ہو۔ اس بات کی یقین دہانی بھی بار بار کرائی جارہی تھی کہ اس سال گرہ کے فوراً ہی بعد ہمارا ملک اکیسویں صدی میں داخل ہورہا ہے۔ گویا کہ خوشی برخوشی اور جشن درجشن۔

جہاں تک آزادی کی سال گرہ کے موقعہ پر خوشی اور مسرت کے اظہار کی بات ہے تو یہ ایک فطری امر ہے۔ برسہا برس کی اذیت ناک غلامی کے بعد آزادی کی جو دولت مشترکہ جدوجہد سے بھارت واسیوں کو نصیب ہوئی تھی وہ خدائے لم یزل کی طرف سے جانی اور مالی قربانیوں کا ایک قابل قدر انعام تھا۔ بے حسی اور ناسپاسی ہوگی اگر ہر سال ۱۵ راگست کو خوشی اور مسرت کا اظہار نہ کرکے اپنے مالک کا ہم شکریہ ادا نہ کریں۔ قدردانی کا تقاضہ یہ ہے کہ ہر سال ہم جھومیں، گائیں اور خوشیاں منائیں۔ اور اس مالک کا ہم شکریہ ادا کریں۔ جس کے فضل و کرم سے غلامی کی آہنی زنجیروں سے ہمیں نجات ملی اور طویل ترین سیاہ رات کے بعد ہم نورِ سحر سے ہم آغوش ہوئے۔

آزادی بلاشبہ ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ اس نعمت کی حقیقت اس شخص سے پوچھئے جو قید و بند کا شکار ہو۔ یا غلامی کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہو۔ وہ بتائے گا کہ آزادی کی حقیقت کیا ہوتی ہے۔ یہ آزادی جو خدا کا عطا کردہ انعام عظیم ہے یہ خواہ مخواہ ہمیں نصیب نہیں ہوگیا۔ بلکہ اس کو حاصل کرنے کے لئے ہمیں کئی آگ وخون کے دریا پار کرنے پڑے۔ بے شمار طوفانوں اور آندھیوں سے ٹکر لینی پڑی۔ شہیدوں کے خون کی لالی سے اس ملک کی زمین کئی بار دلہن بنی اور کئی بار جان دینے والوں کے سروں پر سفید رنگ کے سہرے بندھے۔ ان عورتوں کا کوئی شمار نہیں، آزادی کی خاطر جن کے سندور مٹ گئے اور جن کے ہونٹوں کی قوس و قزح درد وغم کی گھنگور گھٹاؤں میں چھپ گئی۔ ہزاروں ہاتھ مہندی کی سرخیوں سے محروم ہوگئے۔ ہزاروں کلائیاں چوڑیوں کی کھنک کو ترس گئیں اور ایک بار نہیں ہزار بار خوشی کے نغمے موت کی سسکیوں میں تبدیل ہوگئے۔ لاکھوں بچے یتیم ہوگئے اور ان کا بچپن آزادی کی جدو جہد میں گم ہوگیا۔ ان کی معصوم تمنائیں اور پاکیزہ آرزوئیں پیوندِ خاک ہوگئیں۔ مشکلات کے کتنے دریا اور آفتوں اور مصیبتوں کے کتنے صحرا پار کرنے کے بعد آزادی کی نعمت ہمیں عطا ہوئی۔ اس نعمتِ عظمیٰ پر ہم جتنی بھی ہر سال خوشی منائیں کم ہے اور اس سال تو ''گولڈن جوبلی'' منائی تھی اس لئے ملک کے کونے کونے میں پروگرام منعقد ہوئے اور آزادی کی خوشی کا رنگ دوچند ہوگیا لیکن یہ تصویر کا صرف ایک رخ ہے۔

تصویر کا دوسرا رخ یہ ہے کہ اسی ملک میں بسنے والے لاتعداد لوگ اس خوشی اور جشن کے موقعہ پر افسردہ اور دل گیر تھے۔ کیوں کہ انہیں اس ملک میں صرف نام کی آزادی کا احساس عطا ہوا تھا۔ اس کے سوا کچھ نہیں۔ یہ لاتعداد لوگ اپنے ہی ملک میں غربت وافلاس اور بے کاروبے روزگاری کے غم میں مبتلا ہیں۔ جس گھر میں کھانے کو روٹی اور پہننے کو کپڑا نہ ہو تو وہ آزادی کی خوشی کس دل سے منائے اور وہ کسی جشن مسرت میں شامل بھی ہو تو کس دل گردے سے۔ آزادیٔ ملک کا ایک تلخ پہلو یہ بھی ہے کہ ملک کی سب سے بڑی اقلیت کو اس ملک میں انصاف نہ مل سکا۔ اس کے بڑوں کی تمام قربانیوں کو نظر انداز کر دیا گیا اور اس کی اپنی وفاداریوں کو بھی بے حیثیت بتا کر پیروں سے روند دیا گیا۔ آزادی کے پچاس سالوں میں مسلم قوم کے ساتھ بے دردی کا وہ معاملہ کیا کہ بارہا حیوانیت بھی شرم سے پانی پانی ہوگئی۔ جبل پور، جمشید پور، میرٹھ، ملیانہ، مرادآباد، ممبئی، بھیونڈی، کانپور وغیرہ کی زمین فرقہ پرست ہندوؤں اور جانب دار پولیس افسران کی وجہ سے بے شمار مرتبہ خونِ مسلم سے لالہ زار ہوگئی ــــــــــ اور یہ شہر قتل در قتل کی وجہ سے شمشان بھومی میں تبدیل ہوگئے۔ قتل و غارت گری کے جنون نے ہزاروں مرتبہ یہ منظر دکھایا کہ

سختی سے بارش کے پانی سے زیادہ سستا اور بے قیمت ہو کر رہ گیا ـــــــ! مسلم قوم کی قربانیوں پر پانی پھیر کر اس ملک کی فرقہ پرست طاقتوں نے جس وحشت و بربریت کا مظاہرہ گزشتہ پچاس برسوں میں ۲۰ ہزار سے زائد مرتبہ کیا ہے۔ وہ ہندوستانی تاریخ کا سیاہ باب ہے۔ جن پچاس سالوں کا ہم جشن منا رہے ہیں ان ہی پچاس سالوں میں ایک ہی طبقے پر ظلم و استبداد کی حدیں ٹوٹی ہیں۔ اور اس طبقے کے ساتھ جس سوتیلے پن کا سلوک ہوا ہے۔ اُسے ہر وہ انسان محسوس کرتا رہا ہے جس کی پیشانی پر دو کے بجائے ایک آنکھ بھی موجود ہو۔ ان ہی پچاس سالوں میں ۶ دسمبر ۹۲ء کی تاریخ بھی آئی تھی۔ جس میں فرقہ پرست ہندوؤں نے جنگلی بندروں کی طرح اُچھل کود کر کے بابری مسجد کو دن دہاڑے شہید کیا تھا اور پولیس تماشائی بنی کھڑی رہی تھی۔ مسلمانوں کی نہ صرف یہ کہ مسجد توڑی گئی بلکہ اس کی ہزار وفاداریوں کے باوجود ان کی زبان، ان کا کلچر، اس کی تہذیب، ان کا مذہب اور ان کے قومی رسم و رواج بھی ہدف ملامت بنے اور مسلسل نشانے پر رہے۔ نیت شروع ہی سے خراب تھی۔ اسی لئے اردو زبان کو پچاس فیصد ووٹ ملنے کے بعد بھی دوسری سرکاری زبان بننے سے محروم رکھا گیا ـــــــ اور صرف ایک ووٹ کی کھنڈی چھری سے اُسے ذبح کر دیا گیا۔

آزادی کے بعد جب ہندوستان کے مختلف علاقوں کو زبان کی بنیاد پر تقسیم کیا جا رہا تھا اور اردو زبان کو اس وقت بھی کوئی اہمیت نہیں دی گئی۔ پنجابی زبان کو پنجاب ملا۔ تامل کو، تامل ناڈو عطا ہوا۔ تیلگو کو آندھرا پردیش بخشا گیا۔ ملیالی کے حصے میں کیرالہ آیا۔ گجراتی کو گجرات ملا۔ اُڑیا زبان کی تقدیر اڑیسہ بنا۔ بنگلہ زبان کو بنگال موصول ہوا۔ غرضیکہ ہندوستان کے صوبوں کی تقسیم زبان کی بنیاد پر ہوئی لیکن اُردو جو آج بھی پورے ملک میں بولی جاتی ہے۔ جو دوسری زبانوں کی طرح کسی ایک علاقے کی زبان نہیں ہے۔ اسے اس ملک میں ایک خطہ بھی عطا نہیں ہوا۔ کیوں؟ صرف اس لئے کہ اس کے بارے میں یہ بدگمانی تھی کہ یہ مسلمانوں کی زبان ہے۔ حالاں کہ اردو صرف مسلمانوں کی زبان نہیں تھی۔ اگر وہ مسلمانوں کی زبان ہوتی تو ہندوستان میں پیدا ہونے کے بجائے ملک عرب میں پیدا ہوتی۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر صرف اُردو کے ساتھ انصاف کر دیا جاتا تو اردو زبان ہی اتحاد کی علم بردار بن جاتی۔ اور متحدہ ہندوستان کا خواب کسی حد تک پورا ہو جاتا ـــــــ لیکن جن لوگوں کو انگریزوں کی پالیسی لڑاؤ اور حکومت کرو۔ نفرت پھیلاؤ اور چودھری بنو پسند آ گئی تھی۔ انہیں تعصب، عناد اور فتنوں کے بیج بونے سے کون روک سکتا تھا۔

دنیا جانتی ہے کہ آزادی کے وقت جنگ لڑتے وقت جتنی خدمات اُردو زبان کی ہیں اتنی خدمات کسی اور زبان کی نہیں ہیں۔ اُردو نے اس ملک کا سر بلند رکھنے کے لئے دنیا بھر میں جو مٹھاس بکھیرا ہے وہ خود اردو زبان کی بے مثال آئینہ دار ہے۔ لیکن دورِ خزاں کے بعد بہار آنے پر جب پھول تقسیم ہوئے تو اُردو کے حصے میں کسی پھول کی خوشبو بھی نہ آ سکی۔ اور اس کا دامن رنگ چمن سے محروم ہی رہا اور جو زبان لذت آشنائی سے محروم ہے اسے عصبیت کی وجہ سے اپنی منکوحہ بنا لیا گیا ـــــــ اندازہ ہوتا ہے کہ نیت پہلے ہی دن سے خراب تھی اور مسلمانوں کو نظر انداز کرنے کا ارادہ روزِ اول ہی سے تھا ـــــــ رفتہ رفتہ اُردو زبان کو معیشت سے الگ کر دیا گیا۔ تا کہ آہستہ آہستہ وہ لب گور ہو جائے لیکن اردو کی شان ہی نرالی ہے۔ یہ اپنے اندر رنگِ حسین اور بوئے سادات رکھتی ہے۔ اس کو جتنا دبایا جائے گا یہ اتنی ہی اُبھرے گی۔ اور ایک دن انشاء اللہ اُردو کا جادو اس ملک میں سر چڑھ کر بولے گا اور مردہ لیڈروں کی بھٹکتی روحوں سے بھی خراج عقیدت وصول کرے گا۔

☆ ☆ ☆

پچاسویں سال گرہ کے موقعہ پر ملک کے چند بدخواہوں نے "اکھنڈ بھارت" اور "یکساں سول کوڈ" کا نعرہ بلند کیا اور جشن آزادی کے بجائے یومِ سیاہ منانے کا پروگرام بنایا۔ بلا شبہ یہ وہی لوگ تھے جنہوں نے ملک کے راز فروخت کئے۔ مہاتما گاندھی جیسے عظیم رہنماؤں کو قتل کیا۔ اور سیاسی یاترائیں نکال کر ملک کی زمین کو جہنم زار بنایا۔ یہ راون کے وہ ذہنی رشتے دار تھے جنہوں نے راون کی پالیسیوں کو رام کا نام لے کر پورے ملک میں پھیلانے کی مذموم کوشش کی اور بابری مسجد کو رام جنم بھومی بتا کر اس کی ناموس کے درپے ہوئے اور بالآخر اسے شہید کر کے چھوڑا ـــــــ ان لوگوں نے یوم سیاہ منانے کا فیصلہ کیا۔ محض اس لئے کہ انہیں ملک تقسیم ہونے کا غم اور پاکستان بننے کا درد آج تک پریشان کئے ہوئے ہے۔ جب کہ پاکستان اس ملک کے وفاداروں کی رائے سے بنا تھا جو آزادی کے بعد

اس ملک کے باغباں کہلائے اور جنہیں غیر فرقہ پرست ہندوؤں نے اس ملک کا رہنما تسلیم کیا لیکن سنگھ پریوار نے جس کا مقصد حیات ہی ملک کے وفاداروں کے خلاف رائے قائم کرنا ہے۔ انہوں نے سیدھے سادے ہندوؤں کو بے وقوف بنانے کے لئے یوم سیاہ منانے کا فیصلہ کیا اور اپنی گناہ گار زبان اکھنڈ بھارت کی دعائیں کیں۔ یعنی پاکستان ٹوٹ کر پھر ہندوستان میں شامل ہوجائے ـــــ ان کوڑ مغزوں کو یہ خبر نہیں کہ اگر ملک تقسیم نہ ہوتا تو اب تک ہندوستان پر مسلمانوں کی حکومت ہو چکی ہوتی اور اگر اب بھی پاکستان ہندوستان میں شامل ہوگیا اور ہندوستان اکھنڈ بھارت بن گیا تو مسلمانوں کا راج آنے میں اتنی دیر بھی نہیں لگے گی جتنی دیر بھارتیہ جنتا پارٹی کو اوپر سے نیچے گرنے میں لگی ہے کیوں کہ فرقہ پرستوں کے لئے بس یہی بات خوش کن ہے کہ اس ملک میں ان کی اکثریت ہے۔ اگر پاکستان ہندوستان میں شامل ہوگیا تو ہندو اور مسلمانوں کی تعداد برابر ہوجائے گی۔

ایک پاکستان کا غم منانے والے لوگ اپنے عناد اور تعصب کی بنا پر اس ملک کے ہر ہر شہر میں ہزاروں پاکستان روزانہ بنا رہے ہیں۔ شہر کے شہر تقسیم ہوگئے ہیں ـــــ مسلمانوں کے علاقے اور ہندوؤں کے علاقے الگ ہوگئے ہیں۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان فاصلہ دن بدن بڑھتا ہی جارہا ہے۔ اور نئی نئی دیوار روزانہ چنی جارہی ہیں۔ کیا یہ تقسیم نہیں ہے؟ ـــــ دلوں کے درمیان دراڑیں ڈال دی گئی ہیں۔ اور روحوں کے درمیان لکیریں کھینچ دی گئیں۔ علاقے کے اعتبار سے سرحدیں الگ الگ ہوکر رہ گئیں۔ ایک ہی ملک میں رہنے والے لوگ ایک دوسرے کے خلاف صف آرا ہوکر رہ گئے اور یہ سب کچھ اُن لوگوں کی ذلیل حرکتوں کی وجہ سے ہوا جو "رام رام جپنا پرایا مال اپنا" والی پالیسی پر چل رہے ہیں۔ اور جن کا مقصد سارے ملک کو الو بنا کر اپنا الو سیدھا کرنا ہے۔

رہی یکساں سول کوڈ کی بات تو ہم بھی یہی چاہتے ہیں کہ پورے ملک میں ایک ہی قانون نافذ ہو اور وہ قانون نافذ ہو جس سے بہتر قانون کی توقع بھی نہیں کی جاسکتی اور وہ قانون۔ اسلامی قانون سے زیادہ عادلانہ کوئی دوسرا قانون ہو ہی نہیں سکتا۔ کیوں کہ یہ بندوں کا نہیں خدا کا بنایا ہوا قانون ہے۔ اس قانون کو نافذ کریں گے تو پورا ملک یکساں سول کوڈ کی بہاروں سے مہک اٹھے گا اور آپ کی دیرینہ آرزو بھی پوری ہوگی۔

☆☆☆

ہندوستان کی آزادی کا پچاسواں جشن منانے والے تمام ارباب اقتدار سے یہ گزارش ہے کہ وہ ماضی کی غلطیوں کو بار بار دہرانے کی حماقتیں نہ کریں۔ ورنہ وہ جس قدر اب پچھتا رہے ہیں۔ انہیں اس سے بھی زیادہ پچھتانا پڑے گا ـــــ بابری مسجد خدا کا گھر تھا اور رام خدا کے بندے تھے۔ رام کی دُہائی دے کر خدا کا گھر توڑنے کی سزا ہر اُس انسان کو مل کر رہے گی جس نے اپنی سیاست کی دوکان کو چمکانے کے لئے خدا کے گھر کی ناموس کا جنازہ نکالا اور اس کی عظمت پامال کی۔ جو لوگ پاکستان بننے کی سزا مسلمانوں کو دینا چاہتے ہیں۔ وہ عقلی طور پر دیوالیہ ہیں۔ اگر سزا ہی دینی ہے تو ان ہندوؤں کو سزا دو جن کی خواہش اور مرضی سے پاکستان بنا تھا ـــــ پاکستان بننے کا ذمہ دار مسلمان نہیں ہندو ہے۔

آخر میں فرقہ پرست ہندوؤں سے ہم عرض کریں گے کہ مغلوں نے ایک ہزار سال تک ہندوستان پر بلا شرکت غیر حکومت کر کے بھی ہندوستان کو اپنی جاگیر سمجھنے کی غلطی نہیں کی تھی لیکن تم صرف پچاس سال جمہوری حکومت کر کے خود کو اس ملک کا مالک سمجھ بیٹھے ہو۔ یہ ملک اگر ایک ہزار سال میں مغلوں کا ملک نہ بن سکا۔ تو صرف پچاس سالوں میں یہ آپ کا زر خرید غلام کیسے بن جائے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ تمہارے انجام کا وقت اب قریب ہے۔ تم جتنا آپے سے باہر ہوں گے۔ اتنا ہی اس ملک کے مظلوموں کا فائدہ ہے ـــــ کانگریس نے مسلمانوں کو مارنے کے لئے مافیا کے انجکشن تیار کیے تھے اور تم نے اس قوم کو ہلاک کرنے کے لئے بندوقیں اپنے ہی کاندھوں پر رکھ چھوڑی ہیں ـــــ اس حساب سے تم ہمارے محسن ہو کیوں کہ تم جیب کترے نہیں ڈکیت ہو۔ تم کھلے دشمن ہو اس لئے تم ہی ہماری سوئی ہوئی قوم کو جگا سکتے ہو۔ ایک مسجد اور توڑ دو۔ تمہارا احسانِ عظیم ہوگا۔ کیوں کہ صرف ایک مسجد ٹوٹنے سے ہماری قوم کی ایک آنکھ کھلی ہے۔ ایک مسجد اور توڑ دو گے تو اس کی دوسری آنکھ بھی کھل جائے گی اور پھر تمہیں خود ہی اندازہ ہوجائے گا کہ ہزار قسم کی بے عملیوں کے باوجود مسلمان اپنے دین کے نام پر کس طرح سے سر سے کفن باندھتا ہے۔ جس دن یہ قوم نیند سے بیدار ہوگئی اور اللہ کے دین کی خاطر متحد ہوگئی اور جس دن اس قوم نے تسبیح و مصلّٰی پر قناعت کرنی چھوڑ دی اور دشمن کے خلاف صف آرا ہونے کی ٹھان لی اس دن فرقہ پرست ہندوؤں کو دو راستوں میں سے ایک راستہ اختیار کرنا پڑے گا۔ قبولیت اسلام یا خودکشی۔　(طلسماتی دنیا، ستمبر، اکتوبر ۱۹۹۷ء)

بابری مسجد کی شہادت کے بعد ہندوستان کے حالات جو کچھ بھی بنے ہیں ان سے یہ بات تو ثابت ہوہی جاتی ہے کہ کسی بھی قوم کے عروج وزوال کا فیصلہ زمین پر نہیں بلکہ عرش الٰہی پر ہوتا ہے۔ کانگریس اور بھارتیہ جنتا پارٹی اپنے سروں پر مختلف قسم کے رنگ برنگے سہرے بندھوانے کے باوجود اقتدار سے محروم رہیں اور بے چارے ایل کے ایڈوانی بہت سارے پاپڑ بیلنے کے اور سڑکوں پر سیاسی یاترائیں نکالنے اور رام رام جپنا اور پرایا مال اپنا والا قدیم نعرہ بہ انداز جدید لگانے اور اچھی خاصی بارات کا اہتمام کر لینے کے باوجود بے چارے ''دولہا'' نہ بن سکے اور شاید کبھی نہ بن سکیں، ان کھلے نتائج نے یہ بات ثابت کردی ہے کہ اللہ کے گھر کو شہید کرنے والے اپنے دامن پر پڑے ہوئے خون کے اُن چھینٹوں کو نہ

تاریخ بتاتی ہے کہ جہاں جہاں لیلائے حق کی خاطر جذب وجنون اور ذوقِ وارفتگی کا بازار ہمیشہ گرم رہا، وہیں وہیں ظلم وستم اور جبر واستبداد کے دامان سیاہ اہل حق کے خون سے تربتر رہے، میدان جہاد کی سرحدیں اور دعوت اسلام کے مینارے ہمیشہ روشن اور بارونق رہے، خون بہتا رہا، زخم رستے رہے، شعلے برستے رہے، روحیں تڑپتی رہیں لیکن جذبوں اور ولولوں میں ذرا بھی کمی نہ آنے پائی، قید وبند کی صعوبتیں اور طوق وسلاسل کی مشکلیں کبھی مسافران حق کا راستہ روکنے پر قادر نہ ہوسکیں بلکہ دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ مشکلات خود بخود آسانیوں میں بدلتی رہیں، کانٹے خود بخود پھول بنتے رہے، دردِ دل حد سے گزر کر خود ہی دوائے دل بنتا رہا، چٹانیں پگھل پگھل کر خود ہی راستے بناتی رہیں اور اہل حق کا قافلہ آگے ہی

یہ رحمت خداوندی ہم سے خفا کیوں ہے؟

دھو سکے جو ان کی بے رحمی کی یادگار ہیں، اللہ کا گھر تو شہید ہی ہوا لیکن بعض صاحب ایمان لوگوں کو جن کا قصور صرف اتنا ہی تھا کہ انہوں نے اپنی غیرت کے جنازے پر چند آنسو کھلے عام بہادیئے تھے، ٹاڈا کے قانون کے تحت جیلوں میں ڈال دیا گیا اور انہیں بعض ایسی سزائیں بھی دی گئیں جس کے وہ مستحق نہ تھے، حیرت کی بات ہے کہ جس ملک میں قاتلوں کو، لٹیروں کو، شرابیوں اور ڈاکوؤں کو سلامیاں دی جاتی ہیں اور اقتدار کی کرسیاں عطا کی جاتی ہیں، اسی ملک میں بہ آواز بلند سانس لینے والوں کو کال کوٹھڑیوں میں ڈال دیا جاتا ہے تاکہ وہ زندہ رہ کر اپنے زندہ ہونے کا ثبوت آئندہ کبھی فراہم نہ کرسکیں۔

آج ہندوستان میں سچ بولنے والے صاحب ایمان لوگوں کی جو حالت ہے وہ سبھی پر عیاں بیاں ہے، دراصل یہ دور خوشامد، نفاق اور چاپلوسی کا دور ہے۔ اس دور میں سچ اور حق بات کہنے والوں کا حشر خراب ہی ہوتا ہے اور یہ کوئی نئی بات نہیں، یہ کوئی طریقۂ جدید نہیں بلکہ یہ تو وہ سلسلۂ قدیم ہے جو ہزاروں برس سے چلا آرہا ہے، اسلام کی چودہ سوسالہ

کی طرف بڑھتا رہا، انہیں باطل کی کوئی طاقت اور بدترین لوگوں کی کوئی بھی جارحانہ سازش منزل حق سے برگشتہ ہونے پر مجبور نہ کرسکی، انہیں کسی طاقت سے نہ دبایا جاسکا، نہ جھکایا جاسکا۔

ہم بہت برے ہیں، ''اہل حق'' میں شامل ہوتے ہوئے بھی حق سے بہت دور ہیں، مسلمان ہیں لیکن اسلام کی ضیا پاشیوں سے محروم ہیں، مقصد کی لگن کیا ہوتی ہے ہمیں نہیں معلوم حق وصداقت کی خاطر جانیں کس طرح لٹائی جاتی ہیں، ہمیں کیا پتہ؟ ہم اس دردِ دل کی لذّت سے بھی محروم ہیں جس کے واسطے ہمیں پیدا کیا گیا تھا لیکن ہزار خرابیوں اور لاکھ خامیوں کے باوجود ہم ان ہی شیر دلوں کی اولادیں ہیں جنہوں نے اپنے خون کی سرخی سے میدان جہاد کو گلنار کیا تھا، جنہوں نے ہر مصیبت کے سامنے سینہ سپر ہوکر بار بار یہ ثابت کیا تھا کہ انسان اس دنیا میں آنسوؤں کی دہلیز پر کھڑے ہوکر بھی زخموں کی مالائیں پہن کر بھی کانٹوں سے سینہ فگار ہوکر بھی انگاروں پر آبلہ پا ہوکر بھی دردوکرب کی گہرائیوں میں ڈوب کر بھی اس طرح مسکرا سکتا ہے جیسے یہ آنسو نہیں قہقہے ہوں، کانٹے نہیں غنچے

ہوں، زخم نہیں ستارے ہوں، انگارے نہیں لال وگل ہوں، وہ زخم کھا کر مسکراتے رہے، اپنی جانیں لٹاتے رہے اور ہنستے رہے، شعلوں کی باڑھ میں سر سے پیر تک جھلس جھلس کر ننگی تلواروں اور زہر آلود نیزوں کے سائے میں اور پتھروں اور تحقیر آمیز ڈھیلوں کی زد میں بھی خدائے وحدۂ لاشریک کا شکر ادا کرتے رہے۔

ذرا یاد کیجئے وہ وقت جب کہ خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کی وحدانیت کا اعلان عام کیا اور بڑے بڑے سورماؤں کی موجودگی میں یہ وضاحت کی کہ عبادت اور پرستش کے قابل صرف ایک ہی ذات ہے، اس کے ماسوا کسی بھی جہان میں کوئی ذات اس لائق نہیں کہ اس کے سامنے سرِ تعبد خم کیا جائے۔ یہ اعلان اس وقت جان کی بازی لگادینے کے برابر تھا لیکن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جانباز ساتھیوں نے سر سے کفن باندھ کر اور جان ہتھیلی پر رکھ کر وحشت و بربریت اور کفر وشرک کی تمام سفاکیوں کو کھلے عام للکار اور سیکڑوں بتوں اور بت سازوں کے روبرو کھڑے ہوکر پوری طمانیت اور بے خوفی کے ساتھ خدا کی توحید اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا ولولہ انگیز اعتراف کیا، یہ اعلان حق اس پُرآشوب زمانہ میں کوئی آسان بات نہ تھی بلکہ یہ اعلان کسی فلک بوس بتکدے میں اذان دینے کے مترادف تھا، اس اعلان سے دشمنان حق اور قاتلانِ صداقت کے اعضاء کانپ اٹھے اور ان کی روحیں مرتعش ہوگئیں، وہ تڑپ اٹھے اور انہوں نے جنون غضب سے پاگل ہوکر ہتھیار سنبھال لئے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے خدا کی زمین خدا کے مظلوم بندوں کے خون سے لالہ زار ہوگئی، عجیب عالم تھا، نفرت وانتقام کی بدترین وحشتناکیاں اپنے مہیب جبڑے کھولے، ارباب حق پر بھوکی بلاؤں کی طرح ٹوٹ پڑتی تھیں۔ ارباب باطل یہ چاہتے تھے کہ بندگی حق کو موت کی نیند سلادیں، دن دہاڑے وحشیانہ پھنکاریں ماریں، مادہ پرستی کا غبار اڑائیں اور حق پرستی کے چاند کو دھندلا کر ڈالیں، باطل نے قدم قدم پر آگ اور خون کے دریا بہائے۔ سالہا سال تک انہوں نے ارباب حق کو شیطانی عقوبت کے کانٹوں پر گھسیٹا اور شعلہ بار ریت میں ڈال کر بے رحمی کی ٹھوکروں سے روندا لیکن ارباب حق خدا انہیں کروٹ کروٹ راحتیں عطا کرے اور ان کی قبروں کو نور سے بھردے، ٹس سے مس نہ ہوئے، نعمت حق کو قبول کرنے کے بعد ان کی نظروں میں دنیا کے دُکھ اور سکھ ہیچ ہوکر رہ گئے تھے۔ انہوں نے اس حقیقت کو پالیا تھا کہ اس دنیا کی ہر چیز فنا کے گھاٹ اتر جانے والی ہے، دوام نہ آسانیوں کو میسر ہے نہ مشکلات کو، ہمیشہ اس دنیا میں نہ راحتیں رہیں گی نہ تکالیف، وہ دائمی زندگی کی خاطر عارضی زندگی لٹادینے کے آرزومند تھے، ان غیور اور سرفروش انسانوں کا غیرتِ حق سے گلنار اور حمیت بندگی سے سرشار خون رگوں میں چپ چاپ دوڑنے پھرنے کے بجائے رگ وپے سے ٹپک پڑنے کا قائل تھا، ان کا ایمان تھا کہ انسان خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا پانے کے لئے کسی منزل تک اگر آگ وخون کی بھٹیوں سے گزر کر اور سر کے بل چل کر بھی جائے تو سودا سستا ہے۔ یہی حضرات تھے کہ اسلام وایمان کی روح رواں اور ان ہی کے دم پاک سے ایمان وعمل کی تمام قربان گاہیں ہری بھری تھیں، آج بھی جب روح کے غرفے سے ان پرانی یادوں کی نسیم سحر قلب وذہن کی وادیوں میں خراماں خراماں داخل ہوتی ہے تو نور ورنگ کے جادو بھرے نغمات نس نس میں بکھر جاتے ہیں، آنکھیں فخر ورشک کے جگنوؤں سے لبریز ہوجاتی ہیں، لبوں کے احاطے میں شکر اور احسان مندی کی پریاں رقص کرنے لگتی ہیں اور ان کی ہر ہر ادا اسی احساس کو زندہ کرتی ہے کہ صدائے حق شرق سے غرب تک، ارض سے عرش تک ایک جوئے رواں کی طرح کل بھی بہہ رہی تھی اور آج بھی بہہ رہی ہے اور کل بھی بہتی رہے گی، اس کی رفتار خودی کو نہ کوئی آندھی روک سکی ہے نہ روک سکے گی، یہ پاکیزہ اور نور بھری یادیں جن بزرگوں اور بڑوں کے تقدس مآب چہروں سے وابستہ ہیں، وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے حساب سے ہمارے آباؤ اجداد ہی تو تھے، ان کے اور ہمارے درمیان وہی رشتہ قائم ہے جو باغوں کا بہاروں سے ہوا کرتا ہے۔ ایمان وعمل سے کٹ کر ہم نے اپنی رگوں میں بے حسی تو ضرور پیدا کرلی ہے، لیکن مردنی ہرگز نہیں، ہمارا ضمیر اور ہمارا وجدان ہزار بداعمالیوں کے باوجود ہمارے آباؤ اجداد کی بے لوث قربانیوں کے طفیل ابھی تک زندہ ہے اور شاید یہی وجہ ہے کہ جب خدا کی طرف سے ہمیں نیکی اور بھلائی کی توفیق نصیب ہوجاتی ہے تو ہم اپنے ٹھنڈے لہو سے گرم گرم کربلائیں تعمیر کردیتے ہیں، تاریخ سے پوچھ لیجئے کہ ہم نے بے عملی اور بے [illegible] کی نحوست عامہ کے باوصف اپنے دین پر کسی کی انگشت نمائی گوارا نہیں کی، جب بھی ہماری غیرت اور حمیت پر کوئی آنچ آئی تو ہم نے بے

تاًمّل اپنے سر پیش کر دیئے۔

جمشید پور اور مراد آباد کی سرزمین سے جا کر پوچھئے جو ہمارے خون کی لالی سے دلہن بن گئی تھی، ہم نے بے تکلف اپنے سر کٹا دیئے لیکن ظالم افسروں کے سامنے سر جھکانے کی غلطی نہیں کی، اسی طرح ہر فرقہ وارانہ فساد کے موقع پر ہم نے دست زمین کو اپنے خون سے رنگِ حنا عطا کیا لیکن اپنی زندگی بچانے کے لئے ہم نے فرقہ پرستوں سے کسی طرح کی کوئی سودے بازی نہیں کی، دراصل ہمارا نظریہ یہ ہے اور یہ نظریہ ہمیں اپنے بڑوں سے ورثہ میں ملا ہے کہ سب سے زیادہ قیمتی چیز ایمان ہے، ایمان ہی ہمارے اندر مقصد کی تابنا کی اور انسانیت کا شعور پیدا کرتا ہے، ایمان ہی ہمیں یہ بتاتا ہے کہ خدا ایک ہے، وہی ہمارا خالق ہے، وہی مالک و رازق ہے اور وہی ہمارا معبود ہے، وہی مشکل کشا ہے، وہی حاجت روا ہے اور وہی مختار کل اور قادر مطلق ہے، وہی ہمارا ناصر ہے اور وہی ہمیں اچھے برے کا احساس اور حلال وحرام کی تمیز عطا کرتا ہے، ایمان ہی ہمارا رفیق سفر ہے، یہی ہمارا اصل رہنما ہے، یہی حقیقی مونس ودمساز ہے، یہ ہماری اس میدان حشر میں مدد کرے گا، جب ہمیں کسی رشتہ دار کی مدد حاصل نہیں ہو سکے گی، یہی قبر کی گہرائی میں اس وقت ہمارے کام آتا ہے جب قریب و بعید کے سب ہی رشتہ دار ہمیں سپرد خاک کر کے چلے آتے ہیں۔ ایمان ہی عزت وعظمت اور رفعت وبلندی کا ذریعہ ہے، اسی نے ہمیں فروغ بخشا اور اسی نے ہمیں انسانیت کی معراج عطا کی۔ ہم جب جب اس عظیم الشان رفعت سے بیگانہ ہو جاتے ہیں تو ہماری سرفرازی سرنگوں میں تبدیل ہو جاتی ہے، عظمتیں منہ موڑ لیتی ہیں، عزتیں ذلتوں میں بدل جاتی ہیں اور وقت کی للکار ہمارا تعاقب کرنے لگتی ہے، دورِ رواں میں جب ایمان وعمل سے ہمارا رشتہ منقطع ہوا تو کونسی ایسی پھٹکار ہے جو ہمارے گلے کا ہار نہ بنی ہو، ذلت اور پامالی کی آہنی زنجیروں نے ہمیں پا بجولاں کر کے رکھ دیا، ہماری شوکت وشجاعت کافور ہو کر رہ گئی۔

ایمان وعمل کے سوتے جب خشک پڑ جاتے ہیں تو بلا شبہ خدا کی رحمت کوچ کر جاتی ہے، اس کے بعد ٹھوکروں اور ٹھیکروں کے سوا کچھ بھی باقی نہیں رہتا، موجودہ زمانہ کچھ ایسا ہی زمانہ ہے، اللہ کی مدد ہماری شامل حال نہیں، اسی لئے ہم قدم قدم پر ذلت ورسوائی کا سامنا کرتے ہیں اور جگہ جگہ بے عزتی اور مرگِ مفاجات ہمارا مقدر بنتی ہے۔

کونسا ایسا محاذ ہے جہاں ہم شکست نہیں کھا رہے اور کونسا ایسا بازار ہے جہاں کھوٹے سکے کی طرح ہماری ناقدری نہ ہو رہی ہو۔

بابری مسجد کی شہادت کے بعد تو یہ بات کھل کر سامنے آ گئی ہے کہ رحمت خداوندی ہم سے روٹھی ہوئی ہے اور ہمارا مقدر خود ہماری اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے ہم سے خفا ہے، ہم اپنے ہی گھروں میں کشمکش کی زندگی گزار رہے ہیں اور سکون دل سے محروم ہیں۔ آج مسجدوں میں نمازیوں کی کمی نہیں اور دین کی باتیں کرنے والے بھی اچھی خاصی تعداد میں موجود ہیں، ان کا ریلا ہر جگہ نظر آتا ہے اور ہم اس بھیڑ پر عش عش کرتے ہیں، لیکن ہم نے روز روشن میں کھلی آنکھوں سے یہ دیکھا ہے کہ حق کی اشاعت اور صداقتوں کی آبیاری کرنے والے حضرات بھی فی الحقیقت ایمان وعمل اور فکر واحتساب کی دولت سے تہی دامن ہیں، پھر نصرت خداوندی آئے تو کیوں؟ اور آسمان سے رحمتیں برسیں تو کس کے لئے؟ اور کوئی نور کا انقلاب آئے تو کس کی خاطر؟ پروردگار عالم نے کچھ اصول پیش کئے، کچھ فرائض کا پابند بنایا، کچھ حدیں متعین کیں، اس کے بعد فرمایا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ. تم ہی سربلند ہو گے بشرطیکہ تم ہمارے فرمانبردار ہوں۔ اس کا مطلب یہی تو ہوا کہ کوئی قوم خدا کی نصرت اور اعانت کی ازلی اور دائمی حق دار نہیں، بلکہ اصل جوہر تقویٰ اور پرہیزگاری ہے، جو قوم خدا سے اور آخرت کے حساب وکتاب سے بے خوف ہو جائے وہ قوم خدا کی مدد اور حمایت سے محروم ہو جاتی ہے اور اس کا انجام ایسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ ہندوستان کے مسلمانوں کا ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہندوستان میں ہمیں وہ مقام ملے جس کے ہم حق دار ہیں تو ایم پیوں اور منسٹروں کے گھروں کے چکر لگانے کے بجائے ہمیں اپنے رب سے اپنا تعلق مضبوط کرنا چاہئے اگر ہم ہندوستان میں اس شان سے زندگی بسر کریں کہ نماز روزے کے اہتمام کے ساتھ ساتھ ہم اپنے کیرکٹر اور کردار کو بھی کندن بنانے کی کوشش کریں اور غیروں کو دعوت اسلام کے ذریعہ اپنی اسلامی برادری میں شامل کرنے کی داغ بیل ڈالیں تو انشاء اللہ جلد بہت جلد رحمت کی ہوائیں چل پڑیں گی، ہمارے گھرانے جو کفر کی خزاؤں کی نذر ہو گئے ہیں اور ہمارے مختلف باغوں کے شجر اپنی بداعمالیوں کی بادِ سموم سے پیلے پڑ گئے ہیں ان میں بہاریں لوٹ آئیں گی، درخت ہرے بھرے ہو جائیں گے، ٹہنیوں پر پھل پھر آنے

لگیں گے، شاخوں پر پھول پھر کھلنے لگیں گے، باغوں میں پھر رنگ و بو کی رونقیں قائم ہو جائیں گی اور ہمارے کردار و عمل کی خوشبوؤں سے دنیا کی بے رونقی رونق میں بدل جائے گی، ایک بابری مسجد کے بدلے میں ہزار مسجدیں تعمیر ہوں گی، بت کدوں سے اذانوں کی آوازیں آنے لگیں گی اور ہر طرف اسلام کا بول بالا ہو جائے گا اور حق کا جادو سر چڑھ کر بولے گا اور اگر ہم نے وقت کی نزاکتوں کو نہ سمجھا اور ہم نے اپنی بیمار روحوں کے علاج کی فکر نہ کی تو پھر خطرہ اس بات کا بھی ہے کہ خدا ہم سے وہ دولت ہی نہ چھین لے جو ہمیں اپنی محنت سے نہیں ملی، بلکہ یہ ہمارے بڑوں کا ترکہ تھا جس کے ہم صحیح وارث بھی نہیں ثابت ہوئے۔

ابھی وقت ہے ابھی ہم روٹھی ہوئی رحمت خداوندی کو منا سکتے ہیں، اپنے کردار و عمل سے، اپنی مومنانہ اداؤں سے اور عبادت و خدمت کے وسیلوں سے، ورنہ پھر شاید وہ وقت اب دور نہیں جب بدنصیبی کے اندھیرے ہمیں ڈس لیں گے اور حق کا سورج کسی اور قوم کے افق پر طلوع ہو جائے گا، وہ قوم جواب فطرت کے بہت قریب آچکی ہے۔

ہمیں ہر وقت یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ مسلمان اس کو نہیں کہتے جو مسلم گھرانے میں پیدا ہوا ہے، بلکہ مسلمان اسے کہتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کا پابند ہو، جو اللہ کے لئے جینے اور مرنے کا حوصلہ رکھتا ہو۔ اگر ہم تاریخ کی کوئی کتاب اٹھا کر ایمان و عمل کی سچی داستانیں جنہیں ہم نے بھلا دیا ہے پڑھ کر آئینے کے سامنے جا کر کھڑے ہو جائیں تو ہمیں خود ہی اندازہ ہو جائے گا کہ ہم سے رحمت خداوندی کیوں روٹھی ہوئی ہے؟ اس لئے کہ نہ ہم شکل سے مسلمان نظر آتے ہیں نہ عمل سے۔ (طلسماتی دنیا، جنوری، فروری ۱۹۹۷ء)

☆☆☆

☆ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کے جھوٹے آنسو جب پیغمبر کو دھوکا دے سکتے ہیں، اس کے بعد ہم صحیح فیصلہ نہیں کر سکتے کہ ہر بہنے والا آنسو واقعی اعتبار کے قابل ہوتا ہے۔

☆ حسن خاتمہ کا مطلب یہ ہے کہ جب موت آئے تو آپ اس وقت کسی نہ کسی نیک عمل میں مصروف ہوں، کسی مقدس مقام یا کسی مقدس زمانہ میں مرنا، اس تکوینی موت سے نجات نہیں ہو سکتی۔

اداریہ

بقلم خاص

آہ بے چاری بابری مسجد

ملت کے کچھ خود ساختہ ذمہ دار بابری مسجد کا سودا کرنے چلے ہیں، انہیں اچانک اس بات کا شدید احساس ہوا ہے کہ ہندوستان میں بڑھتی ہوئی فرقہ واریت مسلمانوں کے لئے باعث تشویش بن گئی ہے، اس لئے اب بہتر یہ ہے کہ بابری مسجد کا سودا کرلیا جائے اور اس کے دام وصول کرلئے جائیں، چنانچہ اس تشویشناک صورتحال سے پریشان ہوکر انہوں نے ''بابری مسجد'' سے دست بردار ہونے کا ورنہ کے فروخت کردینے کا اپنے لئے ایک نفع بخش پروگرام مرتب کرلیا ہے اور ان لوگوں سے براہ راست بات چیت شروع کردی ہے جن کا نام لینے سے کل تک ان کا وضو ٹوٹ جایا کرتا تھا، علماء اور صلحاء کی وہ جماعت جو کل تک اسٹیجوں پر کھلے عام یہ کہتی پھرتی تھی کہ مسجد تا قیامت مسجد ہی رہے گی اور اس کی زمین فرش سے عرش تک مسجد ہی کہلائے گی، مسجد کی زمین کو نہ فروخت کیا جاسکتا ہے نہ ہدیۃً کسی کو بخشا جاسکتا ہے اور نہ ہی رعایتاً اس کو کسی کے حوالے کیا جاسکتا ہے، آج وہی لوگ مسجد کی زمین کو ان ہی لوگوں کو راضی کرنے کے لئے ان ہی کے حوالے کرنا چاہتے ہیں جنہوں نے اللہ کے گھر کی کھلم کھلا توہین کی تھی، اور جنہوں نے اللہ کے گھر کو مسمار کرکے ملک بھر میں خوشیوں کے دیپ جلائے تھے۔

حیرت ناک بات یہ ہے کہ جو جماعتیں ''بابری مسجد'' کا سودا کرنے چلی ہیں وہ آپس میں ایک دوسرے کی حریف ہیں اور ایک دوسرے کے معاملات میں دخل اندازی کرنا، ٹانگیں اڑانا، ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالنا ان کی عادت بھی ہے اور ضرورت بھی، لیکن بابری مسجد کے اس خفیہ سودے میں وہ اس طرح سر جوڑ کر بیٹھے ہوئے ہیں جیسے بہت نیک کام کرنے جارہے ہیں، افسوس جو لوگ دین کے کسی بھی ایک قضیے میں سر جوڑ کر نہیں بیٹھ سکتے وہ ذاتی مفادات میں کس طرح ایک دوسرے سے بوس وکنار کرنے لگتے ہیں اور قطعاً ایک دوسرے سے گھن نہیں کرتے، جب کہ دیگر ملی معاملات میں وہ ایک دوسرے کی پاکیزگی اور طہارت کو بھی بہ نظر تنقیص دیکھتے ہیں۔

اس بارے میں قصوروار مسلم پرسنل لاء بورڈ بھی ہے اس کی غلطی یہ ہے کہ وہ از راہ مصلحت اور از راہ بزدلی چپ سادھے بیٹھا ہے، اگر چہ مسلم پرسنل لاء بورڈ نے ایک آدھ بیان اس طرح کا جاری کیا ہے کہ خفیہ بات چیت کی انہیں خبر نہیں، صرف ہمیں خبر نہیں کہہ دینا کافی نہیں ہے، مسلم پرسنل لاء بورڈ کو یہ بھی کہنا چاہئے کہ جو لوگ اس طرح کی خفیہ بات چیت کررہے ہیں انہیں اس کا کوئی حق ہی نہیں ہے، کیونکہ ان میں سے کوئی بھی جماعت ایسی نہیں ہے جو ہندوستان کے تمام مسلمانوں کی نمائندگی کرتی ہو۔

بے شرمی اور بے حیائی کی بھی ایک حد ہوتی ہے، لیکن ہمارے نام نہاد قسم کے مسلم رہنما تو ان حدوں کو بھی پار کرگئے ہیں، وہ تمام حضرات جو آج بابری مسجد کی بولی لگوانے چلے ہیں یہ وہی تو ہیں جنہوں نے بابری مسجد کی شہادت کے موقعہ پر یہ کہہ کر اپنی جان بچالی تھی کہ بابری مسجد کا معاملہ اب مسلم پرسنل لاء بورڈ کے حوالے کردیا گیا ہے، کیا یہ بے شرمی اور بے حیائی نہیں ہے کہ اب جب بابری مسجد کے بدلے میں کروڑوں روپے تقسیم کرنے کا کسی فرقے نے اعلان کیا تو شکل وصورت سے صالحین نظر آنے والے لوگ اپنے اپنے بیگ لے کر دھرم شالوں میں پہنچ گئے اور ملت کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی اسکیم مرتب ہونے لگی۔

کیا چند کروڑ روپے اور کیا راجیہ سبھا کی ممبری کسی لیڈر کو اس کی قوم کی نظروں سے سرخرو کرسکتی ہے؟ کیا اس طرح کی سودے بازی کرکے ہم اپنے وقار کا قتل عام ہونے سے بچاسکتے ہیں؟ اور کیا اللہ کے گھر کا سودا صرف اور صرف ذاتی مفادات کی خاطر کرکے علماء آخرت کے عذاب سے خود کو بچاسکتے ہیں؟ یہ ایک عجیب درد ہے۔ کاش یہ درد اور یہ کرب ہر انسان کے سینے میں تڑپنے لگے اور ہر روح کا زیور بن جائے۔

(طلسماتی دنیا، مارچ ۲۰۰۴ء)

سچ پھر سچ ہے

بقلمِ خاص

آج پوری دنیا میں جھوٹ کا پرچار جس طرح کیا جارہا ہے اس کو دیکھ کر، پڑھ کر اور سن کر عقل حیران ہے اور افسوسناک بات یہ ہے کہ جھوٹ کی بنیاد پر جس قوم کو بدنام کیا جاتا ہے اس کی اکثریت بھی اس جھوٹ کو سچ سمجھ رہی ہے۔ اس طرح جھوٹ بولنے والا پوری طرح کامیاب نظر آرہا ہے۔ امریکہ نے صدام حسین کے خلاف یہ جھوٹا پروپیگنڈہ کیا کہ صدام حسین نے خطرناک ہتھیار بنا رکھے تھے اور ان ہتھیاروں سے دنیا کے امن وسلامتی کو بھاری نقصان پہنچنے کا اندیشہ تھا۔ یہ جھوٹ گھڑ کر اس نے پورے عراق کو تہس نہس کر ڈالا۔ صدام حسین کا تو جو حشر ہوا وہ ہوا ہی عراق بھی پوری طرح اجڑ گیا۔ لاکھوں انسان تباہ ہوگئے، بربادیاں اور ہلاکتیں اہل عراق کا مقدر بن کر رہ گئیں۔ پورے عراق کی تلاشی جنگی پیمانے پر ہوئیں، پورا پہاڑ کھود ڈالا لیکن وہاں سے مرا ہوا چوہا بھی برآمد نہیں ہوا۔ ہاں یہ ہوا کہ صدام حسین کی پسپائی کے بعد عالمی طاقتوں کا قبضہ تیل کے ذخائر پر ہوگیا۔ اور عراق کی دولتیں عالمی طاقتوں نے اپنے دامن میں سمیٹ لیں اور شاید عراق کو تاراج کرنے کا اصل مقصد بھی یہی تھا۔ ۱۱رستمبر کو امریکہ میں جو حادثہ ہوا تھا اور ایک فلک بوس عمارت کو جہاز کے ذریعہ جو نقصان پہنچایا گیا تھا وہ بھی خالصتاً ایک جھوٹ ہی تھا۔ وہ عیسائیوں اور یہودیوں کی ملی جلی سازش تھی، جس دن یہ حادثہ ہوا اس دن ایک بھی یہودی اس عمارت کے کسی دفتر میں موجود نہیں تھا۔ اس ڈرامائی تباہی کے بعد اس کا سہرا اسامہ بن لادن کے سر باندھ دیا گیا، وہ اسامہ بن لادن جو امریکہ ہی کی دریافت تھا اور جس نے امریکہ کے اشاروں پر طالبان کی سرپرستی کرتے ہوئے روس کے ٹکڑے ٹکڑے کردیئے تھے۔ عالمی طاقتوں نے اس حادثہ کے بعد ''القاعدہ'' نام کا ایک بھوت تیار کیا تھا تاکہ وقتاً فوقتاً اس بھوت سے دنیا والوں کو ڈراتے رہیں اور وقتاً فوقتاً اس بھوت کا شور مچا کر اپنا الو سیدھا کرتے رہیں۔ یہ ایک فرضی بھوت ہے جو عالمی طاقتوں کے اشارے پر کبھی بھی بوتل سے باہر آجاتا ہے۔

اسامہ بن لادن جو غالباً اب دنیا میں نہیں ہے جو گردے فیل ہوجانے کی وجہ سے آج سے چھ برس پہلے اس دنیا سے رخصت ہوگیا لیکن عالمی طاقتوں کا پیٹ چونکہ ابھی پوری طرح نہیں بھرا ہے اس لئے گاہے بگاہے اسامہ کا نام اچھال کر اور فرضی کیسٹیں دنیا کے سامنے پیش کرکے وہ ساری دنیا کو بےوقوف بناتے رہتے ہیں اور خود ساختہ ڈر اور خوف کا پورا پورا فائدہ اٹھا رہے ہیں اور دنیا والے بھی اس جھوٹ کو سچ سمجھ کر اسامہ بن لادن سے نفرت کرتے ہیں۔ داڑھی ٹوپی والے کو ترچھی نظر سے دیکھتے ہیں اور مسلمان کو مجرم سمجھنے کی فکرِ بد میں مبتلا ہیں۔ جھوٹ اور مکاری اور عیاری کی سیاست اگرچہ سرچڑھ کر بول رہی ہے اور ہمارے ملک ہندوستان کے سیاست داں بھی اسی جھوٹ، اسی مکاری اور اسی عیاری کا سہارا لے کر اقتدار تک پہنچ رہے ہیں اور اقتدار پر بیٹھے ہوئے ہیں لیکن سچ پھر بھی سچ ہے۔ سچ ایک دن اپنا رنگ ضرور دکھاتا ہے اور جھوٹ پھر جھوٹ ہی ہے، ہزاروں پشت پناہیوں کے باوجود ایک دن جھوٹ کو اپنا بوریہ بستر ضرور باندھنا پڑتا ہے۔ حق کو کتنا بھی دباؤ کتنا بھی کچلو ایک دن حق ضرور غالب ہوتا ہے اور باطل کو ایک نہ ایک دن شرمندگی کا اور پسپائی کا سامان کرنا ہی پڑتا ہے۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے کہ جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا حق آگیا اور باطل چلا گیا اور باطل تو جانے کے لئے آیا تھا۔ آہستہ آہستہ سچ اپنا رنگ دکھا رہا ہے، ''انڈین مجاہدین'' تنظیم جو فرقہ پرستوں کی تنظیم تھی اور اس کی کمانڈ یہودیوں کے ہاتھوں میں تھی آہستہ آہستہ اس کی حقیقت کھل رہی ہے، آہستہ آہستہ دنیا کو یہ پتہ چل رہا ہے کہ مسلمان نوجوانوں کا پولیس کے ظالموں نے جو انکاؤنٹر دکھایا تھا وہ سب ظلم وستم کا شاخسانہ تھا، عاطف وساجد جیسے معصوم نوجوانوں کا قتل پھر ان کے پوسٹ مارٹم کی رپورٹ یہ ثابت کرتی ہے کہ کتنے ہی بےخطا نوجوان جھوٹ کی بنیاد پر پولیس کا شکار بنے اور شہید ہوگئے۔

ہیمنت کرکرے کا قتل بھی ایک جھوٹ کی بنیاد پر ہوا ہے۔ ہیمنت کرکرے کو مار کر پھر ان کی لاش کو جائے واردات پر پھینکا گیا تاکہ دنیا والوں کی نظروں میں یہ دھول جھونکی جاسکے کہ کرکرے دہشت گردوں کا نشانہ بنے۔ دنیا کے سامنے آہستہ آہستہ یہ بات آرہی ہے کہ غالباً کرکرے کو بھی اربابِ قانون نے ہی نشانہ بنایا تھا تاکہ اس تحقیق پر پردہ پڑ جائے جو کرکرے کئی سالوں سے کر رہے تھے اور جس تحقیق سے یہ ثابت ہو رہا تھا کہ ہندوستان میں دہشت گردی اصلاً کون لوگ کررہے ہیں اور انہیں غذا کہاں سے فراہم ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ بہت جلد یہ سچ دنیا کے سامنے آجائے گا کہ اصل دہشت گرد امریکہ اور اسرائیل ہیں اور یہی لوگ کچھ فرقہ پرستوں سے مل کر اور القاعدہ کا ہوا کھڑا کرکے ہندوستان کے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان نفرت کے بیج بو رہے ہیں اور ہندوستان کو کمزور کرنے کی منصوبہ بندی کررہے ہیں۔ امریکہ کی چارسوبیسی یہ ہے کہ وہ دہشت گردی کو ختم کرنے کی آڑ میں کھل کر دہشت گردی کر رہا ہے اور اتنے جھوٹ بول رہا ہے کہ اس قوم کے رہنما بھی گمراہ ہوگئے جو قوم امریکہ کا اصل نشانہ ہے۔ جمعیۃ علماء کے کرتا دھرتا لوگوں کا دہشت گردوں کے خلاف فتویٰ سنانا اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ یا تو وہ فرقہ پرستوں کو کیش کر رہے ہیں یا پھر وہ فریب کا شکار ہوگئے ہیں لیکن مسلمانوں کا اصل مددگار اللہ ہے اور اللہ ہی ایک دن سب کا پردہ رہزنوں کا بھی اور رہنماؤں کا بھی فاش کرنے والا ہے اور اللہ کی لاٹھی اور گرفت سے کون بچ سکتا ہے۔ (ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند)

اداریہ

عدالت میں سیاست

بقلم خاص

بابری مسجد کے اس مقدمہ کا فیصلہ جو ساٹھ سال سے چل رہا تھا 24 ستمبر کو ہونا تھا، ہائی کورٹ کے تین فاضل جج اس مقدمہ کی سماعت کرر ہے تھے، ان ججوں میں دو ہندو تھے اور ایک مسلمان۔ ان تینوں ججوں کی رائے ایک دوسرے سے مختلف تھی۔ حقیقت کیا ہے؟ کسی کو خبر نہیں لیکن حالات یہ چغلی کھاتے ہیں کہ ان ججوں نے جو فیصلہ سنایا وہ کسی دباؤ کا نتیجہ تھا۔ عدالت کے اس فیصلے کے بارے میں مسلمان پیشگی یہ کہہ چکے تھے کہ ہم عدالت کے فیصلے کا احترام کریں گے خواہ وہ کچھ بھی ہو۔ مسلمانوں کو اس بات کا یقین تھا کہ ہائی کورٹ میں حق ملکیت کا جو مقدمہ چل رہا ہے اس کا فیصلہ ان کے حق میں ہوگا۔ کیونکہ مسلمانوں کی طرف سے کافی شواہد اور دلائل عدالت میں پیش کئے جاچکے تھے اور ہندو صرف آستھا کی بنیاد پر اور صرف قیاس آرائیوں کی بنیاد پر مقدمہ لڑ رہے تھے۔ مسلمانوں کی سوچ یہ تھی کہ سیاست کی دنیا میں کیسی بھی دھاندلی ہو اور رنج نیتی کے جنگلوں میں کتنی بھی ...قومیت کا مظاہرہ ہو، عدالت میں جنگل کا راج نہیں ہوگا، ہمارا قانون کتنا بھی اندھا، بہرا، گونگا اور محتاج محض کیوں نہ ہو ہائی کورٹ ہمارے ساتھ انصاف کرے گا اور ہمیں ہمارا حق بذریعہ قانون دلوائے گا۔ یہ خوش فہمی بے وجہ نہیں تھی، مسلمانوں نے اس ملک کے لئے بے شمار قربانیاں دی تھیں، وہ قربانیاں جنہیں ہمارے ملک کے فرقہ پرست عناصر نے کبھی کوئی اہمیت نہیں دی، جنہیں ان پارٹیوں نے بھی کبھی نہیں سراہا جو مسلمانوں کے بینک ووٹ کی بنا پر بار بار بامِ اقتدار تک پہونچیں، مسلمانوں کو یقین تھا کہ ہندوستان کی گلی گلی میں مسلمانوں کی کچھ بھی درگت بنی ہوئی ہو لیکن عدالت میں ان کے ساتھ انصاف ہوگا۔ عدالت میں کوئی کلیان سنگھ، کوئی نریندر مودی، کوئی اشوک سنگھل، کوئی توگڑیا ان کے خلاف لاف وگزاف کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے گا۔ مسلمانوں کو یقین تھا کہ عدالت میں جذبات کے طوفان نہیں اٹھیں گے، آستھا کی ایسی کوئی آندھی بھی نہیں چلے گی کہ جو زندہ حقائق کو تنکوں کی طرح اڑا کر لے جائے اور توہمات اور بچکانہ سوچ وفکر کی بنیاد پر

کسی فریق کی کمر نہیں تھپ تھپائی جائے گی، مسلمان مطمئن تھے وہ اپنے اللہ پر بھروسہ کرنے کے ساتھ ساتھ اس ہائی کورٹ پر بھی اعتماد کرتے تھے جس کی باگ ڈور اصلاً ہندوؤں کے ہاتھ میں تھی اور اس ہائی کورٹ پر اس کانگریس کا سایہ بھی کسی آسیب کی طرح منڈلا رہا تھا جو کانگریس بابری مسجد کے سلسلے میں صد فیصد مجرم تھی۔ پھر بھی مسلمانوں کو یقین تھا کہ ان کے پیش کیے ہوئے دلائل اتنے مضبوط ہیں کہ انہیں نظر انداز کرنا عدالت کے لئے ممکن نہیں ہے، ان دلائل اور تاریخی دستاویزوں سے یہ ثابت ہوتا تھا کہ بابری مسجد کوئی مندر توڑ کر نہیں بنائی گئی۔ عقل بھی یہ کہتی ہے کہ اگر بابر نے زور زبردستی کے ذریعہ رام مندر توڑ کر مسجد بنانے کا حکم جاری کیا ہوتا تو وہ صرف ایک مندر توڑنے پر قناعت کیوں کرتا، وہ ہندوستان کے ہزاروں مندروں کو مسمار کر کے وہاں مسجدیں تعمیر کرنے کا فرمان جاری کرتا، وہ اس وقت بااختیار بادشاہ تھا اور اس کے فیصلے کے سامنے کسی کی لب کشائی کی کوئی مجال نہیں تھی۔ اس سے پہلے بھی اس ہندوستان میں مسلمانوں کے ساتھ کئی بار کھلی ناانصافیاں ہو چکی تھیں، کئی بار ان کو ترچھی نظروں سے دیکھا گیا تھا، کئی بار ان پر ملک دشمنی اور دہشت گردی کی تہمتیں اچھالی گئی تھیں لیکن اس کے باوجود وہ ہائی کورٹ پر بھروسہ کر رہے تھے اور متفقہ طور پر یہ کہہ رہے تھے کہ ہم عدالت کے ہر فیصلے کا احترام کریں گے، اس کے برعکس فرقہ پرست ہندو یہ شور مچا رہے تھے کہ عدالت کا فیصلہ کچھ بھی ہو، رام للہ وہیں براجمان رہیں گے، جہاں وہ ہیں اور رام مندر وہیں بنے گا جہاں وہ بنانا چاہتے ہیں۔ دراصل فرقہ پرست ہندوؤں کو یہ خطرہ تھا کہ عدالت کا فیصلہ ان کے خلاف ہونے والا ہے، اس لئے ان کی کائیں کائیں عدالت کے فیصلے کے خلاف فیصلے سے پہلے ہی شروع ہو گئی تھی اور اس وقت دفعتاً کسی ڈرامائی انداز سے ایک پنڈت جی نے جن کا نام رمیش چندر تریپاٹھی تھا اور جو غالباً کانگریس کی زلفِ گرہ گیر کے اسیر تھے عدالت میں ایک عرضی پیش کی کہ ملک کے حالات اچھے نہیں ہیں اس وقت اس فیصلے کو ٹال دیا جائے۔ ہندوستان

کے سبھی مسلمان اور سیکولر ذہن رکھنے والے وہ ہندو جن کی تعداد کروڑوں میں ہے اس فیصلے کو ٹالنے کے حق میں نہیں تھے۔ لیکن اس عرضی کو جو ایک سیاسی ڈرامے سے وابستہ تھی ازراہِ سیاست اہمیت دی گئی اور کسی فلمی سین کی طرح فیصلہ ٹل گیا۔ عرضی پر سنوائی کے لئے 28 تاریخ طے ہوئی اور 28 تاریخ کو عدالت کی طرف سے یہ اعلان ہوا کہ مقدمہ کا فیصلہ 30 تاریخ کو سنا دیا جائے گا، دانشوروں کا کہنا ہے کہ اس دوران فیصلہ یکسر بدل دیا گیا۔ ممکن ہے کہ دانشوروں کی رائے غلط ہو لیکن عدالت کی طرف سے بار بار یہ جتانا کہ فیصلہ 10 ہزار صفحات پر مشتمل ہے اور یہ فیصلہ کسی دباؤ کے بغیر دیا جا رہا ہے۔ یہ ثابت کرتا ہے کہ دال میں کچھ کالا ضرور تھا، ورنہ عدالت کو اس وضاحت اور اس صفائی کی کیا ضرورت پیش آ رہی تھی۔ کون ان پر شک کر رہا تھا اور کس کو مجال تھی ان پر شک کرنے کی؟

30 ستمبر کو ساری دنیا کی نظریں ہائی کورٹ پر ٹکی ہوتی تھیں، 30 ستمبر کو ایک تاریخی فیصلہ ہونے والا تھا اور عدالت کا یہ فیصلہ بھی یقیناً ہندوستان کی سیاست اور ہندوستان کے نظامِ سلطنت پر اثر انداز ہونے والا تھا۔ اس فیصلے کو ساری دنیا سننے کی منتظر تھی اور دنیا بھر کے انسانوں کو اس بات کا یقین تھا کہ ہائی کورٹ کوئی ایسا فیصلہ سنائے گا جو ہندو اور مسلمان دونوں قوموں کے لئے سبق آموز ہوگا اور جس سے وہ نفرتیں، وہ عداوتیں، وہ شرارتیں ختم ہو جائیں گی جو ہندوستان میں اضطراب و انتشار اور سیاسی دھینگا مشتی کا سبب بنی ہوئی ہیں۔ 30 ستمبر کی شام کو دنیا بھر کے مسلمان اس خوش فہمی کا شکار تھے کہ عدالت ان کے ساتھ انصاف کرے گی اور حق ملکیت کے مقدمہ میں وہ کارنامہ انجام دے گی جو ہندوستان کی تاریخ میں سنہرے حروف میں لکھا جائے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کوئی بھی عدالت جب انصاف سے کام لیتی ہے تو ایک فریق ناراض ہوتا ہے اور ایک فریق مٹھائیاں تقسیم کرتا ہے لیکن عدالت نے جو فیصلہ سنایا اس نے مسلمانوں کو مایوس کیا اور صرف مسلمانوں کو نہیں بلکہ ان تمام ہندوؤں کو بھی حیرت میں ڈال دیا جو صاف ستھرا ذہن رکھتے ہیں اور جن کی تعداد فرقہ پرست ہندوؤں کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے۔ یہ فیصلہ دراصل ایک طرح کا سمجھوتہ تھا، یہ ایک طرح کا بٹوارہ تھا، یہ ایک طرح کی مفاہمت تھی جب کہ مقدمہ تقسیم اور بٹوارے کا نہیں تھا، مقدمہ تو حق ملکیت کا تھا، جس میں عدالت کو یہ ثابت کرنا تھا کہ ایودھیا کی متنازعہ زمین کا مالک کون ہے؟ ہندو یا مسلمان؟ رحیم یا رام للّٰہ؟ عدالت کا غیر متوقع فیصلہ آنے کے بعد فرقہ پرست ہندوؤں نے خوشی کے بگل بجانے شروع کر دیئے، فخر سے ان کا سر اونچا ہو گیا۔ وہ شاید سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ عدالت اس طرح ان کا پکش لے گی اور دلائل و براہین کے مقابلے میں ان کی آستھا پر اس طرح سہرا بندھ جائے گا، عدالت نے آستھا کی بنیاد پر یہ فیصلہ دے کر فرقہ پرست ہندوؤں کے ہاتھوں میں اکھنڈ بھارت کا جھنجھنا تھما دیا جس کو مختلف انداز سے بجانے پر وہ مجبور ہیں، حالاں کہ سیکولر ذہن رکھنے والے ہندو بھی یہ سمجھ رہے ہیں کہ عدالت کا یہ فیصلہ کچھ جنونیوں کو اکھنڈ بھارت کا راگ الاپنے پر اکسائے گا اور اس سے ہندوستان کی گنگا جمنی تہذیب متاثر ہوگی اور ہندوستان کی پریم پراؤں کا قتل عام ہوگا۔ شاباشی ہے مسلمانوں کو کہ انہوں نے اس فیصلے کے بعد عدالت کے خلاف غل غپاڑہ نہیں مچایا، عدالت کی توہین نہیں کی، ہندوستان کے قانون کا مذاق نہیں اڑایا، انہوں نے انتہائی سنجیدگی سے اس فیصلے کو سنا اور انہوں نے پھر ایک امید باندھی اور سپریم کورٹ میں اپیل کرنے کی بات اٹھائی جو اس بات کی کھلی علامت ہے کہ مسلمان آج بھی ہندوستان کی عدالتوں پر اعتماد رکھتا ہے، وہ آج بھی اس مسئلے کا حل قانون میں تلاش کر رہا ہے، وہ ملک کے قانون کے خلاف زندگی گزارنا پسند نہیں کرتا، وہ ان فرقہ پرست ہندوؤں کا مقلد نہیں ہے جن کا عدالتی فیصلوں کے بارے میں مزاج یہ ہے کہ میٹھا میٹھا ہپ ہپ اور کڑوا کڑوا تھو تھو۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ کانگریس کے دورِ حکومت میں بابری مسجد میں تالا لگایا گیا، کانگریس کے دورِ اقتدار میں چوری چھپے مورتیاں رکھی گئیں، کانگریس کے دورِ اقتدار میں کسی سیاسی پنڈت کی سازش سے سیتا جی کی رسوئی کا ڈرامہ رچا گیا، کانگریس کے دورِ اقتدار میں شیلا نیاس کی رسم ادا کی گئی، کانگریس کے دورِ اقتدار میں بابری کو شہادت کا سانحہ برداشت کرنا پڑا، کانگریس کے اشاروں پر رام للّٰہ مندر کی بنیاد پڑی اور اب کانگریس کے دورِ اقتدار ہی میں رام مندر کو قانونی جواز فراہم ہوا۔ کیا یہ سب اتفاق ہے؟ یہ اتفاق نہیں ہے یہ سوچی سمجھی ایک منظم سازش ہے۔ یہ ہندو اور مسلمانوں کو بھڑکانے کی ایک خطرناک پلاننگ ہے، یہ

رام مندر کی حمایت بھی نہیں ہے بلکہ لڑاؤ اور حکومت کرو کا ایک انگریزی فارمولہ ہے جسے کانگریس نے آزادی کے بعد ہی سے اپنے دانتوں میں دبا رکھا ہے۔ کانگریس صرف مسلمانوں ہی کو نہیں بلکہ ہندوؤں کو بھی گمراہ کر رہی ہے، وہ ہندوؤں کے ہاتھوں میں رام مندر کا کھلونا دے کر ان کو سر پھرا اس لئے بنا رہی ہے تاکہ وہ جوش میں آ کر سڑکوں پر آ جائیں اور مسلمانوں کی اور ان کے مذہب کی توہین کریں اور مسلمان جب اپنی مدافعت کے لئے اپنے ہاتھ پیر چلائے گا تو ہندو مسلم تصادم ہوگا۔ فرقہ واریت کو نئی زندگی ملے گی اور کانگریس کو اگلا الیکشن جیتنے کے فارمولے ہاتھ لگ جائیں گے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہندوستان میں فرقہ پرست ہندوؤں نے ہندوستان کے امن پسندوں کو زبردست نقصان پہنچایا ہے اور ان کی فرقہ وارانہ ذہنیت نے ہندوستان کے سکون کو غارت کر کے رکھ دیا ہے لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ ان فرقہ پرستوں کو جو غذا فراہم ہوئی ہے وہ کانگریس نے فراہم کی ہے۔ فرقہ پرستی کے فربہ ہونے کا سہرا کانگریس کے سر پر بندھتا ہے۔

6 دسمبر 1992ء کو تشدد اور انتہا پسندی کی جو ہر بھری فصل فرقہ پرست کاٹنے کے لئے ایودھیا پہنچے تھے اس فصل کا بیج کانگریس کا بویا ہوا تھا، اور فصل تیار ہونے سے پہلے کانگریس نے اس کی دیکھ ریکھ بھی کی تھی۔ کانگریس فرقہ پرستوں کی ہمیشہ جم کے مخالفت کرتی رہی لیکن جب جب یہ کمزور ہوئی تب تب اس نے فرقہ پرستوں سے ہاتھ ملا کر خود کو تقویت پہنچائی۔ ۱۹۸۸ء کے بعد اندرا جی کا آر ایس ایس کے ساتھ تال میل اس کا تاریخی ثبوت ہے۔ دہشت گردوں اور مسلم کش فسادات کو بڑھاوا کانگریس کے دورِ اقتدار میں ہوا، کانگریس نے کچھ علماء اور مسلم دانشوروں کو کرسیاں اور ایوارڈ عطا کر کے یہ ثابت کیا کہ وہ مسلمانوں کی ہمدرد ہے اور مسلمانوں کے شخصی مسائل میں دلچسپی رکھتی ہے لیکن اس نے مسلمانوں کو قعرِ مذلت اور ارضِ محرومی سے کبھی ابھرنے نہیں دیا۔ سچر کمیٹی کی رپورٹ یہی سب کچھ ثابت کرتی ہے، سچر کمیٹی کی رپورٹ کے ذریعہ کانگریس نے فرقہ پرست ہندوؤں کو بھی بڑی حد تک مطمئن کر دیا کہ تم مسلمانوں کو ذلت و مسکنت کی جن گھاٹیوں تک پہنچانے کے متمنی ہو، ہم تو مسلمانوں کو پہلے ہی وہاں پہنچا چکے ہیں۔ یہ بات بہت دلچسپ ہے کہ بھاجپا کے پندرہ سالہ دورِ اقتدار میں مسلمانوں کے جان و مال بڑی حد تک محفوظ رہے، بھاجپا کے دورِ اقتدار میں کوئی ایسا ناخوشگوار واقعہ ظہور پذیر نہیں ہوا جسے ہندو مسلم فساد سے تعبیر کیا جا سکے اور بم والی دہشت گردی بھی کانگریس ہی کے دورِ اقتدار میں شروع ہوئی، مسجدوں میں بم رکھے جاتے رہے، مسلمان شہید ہوتے رہے، مسلمان ہی گرفتار ہوتے رہے اور مسلمانوں کا پولیس انکاؤنٹر کرتی رہی اور کانگریس کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگی، ہیمنت کرکرے کی موت بھی ایک سیاسی حربہ تھا، جو بھگوا دہشت گردی کی حقیقت سے پردے ہٹا رہے تھے اور جنہوں نے ایک ایسی فائل تیار کر لی تھی جو مسلمانوں پر لگائے گئے الزامات کی قلعی کھولنے والی تھی، یہ فائل اگر کھل جاتی تو دنیا کو یہ اندازہ ہو جاتا کہ ہندوستان میں اصل دہشت گرد کون ہے؟ اور دہشت گردی کی تربیت کون کن نوجوانوں کو دے رہے ہیں لیکن افسوس فالافسوس کرکرے کو ایک ڈرامائی انداز سے موت کے گھاٹ اتار دیا گیا اور عبدالرحمن انتولے نے اگر اپنی زبان کھولی تو انہیں بھی حکمت عملی سے خاموش کر دیا گیا۔ ممبئی والی دہشت گردی اور کرکرے کی موت کا سیدھا فائدہ یہ ہوا کہ کانگریس آنے والا الیکشن جیت گئی اور مسلمانوں کے ساتھ ساتھ ہندوؤں نے بھی یہ یقین کر لیا تھا کہ ہمارے جانوں کی حفاظت کانگریس ہی کر سکتی ہے۔ آنجہانی اندرا گاندھی اور راجیو گاندھی کے دور میں لاکھوں انسانوں کا قتل ہوا، مسلمانوں کا خو بہایا گیا، سکھوں کو نذرِ آتش کیا گیا، کیوں اور کس کے اشاروں پر؟ غور کریں گے تو ہر جگہ پردۂ زنگاری کے پیچھے ایک ہی معشوق نظر آئے گا اور وہ ہے کانگریس۔

بابری مسجد کی شہادت کے بعد مسلمان بڑی حد تک مایوس ہو گیا تھا، اس قوم کو یقین ہو گیا تھا کہ ہندوستان میں کوئی اس کا پرسانِ حال نہیں، اس کو اپنے رہنماؤں پر بھی بھروسہ نہیں تھا، وہ زر، زن، زمین اور کرسی کے چکروں میں الجھے ہوئے تھے اور انہیں اپنی قوم کی محرومیوں اور مجبوریوں کا ذرہ برابر بھی احساس نہیں تھا۔ سیاست کی دنیا میں مایوسیوں کے گھپ اندھیرے بکھرے ہوئے تھے، دور دور تک امید کی کوئی کرن نظر نہیں آتی تھی لیکن مسلمانوں کو لے دے کے عدالت پر بھروسہ تھا، وہ اس خوش فہمی کا شکار تھے کہ عدالتیں گندی سیاستوں سے دور ہیں۔ عدالتوں میں کوئی ایڈوانی، کوئی اشوک سنگھل، کوئی نریندر مودی اور کوئی توگڑیا، غل غپاڑہ کرنے کے لئے موجود نہیں ہے، اس لئے عدالت ان کے ساتھ انصاف کرے گی اور ان کی آنکھوں کے آنسو پونچھنے کا کارنامہ انجام دے گی

لیکن 30 ستمبر کو ہائی کورٹ نے جو فیصلہ سنایا اس کے بعد ہندوستان کے مسلمانوں کو اس بات کا احساس ہوا کہ ان کو عدالتوں سے بھی انصاف ملنے والا نہیں ہے لیکن یہ مسلم قوم امید پرست ہے، ہائی کورٹ کے بعد وہ پھر سپریم کورٹ پر بھروسہ کر رہی ہے، اپنے دل میں یہ امید جگائے ہوئے ہے کہ سپریم کورٹ ان کے ساتھ عدل وانصاف سے کام لے گا اور فیصلہ آستھا کی بنیاد پر نہیں حقائق وشواہد کی بنیاد پر سنائے گا۔

ہمارا اپنا اندازہ یہ ہے کہ بے شک مسلمان خوش فہمیوں کی بھول بھلیوں میں کھوئے ہوئے ہیں، انہیں ابھی تک یہ اندازہ نہیں ہے کہ عدالتیں بھی سرکار کے اشاروں کا بھرم رکھتی ہیں، عدالتوں میں جو جج صاحبان ہوتے ہیں وہ فرشتے نہیں ہوتے، وہ بھی انسان ہوتے ہیں، وہ بھی کسی نہ کسی آستھا سے وابستہ ہوتے ہیں اور آستھا کا جادو سر چڑھ کر بولتا ہے اس لئے ہمیں سپریم کورٹ کی اپیل سے بہت زیادہ خوش گمانی نہیں ہے۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ اگر سپریم کورٹ کا فیصلہ ہائی کورٹ کے فیصلے کی تائید میں آجائے تو اس بات کا اندازہ ہوجائے گا کہ وہ ہندوستان جس کے سیکولر ہونے کے بلند بانگ دعوے کئے جاتے ہیں اور جس کو ہمارے علماء بھی دارالامن قرار دیتے ہیں وہ آہستہ آہستہ دارالحرب بنتا جارہا ہے۔ سیاست کچھ کہے لیکن عدالتوں کے اس طرح کے فیصلے یہ ثابت کریں گے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کا دین اور ان کا اپنا وجود یقیناً خطرے میں ہے اور ان حالات کی بہت بڑی ذمہ دری ان علماء پر بھی عائد ہوتی ہے جو آج بھی اس کانگریس کی ہمنوائی کررہے ہیں جس کانگریس نے مسلمانوں کو اور ان کے عبادت گاہوں کو اس مقام تک پہنچایا ہے جہاں گندی سیاست کا پانی خطرے کے نشان سے اوپر پہنچ رہا ہے۔

اپنے کاسۂ سر میں ماشے بھر عقل رکھنے والا بھی انسان یہ سمجھ سکتا ہے کہ ہائی کورٹ کا فیصلہ تین ججوں کے ذریعہ سنایا گیا ان تین ججوں میں ایک مسلمان اور دو ہندو تھے، مقدمہ حق ملکیت کا تھا، اس مقدمہ کو سرے سے خارج کردیا گیا اور ایودھیا کی متازعہ زمین تینوں ججوں نے دلائل وشواہد سے قطع نظر اس طرح تقسیم کردی کہ ججوں کے درمیان نا اتفاقی نہ ہو۔ زمین کے تین حصے کردیئے گئے، دو جج ہندو تھے، تو زمین کا دو تہائی حصہ ہندوؤں کو ملا اور ایک جج مسلمان تھے تو زمین کا ایک تہائی مسلمانوں کے حصے میں آیا۔ یہ بٹوارہ ہندو اور مسلمانوں کے درمیان ہوا یا ججوں کے درمیان؟ آخر یہ کیسا فیصلہ ہے جس کو صرف مسلمان نہیں بلکہ ہندوستان کے صاف ستھرا ذہن رکھنے والے ہندو بھی حیرت سے دیکھ رہے ہیں۔ اگر متنازعہ زمین حقائق کو نظر انداز کرکے دو حصوں میں بھی تقسیم کردی جاتی تو بھی کچھ غنیمت ہوتا۔ سرکار کو یہ یقین رکھنا چاہئے کہ عدالتوں پر جو سوالیہ نشان لگا ہے اس کی ذمہ دار سرکار بھی ہے۔ اب مسلمانوں کا یہ زخم اس وقت تک نہیں بھرے گا جب تک کانگریس رام مندر کے ساتھ بابری مسجد کی تعمیر کا بیڑہ نہ اٹھائے۔ رام مندر ہندوؤں کی آستھا ہے وہ ضرور تعمیر ہونا چاہئے اور بابری مسجد مسلمانوں کی آستھا ہے وہ بھی ضرور تعمیر ہونی چاہئے۔ اگر رام مندر بن جاتا ہے اور بابری مسجد کا وجود لیت ولعل میں پڑا رہتا ہے تو ہندوستان کا مسلمان خود کو غیر محفوظ سمجھے گا اور ساری دنیا بھی یہ سمجھ لے گی کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے ساتھ کھلم کھلا وہ سلوک ہورہا ہے جو سوتیلی اولاد کے ساتھ ہوتا ہے۔

ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ ہائی کورٹ کے فیصلے کا انداز یہ بتاتا ہے کہ فیصلہ جج نہیں کررہے ہیں بلکہ ثالث حضرات کررہے ہیں۔ جج اور ثالث میں فرق ہوتا ہے۔ جج حق اور ناحق پر فیصلہ سناتا ہے اور مقدمہ میں ایک ہی فریق حق پر ہوتا ہے، اس لئے جج کا فیصلہ کسی ایک ہی فریق کے حق میں ہوجاتا ہے جبکہ ثالث اور بیچ بچولی قسم کے لوگ حق وناحق کی پرواہ کئے بغیر دونوں فریق کو خوش رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ ایک طرح کا سمجھوتہ ہوتا ہے، اس کو فیصلہ نہیں کہتے، اس کو مفاہمت کہتے ہیں۔ یہ فیصلہ اگر آئندہ کے لئے نظیر نہ بنے تب بھی مسلمان اپنے ساتھ ناانصافی کو برداشت کرسکتا ہے لیکن اس فیصلے نے آئندہ کے لئے خطرات کھڑے کردیئے ہیں اور جس ملک میں ''لڑائی کراؤ اور حکومت کرو'' کے فارمولے پر راج نیتی کرنے کا دارومدار ہو اس ملک میں یہ فیصلہ سینکڑوں عبادت گاہوں کے لئے تازیانہ ثابت ہوگا اور ہندو مسلم کشمکش شدت اختیار کرے گی اگر سرکار کی نیت صاف ہے تو وہ یہ قانون کیوں نہیں پاس کردیتی کہ یہ فیصلہ قابلِ غور لیکن آزادی کے بعد جو مسجد ہے وہ تا قیامت مسجد ہی رہے گی، وہ ہندو آستھاؤں کے نذر نہیں ہوگی۔

(ماہنامہ طلسماتی دنیا)

☆☆☆

بقلم خاص

مذاکرات یا سودے بازی؟

آنے والے الیکشن میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے بھارتیہ جنتا پارٹی نے یہ حکمت عملی مرتب کی کہ بابری مسجد اور رام مندر جیسے حساس مسئلے کے لئے ہندو اور مسلمان دونوں سے بات چیت کا ماحول پیدا کیا جائے اور دونوں فرقوں کے سامنے غالباً یہ تجویز رکھی گئی کہ پانچ سو کروڑ روپے لے لو اور اپنے موقف سے دست بردار ہو جاؤ، سننے میں آیا ہے کہ ہندو تنظیموں نے اس تجویز کو ٹھکرا دیا اور صاف صاف یہ کہہ دیا کہ وہ کسی بھی قیمت پر رام مندر کا سودا کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں لیکن مسلم جماعتوں نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھا اور انہوں نے حکومت وقت سے سودے بازی شروع کر دی، چنانچہ کوئی ایک جماعت نہیں بلکہ بہت ساری مسلم تنظیموں نے رقم وصول کرنے اور راجیہ سبھا کی سیٹ کی خاطر بابری مسجد سے دست بردار ہونے کا ارادہ کر لیا جو بلا شبہ مسلمانوں کی غیرت کی ایک علامت بن چکی ہے، کل تک جو مسلم جماعتیں آر ایس ایس جیسی تنظیموں کے خلاف غل غپاڑے مچایا کرتی تھیں آج وہی جماعتیں آر ایس ایس سے بغل گیر ہو رہی ہیں اور یہ تاثر دینے کی کوشش کر رہی ہیں کہ جیسے وہ مذاکرات کر کے ملت اسلامیہ کا بہت بڑا مسئلہ حل کرنے جا رہی ہوں، حالانکہ ارباب ہوش و خرد یہ بات سمجھ رہے ہیں کہ مذاکرات کے نام پر صرف سودے بازی ہو رہی ہے اور بابری مسجد کو فروخت کر دینے کی پلاننگ چل رہی ہے اور خفیہ طور پر ایسا کام ہونے جا رہا ہے جو مسلمانوں کی ذلت ومسکنت کے تابوت میں آخری کیل ٹھکوا دینے کے مترادف ہوگا اور اس کی بہت بڑی ذمہ داری ان علماء کے سر ہوگی جو خود کو قوم کا مسیحا باور کراتے ہیں، کل تک علماء یہ کہا کرتے تھے کہ کسی بھی زمین پر ایک بار مسجد بننے کے بعد پھر قیامت تک وہاں کوئی دوسری چیز تعمیر نہیں ہوسکتی، فرش سے عرش تک مسجد ہی رہتی ہے اور اس جگہ کو نہ فروخت کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی رعایتاً بخشا جاسکتا ہے لیکن دولت اور اقتدار کے لالچ نے علماء کی ذہنیت بدل دی ہے اب وہ اس مسئلے کو بدل دینے کے لئے خود ہی بے تاب نظر آ رہے ہیں اور طرح طرح کے پینترے بدل رہے ہیں، جب کہ وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ اگر بابری مسجد کو اس طرح فروخت کر دیا گیا تو پھر وہ ایک ایسی نظیر قائم کر دینے کے خوگر بنیں گے جو ہمیشہ انہیں اور ملت اسلامیہ کو آزمائش میں مبتلا رکھے گی اور ایودھیا کے بعد متھرا اور بنارس کے مسائل سلگ اٹھیں گے اور وہ ہندو تنظیمیں جو ہندوستان کو اکھنڈ بھارت بنانے کے خواب دیکھ رہی ہیں کہاں کہاں سر نہیں ابھاریں گی اور کس کس جگہ یہ مسلمانوں کے خون سے پھاگ نہیں کھیلیں گی اور کس کس مسجد اور مدرسے کو نشانہ نہیں بنایا جائے گا، ہونا یہ چاہئے تھا کہ عدالت کے فیصلے کا انتظار کیا جاتا، اگر عدالت کا فیصلہ ہندوؤں کے حق میں ہوتا تو پھر صبر کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا، لیکن اگر فیصلہ مسلمانوں کے حق میں بھی ہو جاتا تب بھی مسلمان مشترکہ طور پر یہ کر سکتے تھے کہ ہندوؤں کی دل جوئی کی خاطر بغیر کسی سودے بازی کے ''بابری مسجد'' سے دست بردار ہو جاتے اور ساری دنیا پر یہ ثابت کر دیتے کہ کسی بھی مسلم بادشاہ نے کسی بھی جگہ زور زبردستی سے کوئی مسجد تعمیر نہیں کی ہے اور نہ ہی مسجد کسی مقبوضہ زمین پر تعمیر کرنا جائز ہے اور جب ایسا کرنا جائز نہیں ہے تو پھر ہم کسی بھی دور کے مسلمانوں کے بارے میں یہ گمان کیوں کر کر سکتے ہیں کہ انہوں نے لاٹھی کے ذریعہ مندروں کو توڑ کر وہاں مسجدیں تعمیر کی ہوں گی، مسجد ناجائز قبضوں پر نہیں بنائی جاتی اور اسلام کا یہ مزاج ہی نہیں ہے کہ وہ زور زبردستی سے لی گئی زمینوں پر اللہ کے گھر تعمیر کر دینے کو جائز قرار دے، ہندوؤں کی دل جوئی کے لئے کوئی بھی قربانی دے دینا غلط نہیں ہے لیکن قربانی کا مقصد محض یہ ہونا چاہئے کہ ہندو قوم یہ اندازہ کر لے کہ مسلمانوں کا مذہب لڑنے، مارنے سے زیادہ محبت واخوت کا قائل ہے، وہ زر اور زمین کی خاطر دنیا میں فسادات برپا کرنے کا قائل نہیں ہے، بہت اچھا وقت تھا، ہم اپنے دین کے خلاف پھیلی ہوئی بہت ساری غلط فہمیوں کا ازالہ کر سکتے تھے اور مسلمانوں کو سرخ رو ہونے کا موقعہ دیتے لیکن ایسا کرنے کے بجائے ہم پانچ سو کروڑ روپے کے لالچ میں پڑ گئے اور اقتدار کی حصے داری نے ہمارے ضمیروں کو مسخ کر دیا، ہم یہ بھی بھول گئے کہ ہم اپنی قوم کو کیا منہ دکھائیں گے اور اس دنیا کی نظروں میں ہمارا کیا مقام ہوگا جو ہمیں اور ہمارے بڑوں کے بارے میں آج بھی یہ گمان رکھتی ہے کہ ہم کسی کی بھی جگہ کو ناجائز قبضانے کے نہ خوگر ہیں نہ قائل۔ لیکن جب ہم پیسے لے کر راجیہ سبھا کی سیٹ لے کر اپنے بڑوں کی پگڑی کو فرقہ پرستوں کے قدموں میں ڈال دیں گے تو ہم اپنے بڑوں کی عزت کو خاک میں ملا دیں گے اور اپنے ملی وقار کو بھی مسخ کر کے رکھ دیں گے، ایسی زرداری اور ایسی کرسی سے کیا فائدہ جو ہمارے ضمیروں پر کالک مل دے اور ہم فرقہ پرستوں کے سامنے اپنے گھٹنے ٹیک دیں اور خوشامد چاپلوسی کی اعلیٰ ترین مثالیں قائم کر دیں۔

دنیا جانتی ہے کہ ''بابری مسجد'' اللہ کا گھر تھا اور اس گھر کو جب کانگریس کے دور اقتدار میں کھلے عام مسمار کیا گیا تو اس وقت بھی مسلم لیڈروں نے کوئی قربانی نہیں دی، کسی ایک مسلمان نے بھی پارلیمنٹ سے اپنا استعفیٰ پیش نہیں کیا اور اگر اس وقت کسی نے استعفیٰ دیا تو سنیل دت نے جو ہندو بھی تھے اور فلمی اداکار بھی، اس وقت ایک ہندو اور ایک اداکار کا ضمیر جاگ اٹھا اور نہیں جاگا تو کسی مسلمان کا ضمیر نہیں جاگا۔

کاش کوئی مسلمان لیڈر بابری مسجد کی شہادت کے وقت پارلیمنٹ یا راجیہ سبھا کی رکنیت سے اپنا استعفیٰ پیش کرتا تو وہ آج قوم کے سامنے کھڑا ہونے کا حق رکھتا تھا لیکن جب اللہ کا گھر قتل عام کا شکار ہوا تو کسی بھی مسلم لیڈر نے اپنی کرسی کو چھوڑنا گوارہ نہیں کیا، ہاں اتنا ضرور ہوا تھا کہ کچھ لوگ نرسمہاراؤ کو برا کہہ کر کانگریس کی غلطی پر پردہ ڈالنے کے ساتھ اپنی قوم کو یہ باور کرانے کی کوشش کررہے تھے گویا کہ انہیں بھی ''بابری مسجد'' کی شہادت کا بہت دکھ ہے اور اسی لئے انہوں نے نرسمہاراؤ کو نظر انداز کردیا ہے۔

اب جب کہ آر ایس ایس جیسی تنظیمیں ''بابری مسجد'' کو خریدنے کی فکر میں لگی ہوئی ہیں اس وقت مسلم تنظیموں کے رہنما بے شرمی اور بے غیرتی کی تمام حدیں پار کرچکے ہیں، انہیں نہ خوف خدا ہے نہ دنیا کی شرم۔

اللہ کے گھر کا سودا کرتے وقت انہیں اس بات کا بھی احساس نہیں ہے کہ مرنے کے بعد یہ اللہ کے سامنے کیا منہ لے کر جائیں گے سب طرح کی رنگ رلیاں منانے کے بعد بھی قوم کی آنکھوں میں دھول جھونکی جاسکتی ہے لیکن اس رب کو دھوکہ کس طرح دے پائیں گے جو انسان کے سینے میں چھپے ہوئے بھیدوں سے بھی واقف ہے، جو جانتا ہے کہ کون اپنی قوم کے لئے جدو جہد کررہا ہے اور کون اپنے بیوی بچوں کے لئے سرگرم ہے۔ بعض لوگ ''بابری مسجد'' سے دست بردار ہوجانے کو یا اس کے بدلے میں دولت اور راجیہ سبھا کی سیٹ لینے کو جرأت مندانہ اقدام بتارہے ہیں، اپنی آبرو دوسروں کے حوالے کردینا اور اپنی جیب بھر کر مسجد کے در و دیوار کو فروخت کردینا کوئی جرأت مندانہ اقدام نہیں ہے یہ تو آخری درجے کی گراوٹ ہے اور یہ تو عظیم الشان قسم کا اظہار غلامی ہے، اسے جرأت نہیں کہتے اسے خود سپردگی کہتے ہیں اور یہ کام تو کسی بھی وقت کوئی بھی کرسکتا ہے، مسلم نیتاؤں کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ ''بابری مسجد'' بلاشبہ شہید ہوئی تھی اور شہید کو کبھی موت نہیں آتی وہ وصال کے بعد بھی زندہ رہتا ہے۔ ''بابری مسجد'' ہمیشہ زندہ رہے گی جو لوگ اس کی لاش کا سودا کریں گے ایک دن یزید کی طرح وہ نیست و نابود ہوجائیں گے اور تاریخ کبھی انہیں معاف نہیں کرے گی۔

ہمارے نام نہاد لیڈروں کی مجبوری یہ ہے کہ وہ جب بھی کوئی غلط اور شرمناک قسم کا اقدام کرتے ہیں تب ان کے دفتروں میں کام کرنے والے چمچے اور ان کے اندھے معتقد ان کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں، انہیں کوئی صحیح مشورہ دینے والا نہیں ہوتا، جب سب کی گردنیں اثبات میں ہلتی ہیں تو ہمارے لیڈر حضرات اس خوش فہمی کا شکار ہوجاتے ہیں کہ وہ جو کچھ بھی کر رہے ہیں وہ مبنی برحق ہے [illegible] ایسے موقعوں پر آنکھیں موند کر نہیں بیٹھنا چاہئے۔ ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم والا طرز عمل انہیں زیب نہیں دیتا۔

مسلم پرسنل لا بورڈ کی ذمہ داری ہے کہ وہ عدالت کے فیصلے پر مصر رہے، مسلم پرسنل لا بورڈ کی خاموشی یہ تاثر دے رہی ہے کہ دال میں کچھ کالا ہے اور مسلم پرسنل لا بورڈ کے بعض ممبران اس سودے بازی میں ملوث ہیں ورنہ پھر مسلم پرسنل لا بورڈ خاموش کیوں ہے؟ کیا اس کو اپنی ذمہ داری کا احساس نہیں؟

یہ وقت سیاسی پارٹیوں سے بات چیت کا وقت تھا، اس وقت بھارتیہ جنتا پارٹی سے یہ بات کہی جاسکتی تھی کہ اگر تم ہمارے ملی مسائل حل کرو اور ''بابری مسجد'' کو اسی جگہ تعمیر کراؤ جہاں وہ موجود تھی تو ہم تمہارا ساتھ دیں گے اور اپنی قوم سے تمہیں ووٹ دلوائیں گے، اس وقت اس بات کا امکان تھا کہ بھاجپا ہمارے لیڈروں کے سامنے سر جھکاتی کیوں اس کو الیکشن میں کامیاب ہونا ہے جو لوگ کل تک یہ کہا کرتے تھے کہ ہمیں مسلمانوں کے ووٹوں کی ضرورت نہیں، آج وہ بفضل خدا مسلمانوں کو رجھانے کی جدو جہد کر رہے ہیں، ایسے موقعہ پر مسائل کو حل کرنے کے بجائے اگر مسلمانوں کے لیڈر راجیہ سبھا کی سیٹوں کے چکر میں لگ جائیں یا دولت بٹورنے کی فکر انہیں ستانے لگے تو ممکن ہے کہ انہیں کچھ رقم یا کوئی سیاسی عہدہ ہاتھ لگ جائے لیکن ملت کے مسائل اور زیادہ پیچیدہ ہوجائیں گے اور آنے والا کل مسلمانوں کے لئے مزید مشکلات پیدا کرے گا اور ہمارے نام نہاد رہنما اپنی قوم کی نظروں میں اور زیادہ گر جائیں گے اور ہماری قوم کو مسلم رہنماؤں پر اتنا اعتبار نہیں رہے گا جتنا کہ اب ہے اور یہ اعتبار بھی نہ ہونے کے برابر ہی ہے۔

(ماہنامہ طلسماتی دنیا، ۲۰۰۴ء)

☆☆☆

اداریہ

گجرات کا سچ

بقلم خاص

گودھرا سانحہ کے بعد مودی سرکار نے گجرات کے مسلمانوں پر جو ظلم ڈھائے ہیں اور کھلم کھلا جس سفا کی کا مظاہرہ کیا ہے اس نے ہٹلر اور چنگیز خاں کی روحوں کو بھی شرمندۂ تعبیر کر دیا ہے۔ تہلکہ رپورٹ نے جبر و استبداد کی آنکھوں دیکھی جو روداد پیش کی ہے اس نے رونگٹے کھڑے کر دیئے ہیں۔ جمعیۃ علماء کے آل انڈیا صدر مولانا ارشد مدنی نے تہلکہ رپورٹ سامنے آنے کے بعد فرمایا:

"ٹی وی پر فسادیوں کا اعتراف جرم اور ارباب اقتدار کی طرف سے مسلمانوں کے قتل و غارت گری کے احکامات کے اقرار نے گجرات کے ارباب اقتدار کو ننگا کر دیا ہے۔"

مولانا ارشد مدنی کا بیان اپنی جگہ سو فی صد درست ہے لیکن ہماری اپنی رائے یہ ہے کہ گجرات سرکار پہلے ہی ننگی تھی۔ البتہ ان کا ننگا پن ظاہر نہیں تھا۔ اب ظاہر ہو گیا ہے لیکن ان کے کپڑے جب پوری دنیا کے سامنے اتر چکے ہیں اس وقت بھی اس سرکار کو اور اس سرکار کے حامیوں کو کوئی شرمندگی نہیں ہے۔ مودی اور ان کے حامی آج بھی اس طرح مطمئن ہیں جیسے ان کا کچھ بگڑا ہی نہیں بلکہ وہ اس تہلکہ رپورٹ کا سیاسی فائدہ اٹھانے کی فکر میں لگ گئے ہیں۔

مودی سرکار کے تشدد اور بربریت کے ننگے ناچ اور اس پھاگ نے جو مسلمانوں کے خون سے کھیلا گیا ہے یہ بات واضح بلکہ اظہر من الشمس کر دی ہے کہ ہمارے ملک میں بھی جارج بش جیسے دہشت گرد موجود ہیں اور جن کی بھوک مسلمانوں کا خون پی کر ہی مٹتی ہے لیکن حیرت وافسوس کی بات تو یہ ہے کہ جس ملک میں کہیں بھی بم پھٹنے پر ہزاروں مسلمانوں کو بغیر کسی تحقیق کے گرفتار کر لیا جاتا ہو اور خاکی وردی والے محض شبہات کی بنا پر معصوم مسلمانوں کو گولی کا نشانہ بنا دیتے ہوں اور جس ملک میں ایک کالے ہرن کا شکار کرنے پر سلمان خان کو عدالت کے چکر کاٹنے پڑ جاتے ہوں اس ملک میں مسلمانوں کا قتل عام کرنے کے بعد بھی نریندر مودی کو کوئی عدالت سزا سنانے کے لئے تیار نہیں ہے۔ فرقہ پرستوں کی بات چھوڑ یئے سیکولر پارٹیاں بھی ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم کا مصداق بنی ہوئی ہیں اور اس لئے اپنی زبان کھولتے ہوئے ڈرتی ہیں کہ کہیں ہندو ووٹ بینک ان کے ہاتھوں سے نہ نکل جائے۔

تہلکہ رپورٹ نے یہ بات بھی ثابت کر دی ہے کہ گجرات میں قتل و غارت گری اور بربریت کا جو خونی ڈرامہ اسٹیج کیا گیا تھا وہ مودی سرکار کے اشاروں پر کیا گیا تھا اور نریندر مودی نے بزبان خود یہ بھی کہا تھا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ مسلمانوں کی بستی کو بم سے اڑا دوں، یہ بات انہوں نے گودھرا سانحہ کے بعد کہی تھی حالاں کہ گودھرا سانحہ بھی ایک سیاسی ڈرامہ تھا اور یہ فرقہ پرستوں نے محض مسلمانوں کو بدنام کرنے کے لئے اسٹیج کیا تھا لیکن مودی جیسے لوگ ساری دنیا کو صرف ایک آنکھ سے دیکھتے ہیں اور ان کی یہ آنکھ "حقیقت" کو دیکھنے کی اہلیت نہیں رکھتی۔ وہ صرف ڈرامے دیکھنے کی صلاحیت رکھتی ہے اور ڈرامے بھی وہ جن میں صرف مسلمانوں کو قتل کیا جا رہا ہو۔

گجرات میں دورانِ بربریت اور دورانِ تشدد جو کچھ ہوا اس کو بیان کرنے کے لئے دنیا کی کسی لغت میں الفاظ نہیں ہیں۔ تہلکہ رپورٹ کو دیکھنے کے بعد جنگل کے وحشی درندے بھی شرمندہ ہو گئے ہوں گے اور انہوں نے بھی ایک دوسرے سے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے یہ کہا ہوگا کہ اس ملک میں شری رام کے بھگتوں نے جو ایک چیونٹی کی جیو ہتیا کو بھی برا سمجھتے ہیں جو گاؤ ماتا کے ذبح کو بہت بڑا جرم مانتے ہیں اور ان ہی بھگتوں نے ہزاروں انسانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور ہزاروں ماؤں کے پیٹوں میں خنجر گھونپ دیئے، راون بے چارہ اب جہاں بھی ہوگا شرمسار ہوگا کہ آخر رام کے بھگتوں کو کیا ہو گیا ہے؟ یہ سب تو مجھ سے بھی کہیں آگے نکل گئے ہیں۔ کسی حاملہ عورت کا پیٹ چاک کر کے اس کے بچے کو تلوار اور نیزے کی نوک پر رکھنا اور وحشیانہ قہقہے لگانا کسی انسان کا کام نہیں ہو سکتا۔ یہ کام تو وہی درندے کر سکتے ہیں جو غلطی سے انسانوں میں پیدا ہو گئے ہوں۔ ساری دنیا نے تہلکہ رپورٹ دیکھی ہوگی اور ہمارے ملک کا قد ان کی نظروں میں بہت چھوٹا ہو گیا ہوگا۔ آنے والا الیکشن کمیشن ایسے ظالم اور سفاک انسان کو پھر الیکشن لڑنے کا موقعہ دے گا کیوں کہ اس جمہوری ملک میں قاتلوں کو بھی اہمیت دی جاتی ہے تا کہ جمہوریت کا وقار بحال رہے اور قاتلوں کی زبانیں بھی بند رہیں۔ نریندر مودی کی ظالمانہ کارروائی کو اگر مرکزی سرکار نے غلط سمجھا ہوتا تو کرسی اس سے

چھین لی ہوتی اور ان کو ناقابل اقتدار قرار دیدیا ہوتا اور صدر راج نافذ کردیا ہوتا لیکن بے چارے مسلمانوں کے خون کی قیمت ہی کیا ہے؟ اور ان بے چارے مسلمانوں کی حقیقت ہی کیا ہے؟ کبھی انہیں سچر رپورٹ کا کھلونا دے کر بہلا دیا جاتا ہے، کبھی ملازمتوں کے کوٹے کی بات کہہ کر انہیں مطمئن کردیا جاتا ہے، کبھی ان کے لیڈر کو راجیہ سبھا کی سیٹ خیرات میں دے کر ان کو خوش کردیا جاتا ہے۔ اس سے زیادہ ان بے چارے مسلمانوں کی اوقات ہی کیا ہے؟ ہمیں یاد ہے کہ مودی سرکار نے ایک بار یہ اعلان بھی کیا تھا کہ ہم پورے ملک کو گجرات بنادیں گے۔ یہ اعلان ان لوگوں نے بھی سنا ہوگا جو کرسیوں پر ڈٹے ہوئے ہیں اور جو دہشت گردوں کی تلاش میں مصروف ہیں۔ جو لوگ ظالم پورے ملک کو گجرات بنانے کا دعویٰ کر رہے ہوں کیا وہ دہشت گرد نہیں ہیں؟ وہ تو دہشت گردوں سے بھی بڑے دہشت گرد ہیں، جن کی تربیت اسرائیل کررہا ہے اور جن کا سر امریکہ کے قدموں میں رکھا ہوا ہے اور جو حاملہ عورتوں کے پیٹ چاک کرکے ان کے بچوں کو نیزوں پر اچھال رہے ہوں، ان کی دہشت گردی کا کون انکار کرسکتا ہے، لیکن ہمارے ملک میں تولنے کے دو پیمانے ہیں، ایک پیمانے سے ہندوؤں کو تولا جاتا ہے اور ایک پیمانے سے مسلمانوں کو۔ جب تک اس ملک میں ناپنے اور تولنے کے پیمانے الگ الگ ہوں گے تب تک اس ملک کو سیکولر کہنا سیکولرزم کی توہین ہے۔

آنے والے الیکشن میں مسلمانوں کا بھی امتحان ہے کہ وہ اتحاد اور ذمہ داری کے ساتھ اپنا ووٹ ظالموں کے خلاف دیتے ہیں یا نہیں؟ صرف باتیں بنانے سے ہم کامیاب نہیں ہوسکتے اور ہم ظالم حکمرانوں سے نجات نہیں پاسکتے۔ جس طرح پانچوں وقت کی نماز پڑھنا فرض ہے، اسی طرح مسلمانوں کا ایک فرض یہ بھی ہے کہ وہ اپنی رائے کا استعمال کریں اور اپنی اہمیت کو ثابت کریں۔ ظالموں کے خلاف ہم دن رات بحثیں کرتے رہیں اور اپنا حق ووٹ ان ظالموں کے خلاف استعمال نہ کریں تو ایک اعتبار سے مجرم ہم بھی ہیں۔ گجرات کے مسلمانوں سے ہماری درخواست ہے کہ اس الیکشن میں اس پارٹی کو جتانے کی کوشش کریں جو نریندر مودی کی پارٹی سے براہِ راست مقابلہ کررہی ہو، خواہ وہ پارٹی بجائے خود گناہگار ہو لیکن اس وقت مودی سرکار کے تانے بانے بکھیر دینا بہت ضروری ہے کیوں کہ اس کی واپسی ہماری غیرت کو ایک بار پھر للکارے گی اور ایک بار پھر گجرات کی سرزمین مسلمانوں کے خون سے لال ہوجائے گی، کیوں کہ مودی اور ان کے حاشیہ بردار اپنے موذی تجربے کو بار بار اس ملک میں دہراتے رہیں گے۔

اس الیکشن میں سیکولر پارٹیوں کا بھی امتحان ہے کہ وہ کس طرح آپسی اتحاد کے ساتھ مودی سرکار کو ٹھکانے لگاتی ہیں۔ اگر سیکولر پارٹیاں اپنے اپنے مفادات کی بھول بھلیوں میں کھوئی رہیں اور ہمیشہ کی طرح اس بار بھی جوتیوں میں دال بٹتی رہی تو مودی سرکار کا راستہ صاف ہوجائے گا اور وہ بکھرے ہوئے ووٹوں کو سمیٹنے میں کامیاب ہوجائے گی اور اس الیکشن میں ان ہندوؤں کی بھی آزمائش ہے جو صاف ستھرے ذہن کے مالک ہیں اور جو فرقہ پرستی کے کینسر میں مبتلا نہیں ہیں۔ اگر وہ ہوش وحواس کے ساتھ اپنے ووٹ کا استعمال کریں گے تو مودی سرکار کا جنازہ نکل جائے گا اور اس کا سیکولرزم موت کے گھاٹ اترنے سے محفوظ ہوجائے گا۔

ہماری اپنی سوچ یہ ہے کہ ہندوستان کے ہندوؤں کی اکثریت صاف ستھرا ذہن رکھتی ہے اور وہ مسلمانوں کے وجود کے خلاف نہیں ہے، اس لئے ہم یہ امید کرتے ہیں کہ مودی سرکار کو جو ظلم وستم میں ایک مثال قائم کرکے دنیا سے انفرادیت کی سند حاصل کرچکی ہے دوبارہ اقتدار تک ہندو بھائی پہنچنے نہیں دیں گے اور مودی سرکار کو دوبارہ دلہن بننے کا موقع نصیب نہیں ہوگا۔ مودی سرکار کے وہ ہاتھ جو رنگ حنا کے بجائے رنگ لہو میں رچے ہوئے ہیں بے کیف ہوجائیں گے، ان کا رنگ اڑ جائے گا اور ان کی کرسی ارتھی کا روپ اختیار کرلے گی اور الیکشن کا عوامی فیصلہ یہ کہتا نظر آئے گا

سب ٹھاٹ پڑا رہ جائے گا جب لاد چلے گا بنجارہ

اور نریندر مودی؟ اس سے زیادہ ہم اور کیا کہیں؟

جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکارے گا آستیں کا

اور اگر مودی سرکار ایک بار گجرات کے سیاسی ایوانوں میں مسلط ہوگئی تو پھر یہ تو ثابت ہوجائے گا کہ آر ایس ایس، بجرنگ دل، شیوسینا جیسی فاشسٹ جماعتوں نے فرقہ پرستی کی جو آگ گجرات میں بھڑکائی تھی اس نے عام جنتا کے ضمیر اور قلب کو جلا کر خاک کردیا ہے اور یہ صورت حال انتہائی تشویشناک ہے بلکہ مایوس کن ہے بالخصوص ان لوگوں کے لئے جو اس ملک کو سیکولر سمجھتے ہیں اور یہ یقین رکھتے ہیں کہ اس ملک کی اکثریت آج بھی مسلمانوں کو اپنا بھائی سمجھتی ہے لیکن اگر مودی کے سر پہ سہرا بندھ گیا تو مسلمانوں کو اپنے سر سے کفن باندھنا پڑے گا۔ بے شک نریندر مودی کی جیت سیکولرزم کی ہار ہے اور یہ ہار جیت صرف گجرات کو نہیں بلکہ پورے ہندوستان کو بہت مہنگی پڑے گی اور اس ملک کی جمہوریت کو زبردست جھٹکا لگے گا۔ (طلسماتی دنیا، دسمبر ۲۰۰۷ء)

اداریہ

آنکھیں کھولنے کا وقت

امت مسلمہ روحانی عملیات کے بارے میں ہمیشہ افراط وتفریط کا شکار رہی ہے۔ شروع ہی سے ایک گروہ کا حال یہ رہا ہے کہ اس نے روحانی عملیات کو سرے سے کوئی اہمیت نہیں دی بلکہ شدت کے ساتھ تعویذ گنڈوں اور جھاڑ پھونک کی مخالفت کرنا ہی ان کا شیوہ رہا ہے۔ اس طبقہ کے کچھ لوگوں نے اس کو بدعت اور ضلالت سے تعبیر کیا ہے اور ان ہی میں ایک مٹھی بھر جماعت ایسی بھی ہے جس نے تعویذ کو شرک قرار دیا ہے۔ اس کے برعکس ایک جماعت شروع ہی سے تعویذ گنڈوں اور جھاڑ پھونک کو ضرورت سے زیادہ اہمیت دیتی رہی ہے۔ اس درجہ کہ اس سے احتیاط کی راہیں پامال ہوتی نظر آتی ہیں لیکن ابتداء اسلام سے ایک طبقہ ایسا بھی ہے کہ اس نے اس راہِ اعتدال کو اختیار کیا ہے جو ہر جگہ اور ہر معاملے میں دین اسلام کا طرۂ امتیاز رہی۔ اسلام نہ صرف معاملات، نہ صرف حقوق العباد، نہ صرف کاروبار دنیا بلکہ اس نے عبادتوں اور ریاضتوں میں بھی اعتدال کو ملحوظ رکھا ہے اور اپنے ماننے والوں کو افراط اور تفریط سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔ اسلام نے دن چھپتے ہی سونے کی جہاں مذمت کی ہے وہیں اس نے تمام رات عبادت کرنے کو بھی پسند نہیں کیا ہے۔ ایک موقعہ پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے واضح الفاظ میں یہ فرمایا تھا کہ میں رات کو آرام بھی کرتا ہوں اور اپنے رب کی عبادت بھی کرتا ہوں اور یہی میری سنت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کی تربیت اسی انداز میں کی تھی کہ انہوں نے ہر ہر معاملے میں انہیں راہِ اعتدال پر رکھا اور حد تو یہ ہے کہ عبادت کے معاملے میں بھی انہیں افراط وتفریط میں مبتلا نہیں ہونے دیا۔ آج امت کا حال یہ ہے کہ کوئی بھی معاملہ ہو اور کوئی بھی مسئلہ ہو وہ افراط وتفریط کا شکار نظر آتی ہے اور شاید یہی وجہ ہے کہ وہ کامیابیوں کی اعلیٰ منزلوں تک پہنچنے سے محروم ہے۔ معاملہ ملک کا ہو یا سیاست کا، یا کسی نقطۂ نظر کا یا کسی مذہب و مشرب کا، ہر جگہ یا تو افراط کے بادل چھائے ہوئے ہیں یا پھر تفریط کی دھوپ بکھری ہوئی ہے۔ حد تو یہ ہے کہ بڑے بڑے علماء اور مدبرین بھی افراط وتفریط جیسی اذیت ناک بیماری سے محفوظ نہیں ہیں۔

روحانی عملیات اور تعویذ گنڈوں کا معاملہ بھی افراط وتفریط سے جڑا ہوا ہے۔ کچھ لوگوں کا حال یہ ہے کہ تعویذ حاصل کرنے کے لئے کسی بھی کُٹیا میں گھس جاتے ہیں، انہیں یہ تمیز نہیں ہوتی کہ شرک اور گمراہی کیا ہے اور اس کے کتنے مضر اثرات ہمارے ایمان ویقین پر پڑتے ہیں۔ اگر تعویذ میں شرکیہ کلمات لکھے ہوں یا ایسے جملے لکھے ہوئے ہوں جس میں استعانت دیوی دیوتاؤں سے یا من گھڑت معبودوں سے طلب کی گئی ہو تو بے شک اس طرح کے تعویذوں کا استعمال شرک ہے اور ہر صاحب ایمان کو اس سے پناہ مانگنی چاہئے۔ اس کے برخلاف ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو ان تعویذوں کی مخالفت میں بھی اپنا سر دُھنتا ہے جن میں اللہ کا کلام لکھا ہوا ہو اور جن تعویذوں سے اسماءِ حسنیٰ، اسماءِ محمدی اور آیات قرآنی کے ذریعہ روحانی امداد طلب کی گئی ہو اور اس یقین کے ساتھ تعویذوں کو ترتیب دیا گیا ہو کہ اس کا اصل کرتا دھرتا اللہ تعالیٰ ہے اور اسی کے حکم پر اس دنیا کا نظام چل رہا ہے اور اسی کی مرضی سے بیماریوں اور تندرستیوں کا سلسلہ جاری ہے۔ اس طرح کے تعویذوں کی بھی مخالفت کرنا اپنے علم وعقل کا صحیح استعمال نہیں ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ علماء دیوبند کے زمرے میں بھی معدودے چند لوگ ایسے بھی ہیں جو تعویذ گنڈوں کی پیچھے اپنی لاٹھی لئے دوڑتے ہیں، جب کہ علماء دیوبند کی نہایت معتبر جماعت نے روحانی خدمات کو اپنے مشاغل میں شامل رکھا ہے۔ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ، شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ، فقیہ الامت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ جیسے اساطین امت نے تعویذ گنڈوں کے ذریعہ اللہ کے بندوں کی خدمت کی ہے اور علم و عمل کا بہت بڑا اثاثہ بعد کی نسلوں کے لئے اپنی کتابوں میں چھوڑا ہے۔ تعویذ گنڈوں کی اندھی مخالفت کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ ہم اپنے مرحوم اکابرین کی سوچ وفکر اور ان کے نقطۂ نظر کی دھجیاں بکھیرنے کے خبط میں مبتلا ہیں۔ آج امت روحانی علاج کی خاطر دردر بھٹک رہی ہے اور ان سفلی عاملین کی چوکھٹوں کے چکر لگا رہی ہیں جو ایمان سے محروم ہیں۔ ان کے پاس جانے کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان اپنے عقائد سے بھی ہاتھ دھو سکتے ہیں۔ ایسے حالات میں اگر ہم نے امت کو صحیح قسم کے اور خدا ترس قسم کے عاملین فراہم نہیں کئے تو بہت بڑے نقصان کا اندیشہ ہے۔ اللہ ہم سب کو ہر معاملے میں افراط وتفریط سے محفوظ رکھے اور علم کے ساتھ ساتھ ہمیں عقل سلیم کی دولت سے بھی سرفراز فرمائے۔ (ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند)

سرکار دہشت گردی کو ختم کرنے میں سنجیدہ نہیں

بقلم خاص

جمعیۃ العلماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی نے فرمایا تھا کہ دہشت گردی کو ختم کرنے کے ساتھ ساتھ ہمیں فرقہ پرستی کو بھی ختم کرنا چاہئے کیوں کہ ہمارے ملک کے لئے جتنی خطرناک دہشت گردی ہے اتنی ہی خطرناک فرقہ پرستی بھی ہے۔ مولانا کی یہ بات سولہ آنے سچ ہے جتنا نقصان ہمیں دہشت گردی سے پہنچ رہا ہے اتنا ہی نقصان ہمیں اور ہمارے ملک کو فرقہ پرستی سے بھی پہنچ رہا ہے۔ لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ سرکار دہشت گردی کے خلاف آئے دن واویلا کرتی ہے اور فرقہ پرستی کے خلاف ایک حرف بھی اپنی زبان سے نہیں نکالتی، اس کی وجہ یہ ہے کہ سرکار خود فرقہ پرستی کو فروغ دے رہی ہے۔ سرکار دہشت گردی کی بھی مخالف نہیں بلکہ دہشت گردی کی آڑ میں فرقہ پرستی کا مظاہرہ کرتی ہے اور مسلمانوں کو ذلیل کرنے کے منصوبے بناتی ہے اور جب تک سرکار دہشت گردی کو ختم کرنے میں سنجیدگی اختیار نہیں کرے گی اور اصل دہشت گردوں کے چہروں سے نقاب اٹھا کر انہیں کیفر کردار تک نہیں پہنچائے گی ہمارے ملک سے دہشت گردی ختم نہیں ہوگی۔

ایل کے ایڈوانی جیسے فرقہ پرست لیڈروں کی یہ سوچ کہ ہر مسلمان دہشت گرد نہیں ہوتا لیکن ہر دہشت گرد مسلمان ہوتا ہے۔ اپنا سا منہ لے کر رہ گئی ہے۔ حالات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ سب ہندو برے نہیں ہیں لیکن سب ہندو اچھے بھی نہیں ہیں۔ اس ملک میں زیادہ تر ہندوؤں کی سوچ صاف ستھری ہے لیکن ایسے ہندوؤں کی تعداد بھی خاصی ہے جو فرقہ پرستی کا شکار ہیں اور جو تعصب اور تنگ نظری کی وجہ سے ایسے کام بھی کرتے ہیں جن پر یقیناً دہشت گردی کا اطلاق ہوتا ہے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ دہشت گردی کا مظاہرہ کسی کی طرف سے بھی ہو رہا ہو شک کی سوئی صرف مسلمانوں کی طرف گھومتی ہے۔ کاش ہماری سرکار انصاف سے کام لیتی اور فرقہ پرستی کی کیچڑ سے ابھر کر سوچتی تو اسے کچھ اور ہی نظر آتا۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ ہماری تحقیقاتی ایجنسیاں اتنے طویل عرصہ تک اس تعصب اور تنگ نظری کا مظاہرہ کرتی رہیں ہیں جو انہیں وراثت میں ملا ہے۔ کئی بار یہ ثابت ہو چکا ہے کہ مسجدوں میں اور درگاہوں میں جو بم نصب کئے گئے تھے یہ ان دہشت گردوں کا کارنامہ تھا جنہیں آر ایس ایس کی نظریہ سے تقویت ملی تھی۔ ۲۶/نومبر والی دہشت گردی میں عامر اجمل قصاب کو جو سزا سنائی گئی ہے وہ حق بجانب ہے، عامر قصاب جیسے لوگوں کے لئے سزائے موت سے بڑھ کر بھی اگر کوئی سزا ہو تو یہ اس سزا کا بھی مستحق ہے۔ جو انسان دوسروں سے زندہ رہنے کا حق چھینتا ہے وہ اس قابل نہیں ہوتا کہ اس کو زندہ رہنے کی مہلت دی جائے لیکن ہماری سرکار کو اس بارے میں بھی غور وفکر کرنا چاہئے کہ یہ عامر قصاب جیسے درندوں نے ہیمنت کرکرے کو کیوں موت کے گھاٹ اتارا۔ اگر یہ لوگ کسی لشکر طیبہ یا جیش محمد کے تربیت یافتہ لوگ تھے تو انہوں نے اس کرکرے کا قتل کیوں کیا جو فرقہ پرست ہندوؤں کی پول کھولنے کی خدمت انجام دے رہے تھے، کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم تو لشکر طیبہ اور جیش محمد کے خلاف شور وغل کرتے رہیں اور پردۂ زنگاری کے پیچھے معشوق کوئی اور ہی ہو۔

عبادت گاہوں اور مسلم علاقوں میں بم کے دھماکوں کا آغاز ۲۰۰۶ء سے ہوا اور ناندیڑ میں بجرنگ دل کے کارکنان بم بناتے ہوئے ہلاک ہوگئے، اس کے بعد اسی شہر میں شیو سینا کی شاکھا کا ایک رکن بسکٹوں کے گودام میں ہلاک ہو گیا، بجرنگ دل کے دو کارکنان ۲۰۰۸ء میں کانپور میں ہلاک ہوئے، وہ بھی بم بنانے کی کوشش کر رہے تھے۔ سادھوی پرگیہ سنگھ نے کیکری رنگاتن کے تہہ خانہ میں بم نصب کیا تھا جس کے دھماکہ سے سات افراد زخمی ہوگئے تھے، یہی گروپ واشی اور پانگل میں ملوث تھا، اسی طرح ٹنکاسی میں تامل ناڈو پائپ لائن پر بم حملہ، جنوری ۲۰۰۸ء میں آر ایس ایس کے دفتر میں کیا گیا تھا، اور ظاہر کیا گیا تھا کہ یہ جہادی مسلمانوں کی کارستانی ہے لیکن تحقیقات سے یہ انکشاف ہوا تھا کہ اس میں بھی ہندو ملوث تھے۔ حال ہی میں یہ تحقیقات سامنے آئی ہیں کہ اجمیر میں جو بم دھماکے ہوئے تھے اس میں کئی ہندو ملوث ہیں اور ان کے خلاف بہت سست رفتار کے ساتھ کارروائی چل رہی ہے۔ پونا بم دھماکے میں ہیڈلی کا ہاتھ تقریباً ثابت ہو چکا ہے اور انڈین مجاہدین کی قلعی بھی کھل گئی ہے، اندازہ یہ ہوتا ہے کہ یہ تنظیم بھی فرقہ پرست ہندوؤں اور بدنام زمانہ یہودیوں پر مشتمل ہے۔

سچ بات یہ ہے کہ دہشت گردوں کا کوئی مذہب نہیں ہے، دہشت گرد مسلمانوں میں بھی پیدا ہوتے ہیں اور ہندوؤں میں بھی، دہشت گرد عیسائی بھی ہو سکتے ہیں اور یہودی بھی اور یہ بھی طے ہے کہ دہشت گردی فرقہ پرستی کی کوکھ سے جنم لیتی ہے۔ سرکار جب تک فرقہ پرستی کے خلاف اپنی آواز نہیں اٹھائے گی اور جب تک اصل دہشت گردوں کے خلاف کارروائی نہیں کرے گی تب تک اس ملک سے دہشت گردی ختم نہیں ہو سکتی۔ سرکار کو ہندو اور مسلمانوں کی تفریق کے بغیر تحقیقات کرنی چاہئے اور مجرم عامر قصاب ہو یا سادھوی اس کو پھانسی کے تختے پر لٹکا دینا چاہئے تا کہ ہمارا ملک دہشت گردی کی کارروائیوں سے محفوظ ہو جائے۔ عامر قصاب بے شک مجرم ہے لیکن عامر قصاب کو استعمال کس نے کیا اور کرکرے کا قتل کس کے اشاروں پر ہوا؟ یہ ایک سوال ہے جس کا جواب سرکار کو تلاش کرنا چاہئے۔

(ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند)

یوگا کی مخالفت - کتنی صحیح کتنی غلط؟

یوگا وندے ماترم اور سوریہ نمسکار جیسی باتوں نے ملک کی سیاست میں ایک طرح کی ہلچل پیدا کردی ہے اور یقیناً ان باتوں سے مسلمان بھی متاثر ہوا ہے۔ مسلمان فرقہ پرستوں کی اس گندی ذہنیت کو محسوس کرتا ہے، جو مسلمانوں کو ذلیل کرنے کے لئے نت نئے جال بنتی ہے اور اس ملک میں مسلمانوں کے وجود کو تسلیم نہیں کرتی۔ اس گندی ذہنیت نے ہزاروں بار اس ملک میں فرقہ وارانہ فساد کرا کر مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی ہے اور اس ملک کے اندھے قانون نے ہر بار صرف معصوم لوگوں کو گرفتار کیا ہے اور کھلے عام عدل وانصاف کا قتلِ عام کیا ہے۔ انصاف کی بات کرنے والا اگر ہندو بھی ہوا تو اس کو بھی ختم کر کے ہی چھوڑا۔ مہاتما گاندھی کا قتل اور کرکرے کی موت اس کا واضح ثبوت ہیں۔

مودی یہ دعویٰ کرتے تھے کہ اس ملک میں اچھے دن لائیں گے، بے روزگاروں کو روزگار دیں گے، مہنگائی کو ختم کریں گے اور عوام کے اندر نابرابری کا جو کرب بکھرا ہوا ہے اس کا ملیامیٹ کریں گے، وہ سوا سو کروڑ لوگوں کی باتیں بناتے ہوئے ہیرو شپ لینے میں کامیاب ہوئے لیکن ان کو ان کے ہی چاہنے والوں نے کچھ کرنے نہیں دیا، ان کے وعدے ہوائی ثابت ہوئے، وہ ہر محاذ پر ناکام ہیں، انہیں غیر ملکی اسفار سے فرصت نہیں ہے جب کہ ان کا ملک اس زبردست انتشار اور اضطراب کا شکار ہے۔ اس ملک کا ایک ایک بچہ اچھے دنوں کی تلاش میں ہے، نئی نسل کو عمل چاہئے اور ہمارے وزیر اعظم کے پاس لچھے دار باتوں کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے۔

ان کی صفوں میں انتشار پھیل چکا ہے، وہ اس ملک کو تو کیا سنبھالیں گے ان سے تو ان کی اپنی پارٹی ہی نہیں سنبھل رہی ہے۔ کئی محاذ پر بغاوت کے آثار نمایاں ہیں، ممکن ہے کہ کسی بھی وقت بھارتیہ جنتا پارٹی سر پھٹول میں مبتلا ہوجائے اور یہ ایک دوسرے کے ساتھ دست وگریباں کرنے پر مجبور ہوں۔

نریندر مودی ایک شاطر قسم کے انسان ہیں۔ انہوں نے یہ بات محسوس کرلی ہے کہ ان کے غبارے میں سے ہوا نکل رہی ہے، انہیں صاف طور پر یہ خطرہ محسوس ہو رہا ہے کہ بہار اور یوپی کا الیکشن ان کے دانت کھٹے کردے گا۔ انہیں اپنی امیج کو بچانے کے لئے کوئی حکمت عملی مرتب کرنی ہے، انہیں اس بات کا اندازہ تھا کہ مسلمانوں نے اور بالخصوص مسلمانوں کے مذہبی رہنماؤں نے ان کی مخالفت جتنی شدت کے ساتھ کی تھی اتنی ہی شدت سے ہندو ووٹ ان کے کیمپ میں کھسک گیا تھا۔ ان کی مخالفت کچھ اس انداز سے ہوئی تھی کہ ان کو دل سے نہ چاہنے والے بھی ان کی حمایت کرنے پر مجبور ہو گئے تھے۔ علماء کی شدید ترین مخالفت نے انہیں ہندوؤں میں ہیرو بنادیا اور پھر وہ پوری طاقت کے ساتھ ہندوستان کے وزیر اعظم بن گئے۔ لیکن کچھ دنوں سے نریندر مودی یہ بات محسوس کر رہے ہیں کہ ہندوؤں کو اپنے پالے میں سمیٹے رکھنا دشوار ہے۔ اس لئے وہ کسی ایسے سلگتے ہوئے مسئلے کو ہوا دینے کا منصوبہ بنا رہے تھے جس سے مسلمان تڑپ اٹھے اور متفقہ طور پر ان کی مخالفت کے لئے کمربستہ ہوجائے تاکہ وہ ایک بار پھر ہندوؤں کی ہمدردی حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائیں۔ رام مندر کا موضوع پھیکا پڑ چکا ہے، لوجہاد، گھر واپسی جیسے نعرے بھی ہندوؤں کو ایک جٹ بنانے میں ناکام رہے۔ اب انہوں نے سوچ سمجھ کر "یوگا" کا مسئلہ چھیڑا ہے۔ انہیں اندازہ ہے کہ اس مسئلے کی مخالفت مسلمانوں کی طرف سے بھرپور ہوگی اور مسلمان اس کو اپنے مذہب میں دخل اندازی پر محمول کریں گے اور اس کے خلاف شور وغل مچانے پر مجبور ہوں گے۔

نریندر مودی کی قسمت اچھی ہے کہ آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ نے جو مسلمانوں کا ایک موقر اور متحدہ پلیٹ فارم ہے "یوگا" کے خلاف علم بغاوت بلند کرنے کا اعلان کر دیا۔ جب یوگا کے خلاف مسلم پرسنل لاء اٹھ کھڑا ہوگا تو مدرسوں، مسجدوں اور مسلمانوں کے گلی کوچوں میں نریندر مودی کی مخالفت پورے زور شور کے ساتھ ہوگی اور نریندر مودی کی پشت پناہی ہندوستان کا ہندو ایک بار پھر پوری لگن کے ساتھ کرے گا اور نریندر مودی بہار میں ہونے والے الیکشن میں سرخرو ہوجائیں گے اور ان کے بکھرتی ہوئی صفیں ایک بار پھر استوار ہوجائیں گی۔ ہم مسلم پرسنل لاء بورڈ کے ذمہ داران کی نیت پر شبہ نہیں کرسکتے، لیکن اس وقت یوگا کے خلاف بگل بجادینا یقیناً حکمت عملی کے خلاف ہوگا۔ اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمارے رہنما اس انتشار کو ختم کرنے کی کوشش کریں جو مسلمانوں میں پھل پھول رہا ہے۔ داخلی انتشار نے ہمیں اس قابل کہاں چھوڑا ہے کہ ہم خارجی حملوں کا مقابلہ کرسکیں۔ جو خاندان خانہ جنگی کا شکار ہو وہ بیرونی لڑائیوں میں کیسے فتح حاصل کرسکتا ہے۔ مسلم پرسنل لاء بورڈ کو قائم ہوئے ۳۵ رسال سے زیادہ ہوچکے ہیں، وہ آج تک مسلمانوں میں بیداری نہیں پیدا کرسکا۔ نکاح وطلاق کے مسئلے، وراثت اور باہمی حقوق کے معاملات آج بھی کس مپرسی کا شکار ہیں۔ بیٹیوں پر وہ وہ مظالم ہو رہے ہیں کہ توبہ ہی بھلی۔ بیٹیاں مائکہ میں بھی ناانصافی کا شکار ہیں اور سسرال میں بھی اپنے حقوق حاصل کرنے سے محروم ہیں۔ ایسے ناگفتہ بہ حالات میں مولانا ولی رحمانی صاحب اس قوم کی نیّا کیسے پار کرسکیں گے جس قوم کی حس ختم ہوتی جارہی ہے اور جن کے بڑے بہت کم پیسوں میں برسر عام بک جاتے ہیں اور قوم کو روتی بلکتی چھوڑ کر راجیہ سبھا کی سیٹ وصول کرکے مگن ہوجاتے ہیں۔ سوچیں! خدارا بار بار سوچیں!!

اداریہ

شاید کہ اتر جائے کسی دل میں مری بات

مسلم پرسنل لاء بورڈ کو قائم ہوئے ۴۳ رسال ہو چکے ہیں، لیکن آج تک مسلمانوں میں اسلامی قوانین کو جاننے کا شعور پیدا نہ ہوسکا، بیشتر مسلمان ایسے ہیں کہ جنہیں نکاح وطلاق کے مسائل کی خبر نہیں ہے، پھر خوفِ خدا نہ ہونے کی وجہ سے یہ بھی ہورہا ہے کہ طلاق دینے کے بعد بھی لوگ اپنی بیویوں سے رشتہ جوڑے رکھتے ہیں اور دنیاوی شرم کی وجہ سے اپنی غلطی کو چھپاتے ہیں یا پھر حیلے بازی کرکے معصیت کے جنگل میں عمر بھر بھٹکتے ہیں۔ جب سے عوام کو یہ بھنک پڑی ہے کہ حضرات مفتی سوال کی بنیاد ہی پر فتویٰ دیتے ہیں تو انہوں نے اپنے سوال کو اس طرح توڑ مروڑ کر پیش کرنے کا مزاج بنالیا ہے کہ بے چارہ مفتی بھی صحیح بات نہ جاننے کی وجہ سے صحیح فیصلہ نہیں کرپاتا اور نہ جانے کتنی طلاقیں پڑجانے کے باوجود بھی بے اثر رہتی ہیں۔ نکاح وطلاق کے علاوہ دوسرے معاملوں میں بھی مسلمان حدود اللہ سے بے پرواہ نظر آتا ہے۔ تہمت شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ ہے، لیکن مسلم معاشرے میں ایک دوسرے پر ایسی ایسی تہمتیں اچھالی جاتی ہیں اور ایک دوسرے کے خلاف ایسے ایسے الزامات گھڑے جاتے ہیں کہ الامان والحفیظ۔

ہمارے علاقے میں دیکھتے ہی دیکھتے نہ جانے کتنے قبرستان قبروں پر بے دردی سے پھاوڑے چلا کر اپنی ذاتی پراپرٹی بنالی گئی ہیں۔ کئی قبرستانوں میں پلاٹ کاٹ کر اس طرح فروخت کردیئے گئے جیسے یہ فروخت کرنے والوں کی ذاتی جائیداد تھے۔ وقف کی جائیدادوں کے ساتھ یہ کھلواڑ بھی اسی لئے ہوتا ہے کہ مسلم معاشرہ میں خدا کا خوف عنقا ہوتا جارہا ہے۔ شرم دنیا میں خال خال باقی رہ گئی ہے۔ گناہ کرنے والوں کا حال یہ ہے کہ وہ نہ اللہ سے ڈررہے ہیں اور نہ دنیا سے شرمار ہے ہیں بلکہ ایسے لوگوں کو سمجھانے والوں کو خود شرمسار ہونا پڑتا ہے۔ جب سے لوگ فضائل کی دنیا میں گم ہوئے ہیں تب سے مسائل سے قیامت خیز قسم کی غفلت ہے اور لوگوں کو دین کے مسائل کی بھی خوشبو میسر نہیں ہے۔ تقریباً بیس برس پہلے دیوبند میں لڑکیوں کو شادی کے وقت قرآن کریم اور بہشتی زیور دیا جاتا تھا، اب قرآن اور فضائل اعمال دی جارہی ہے۔ جو اس بات کی واضح علامت کہ ہم اپنے بچوں کو مسائل سے دور کرنے کی مہم چلارہے ہیں۔ وراثت کا معاملہ بھی قابل رحم بنا ہوا ہے۔ ماں باپ کے مرنے کے بعد بھائی اپنی بہنوں کو ترکہ دینے کے لئے خوشی سے تیار نہیں ہوتے، وراثت ادا کرتے ہوئے ایسی تنگ نظری اور تنگ دلی کا مظاہرہ کرتے ہیں کہ بس اللہ کی پناہ۔ جن لوگوں کے ہاتھوں میں تسبیح رہتی ہے، جو لوگ پنج وقتہ نماز سے غفلت نہیں برتتے ان کا بھی حال یہ ہے کہ جب ترکہ کی بات ہوتی ہے تو ان کا دم گھٹنے لگتا ہے اور وہ راہِ فرار اختیار کرنے کے لئے موزوں یا غیر موزوں کوئی راستہ تلاش کرنا شروع کردیتے ہیں۔ ماں باپ اپنی بیٹیوں کے ساتھ خود برا نہیں کرتے لیکن ان کی سب سے بڑی غلطی یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنی زندگی میں انصاف کی ذمہ داری پوری نہیں کرپاتے اور ان کے مرنے کے بعد ان کی بیٹیوں کے ساتھ کھلم کھلا ناانصافی ہوتی ہے۔ آزادی کے بعد لڑکیوں سے صحرائی زمین کا حق چھین لیا گیا تھا اور اب بیٹیوں کو سکنائی زمین میں بھی اپنا حق جتانے کا حق میسر نہیں رہا ہے۔ کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے اپنی بہنوں کو شادی کے موقعہ پر جہیز دیدیا تھا تو اب انہیں ترکہ میں سے کیوں کچھ دیں؟ جہیز شریعت کا تقاضہ نہیں ہے اور جہیز عام طور پر اپنی ناک کی خاطر دیا جاتا ہے، اس میں بہنوں کے ساتھ ہمدردی کا پہلو کم ہوتا ہے اور ترکہ خالصتاً اسلام کا ایک قانون ہے اور ترکہ نہ دینے والا اتنا ہی گناہگار ہے جتنا گناہگار نماز نہ پڑھنے والا اور روزے نہ رکھنے والا ہوتا ہے بلکہ ترکہ سے کسی حق دار کو محروم کرنا ایک ایسی حق تلفی ہے جسے خدا معاف نہیں کرے گا، جب تک وہی معاف نہ کردے جس کے ساتھ یہ حق تلفی ہوئی ہے۔ یہ صرف گناہ نہیں ہے بلکہ ایک طرح کا ظلم بھی ہے اور اس سے مرحوم ماں باپ کی روح کو بھی صدمات برداشت کرنے پڑتے ہیں اور کبھی کبھی وہ خود بھی اللہ کی نظروں میں سزا کے حق دار بن جاتے ہیں۔

اس طرح کے مسائل پر عمل کرنے کے لئے مسلمانوں کو اکسانا مسلم پرسنل لاء بورڈ کی بھی ذمہ داری ہے، جب مسلمان ہی حدود اللہ کی حفاظت نہیں کرے گا تو اسلامی قوانی کے خلاف غل غپاڑہ کرنے والوں پر انگلی اٹھانے کا اس کو کیا حق ہوگا۔ بے شک مسلم پرسنل لاء بورڈ اسلامی قوانین کی حفاظت کیلئے انتھک جدوجہد کررہا ہے لیکن اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ مسلمانوں میں حدود اللہ کا احترام اور اس کی حفاظت کرنے کا شعور پیدا کرے اور اس کیلئے کوئی طریقۂ عمل سوچے۔ مسلمانوں میں یہ بے حسی، یہ جمود، یہ تعطل اور یہ بے عملی قابل افسوس ہے اور اس کے خلاف آواز اٹھانا وقت کی اہم ذمہ داری ہے۔

برائے مہربانی خود کو بدلئے

بقلم خاص

۲۰۰۵ء میں بنائی گئی سچر کمیٹی نے ۲۰۰۶ء میں پیش کردہ اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ ہمیں یہ جان کر حیرت ہوئی کہ جیلوں کو چھوڑ کر جہاں مسلمان قیدیوں کی بھرمار ہے، باقی تمام میدانوں میں مسلمان دیگر اقوام سے بہت پیچھے ہیں۔

مسلمانوں کی جیلوں میں کثیر تعداد کی ایک وجہ تو یہ بھی ہے کہ مسلمانوں کو بغیر کسی قصور اور ثبوت کے گرفتار کرلیا جاتا ہے اور پھر ان کی ضمانت ایک سیاسی مسئلہ بن کر رہ جاتی ہے۔ لیکن مسلمانوں کی زندگی کا ایک تلخ پہلو یہ بھی ہے کہ وہ جرائم اور بے راہ روی کے معاملے میں کچھ زیادہ ہی پیش پیش نظر آتے ہیں۔ دین اسلام نے ہمیں محتاط اور پابند زندگی گذارنے کے سنہرے اصول عطا کئے تھے لیکن ہم نے دین اسلام کو اپنی زندگی سے تقریباً بے دخل کردیا ہے۔ آج مسلمان کی پہچان صرف نماز، روزے سے، عید و بقرعید کے تہوار سے، داڑھی، کرتے پائجامے اور ٹوپی سے ہوتی ہے جب کہ کسی دور میں مسلمانوں کی پہچان ان کے کردار سے، ان کے حسن اخلاق سے، ان کی شائستہ تہذیب سے، ان کے لاجواب رہن سہن سے، ان کے اچھے معاملات سے اور ان کی دوستانہ روش سے ہوا کرتی تھی۔ ہم نے اپنے مذہب کو صرف عبادات اور صرف مسجدوں تک محدود کر کے رکھ دیا۔ باقی زندگی کے تمام معاملات میں ہم اپنی من مانیوں کا شکار ہوگئے اور اپنے خاندان [illegible] [illegible] [illegible] ہیں۔ جب [illegible] وہ گناہوں اور خطاؤں [illegible] تہمت، بغض، حسد، زنا، شراب، جوا، سود، سٹے بازی، [illegible] سینما بینی، عیاری، مکاری، غداری ماں باپ کی نافرمانی غرضیکہ [illegible] ہے جس میں ہم سب سے آگے نہ دکھائے دیتے ہوں۔ سچر کمیٹی نے [illegible] کہ مسلمان دوسری قوموں کی بہ نسبت جیلوں میں سب سے زیادہ [illegible] افسوسناک بات ہے جس سے اس قوم اور اس قوم کے مسیحاؤں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے اور اس کے تدارک کی فکر کرنی چاہئے۔

سچر کمیٹی کی رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ مسلمان اپنے [illegible] اقلیتی فرقے سے تعلق رکھنے والے تمام طبقات اور ذات برادریوں سے ہی نہیں بلکہ تمام اقلیتوں مثلاً عیسائی، سکھ، جین اور بدھ اقلیتوں سے بھی بہت پیچھے ہیں اور بعض میدانوں میں ان کی حالت دلتوں سے بھی بدتر ہے۔

کسی بھی سرکاری محکمے پر نظر ڈالئے وہاں آپ کو مسلمان نظر نہیں آئے گا، وزارت داخلہ کے ۴۰ بڑے افسروں میں ایک بھی مسلمان نہیں ہے، وزارت خزانہ کے ۷۰ بڑے عہدے داروں میں مسلمانوں کی تعداد صفر ہے، وزارت دفاع کے ۱۰۰ افسروں میں ایک بھی مسلمان نہیں ہے، پولیس کے محکمے میں مسلمانوں کی تعداد ۳ فیصد سے زیادہ نہیں ہے اور مسلمانوں کے ساتھ ایک ناانصافی یہ بھی ہے کہ فوج میں ان کی تعداد ڈھائی فیصد سے زیادہ نہیں ہے جب کہ ۱۹۹۹ء میں کارگل جنگ میں شہید ہونے والے جانباز فوجیوں میں مسلمان ۸ فیصد شامل تھے۔ قربانی دینے میں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہے لیکن انعامات میں مسلمانوں کی تعداد نہیں کے برابر ہوتی ہے۔ کیوں؟ کیوں کہ اس کے ساتھ آزادی کے فوراً بعد ہی سے سوتیلے پن کا سلوک کیا جاتا رہا ہے اور جان بوجھ کر ایسے حالات پیدا کئے جاتے رہے ہیں کہ مسلمان کسی قابل نہ بن سکے۔ آزادی کے بعد ہی سے فرقہ وارانہ فسادات ان شہروں میں کرائے گئے جہاں مسلمان کسی بھی صنعت میں نمایاں تھے، بھیونڈی کے فساد میں بنکروں کو تباہ کیا گیا، مرادآباد میں برتنوں کی صنعت کو فروغ حاصل تھا، مرادآباد میں فرقہ وارانہ فساد کرا کر برتنوں کی صنعت کو برباد کیا گیا، سہارنپور میں فساد کرا کر لکڑی کی صنعت پر وار ہوا اور اسی طرح ہر اس شہر میں فرقہ وارانہ فساد کی آگ بھڑکائی گئی جہاں مسلمان خوش حال تھے۔ ازراہِ سیاست مسلمانوں کی معیشت پر حملے کئے جاتے رہے تاکہ یہ قوم اس ملک میں صحیح معنوں میں پنپ نہ سکے۔ یہ سب کچھ ان جماعتوں کی نگرانی میں ہوا جو مسلمانوں کے ووٹ کو اپنا ووٹ بینک سمجھتی تھیں [illegible] مسلمانوں کے رہنماؤں کو خرید [illegible] لیکن افسوس کی بات تو یہ ہے کہ خود مسلم [illegible] مسلمانوں کے لئے کچھ بھی نہیں کیا۔ اگر مسلمانوں [illegible] سیاسی جماعتیں مسلمانوں کے [illegible] کا حشر یہ نہ ہوتا اور آج مسلمان ذلت اور [illegible] مسلمانوں کی نمائندگی کرنے والی سیاسی جماعتوں [illegible] سے سودے بازی کی اور مسلمانوں [illegible] انہیں صرف تسلی دیدی تاکہ وہ غفلت کا شکار رہیں اور خوش فہمی میں مبتلا رہیں کہ ہمارے رہنما ہمارے لئے مسلسل جدوجہد کررہے ہیں [illegible] راجیہ سبھا کی سیٹ کے لئے فکرمند ہیں تاکہ پارلیمنٹ میں جا کر ہمارے غموں کا مداوا کرسکیں۔ آزادی کو ۶۲ سال ہوگئے، مسلمانوں کے کسی ایک رہنما نے بھی ازراہِ ہمدردی قوم کے کسی بھی معاملے میں اپنا استعفیٰ پیش نہیں کیا، حد تو یہ ہے کہ جب بابری مسجد شہید ہوئی تب بھی کسی مسلمان رہنما کو استعفیٰ دینے کی توفیق نہیں ہوئی، اس لئے سیاسی بازی گروں پر لعن طعن کرنے کے بجائے ہمیں اپنے خودساختہ مسیحاؤں کا بھی احتساب کرنا چاہئے اور خود اپنی سوچ و فکر میں سدھار لانا چاہئے اور یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس قوم کو خیال خود اپنی حالت کے بدلنے کا

(طلسماتی دنیا، مارچ ۲۰۱۰ء)

علم الاعداد

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خاص موضوع ''علم الاعداد بھی رہا ہے''۔

جو لوگ اس علم سے واقف نہیں اور جو اس علم کی گہرائیوں کی خبر نہیں رکھتے وہ اس علم کی مخالفت کرتے ہیں اور کچھ لوگ مذاق بھی اُڑاتے ہیں اور ہمارے وہ علماء جو درسی کتابوں سے کبھی باہر نہیں نکلے اور جنہیں اس علم کی ندرتوں گہرائیوں اور اس کی جادوگری کی علم نہیں وہ ایک دم اس کے خلاف فتوے صادر کر دیتے ہیں لیکن جاننے والے جانتے ہیں اور اس علم کو پڑھنے والے سمجھتے ہیں کہ اس علم کی کتنی پکڑ ہے اور یہ علم تمام مقاصد حسنہ پر کس قدر محیط ہے اور کس کس طرح ہم سب کو حقانیت تک اور پروردگار تک پہونچاتا ہے اور اسلام کی برتری اور فوقیت کو ثابت کرتا ہے۔

طلسماتی دنیا نے علم الاعداد کو بہت آسان بنا کر اور بہت دلچسپ بنا کر پیش کیا ہے اور آج علماء کی اکثریت بہت سنجیدگی کے ساتھ اس علم کی گہرائیوں کو سمجھنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اگر ہم یہ دعویٰ کریں کہ علماء حق تک اس علم کو پہونچانے کا فریضہ طلسماتی دنیا نے ادا کیا تو ہرگز ہرگز غلط نہیں ہوگا۔ ''علم الاعداد'' کے کچھ نمونے ہدیتاً ناظرتین کی خدمت میں کئے جا رہے ہیں۔ انہیں پڑھکر ناظرین کو اندازہ ہوگا کہ یہ علم برحق ہے اور اسکی وسعتیں اور اس کا پھیلو ہمارے ایمان ویقین میں اضافہ کرتا ہے اور ہمیں مالک حقیقی تک پہونچانے کی ذمہ داری ادا کرتا ہے۔

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

اعداد کی ضروری مفید معلومات

عدد	کلیدِ خصوصیات	نگینہ	اہم دن	اہم تاریخ	عددِ شریک حیات	مفید رنگ	عدد دوست	عددِ شریک کاروبار
۱	فکر عقل کی زیادتی معتدل مزاج	پکھراج، ہیرا، زرقون، نیلم	اتوار، پیر	۱،۱۰،۱۹،۲۸	۱،۲،۹،۷ حالات کا پابند	ہلکا بھورا، ہلکا نیلا، سنہرا	۴_۸	۹_۸
۲	مستقل مزاجی	موتی، مون اسٹون، عقیق کسی بھی رنگ کا	اتوار، پیر	۲،۱۱،۲۰،۲۹	۲،۴،۶	سبز، سفید، پیلا	۱،۴،۷	۸
۳	امورِ انتظام میں مہارت	سبز عقیق، نیلم، یاقوت	منگل، جمعرات، جمعہ	۳،۱۲،۲۱،۳۰	۳،۶	ارغوانی، زعفرانی	۱،۲،۳،۴،۵،۶	۲،۳،۴،۵،۶
۴	حقیقت پرستی	نیلم، زمرہ، پکھراج	جمعرات، اتوار، پیر	۴،۱۳،۲۲،۳۱	۱،۸،۹	سبز، بھورا، آسمانی، زرد	۱،۳،۸،۹	۶،۹
۵	صداقت وفاداری	ہیر، یاقوت	بدھ، جمعرات، جمعہ، اتوار	۵،۱۴،۲۳	۵،۸،۶	سفید، بھورا، سرمئی	۳،۹	۵،۸
۶	فراخ دلی، وسعت نظری	نیلم، فیروزہ	بدھ، جمعرات، جمعہ، منگل	۶،۱۵،۲۴	۶،۳	نیلا، گلابی	۴،۹	۲،۹
۷	عالی ظرفی، نیک نیتی	سنگِ سلیمانی، دُھنیلا موتی، یاقوت، ہیرا	بدھ، جمعرات، جمعہ، منگل	۷،۱۶،۲۵	۳،۴، ایک اور ۹ حالات کا پابند	سبز، سفید، ہرا، آسمانی	۱،۴،۸	۲،۳،۴،۶
۸	محنتی، مجاہدانہ مزاج	کوکا کولا رنگ کا عقیق، نیلم	سنیچر، اتوار، پیر	۸،۱۷،۲۶	۲،۴،۸	سُرخ، کالا، بھورا	۱،۴،۸	۱،۴،۷
۹	پرسکون طبیعت، دوراندیش	مانک، ہیرا، پنا	منگل، جمعرات، جمعہ	۹،۱۸،۲۷	۱،۴،۶	گلابی، سیاہی مائل سُرخ	۱،۲،۴،۶،۹	۱،۳،۶،۸

علم الاعداد

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

عددِ تقدیر: عدد تقدیر زندگی بھر ایک انسان سے وابستہ رہتا ہے کیونکہ کہ یہ نمبر قدرتی ہوتا ہے اور اس نمبر ہی میں وہ رازِ فطرت مخفی ہوتا ہے جو انسان کی تقدیر کی بنیاد ہے۔ شخصیت کے عدد کو بدل دینا انسان کے اختیاری چیز ہے۔ جب بھی نام میں تبدیل کرلی جائے گی۔ شخصیت کا رنگ خود بخود بدل جائے گا لیکن تقدیر کے عدد کو بدلنا چونکہ انسان کے بس میں نہیں ہے۔ اس لئے تقدیر الٰہی کو بدل دینا بھی کسی طرح ممکن نہیں ہے۔ تاہم تقدیر و تدبیر کی ہم آہنگی سے مثبت نتائج برآمد ہوسکتے ہیں لیکن یہ اسی وقت ممکن ہے جب انسان کو خزانہء قدرت سے حکمت و فراست کی دولت عطا ہوئی ہو۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے جس کو حکمت عطا کی گئی اس کو کثیر سرمایہ عطا کیا گیا۔ آج اُمت کا حال یہ ہے کہ وہ دین و دنیا کے معاملات میں کنوئیں کے مینڈک اور لکیر کے فقیر بنے ہوئے ہیں۔ اسی لئے زندگی میں ایک ایسا جمود اور تعطّل پیدا ہوکر رہ گیا ہے کہ جس سے نجات بظاہر ممکن نظر نہیں آتی۔

تقدیر کا عدد انسان کی تاریخ پیدائش سے برآمد ہوتا ہے۔ اگر انسان کے نام کا عدد تقدیر کے عدد سے ہم آہنگ ہو تو اس کی زندگی میں نشیب و فراز کی بھرمار نہیں ہوگی لیکن اگر اس کے نام کا عدد تقدیر کے عدد سے ٹکراتا ہوگا۔ تو پھر حالات ہمیشہ غیر یقینی رہیں گے اور انسان کو زندگی بھر عجیب و غریب قسم کی آزمائشوں سے گزرنا پڑیگا۔

سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے بچوں کا اچھا نام رکھنے کی تاکید آئی ہے لیکن اس کا مطلب ہرگز ہرگز یہ نہیں ہے کہ اچھا نام صرف اس نام کو کہتے ہیں جس کے معنی اچھے ہوں۔ اگر اچھے معنی کے ساتھ دوسری اچھائیوں کو بھی ملحوظ رکھا جائے تو اس میں کوئی بدعقیدگی نہیں ہوگی۔ بلکہ یہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تاکیدِ اُمت کے عین مطابق ہوگا۔ آخیر کیا وجہ ہے کہ قرآن میں بار بار یہ بات ارشاد فرمائی گئی ہے کہ قرآن حکیم ارباب عقل کے لئے نازل ہوا ہے اور غور و فکر کی دعوت اہل عقل اور ''الوالاباب'' ہی کو دی گئی ہے۔ اس سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں بیاں ہو جاتی ہے۔ دین و دنیا کے مزے وہی لوگ لوٹتے ہیں جنہیں اللہ نے صاحبِ ہوش و حواس بنایا ہے۔ کند ذہن لوگ اور عقل باختہ لوگ نہ اللہ کی پیدا کردہ نعمتوں سے ہی مستفیض ہوسکتے ہیں اور نہ ہی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو اپنی محدود عقل سے دیکھتے ہیں۔ اسی لئے ان کی زندگی جمود اور تعطّل کا شکار رہتی ہے اور ان میں یہ اہلیت نہیں ہوتی کہ الفاظ کی گہرائیوں میں چھپے ہوئے مفاہیم کا ادراک کرسکیں۔

آج اُمّت کی اکثریت کا حال ہے کہ وہ عقل و خرد اور وجدان و شعور سے تہی دامن نظر آتی ہے اور اسی لئے اُمّت میں وہ کشش باقی نہیں رہی۔ جو دوسروں کو اپنی جانب کھینچنے کا ذریعہ بن سکے۔

حق تعلیٰ نے اس کائنات میں بے شمار ایسے علوم بھی پیدا کئے ہیں۔ جن میں دسترس حاصل کرنے کے بعد انسان اللہ کے بندوں کو متاثر بھی کرسکتا ہے اور ان کے سدھار کا ذمہ دار بھی بن سکتا ہے۔ کسی بھی علم میں خرابی اور بدعنوانی کی وجہ سے اس کو مکمل طور پر مسترد کردینا قرینِ عقل بھی نہیں ہے اور قرینِ دین بھی نہیں ہے۔ علم اعداد ہو یا علم نجوم ان کی خرابیوں کی اصلاح کرکے انہیں ذریعہ خدمت بنانا شاید مسلمان کا فریضہ ہے۔ اگر اس طرح کے علوم سے اُمّت مسلمہ پوری طرح سے بیزار اور کنارہ کش ہوگئی تو شاید یہ نقصان دہ ہوگا۔

ایک زمانہ میں انگریزی تعلیم کی مخالفت بڑی شدّت کے ساتھ کی گئی تھی لیکن آج کے ہندوستان میں مسلمانوں کا انگریزی تعلیم سے نابلد ہونا اب علماء کو بھی محسوس ہونے لگا ہے اور بہت عرصہ گزرنے کے بعد یہ اندازہ ہوگیا ہے کہ دین اسلام کی تبلیغ کے لئے انگریزی اور ہندی بلکہ سنسکرت اور عبرانی و سریانی زبانوں کا جاننا بھی مسلمان کیلئے ضروری ہے اور ان زبانوں کے علم سے محرومی دعوت الی الخیر میں مانع بنی ہوئی ہے۔

اسی طرح علم الاعداد، علم نجوم، علم نفس، علم جفر اور علم رمل جیسے علوم کی صرف مخالفت کر دینے سے نقصان کے سوا ہمارے دامنوں میں کچھ اور نہیں آسکتا۔ اگر ان علوم کے کچھ اجزاء شریعت اسلامی اور عقیدہ توحید سے متصادم ہوں تو ان کی اصلاح کرنی چاہئے اور اگر اصلاح ممکن نہ ہو تو ان مشکوک اجزاء کو مسترد کر دینا چاہئے۔ لیکن ان علوم کی مخالفت کر کے خود کو کامیاب سمجھنا شاید منجملہ ء نادانی ہے۔ کیوں کہ اس دورِ جہالت میں ان علوم کی ٹھیکیداری ان لوگوں کے ہاتھوں میں چلی گئی ہے جو گمراہ بھی ہیں اور گمراہ کن مزاج رکھنے والے بھی۔ ایسی صورتِ حال میں ہمارا فرض ہے کہ ہم بھی ان ہی ہتھیاروں سے لیس ہو کر خدمت خلق کریں۔ جن ہتھیاروں سے لیس ہو کر دشمنانِ اسلام اور بدخواہانِ عقیدہ گمراہی پھیلانے کی جدوجہد میں مصروف ہیں اور اپنے مقصد میں بڑی حد تک کامیاب بھی ہیں۔ آج تعویذات اور روحانی عملیات کے راستوں سے جو بگاڑ اُمت میں پیدا ہوا ہے اس کا انکار کوئی بھی صاحبِ نظر نہیں کر سکتا اور اس کی وجہ نا اہل، بدعقیدہ قسم کے عاملین ہیں۔

علم الاعداد کی گرفت انسانی مزاج پر کس قدر مضبوط ہوتی ہے۔ اس کا اندازہ لگانے کے لئے بے شمار مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔ لیکن یہاں ہم صرف ایک ہی مثال پیش کرنے پر اکتفاء کریں گے۔ شاہ جارج نے ۷۱ سال کی عمر میں وفات پائی تھی۔ ۷۱ کا مفرد عدد ۸ ہے۔ یہ سال اس کی بادشاہت کا ۲۶ واں سال تھا۔ ۲۶ کا مفرد عدد بھی ۸ بنے گا۔ یہ دن اس کی آخری سالگرہ کا ۲۳۳ واں تھا۔ ۲۳۳ کا مفرد عدد بھی ۸ ہے۔ اس کو وفات کے آٹھوے دن دفن کیا گیا۔ یا مثلاً پاکستان کے حکمراں جنرل ضیاء الحق کا عدد بھی ۸ تھا۔ وہ ۱۹۷۹ء میں پورے کرّ وفر کے ساتھ سیاست میں داخل ہوئے۔ ۱۹۷۹ء کا مفرد عدد ۸ بنے گا۔ ۱۹۸۸ء میں وہ شہید کر دیئے گئے۔ اس کا عدد بھی ۸ ہی تھا۔ اور ہندوستان میں اُن کی شہادت کی خبر ٹھیک ۸ بجے نشر ہوئی۔ اس طرح کی ہزاروں مثالوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حق تعالیٰ نے اعداد کو اپنی قدرت سے ایک خاص گرفت عطا کی ہے۔ جو تا زندگی انسان پر اثر انداز ہوتی ہے۔

اب ہم آپکو یہ بتائیں گے کہ عددِ تقدیر کس طرح برآمد کیا جاتا ہے۔ مثلاً کسی شخص کی تاریخ پیدائش ۱/جون ۱۹۶۲ء ہے تو عددِ تقدیر اس طرح برآمد ہوگا۔ ۱+۶+۶۲+۱۹=۱۶=۷۔

جس شخص کی پیدائش ۱/جون ۱۹۹۸ء ہوگی اس کا عددِ تقدیر ۷ برآمد ہوگا۔ یا مثلاً اگر کسی شخص کی تاریخ پیدائش یکم/فروری ۱۹۸۰ء ہے تو اس کا عددِ تقدیر اس طرح نکلے گا۔

۱+۲+۸۰+۱۹=۱۰۲=۳ یعنی عددِ تقدیر ۳ ہے۔

یہ بات ہمیشہ ذہن نشین رکھیں کہ علم الاعداد میں صفر کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اس لئے وہ شمار نہیں ہوتا۔ علم الاعداد میں ۱۰۲ اور ۱۲ ایک ہی درجہ رکھتے ہیں اور ان سے ۳ عدد برآمد ہوتا ہے۔

عددِ تقدیر پر کیا ظاہر کرتا ہے؟

(۱) جس شخص کی تقدیر کا عدد ایک ہوگا۔ وہ ہمیشہ آزادی کا شائق رہے گا۔ کسی کی غلامی اور پابندی اس سے ہرگز ہرگز برداشت نہیں ہوگی۔ مزاج میں قدرے نرمی کے باوجود غرور وتکبر بھی ہوگا۔ کسی کی رائے پر عمل کرنا اس کے مزاج کے خلاف ہوگا۔ لیکن اس میں ذمّہ داری نبھانے کی صلاحیت حد سے زیادہ ہوگی اور طبیعت میں بے پناہ استقلال بھی ہوگا۔ ایسا شخص بالعموم لوگوں پر اپنا تسلّط جمائے رکھے گا یہ شخص فطرتاً بہادر بھی ہوگا اور حوصلہ مند بھی۔ جس شخص کی تقدیر کا عدد ایک ہوگا اس کو کسی بھی وقت عارضۂ قلب لاحق ہو سکتا ہے۔ عام طور پر اس شخص کی صحت اچھی رہے گی۔ اور اس کے چہرے کا رنگ سُرخ و سفید ہوگا۔ جسم بھاری ہوگا۔ آنکھوں میں کشش ہوگی۔

(۲) جس شخص کی تقدیر کا عدد ۲ ہوگا۔ وہ عمومی طور پر کم نصیب ہوگا۔ بالخصوص عورتوں کے معاملات میں وہ بدبخت ثابت ہوگا۔ اس کی اگر کوئی چیز گم ہو جائے گی تو مشکل ہی سے ملے گی۔ اس شخص کے مزاج میں ٹھہراؤ نہیں ہوگا۔ اس وجہ سے اکثر اس کے بنے بنائے کام بھی بگڑ جایا کریں گے۔ اس شخص کی زندگی میں سفر بے انتہا ہوں گے اور اس کو زندگی کی خوشیاں اور راحتیں حاصل کرنے کیلئے زحمتیں بہت برداشت کرنی پڑیں گی۔ جس شخص کا عدد ۲ ہوگا اس کی صحت بہت زیادہ اچھی نہیں ہوگی۔

(۳) جس شخص کا عددِ تقدیر ۳ ہوگا۔ وہ حد سے زیادہ فیاض اور دریا دل ہوگا۔ اس کی فیاضی فضول خرچی کی حد تک ہوگی۔ مخلوق سے

ہمدردی کا جذبہ حد سے زیادہ ہوگا۔ دوسروں کی خاطر ایسا شخص اکثر مسائل کا شکار نظر آئے گا۔ اس کے دوست کافی ہوں گے۔ لیکن اسے دوستوں سے کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ ۳/عدد والے کے خیالات میں بلندی ہوگی۔ اس کی خواہش یہ ہوگی کہ ہمیشہ مالدار رہے۔ اور خوب پیسہ کمائے اور جمع کرے لیکن پیسہ جمع ہونے کی کبھی نوبت نہیں آئے گی۔ ۳/عدد والے کو پیٹ کی بیماریوں سے تکلیف اٹھانی پڑے گی۔ اس شخص کو بحری سفر کبھی راس نہیں آئے گا۔ بلکہ خطرہ اس بات کا ہوگا کہ بحری سفر اس کے لئے ہلاکت کا باعث نہ بنے۔

(۴) جس شخص کا عدد تقدیر ۴ ہوگا۔ وہ اکثر مالی مشکلات کا شکار رہیگا۔ اس کے مزاج ضد اور ہٹ دھرمی ہوگی۔ طبیعت میں غصہ اور کسی قدر کینہ پروری بھی ہوگی۔ نظریات کے معاملے کا ایسا شخص لکیر کا فقیر ہوگا۔ اس میں مذہبی عصبیت حد درجہ ہوگی۔ خود کو نمایاں کرنے کا شوق ہوگا۔ عمر کے آخیر میں یہ شخص خرابی خون کا شکار ہوسکتا ہے۔ عمومی طور پر ایسے لوگوں کی صحت متاثر ہوتی ہے۔ اس شخص کے تعلقات اعلیٰ افسروں سے قائم ہوسکتے ہیں۔ اس کو سفر میں کبھی راحت نصیب نہیں ہوگی۔

(۵) جس شخص کا عددِ تقدیر ۵ ہوگا وہ طویل قامت ہوگا۔ اس کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی۔ اور بہت چمک دار ہوں گی۔ ۵/عدد والے لوگ کاروبار کے معاملہ میں بہت سخت ہوتے ہیں اور انہیں صرف اپنے فائدے سے غرض ہوتی ہے۔ ۵ عدد والے افراد بچوں سے محبت کرتے ہیں۔ ۵/عدد والے شخص عمر کے آخیر میں لقوے اور فالج کا شکار ہوسکتے ہیں۔

(۶) جس شخص کا عدد تقدیر ۶ ہوگا وہ صلح جو، امن پسند اور محبت نواز ہوگا۔ اس شخص کو بات چیت پر مکمل قدرت حاصل ہوگی۔ یہ شخص بہت نازک مزاج ہوگا اور چھوٹی سی تکلیف بھی اس کے لئے ناقابلِ برداشت ہوگی۔ جسمانی طور پر یہ شخص فربہ ہوگا۔ اس کے اعضاء معتدل ہوں گے۔ ۶/عدد والے افراد بالعموم خوبصورت اور پر کشش ہوا کرتے ہیں۔ ۶/عدد والا شخص خواتین کے معاملے میں بھی خوش نصیب ہوگا۔ صنف نازک میں اس شخص کو ایک طرح کی مقبولیت حاصل رہے گی۔ ۶/عدد والے کو سفر میں آرام ملے گا اور سفر اس کے لئے باعث نفع بھی ثابت ہوں گے۔ عمر کے آخری حصے میں اس کو گردوں کی بیماری ہوسکتی ہے۔ یا کوئی اذیت ناک مرض انہیں لاحق ہوسکتا ہے۔

(۷) جس کا عدد تقدیر ۷ ہوگا۔ اس میں اپنے مُنہ سے اپنی تعریف کرنے کی عادت ہوگی۔ ایسا شخص تعریف کا بھوکا ہوگا۔ ہر وقت یہ چاہے گا کہ لوگ اس کی تعریف میں مشغول رہیں۔ ایسے لوگ تنقید کو برداشت نہیں کر پاتے۔ اس شخص کو سیر و تفریح کا شوق ہوگا۔ عمر کے آخری حصے میں پیٹ کے کسی سنگین مرض کا اندیشہ رہے گا۔ ۷/عدد رکھنے والے لوگ جذباتی ہوتے ہیں اور اکثر سیلاب جذبات میں تنکہ و بے جان کی طرح بہہ جاتے ہیں۔

(۸) جس کا عدد تقدیر ۸ ہوگا وہ زندگی کے بیشتر معاملات میں کم نصیب ثابت ہوگا۔ لوگ اس پر اعتبار کرنا پسند نہیں کریں گے۔ اس کی زندگی حادثوں میں گھری رہے گی۔ اس کی بیماریاں بھی طویل ہونگی۔ ایسے شخص کو عمر کے آخیر میں جنون اور دیوانگی کے خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔ ۸/عدد والے لوگ اپنی زندگی میں اہم کارنامے انجام دیتے ہیں لیکن یہ لوگ زیادہ تر ناقدری کا شکار ہوتے ہیں۔ دنیا ان کی قدر نہیں کرتی۔ (۹) جس شخص کا عدد تقدیر ۹ ہو۔ وہ عمومی طور پر تند خو اور بدمزاج ہوگا لیکن طبیعت کی صفائی کی وجہ سے لوگ اسے عزیز سمجھیں گے۔ یہ شخص کبھی کسی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ لیکن اس شخص کا انتقامی جذبہ بہت سخت ہوگا۔ اگر اس کو کوئی چیز گم ہوگی۔ تو جلدی مل جائے گی۔

۹/عدد والے کو ناگہانی حادثات سے اکثر تکالیف پہنچیں گی۔ ایسے شخص کو اکثر دماغی امراض کی شکایت رہے گی۔ ۹/عدد والے کے قوٰی اچھے ہوں گے۔ رنگ سُرخ ہوگا۔ عمر کے آخیر حصے میں عارضہ قلب کا خطرہ رہے گا۔

☆ لالچی اور خوشامدی کو بالکل دوست نہ بنائیں، لالچی دوست ہر وقت امداد کا مستحق بنا رہتا ہے اور خوشامدی دوست طمع کے وقت بے حد تعریف کرتا ہے اگر طمع پورا نہ ہو تو پھر وہ اپنی خوشامد کو عیب جوئی میں تبدیل کر دیتا ہے۔

☆ کثرت اختلاط سے انسان کو کبھی بھی اچھا ماحول میسر نہیں آسکتا، اس کی صورت یہ ہے کہ تنہائی کے لئے کچھ نہ کچھ وقت نکال کر اپنے اعمال کا احتساب کرتا رہے۔

شیخ اکرم منصوری

ورلڈ ٹریڈ سینٹر کی کہانی

علم الاعداد کی زبانی

علم الاعداد کا گہرائی سے مطالعہ کرنے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ کائنات کی ہر چیز چاہے وہ انسان ہو یا جانور یا کوئی اور چیز اس علم کے دائرے سے باہر نہیں، اس علم سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ زمین پر پیدا ہونے والی ہر مخلوق اور کوئی بھی چیز کا حساب عدد نمبر: ایک سے عدد ۹ پر مشتمل ہوتا ہے، یہ عدد انسان پر اور کوئی بھی چیز پر خفیہ طور پر کام کرتے رہتے ہیں۔ کلام ربانی میں فرمایا گیا ہے کہ ''وَاَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا'' ہر چیز کو اعداد میں سمیٹ کر رکھ دیا گیا ہے۔ بس انسان کی سوچ وفکر اور صلاحیت پر منحصر ہے کہ وہ اس علم کی گہرائی میں جا کر موتی و لعل ڈھونڈ کر لائے۔ اس علم کے ذریعہ ہم کتنے ہی مسائل حل کر سکتے ہیں، جب کہ اس علم کو بھی دوسرے علوم کی طرح ان علماء نے جو اپنے علم میں وسعت تو رکھتے ہیں لیکن گہرائی سے محروم ہیں، کوئی اہمیت نہیں دی، بلکہ بعض علماء نے اسے ناجائز قرار دیا، آج ہمارا حال یہ ہے کہ ہم کنوئیں کے مینڈک بنے ہوئے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری کائنات اتنی ہی ہے جو نظر آرہی ہے، کبھی اپنے دائرہ سوچ سے باہر نکل کر سوچنے کی ہمت ہی نہیں کرتے جو بات ہمارے کاسۂ عقل میں بیٹھ گئی وہ سچ اور جو ہمارے سر کے اوپر سے نکل جائے ہم اس پر کفر کا فتویٰ دے کر یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے مسلمان ہونے کا حق ادا کر دیا، دوسری طرف عوام کا حال یہ ہے کہ وہ جامہ کا ناڑہ باندھنے کے طریقے سے واقف نہیں مگر بڑے بڑے علماء کو اس طرح آنکھیں دکھاتے ہیں کہ اس نے ابھی ابھی صحیح بخاری ختم کی ہو، آج ایسا کونسا مسلم گھرانا ہے جو اپنے بچوں کی شادی کی تاریخ نکالنے سے پہلے ''قمر در عقرب'' یہ دیکھتا ہو۔ ''قمر در عقرب'' بھی علم نجوم کا ایک وقت ہے جو نحس کہلاتا ہے، نجوم ایک ایسا علم ہے جو ستاروں کی چال کے ذریعہ نتائج اخذ کرنے میں مدد دیتا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ اجرام فلکی کرۂ ارض پر موجود ہر شئے پر چاہے وہ ذی روح ہو یا سمندر سب پر اثر انداز ہوتے ہیں، اس کا مسلم ثبوت چاند کی کشش بھی ہے، جو مکمل چاند کے زمانہ میں سمندر میں جوا بھاٹا لانے کا باعث بنتا ہے اور جب ہی ستارے انسان پر اپنے اثرات ڈالتے ہیں تو نکموں کو اقتدار مل جاتا ہے اور جو اقتدار پر ہوتے ہیں وہ یا تو جیل کی چار دیواری یا قبر کے اندھیرے میں گم ہو کر رہ جاتے ہیں، مگر آج ہم لکیر کے فقیر بنے بیٹھے ہیں۔ علامہ جلال الدین سیوطیؒ اپنی کتاب ''الاتقان فی علوم القرآن'' میں لکھتے ہیں کہ قرآن مجید میں تین لاکھ علوم معلوم ہوئے ہیں تو غور کرو کہ اس کے جملوں میں کتنے علوم ہوں گے اور اس کے حروف میں کتنے علوم ہوں گے، قرآن مجید کا اعلان ہے۔ ''لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ'' جو لوگ اچھے ہوتے ہیں وہی اس کو چھوتے ہیں اور اس کا احترام کرتے ہیں جو لوگ اس کا احترام کرتے ہیں وہ پاکیزہ بھی نہیں ہوتے۔ کیا قرآن مجید میں ستاروں کی چال کے بارے میں پوری ایک سوت ''سورۂ بروج'' نازل نہیں ہوئی، کیا سورۂ رحمٰن میں موتی، یاقوت، مرجان کا ذکر نہیں ملتا، کیا قرآن شریف میں عدد کا ذکر نہیں ملتا، کیا سورۂ فیل میں ہم کو ہوائی طاقت اور بم کا اشارہ نہیں ملتا، کیا ہوا نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی آواز کو مدینہ منورہ سے سیکڑوں میل دور حضرت ساریہؓ کے کانوں میں آواز نہیں پہنچائی تھی، کیا یہ موبائل فون اور ریڈیو کا اشارہ نہیں تھا۔ یہ سب خدا کی طرف سے اشارہ تھے مگر ہم صرف ایک دوسرے پر انگلی اٹھانے پر ہی مصروف ہیں، انگلی اٹھانے والا یہ نہیں دیکھتا کہ اس کی طرف بھی تین انگلیاں اشارہ کر رہی ہیں، اگر اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں ہر علوم کے بارے میں کھول کھول کر بیان کر دیتا ہے تو آپ یقین مانیں قرآن شریف کے موجودہ اوراق میں کئی گنا اضافہ ہو جاتا اور یہ موجودہ شکل سے چار گنا موٹا ہوتا۔ آج ہمارا حال یہ ہے کہ ہم موجودہ قرآن شریف میں ہی ایسی کئی باتیں ہیں جن کو مختصر مختصر بیان کیا گیا ہے۔ سمجھ داروں کے لئے اشارہ ہی کافی ہے، سمجھ دار اشارہ پاتے ہی سوچ وفکر شروع کر دیتا ہے اور ایک دن اپنی

منزل کو پا ہی لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن شرف میں فرمایا ہے۔ ''فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ'' تم اپنے رب کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے، مگر سوچنے والی بات یہ ہے کہ آج ہم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

بہر حال ہم بات کر رہے تھے علم الاعداد کی۔ اس علم کی گرفت اتنی مضبوط ہے اس کے ذریعے بعض ایسی گتھیاں بھی سلجھائی جا سکتی ہیں کہ جن کو سلجھانے سے انسان قاصر ہے۔

میں علم الاعداد کا ایک ادنیٰ سا طالب علم ہوں، یہ میرے استاد محترم حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب کی دعاؤں کا اثر ہے کہ کچھ لکھنے کی کوشش کر رہا ہوں، میں آج ایک مسئلے کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں جو پچھلے دس سال سے زیر بحث بنا ہوا ہے، وہ مسئلہ ہے ''ورلڈ ٹریڈ سینٹر'' کا انشاء اللہ میں علم الاعداد کی روشنی میں یہ ثابت کروں گا کہ یہ حملہ القاعدہ کا نہیں بلکہ خود امریکہ کا کیا ہوا ہے، میں یہاں پر کئی ایک ثبوت پیش کر سکتا ہوں کہ یہ حملہ خود امریکہ نے کروایا ہے، یہ بات کئی امریکی دانشوروں نے ثبوت کے ساتھ پیش کی ہے کہ یہ ''امریکہ کا خود ساختہ کارنامہ ہے'' جس کی پلاننگ بہت پہلے کی جا چکی تھی۔

علم الاعداد کے دامن میں ایک سے لے کر ۹ اعداد ہیں، گویا کہ علم الاعداد میں سب سے پہلا عدد ایک اور سب سے آخر عدد ۹ ہے۔ یہ ۹ اعداد میں ہر عدد کا کوئی دوسرا دوست بھی ہوتا ہے اور دشمن بھی اور کئی عدد ہم آہنگ اور کوئی عدد کا دوسرے عدد سے کوئی لینا دینا نہیں ہوتا۔ مطلب نہ وہ دوست ہوتا ہے نہ دشمن۔

ہم یہاں صرف ۲ رعدد کے بارے میں بات کریں گے۔

۲ عدد کا ہم آہنگ عدد ۸ ہوتا ہے۔

۲ عدد دوست عدد ۷، ۴، ۲ ہوتا ہے۔

۲ عدد کا دشمن عدد ۵ ہوتا ہے۔

۲ عدد کا نہ دوست نہ دشمن عدد ۶، ۳، ۱ ہوتا ہے۔

علم الاعداد کے مذکورہ قانون کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ آگے کا مضمون پڑھئے آپ کو خود اندازہ ہو جائے گا کہ یہ حملہ کس نے کروایا تھا اور علم الاعداد کی گرفت کتنی مضبوط ہے۔

ایک بات میں عرض کر دوں کہ ۲ عدد کا دشمن عدد ۵ ہے اور یہ پانچ عدد کس کا ہے، انشاء اللہ ہم آپ کو آگے بتائیں گے۔

''ورلڈ ٹریڈ سینٹر'' پر جس دن حملہ ہوا وہ منگل کا دن تھا اور تاریخ تھی ۔۲۰۰۱۔ ۹۔ ۱۱ ہم اس تاریخ کو جمع کر کے مفرد عدد نکالیں گے۔

۱+۱+۹+۲+۱+۱=۱۴۔ ۱۴-۱+۴=۵

صفر کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی۔ اگر ہم صرف تاریخ کو لیں گے تو ہم عدد ۲ برآمد ہوگا، ۱۱-۱۱-۱+۱=۲

دینا آج اس واقعہ کو نائن الیون کے نام سے یاد کرتی ہے۔ ۱۱/۹

۱+۱+۹=۱۱-۱+۱=۲

ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی جو بلڈنگ تھی اس کی چوڑائی اور لمبائی ۲۰۰ فٹ تھی، اگر ہم صفر کو نکالدیں گے تو ۲ بچتا ہے۔

بلڈنگ کی اونچائی میٹر میں ۵۲۴۰ ہے، ہم ۵۲۴ کو جمع کریں گے۔

۴+۲+۵=۱۱=۱+۱=۲

بلڈنگ کی ۲۵ فٹ نیچے ۲ ریل کی لائن تھیں۔ ۵+۶=۱۱=۱+۱=۲

ریل کی لائن، ۲ دنوں بلڈنگوں میں ۱۱۰ رفلور تھے، صفر نکال دینے کے بعد ۱۱ بچا۔ ۱+۱=۲

ہر ایک بلڈنگ میں اسٹیل کے ۴۷ پلر تھے، ۷+۴=۱۱=۱+۱=۲

اگر دونوں بلڈنگوں کو دور سے دیکھا جائے تو وہ عدد گیارہ کی شکل میں نظر آتے تھے۔ ۱+۱=۲

۸:۴۸ کو پہلا جہاز بلڈنگ سے ٹکرایا۔ ۸+۴+۸=۲۰ صفر نکال دینے کے بعد ۲ بچا۔

وہ امریکن ایرلائنز کی فلائٹ تھی اور فلائٹ نمبر تھا ۱۱، ۱+۱=۲ دوسرا جہاز ۹:۱۱ منٹ پر دوسری بلڈنگ سے ٹکرایا۔ ۱+۱+۹=۱۱-۱+۱=۲

پہلی بلڈنگ حملہ کے حملہ کے وقت ۵۶ منٹ بعد زمین دوز ہوگئی۔

۶+۵=۱۱-۱+۱=۲۔

اور دوسری بلڈنگ ۱۰:۲۸ منٹ پر زمین دوز ہوگئی

۸+۲+۱=۱۱-۱=۲۔

دونوں بلڈنگوں سے کود کر (حملہ کے بعد جان بچانے کے لئے مرنے والوں کی تعداد ۲۰۰ ہے، صفر نکال دینے کے بعد ۲ بچا

ہر دو سیکنڈ میں ایک آدمی جان بچانے کے لئے کود رہا تھا، ۲ عدد برقرار۔

۹۲ فلور سے ۱۰۲ فلور کے درمیان جہاز ٹکرایا تھا۔

۲+۹=۱۱-۱+۱=۲

اگر ہم ۹۲ سے ۱۰۲ تک گنتی کریں گے تو ٹوٹل ۱۱ فلور ہوں گے۔

۱+۱=۲۔ مطلب جہاز کی ٹکر سے گیارہ فلور متاثر ہوئے۔

۱۰:۱۰ منٹ پر ایک اور فلائٹ پنسلوانیہ کے جنگل میں گر کر تباہ ہوئی، ۱+۱=۲۔

ورلڈ ٹریڈ سینٹر سے پر جہاز ٹکرانے کے ۱۴ منٹ بعد ہی امریکی T.V. چینلوں نے ۹:۲ پر اعلان کر دیا کہ ہم پر آتنگ واری حملہ ہوا ہے۔ ۲+۹=۱۱-۱+۱=۲

جس وقت ورلڈ ٹریڈ سینٹر کے دوسرے ٹاور کے حملہ کی خبر مسٹر بش کو دی گئی وہ اسکول میں کلاس دوم کے بچوں کے ساتھ تھے، ۲ کا عدد برقرار۔

۹:۲۹ منٹ پر مسٹر بش کا پہلا بھاشن کہ ہمارے ملک پر آتنگ واری حملہ ہوا۔ ۹+۲+۹=۲۰ صفر نکال دینے کے بعد ۲ بچا۔ اس بھاشن کے بعد بہادر میرا مطلب ہے مسٹر بش ایئرفورس ون میں بیٹھ کر فرار ہو گئے، ساری امریکی عوام کے بے یار و مددگار چھوڑ کر اور پورا دن غائب ہونے کے بعد رات ۸:۳۰ پر پھر سے T.V. نمودار ہوئے اور "مسٹر بہادر" نے کہا ہم دنیا کے کونے کونے میں آتنگ واد کا پیچھا کریں گے۔

۳+۸=۱۱-۱+۱=۲

دونوں بلڈنگوں میں مرنے والے سب سے چھوٹے بچے کی عمر ۲ سال اور سب سے بزرگ آدمی کی عمر ۸۳ سال تھی۔

۳+۸=۱۱-۱+۱=۲

حکومت کے اعداد و شمار کے مطابق مرنے والوں کی تعداد اس حملہ میں ۱۶۰۳۔ ۳+۶+۲=۱۱-۱+۱=۲

ایمر جنسی ورکز جنہوں نے آگ بجھانے یا لوگوں کی جانیں بچانے کی کوشش کی ان کے مرنے کی تعداد ۴۸۸۔

۸+۸+۴=۲۰ صفر نکال دینے کے بعد ۲ بچا۔ ورلڈ ٹریڈ سینٹر کے مالک کا نام "لیری سلواسٹائن" ہم اس نام کے اعداد نکالیں گے۔

ل	ی	ر	ی	س	ل	و	ر	ش	ٹ	ا	ی	ن
۳۰۰	۱۰	۲۰۰	۱۰	۲۰	۳۰	۶	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۱	۱۰	۵۰

ٹوٹل ۵۶۸، اب اس کو جمع کریں گے۔

۸+۶+۵+۱=۲۰-۲

اس مالک کی وہیں پر اور ایک بلڈنگ تھی اس کا نام تھا wto77 جو ۴۷ فلور کی تھی وہ بلڈنگ بھی اسی دن شام ۵:۴۲ پر گر گئی۔

۷+۴+۱=۱۱-۱=۲

۲+۴+۵=۱۱-۱+۱=۲

یہ بات تو ہوگئی کہ اعداد کس طرح خفیہ طور پر اپنا کام کرتے ہیں اب انشاء اللہ علم الاعداد کے ذریعہ یہ کوشش کریں گے کہ یہ حملہ کس نے کروایا اور کس نے نہیں۔

اب ہم سب سے پہلے مسٹر جارج واکر بش کے اعداد نکالیں گے۔

جارج		واکر		بش	
ج	۳	و	۶	ب	۲
ا	۱	ا	۱	ش	۳
ر	۲	ک	۲		۵
ج	۳	ر	۲		
	۹		۱۱		

میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں کہ اعداد خفیہ طور پر اپنا کام کرتے ہیں اور اعداد نے اپنا کام بڑی خوبی سے کیا، آپ کو یاد ہوگا کہ آج بھی اس حملے کو ۹/۱۱ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اگر تاریخ سے ہی یاد کیا جانا ہوتو ۱۱/۹ کیوں نہیں کہا گیا، یہاں پر اعداد نے اپنا کام کیا اور اس واقعہ کو ۹/۱۱ کہا جانے لگا، کیونکہ جارج واکر بش کے نام کے اعداد میں ہی وہ تاریخ نکل آرہی ہے۔

دیکھئے جارج کے ۹ واکر کے ۱۱ اور بش کے ۵۔

دو عدد کا دشمن عدد ۵، بش کا عدد ۵۔

اس ۵ عدد پر تھوڑا غور کریں تو ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ موت کا عدد بھی ۵ ہی آتا ہے۔

موت:

م	۴۰
و	۶
ت	۴
	۱۴۰

۴+۱=۵

یعنی ۹/۱۱ کے حملہ میں مرنے والوں اور عراق، افغانستان میں مرنے والوں کی موت کا ذمہ دار مسٹر جارج واکر بش ہے۔

امریکی حکومت نے جس تنظیم پر یہ الزام لگایا تھا، دنیا جانتی ہے

اس کا نام ''القاعدہ'' ہے اور اس کے صدر کا نام ''اسامہ'' نائب صدر کا نام ''ایمن الظواہری'' ایک اور نام یہ دونوں ناموں کی طرح مشہور کیا گیا وہ نام تھا ''عطامحمد'' امریکہ کے مطابق ۱۹ ہائی جیکرس نے چار جہاز کا اغوا کیا تھا، یہ ان کا صدر تھا۔

ہم ان چاروں ناموں کے اعداد نکالیں گے۔

القاعدہ		اسامہ		عطامحمد		ایمن الظواہری	
ا	۱	ا	۱	ع	۷	ا	۱
ل	۳	س	۶	ط	۹	ی	۱
ق	۱	ا	۱	ا	۱	م	۴
ا	۱	م	۴	م	۴	ن	۵
ء	۱	ہ	۵	ح	۸	ا	۱
و	۴		۱۷	م	۴	ل	۳
ہ	۵		۱	د	۴	ظ	۹
	۱۲		+		۳۷	و	۶
	۱		(۲)		۳	ا	۱
	+		۷		+	ہ	۵
	۶		۸		۷	ر	۲
	(۷)				(۱)	ی	۱
							۳۹
							(۳)

بش کے اعداد ۵، القاعدہ کے ۷، اسامہ کے ۸، ایمن الظواہری کے ۳، اور عطامحمد کے ایک۔ اب ذرا علم الاعداد کے اس قانون پر نظر ڈالئے جو ہم کو بتاتا ہے کہ ۲ عدد کا کون سا عدد دشمن ہے اور کون سا عدد دوست ہے اور کون سے عدد سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ اگر ہم حملہ کی تاریخ پر غور کریں تو دن منگل کا ملے گا، تاریخ ۱۱ ملے گی اور اگر ہم تاریخ، مہینہ اور سال کر دکھ کر مفرد عدد نکالیں گے تو ہم کو ۵ عدد ملے گا، دیکھئے ۵، ۴+۱-۱۴=۱-۲۰۰۱-۹-۱۱۔ صرف تاریخ ۱۱-۱+۱=۲۔ دن منگل۔ اگر منگل کے اعداد نکالیں گے تو مفرد عدد ۵ ملے گا۔

م	۴
ن	۵
گ	۲
ل	۳

۵=۱+۴-۱۴

بش کے اعداد بھی پانچ ہیں۔

۵ عدد کا ہم آہنگ عدد ۵، منگل کا عدد ۵۔ نوٹس تاریخ کا مفرد عدد ۵۔ مسٹر بش کو ٹوٹل تاریخ کے مفرد عدد سے بھی مدد تی دن سے بھی مدد ملی کیونکہ ان کا نمبر بھی ۵ ہی ہے۔ اب کیوں نہ اس واقعہ کو قرآن مجید میں ڈھونڈا جائے۔

ہم سب سے پہلے اس واقعہ کی تاریخ کو لیں گے ۲۰۰۱/۹/۱۱ مگر امریکیوں نے اس واقعہ کو نام دیا ''نائن الیون'' ۹/۱۱

ہم ۹ سے مراد لیں گے، قرآن مجید کی سورت نمبر ۹ یعنی ''سورۂ توبہ'' اور گیارہ سے مراد لیں گے، قرآن مجید کا گیارہواں پارہ اور ۲۰۰۱ سے مراد لیں گے، سورۂ توبہ کے کلمات یعنی اگر ہم ''سورۂ توبہ'' کے شروع سے ایک ایک کلمہ کی گنتی کریں گے تو سورۂ توبہ کی آیت نمبر ۱۰۹ کے ایک کلمہ ''جرف ہار'' پر ۲۰۰۱ کی تعداد پوری ہوگی، یہ ''جرف ہار'' کیا ہے؟ ''جرف ہار'' اس سڑک کا نام ہے جس پر ورلڈ ٹریڈ سینٹر'' قائم تھا۔

''سورۃ التوبہ'' آیت نمبر: ۱۰۹ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْیَانَهٗ عَلٰی تَقْوٰی مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَیْرٌ اَمْ مَنْ اَسَّسَ بُنْیَانَهٗ عَلٰی شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ○

ترجمہ: تو کیا جس نے اپنی بنیاد رکھی اللہ سے ڈر اور اس کی رضا پر وہ بھلا ہے یا وہ جس نے اپنی نیو چینی ایک گراونڈ ھے کے کنارے ''تو وہ اسے لے کر جہنم کی آگ میں ڈھے پڑا''

اب ذر جرف ہار کے معنی بھی دیکھ لیجئے۔

جرف: وہ زمین جس کے نیچے کی مٹی دریا کا پانی بہا کر لے گیا اور اوپر کچھ مٹی رہ گئی، بہت کمزور کہ جو یا تو خود ہی گر جائے یا پاؤں رکھتے ہی گر جائے۔ دنیا جانتی ہے کہ دونوں فولادی عمارتیں کمزور مٹی کی طرح زمین دوز ہو گئیں۔

۹/۱۱ کی دسویں برسی کے موقعہ پر T.V. کے نیوز چینلوں نے اس جگہ کا مشاہدہ کروایا جہاں پر ''ورلڈ ٹریڈ سینٹر'' کے دونوں ٹاور قائم تھے۔ مگر آج وہاں امریکی حکومت نے مرنے والوں کی یاد میں دو بڑے چکور حوض بنوائے اور ہر حوض کے بیچ میں ایک بڑا گڑھا بنوا دیا، پانی کو اس طرح حوض کے بیچ میں گڑھے میں چلایا جاتا ہے۔ اب اس جگہ

کو دیکھنے سے یہی گمان ہوتا ہے کہ دریا کا پانی دونوں بلڈنگوں کو بہا کر لے گیا اور ہم دریا کے پانی سے مراد پٹرول کو بھی لے سکتے ہیں وہ بھی پانی کا ہی ایک حصہ ہے مگر اس کی خاصیت الگ ہونے کی وجہ سے ہم اس کو پیٹرول کہتے ہیں۔ ٹاور سے جہاز ٹکرانے کے وقت ہر ایک جہاز میں ۲۰،۰۰۰ لیٹر پیٹرول تھا۔

اب ہار کے معنی بھی دیکھ لیجئے۔

ہار: پھٹ جانے والی عنقریب گرنے والی۔ دنیا جانتی ہے کہ وہ عمارتیں اتنی مضبوط تھیں کہ کم سے کم ۳۰۰ سال تک اس کا وجود باقی رہتا۔ مگر وہ اپنی عمر کا ایک چھوٹا سا حصہ بھی پورا نہ کر سکی اور دنیا نے یہ بھی دیکھا کہ وہ دونوں عمارتیں جہاز کے ٹکرانے سے پھٹ گئیں تھیں۔

اب ہم اس آیت مبارک کے اعداد نکالیں گے جس میں اس واقعہ کا اشارہ ملتا ہے، سورۂ توبہ آیت نمبر:۱۰۹ کے اعداد ۶۴۴۶۔ اس کو جمع کریں گے تو ہم کو عدد ۲ حاصل ہوگا۔ ۶+۴+۴+۶=۲

کیا یہ قرآن شریف کا معجزہ نہیں ہے؟ یہ قرآن شریف کا معجزہ ہی ہے۔ مگر آج کا انسان خدا کی اس رسی کو مضبوطی سے پکڑنے کے بجائے مسلکی لڑائی میں مصروف ہے اور قرآن شریف تو آج کل شوکیس کی زینت بن کر رہ گیا ہے۔

اب کیوں نہ اسامہ کی موت کے بارے میں کچھ بیان کیا جائے، امریکہ کے مطابق اسامہ کو ۲۰۱۱-۵-۲ کو پاکستان کے ایبٹ آباد کی بلال کالونی میں امریکی فوجیوں کے ہاتھوں مارا گیا، آپ یہاں پر بھی تاریخ پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ یہ بھی امریکہ کا سفید جھوٹ ہے، اگر ہم تاریخ کو لیں گے تو عدد ۲ حاصل ہوگا اور اگر ہم تاریخ مہینہ اور سال کا بھی مفرد عدد نکالیں گے تو عدد ۲ حاصل ہوگا۔

دیکھئے ۲-۱+۱=۱۱-۱+۱+۲+۵+۲=۱۲۔ اور جس حویلی میں اسامہ کو مارا گیا تھا اس حویلی کا نمبر ۲۵۴ تھا، اس کا بھی مفرد عدد ۲ ہی ہوگا۔

دیکھئے ۲-۱+۱=۱۱-۴+۵+۲=۱۲۔ اب جب کہ براک اوبامہ نے ۲۰۱۲ء کے انتخاب کے لئے اپنی دوسری میعاد کی امیدواری کا اعلان کر دیا ہے، لہٰذا انہوں نے اسامہ کی ہلاکت سے اپنی انتخابی مہم کا عملاً آغاز کر دیا، بش نے زندہ اسامہ کے نام پر دوبارہ اقتدار حاصل کیا جب کہ اوبامہ چاہتے ہیں کہ اسامہ کی موت پر دوسری کامیابی حاصل کریں۔ جب کہ کئی خفیہ ایجنسیوں نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اسامہ ۲۰۰۱ء کو ہی مر گیا۔ ہمیں اس سے مطلب نہیں اسامہ زندہ ہے یا مر گیا یا امریکہ کے قید میں ہے، ہم یہاں علم الاعداد کے ذریعہ یہ جاننے کی کوشش کر رہے ہیں کہ سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے۔

مضمون کی شروعات میں بیان کیا جا چکا ہے کہ علم الاعداد ایک سے لے کر ۹ عدد تک اپنی وسعت رکھا ہے، مطلب یہ کہ علم الاعداد میں سب سے پہلا مفرد عدد اور سب سے آخر میں مفرد عدد ۹ باقی۔ دوسرے اعداد جو بھی بنتے ہیں اس سے مرکب ہو کر بنتے ہیں۔ ان دونوں عدد کو ایک دوسرے کے مقابل رکھا جائے تو ان کا مجموعہ ۱۹ بنتا ہے۔

۹/۱۱ کے حملے میں امریکہ کے مطابق ۱۹ ہائی جیکرس نے حصہ لیا اور قرآن شریف کی جس آیت میں اس حملہ کا اشارہ ملتا ہے وہ آیت نمبر ۱۰۹ ہے۔ علم الاعداد میں صفر کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی، صفر کے نکلنے کے بعد ۱۹ بنا۔ عدد ۹ کا ظاہر ہونا یہ ثابت کرتا ہے کہ اس حملہ کی حقیقت کو جاننے کے لئے علم الاعداد کا ہی سہارا لینا ہوگا۔

قارئین آپ نے دیکھا علم الاعداد کی گرفت کتنی مضبوط ہے اور اس علم سے کتنے ہی مسائل حل کئے جا سکتے ہیں۔

اس علم کی اور زیادہ جانکاری کے لئے مولانا حسن الہاشمی کی ''علم الاعداد'' ''اعداد بولتے ہیں'' ''کرشمۂ اعداد'' ''اعداد کا جادو'' کا مطالعہ کریں، آپ کو خود اندازہ ہو جائے گا کہ اس علم کی گہرائی کتنی ہے۔

اللہ آپ کو اور ہم کو اس علم کو سمجھنے اور سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق دے اور استاد محترم صاحب کو صحت اور تندرستی کے ساتھ سلامت رکھے۔ آمین یا رب العالمین۔

(ماہنامہ طلسماتی دنیا جنوری، فروری ۲۰۱۲ء)

☆☆☆ ☆☆☆ ☆☆☆

علم الاعداد

مولانا حسن الہاشمی

نام کا مفرد عدد نکالنے کی مثال:

حامد علی: ح الف م د ع ل ی

۱=+۱۰_۲۸ ۱۰ ۳۰ ۷۰ ۴ ۴۰ ۱ ۸

گویا کہ حامد علی کے نام کا مرکب عدد ۱۰ ؍اور مفرد عدد ایک ہے۔

تاریخ پیدائش کے مفرد عدد کی مثال:

تاریخ پیدائش ۳؍اپریل ۱۹۷۲ء

۸-۲۶=۱۹۷۲+۴+۳

وہ افراد جن کی تاریخ پیدائش یا نام کے اعداد کا مفرد عدد ایک ہو انہیں اپنے مقصد میں کامیابی کا سو فیصد یقین ہوتا ہے اور وہ زندگی میں آگے بڑھنے کا حوصلہ اور ولولہ رکھتے ہیں، انہیں اپنے اوپر بھروسہ اور مکمل اعتماد ہوتا ہے، وہ آگے ہی آگے جانے کے قائل اور خواہش مند ہوتے ہیں، یہ لوگ بہت کم تھکن محسوس کرتے ہیں یہ لوگ عام طور پر ایسے کام کا انتخاب کرتے ہیں جس میں وہ نمایاں ہونے کے ساتھ ساتھ دولت بھی کما سکیں، اگر الف یا الف کے مماثل حروف نام کے حروف میں ایک سے زیادہ مرتبہ آئے تو یہ ایک عدد والے کے گھمنڈ، تعلی اور تکبر میں اضافے کا باعث بنے گا اور یہ ہٹ دھرمی کی علامت بھی ہوگا۔ اگر عدد ایک کسی کی تاریخ پیدائش میں ایک سے زیادہ دفعہ آئے تو یہ اس بات کی علامت ہوگا کہ اس شخص میں تکبر، گھمنڈ اور خود نمائی ہوگی، ان خامیوں کی بنا پر اس کے دشمنوں کی تعداد زیادہ ہوگی۔ اگر یہ شخص حیثیت میں کم تر عہدے پر فائز ہو تو اپنے اعلیٰ افسران اور مالکان سے ہر وقت جھگڑتا رہے گا اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ نہ کسی کا دباؤ پسند کرے گا اور نہ ہی کسی کی بڑائی برداشت کرے گا۔

عدد ایک کی منسوبات میں حکمرانی، اقتدار، عہد، بلند اقبالی، چیرمینی، تکبر، گھمنڈ، بڑائی، عروج، ہنرمندی بڑے بڑے کام اقتدار پرستی شامل ہے۔

جس سن کا مفرد عدد ایک بنتا ہو اس سن میں ایک عدد والے افراد کو ترقی اور کامیابی میسر آتی ہے اور اگر کسی سن میں ایک کا عدد ایک سے زائد بار آرہا ہو اور اس سن کا مفرد عدد بھی ایک بن رہا ہو تو کامیابی اور ترقی کے امکانات اور زیادہ روشن ہو جاتے ہیں۔ ایک کا عدد ستارہ شمس سے وابستہ ہے، اس لئے ایک عدد والے افراد کے لئے اتوار کا دن اہم ہے اور ان لوگوں کو شرف شمس جیسے لمحات حد سے زیادہ راس آتے ہیں، اگر یہ لوگ شرف شمس جیسے تعویذات کا استعمال کریں تو ان کی ترقی آسمان کو چھو جائے گی، شمس کا برج اسد ہے اس لئے ایک عدد والوں کے لئے ۲۴؍جولائی سے ۲۳؍اگست کے درمیان کا عرصہ اہم اور مبارک ہوتا ہے اور حرف ''میم'' ان کے لئے کشش کا باعث بنتا ہے۔

وہ افراد جن کی تاریخ پیدائش یا نام کے اعداد کا مفرد عدد ۲ ربنتا ہو تو یہ لوگ اپنے ماحول سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں انہیں اپنے ماحول سے باہر کی دنیا میں جھانکنا پسند نہیں ہوتا یہ لوگ جذباتی طور پر غیر مستحکم ہوتے ہیں اور حالاتِ حاضرہ سے بہت جلد متاثر ہو جاتے ہیں اور یہ لوگ دوسروں پر اپنا رنگ چھوڑنے کے بجائے خود دوسروں کے رنگ میں رنگ جاتے ہیں۔ اگر عدد '۲' کسی تاریخ پیدائش میں ایک دفعہ سے زیادہ آئے یا اگر حرف 'ب' یا اس کے مماثل حروف ایک دفعہ سے زیادہ آئیں تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ '۲' عدد والا افرد متلون مزاج کا حامل ہے یہ کسی ایک جگہ جم کر رہنا پسند نہیں کرے گا اور وہ اپنی زندگی میں ایک کاروبار یا کسی ایک معاملے سے جڑ کر نہیں رہ سکے گا۔ عدد '۲' سے منسوب افراد سیاست، پراسرار علوم، ڈپلومیسی اور وکالت جیسے پیشوں میں دلچسپی رکھتے ہیں اور یہ لوگ اپنے ارد گرد لوگوں کی بھیڑ جمع کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ '۲' عدد والے افراد میں جذبات پرستی ہوتی ہے، سیر و سیاحت سے انہیں خاص طور سے لگاؤ ہوتا ہے، یہ لوگ عدم استحکام کا شکار ہوتے ہیں اور ان کے اندر ایک عجیب طرح کا جوار بھاٹا سر ابھارتا رہتا ہے، دو عدد والے افراد بیک وقت مذہب کی زبردست موافقت بھی کرتے ہیں اور مخالفت بھی، یہ سخی ہونے کے باوجود بعض ایسے

مقامات پر پیسہ خرچ کرنے کا نام نہیں لیتے جہاں پیسہ خرچ کرنا از حد ضروری ہوتا ہے، اس لئے ان کے بارے میں کبھی کبھی بخل کا گمان ہونے لگتا ہے۔ جس سن کا مفرد عدد '۲' بنتا ہو وہ سال '۲' عدد والے افراد کو راس آتا ہے اور اگر اس سن میں '۲' کا عدد ایک سے زیادہ ہو تو اس سال ترقی اور کامیابی کے امکانات اور زیادہ روشن ہوتے ہیں۔ '۲' عدد والے افراد کا ستارہ قمر ہوتا ہے اور قمر برج سرطان سے وابستہ ہے، اس لئے '۲' عدد والے حضرات کے لئے ۲۲ر جون سے ۲۳ر جولائی کے درمیان کا عرصہ اہم اور مبارک ہوتا ہے اور حرف ح اور ہ ان کے لئے کشش کا باعث ہے۔

وہ افراد جن کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد یا نام کا مفرد '۳' بنتا ہو تو ایسے لوگ طرح طرح کی مشکلات کا شکار نظر آتے ہیں، '۳' عدد والے افراد کی سوچ وفکر اچھی ہوتی ہے، یہ لوگ صاف ستھرے کپڑے پہننے کے عادی ہوتے ہیں اور بہت ہی خوش مذاق قسم کے لوگ ہوتے ہیں یہ لوگ بالعموم انصاف پسند ہوتے ہیں۔ '۳' عدد سے منسوب افراد منجم، مدیر، ادیب اور زیادہ تر ٹیچر ہوتے ہیں اور علمی تحریکوم میں شامل ہونے کو باعث فخر سمجھتے ہیں۔ انہیں مادی فوائد کی زیادہ طلب نہیں ہوتی۔ یہ لوگ روحانی فوائد کے زیادہ خواہش مند نظر آتے ہیں۔ عدد '۳' کے لوگ مالی وسعت سے بہرہ ور ہوتے ہیں، ذہنی طور پر آسودہ ہوتے ہیں، اُمید پرست قسم کے لوگ ہوتے ہیں، فضول خرچی ان کا خاص عیب ہوتی ہے، فضول خرچی کی وجہ سے یہ لوگ اکثر مقروض رہتے ہیں '۳' عدد کے لوگ زیادہ تر ملازمت کا پیشہ اختیار کرتے ہیں لیکن کاروبار میں بھی انہیں خاصی کامیابی مل جاتی ہے لیکن یہ لوگ رقم پس انداز کرنے کے اہل نہیں ہوتے، جس نام میں حرف 'ج' ایک سے زیادہ بار یا تاریخ پیدائش میں '۳' کا ہندسہ ایک سے زیادہ بار ہو تو اس بات کی علامت ہے کہ یہ شخصیت حد سے زیادہ شور وغل اور ایجی ٹیشن کی صلاحیت رکھتی ہے اور ایسے لوگ حد سے زیادہ خرچیلے بھی ہوتے ہیں۔ جس سن کا مفرد عدد '۳' بنتا ہو اس سال میں '۳' عدد والے افراد کو ترقی اور عروج نصیب ہوتا ہے اور جن سنوں میں '۳' کا عدد ایک سے زائد بار آیا ہو اس سال کامیابی اور عروج کے امکانات اور زیادہ روشن ہو جاتے ہیں۔ '۳' کا عدد ستارہ مشتری سے منسوب ہے اور مشتری کا برج قوس ہے، اس لئے '۳' عدد والے افراد کے لئے ۲۴ نومبر سے ۲۳ر دسمبر کے درمیان کا زمانہ اہم اور مبارک ہوتا ہے اور حرف 'ف' ان کے لئے باعث کشش ہوتا ہے۔

وہ افراد جن کی تاریخ پیدائش کا عدد یا نام کا مفرد عدد '۴' ہوتا ہے تو ان لوگوں کی زندگی نشیب وفراز میں گزرتی ہے، یہ لوگ کسی ایک جگہ جم کر کام نہیں کر سکتے۔

'۴' عدد کے لوگ انسان دوست ہوتے ہیں اور یہ لوگ مشکلات کا جم کر مقابلہ کرتے ہیں لیکن کسی ایک مقام پر زیادہ دنوں تک جم کر رہنا ان کے شاید نصیب میں نہیں ہوتا، نمبر ۲ کے کام ان لوگوں کو راس آجاتے ہیں اور انہیں لاٹری وغیرہ میں نمایاں کامیابی ملتی ہے۔

'۴' عدد کے افراد سائنس داں، ڈاکٹر، انجینئر، الیکٹریشن اور کھیل کود کے ماہر ہوتے ہیں۔

جن حضرات کے نام میں حرف 'ذ' یا اس کے مماثل حروف ایک سے زیادہ بار آئیں یا ان کی تاریخ پیدائش کے اعداد میں عدد '۴' ایک سے زیادہ بار آئے تو سمجھ لیں کہ ایسا شخص حد سے زیادہ بزدل اور حد سے زیادہ الجھن اور تذبذب کا شکار ہوگا اور کسی بھی جگہ اس کو استحکام نصیب نہیں ہوگا۔

جس سن کا مفرد عدد '۴' بنتا ہو یہ سال '۴' عدد والوں کو راس آتا ہے اور بالعموم لیپ کے سال '۴' عدد والوں کے لئے خوش نصیبی کا پیغام لے کر آتے ہیں، جس سن میں '۴' کا ہندسہ ایک سے زیادہ بار آیا ہو تو یہ سن بھی '۴' عدد والوں کے لئے روشن امکانات رکھتا ہے۔

عدد '۴' یورانس سے منسوب ہے اور اس کا برج دلو ہے، اس لئے '۴' عدد والوں کے لئے ۲۱ر جنوری سے ۱۹ر فروری تک کا زمانہ اہم اور مبارک ہوتا ہے 'حرف ث، س، ش، اور ص ان کے لئے باعث کشش ہوتے ہیں۔

وہ لوگ جن کی تاریخ پیدائش کا عدد '۵' یا نام کا مفرد عدد '۵' بنتا ہو وہ لوگ بہت جذباتی لیکن ٹھوس قسم کے لوگ ہوتے ہیں، یہ لوگ کبھی لکیر کے فقیر بن سکتے، یہ اپنے مفادات کی خاطر کسی بھی وقت کوئی بھی راستہ اختیار کر سکتے ہیں، '۵' عدد کے افراد اپنی خواہش کی بھول بھلیوں میں کھوئے رہتے ہیں اور انہیں ہر وقت صرف اور صرف انتفاع سے غرض ہوتی ہے، یہ دولت کی خاطر ہر طرح کی بے آرامی برداشت کر لیتے ہیں۔ ان کی فطرت مہم جوئی کی طرف مائل ہوتی ہے یہ لوگ اکثر وبیشتر سفر میں

رہتے ہیں اور اپنے فائدے کی خاطر کسی بھی جگہ جانے سے نہیں چوکتے یہ لوگ حصول دولت کے لئے ہر وقت سرگرداں رہتے ہیں اور دولت کے لئے بھاگ دوڑ کرنا ان کی فطرت میں ہوتا ہے یہ لوگ زبردست موقعہ شناس ہوتے ہیں اور کسی بھی قیمتی لمحہ کو ضائع نہیں کرتے، '۵' عدد سے منسوب لوگ ڈاکٹر، حکیم، سرجن، وکیل، تاجر، سلیز مین، سکریڑی یا صحافی ہوتے ہیں۔

جن افراد کے نام میں حرف 'ہ' یا اس کے مماثل حروف ایک سے زیادہ ہوں یا جس فرد کی تاریخ پیدائش میں '۵' کا عدد ایک سے زیادہ بار آرہا ہو تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ یہ شخص انتہائی خود غرض اور انتہائی مفاد پرست ہے اور اس کو صرف اپنے مفادات اور اپنے ذاتی فوائد سے مطلب ہوتا ہے ایسا شخص کسی کے لئے بھی کوئی قربانی نہیں دے سکتا، یہ صرف اپنے مفادات کے بارے میں ہی سوچتا رہے گا۔ عدد '۵' ستارہ عطارد سے وابستہ ہے اور اس کا برج جوزا ہے اس لئے ۲۲ر مئی سے ۲۱ر جون کے درمیان کا زمانہ '۵' عدد والوں کے لئے اہم اور مبارک ہوتا ہے۔ حرف 'ک' اور 'ق' ان کے لئے باعث کشش ہوتے ہیں۔

وہ لوگ جن کی تاریخ پیدائش کا عدد یا جن کے مفرد عدد نام کا عدد '۶' ہوتا ہے وہ لوگ بہت امن پسند اور بہت ہی محبت پرست قسم کے انسان ہوتے ہیں، یہ لوگ دوست نواز ہوتے ہیں اور رشتوں کو نبھانے کی ان میں صلاحیت بھی ہوتی ہے انہیں اچھی گفتگو کرنے کا سلیقہ آتا ہے اور یہ حسن انتظام کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں یہ لوگ تجارتی اداروں اور فلاحی تنظیموں کے سربراہ بننے کی اہلیت رکھتے ہیں ان لوگوں کو مقبولیت عامہ نصیب ہوتی ہے۔

عدد '۶' عیش و نشاط، خوش حالی، حسن تعلقات اور حسنِ ظرافت سے وابستہ ہے '۶' عدد کے لوگ اچھے منتظم اچھے فنکار اور قابل اعتبار دوست ہوتے ہیں لیکن اپنی مزاج کی خشکی کی وجہ سے یہ اکثر اچھے ساتھیوں سے محروم ہو جاتے ہیں۔

کسی شخص کے نام میں اگر حرف و یا اس کے مماثل حروف ایک سے زائد ہوں یا کسی کی تاریخ پیدائش میں اگر عدد '۶' عدد ایک سے زائد بار ہو تو یہ اس بات کت علامت ہے کہ ۶ عدد کی شخصیت والا انسان عمر بھر حاسدوں کے حسد اور رشتے داروں کی سازشوں کا شکار رہے گا اور اپنے بخل کی وجہ سے یا اپنی تنگ نظری کی وجہ سے اپنے لئے خود ہی مسائل پیدا کرے گا۔

جس سن کا عدد '۶' بنتا ہو وہ '۶' عدد والوں کے لئے ترقی اور عروج کا پیغام لاتا ہے اگر کسی سن میں ۶ کا عدد ایک سے زائد بار آئے تو اس سال '۶' عدد والوں کے لئے اچھے امکانات اور روشن ہو جاتے ہیں۔

'۶' کا عدد زہرہ ستارہ سے منسوب ہے اور یہ برج ثور سے متعلق ہے اس لئے '۶' عدد والوں کے لئے ۲۱ر اپریل ۲۱ر مئی کے درمیان کا زمانہ اہم اور مبارک ہوتا ہے، حروف 'ب' اور 'و' ان کے لئے کشش کا باعث ہوتے ہیں۔

وہ لوگ جن کی تاریخ پیدائش کا عدد '۷' یا جن کے نام کا مفرد عدد '۷' بنتا ہو تو یہ لوگ اپنے اندر ایک طرح کی شدت رکھتے ہیں۔ یہ لوگ اپنی حرکات سے اچھے حالات کو مزید اچھا اور برے حالات کو مزید برا کر دیتے ہیں ان کی طبیعت بے چین ہوتی ہے ان کے دل دماغ اضطراب کا شکار رہتے ہیں۔ یہ لوگ بالعموم شکی مزاج ہوتے ہیں اور حد سے زیادہ ذکی الحس بھی ہوتے ہیں معمولی باتوں پر ان کا دل ٹوٹ جاتا ہے، یہ لوگ مظلوم کی مدد کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں، کسی کو پریشانی میں مبتلا دیکھ کر خود پریشان ہو جاتے ہیں بہت نازک مزاج ہوتے ہیں اور حد سے زیادہ محبت پرست یہ لوگ انتظامی امور سنبھالنے میں بہت دلچسپی رکھتے ہیں '۷' عدد کے منسوبات یہ ہیں معاہدے، تکمیل مقاصد، مقامات مقدسہ کی زیارت، روحانی علوم، شریک زندگی سے امید وفا، احساس کمتری، تلون مزاجی، فریب خوردگی وغیرہ۔

جن افراد کے نام کے حروف میں ز یا اس کے مماثل حروف ایک سے زائد بار ہوں یا جن کی تاریخ پیدائش میں سات کا عدد ایک سے زائد بار ہو تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ وہ شخص دھوکے باز بھی ہوگا اور دھوکے بازی کا شکار بھی ہوگا۔

جن کے نام و تاریخ میں '۷' عدد کئی بار آتا ہے انھیں نمبر ۲ کے کام خوب راس آتے ہیں لیکن ان کو قید و بند کی مشقتوں سے بھی گزرنا پڑتا ہے۔

جس سن کا عدد '۷' بنتا ہو یہ سن '۷' عدد والوں کے لئے مبارک ثابت ہوتا ہے اگر کسی سن میں '۷' کا عدد ایک سے زائد بار آئے تو کامیابی اور ترقی کے امکانات مزید روشن ہو جاتے ہیں۔

'۷' کا عدد نیپچون ستارے سے منسوب ہے اور اس کا برج حوت

ہے، اس لئے '۷' عدد والوں کے لئے ۲۰/فروری سے ۲۰/مارچ کے درمیان کا زمانہ اہم اور مبارک ہے، حرف 'چ' اور د، ان کے لئے باعث کشش ثابت ہوتے ہیں۔

وہ لوگ جن کی تاریخ پیدائش کا عدد '۸' ہو یا جن کے نام کا مفرد عدد '۸' ہو تو ایسے لوگ انقلاب سے دوچار رہتے ہیں ان کی زندگی میں نشیب و فراز بہت ہوتے ہیں اگرچہ یہ لوگ وطن پرست اور صلح پسند ہوتے ہیں لیکن ان کی زندگی مخالفتوں کا شکار رہتی ہے اور یہ لوگ ہمیشہ خطرات سے گھرے رہتے ہیں۔ ۸/عدد والے لوگ کامیاب لیڈر ہوتے ہیں بہترین سیاست داں ہوتے ہیں یہ لوگ بہت اچھے کام بھی کرتے ہیں لیکن پھر بھی یہ ہدف ملامت بنے رہتے ہیں۔

۸/عدد کے منسوبات یہ ہیں تخریبی امور، ڈکٹیٹری، بدامنی، خوف و خطرات، بربادی، ناگہانی موت، لوٹ گھسوٹ، گھر سے بے گھر ہونا طرح طرح کی بندشیں، آگ، پانی اور ہوا سے حادثات وغیرہ۔ جن افراد کے نام میں حرف 'ح' یا اس کے مماثل حروف ایک سے زائد بار ہوں یا جن کی تاریخ پیدائش میں '۸' عدد کا انسان محبت سے بہرہ ور ہوگا اور اس کو قدم قدم پر محبت اور پیار کرنے والے پیش آتے رہیں گے، اگرچہ اس کو مختلف ہنگاموں سے گزرنا پڑے گا لیکن مقبولیت عامہ اور عوام و خواص کی چاہت اس کو ہمیشہ میسر رہے گی جس سن کا مفرد عدد '۸' بنتا ہو وہ ۸/عدد والوں کے لئے اہم اور مبارک ہوتا ہے۔ جس سن میں '۸' ہندسہ ایک سے زائد بار ہو وہ سن '۸' عدد والوں کے لئے مزید خوشیوں کے پیغام لاتا ہے۔ '۸' کا عدد ستارہ زحل سے منسوب ہے اور اس کا برج جدی ہے اس لئے ۲۴/دسمبر سے ۲۰/جنوری کے درمیان کا زمانہ ان کے لئے اہم اور مبارک ہوتا ہے 'حرف 'ج'، 'خ' اور 'گ' ان کے لئے باعث کشش ہوتے ہیں۔

وہ لوگ جن کی تاریخ پیدائش کا عدد '۹' یا جن کے نام کا مفرد عدد '۹' بنتا ہو وہ لوگ باعمل، مسلسل جدوجہد کرنے والے اور انتھک محنت کرنے والے ہوتے ہیں، یہ لوگ ہر طرح کی مشکلات پر قابو پانے کی صلاحیت رکھتے ہیں ان لوگوں کی دلچسپی، تعلیم، تصنیف، فنون لطیفہ جیسے پیشوں سے ہوتی ہے اور یہ لوگ ہر جگہ اونچے عہدوں کے متلاشی ہوتے ہیں '۹' عدد والے لوگ بالعموم صنف نازک کی طرف مائل رہتے ہیں اور صنف نازک کو بھی ان کی ذات میں دلچسپی رہتی ہے۔ '۹' عدد والے حضرات کو زندگی میں نشیب و فراز کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن زوال کے بعد عروج ان کا مقدر رہتا ہے۔ '۹' عدد کی منسوبات یہ ہیں، سیاحی، میکینک، ادیب و شاعر، ڈاکٹر، جج، جغرافیہ داں، گرم مزاجی، حصول اقتدار، مصلح وغیرہ۔

جن حضرات کے نام میں حرف 'ط' یا اس کے مماثل حروف ایک سے زائد بار آئے جن حضرات کی تاریخ پیدائش میں ۹/عدد ایک سے زائد بار آئے تو یہ اس بات کی علامت ہوگی کہ شخصیت حد سے زیادہ مقبول اور مستحکم ہے اور اس شخصیت کو کامیابی اور شہرت و مقبولیت سے روکنا ممکن نہیں ہوگا۔ جس سن کا مفرد عدد '۹' بنتا ہو وہ سال '۹' عدد والوں کے لئے مبارک ثابت ہوتا ہے اور اگر کسی سن میں '۹' کا عدد ایک سے زائد بار آرہا ہو تو کامیابی، ترقی اور مقبولیت کے امکانات اور زیادہ روشن ہو جاتے ہیں۔ '۹' کا عدد ستارہ مریخ سے منسوب ہے اور اس کا برج حمل ہے، اس لئے '۹' عدد والوں کے لئے ۲۱/مارچ سے ۲۱/اپریل کا زمانہ اہم اور مبارک ہوتا ہے، حرف 'الف' 'ل'، ع، اور ی ان کے لئے باعث کشش ہوتے ہیں۔

☆☆☆

علم الاعداد

اعداد کی خصوصیات

شخصیت کا نمبر

شخصیت کا نمبر معلوم کرنے کے لئے وہ نام جس سے آپ کو آپ کے دوست، رشتہ دار یا واقف کار پکارتے ہیں، استعمال کرنا پڑے گا۔ مثلاً اگر آپ کا نام محمد اقبال ہے لیکن آپ کے دوست یا رشتہ دار عموماً بالی کے نام پکارتے ہیں تو آپ اپنی شخصیت کا نمبر بالی کے اعداد میں پائیں گے۔ نہ کے اقبال میں بالی نام آپ کی روزانہ ملاقاتوں پر بے روک ٹوک اثر کرتا ہے۔ یہ آپ کے ایک رسوخ کا اظہار ہے۔ یہ نمبر لوگوں کے متعلق تعلات کا اظہار کرے گا۔ جو محبت دوستی یا رشتہ داری سے آپ کے ساتھ وابستہ ہیں۔

آیئے ہم بتائیں کہ شخصیت نمبر کس طرح معلوم کیا جاتا ہے۔ حروف تہجی کے نقشے کو دیکھتے ہوئے آپ معلوم کر سکتے ہیں کہ ب کے ۲ عدد میں الف کا ایک ل کے ۳ /اور ی کا ایک کل نمبر سات ہوئے۔ یہ نمبر بالی کا شخصیت کا نمبر ہے۔

اب محمد اقبال کے نام کے اعداد نکالیں تو معلوم ہوگا کہ اس کا نمبر ایک ہے۔ یہ محمد اقبال کا ذاتی نمبر ہے۔

محمد اقبال کی صورت میں نمبر ایک ظاہر کرتا ہے کہ یہ مجلس آداب شائستہ اطوار ہے۔ دوستوں میں اس کی قدر ومنزلت ہوگی۔

شخصیت نمبروں کی تفصیل اور خاصیت معلوم کرنے سے پتہ لگے گا کہ بالی اور محمد اقبال کے علیحدہ علیحدہ اعداد کس قسم کا اثر ان کے نام پر رکھتے ہیں۔ عین ممکن ہے کہ ان کی شخصیت کا نمبر ان کے ذاتی نمبر میں پوری طرح تناسب ہی رکھتا ہو۔

ایک اور بات نوٹ کرلیں۔ مثلاً ایک شخص کا نمبر ۷ ہے۔ یہ نمبر فتح کی چمکتی محترک سوچی سمجھی بات ہے۔ زندہ دلی اور اعلیٰ اسپرٹ کے حق میں نہیں ہے۔ یہ ہوسکتا ہے کہ ایک طنسار پارٹیوں کا شائق ہے۔ ناچ اور خوش وقتی کا دلدادہ ہو۔ اس صورت میں اس کے لئے عقل مندی ہوگی کہ وہ اپنے نام کے ہجے بدل ڈالے اور اگر ممکن ہو تو ازسرنو نیا نام رکھ لے۔ جو اس کی اپنی پسند اور ناپسند پر انحصار رکھتا ہو۔

جن لوگوں کے نام انگریزی زبان میں ہیں۔ مثلاً Rita نام کی لڑکی کا نمبر ۷ ہے۔ اگر یہ نام اعلیٰ اسپرٹ کے حق میں نہیں۔ وہ ہجے بدل دے۔ اپنے نام میں زکی بجائے تبدیل کرلے اس طرح وہ اپنے ذاتی نمبر میں ۲ کا نمبر اختیار کرسکتی ہے جو کہ ہنر اور عمدہ نشینی کا ہے اور اس نوجوان کی توجہ جس کو وہ اپنا دل چکی ہو۔ متبدل کرنے اور فتح پانے کے لئے یہ بہت سرعت سے مدد کرے گا۔ کسی طرح سے بھی نمبر ۲ چاہنے والوں کو دور پھینکنے پر مائل نہ ہوگا۔ جس طرح کہ ۷ عدد کی خاصیت ہے۔

اسی طرح اگر کسی کا نام علم دین ہے۔ جس کے عدد ۶ ہیں اور ۶ عدد اگر اس کے موافق نہیں تو ہجے میں تبدیل کرلے۔ علم الدین لکھ سکتا ہے۔ اسی طرح اس کا نمبر ایک ہوجائے گا۔ یا موافق عدد حاصل کرنے کے لئے نام بھی بدل سکتا ہے۔

اب ہم اعداد کی شخصی اور ذاتی خاصیتوں کا اظہار کرتے ہیں۔

شخصیت نمبر کے ایک عدد کی خاصیتیں

۱۔ یہ نمبر نہایت اچھے مجلسی آداب رکھنے پر دلالت کرتا ہے۔ اس نمبر کا حامل نہایت نرم دل شائستہ اطوار کا مالک ہوگا اور اس کے دوست اسے قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ اس شخص کے دوست اس کے دلدادہ ہونگے اور اس کے دشمنوں کے دل میں جذبہ انتقام بہت کم ہوگا۔ اس کے دوستوں کا حلقہ بہت وسیع ہوگا۔ محبت کے سلسلے میں یہ شخص بہت کامیاب رہے گا اور اس کا محبوب اسے نہایت شدید محبت

کرے گا۔

۲۔ یہ نمبر نہایت رومانی شخصیت پر دلالت کرتا رہے گا۔ اگر اس شخص میں کوئی اور صفت نہ ہوتو اپنی قوتِ گفتار اور حرکات سے دوستوں کو مسخر کرے گا۔ اس طرح اس کے دوست بہت پیدا ہو جائیں گے۔ ممکن ہے کے ایسے آدمی میں چند ایک نقائص بھی ہوں لیکن اس کی صفات اور طریقے سب پر غالب رہیں گے اور باوجود کسی نقص ظاہر ہونے کے بھی دوست اس کی طرف کھینچے چلے آئیں گے۔ اس کی زندگی ہرلحاظ سے کامیاب رہے گی۔

۳۔ یہ نمبر خوشی اور مسرت کا حامل ہے۔ یہ شخص نہایت سخی طبیعت کا ہوگا اور ہمیشہ خوش رہنے کا عادی رہے گا۔ ایسے شخص غم کو اپنے قریب نہ آنے دیں گے۔ بلکہ اپنی ہنسی اور مزاح سے دوسروں کے غم بھی غلط کردیں گے اور بڑے سے بڑے غم کو بھی وہ قہقہوں میں اڑادیں گے۔ اگر ان کے مزاج میں شرمیلا پن ہوگا اور شرمیلے ہونے کی وجہ سے اور لوگوں میں خلط ملط ہونیکی کوشش نہ کریں گے۔ تو لوگ اپنے آپ ان کی طرف راغب ہوں گے اور وہ لوگ جو ان کی دوستی کے حلقہ سے باہر ہوں گے۔ وہ بھی ان کے مداح ہوں گے۔

محبت کے معاملے میں یہ شخص نہایت کامیاب رہیں اور ان کا محبوب نہایت خوش رہے گا۔

۴۔ اس نمبر کے حامل سوسائٹی میں زیادہ مقبول ہوں گے۔ کیوں کہ ان کا مقولہ یہ ہوگا "کہ دوستی سے مقدم کاروبار ہے" یہ آدمی ہمیشہ اپنے کاروبار کو دوستی پر ترجیح دیں گے اور بہت سے اچھے دوستوں کو محض اس لئے خیر باد کہہ دیں گے کہ ان کو ملنے سے ان کے کاروبار میں خلل اندازی ہوتی ہے اور ان کا وقت ضائع ہوتا ہے۔ یہ آدمی جو فطرتاً شرمیلی طبع کا ہوتا ہے۔ اس کے لئے یہ نمبر قطعی طور پر موزوں اور مددگار نہیں ہے۔ محبت کے معاملہ میں ہی اس کا انتخاب بالکل غلط ہوگا اور انجام بالکل غیر متوقع۔ اس سلسلے میں یہ آدمی طبیعت کا مالک ہوگا۔

۵۔ یہ نمبر ذاتی جاذبیت کا حامل ہے اور فطرتی طور پر خوشی اور مسرت کا۔ جو سوسائٹی میں قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ چنانچہ نمبر ۵ کے اثر سے بہت سے دوست پیدا ہو جائینگے اور آسانی سے دل فتح کئے جاسکتے ہیں۔ لیکن نمبر ۵ کی یہ بیرونی طور پر حالت ہوگی۔ اگر اندرونی طور پر مطالعہ کیا جائے تو نمبر ۵ شریر فطرت کا آدمی ہوگا۔ اُن کی گرم جوشی جو پہلی بار ملنے سے دل میں گھر کرلے گی وہ دیرپا نہ ہوگی۔ اور تھوڑی دیر کے بعد جو انجام ہوگا وہ شکستہ دلوں کی صورت میں ظاہر ہوگا۔

۶۔ یہ نمبر وفاداری اور انکساری کا ہے۔ اس نمبر کا حامل نہایت نرم اور مددگار دل کا مالک ہوگا۔ جو کسی جھوٹے آدمی کے خودساختہ افسانے پر بھی ایک دم پگھل کر موم ہو جائے گا۔ یہ دوسروں کی مدد کرنے کے لئے اپنی ہمت سے باہر ہو جائے گا۔ اس کی محبت بے لوث، جذبات سادہ اور محسوسات قطعی طور پر شریفانہ ہوں گے۔ اس کی زندگی اپنے لئے نہیں بلکہ دوسروں کے لئے وقف ہوگی۔

۷۔ یہ نمبر زیادہ سماجی زندگی کا حامل نہیں۔ یہ نمبر زیادہ ان کو موافق ثابت ہوگا جو طبعاً خاموش ہوں اور زیادہ اپنی سوسائٹی میں مدد دے سکے۔ تاہم یہ چند ان دوستوں کا دیر تک وفادار رہے گا جن سے انہیں انتہائی عقیدت ہے۔ اس کے دوست کم ہوں گے لیکن دیرپا۔

اس نمبر کا حامل چال بازیوں سے قطعی طور پر دور ہوگا۔ وہ عجز و نیاز شیوہ سمجھے گا۔ چاہے اس کی کتنی بڑی قیمت دینی پڑے۔

نمبر ۷ کی طرح یہ نمبر بھی زیادہ چالاکی پر دلالت نہیں کرتا لیکن اس نمبر کا حامل کمزور طبیعت کا مالک نہیں ہوگا۔ اس کی قوتِ ارادی مضبوط ہوگی اور وہ جو بات دل میں ٹھان لیں گے اس پر قائم رہیں گے۔ اس نمبر میں یہ اہلیت ہے کہ وہ اپنی قوتِ ارادی کے بل بوتے پر اپنی محبوبہ کا دل فتح کرسکتا ہے۔ وہ اپنے دوستوں کی صلاح ومشورہ کے برعکس چلتے ہوئے محبت کرے گا اور ان کی صلاح کے برخلاف شادی کرے گا لیکن اس کی شادی کامیاب رہے گی اور شادی کے بعد حقیقی مسرت حاصل کریگا۔ عموماً اس کے دوست چال باز اور مکار ہوں گے۔

۹۔ نمبر ۹ کے زیراثر آدمی اپنے جذبات میں انتہا پسند ہوگا۔ محبت کے سلسلے میں اس کے جذبات قومی اور رشدید ہوں گے اور وہ کبھی اس شخص سے خوش نہیں گے۔ جو ہلکی طبیعت اور متلون مزاج ہوں گے۔ ان کے دوست آسانی سے پیدا ہو جائینگے۔ کیونکہ کہ نمبر ۹ شخصی جاذبیت کا بھی حامل ہے۔ ان کا فیصلہ اور ان کے جذبات باہمت ہوں گے اور اگر انہیں زندگی کا ساتھی بھی نمبر ۹ مل جائے تو دونوں مل کر طوفان اٹھا سکتے ہیں۔

عدد قسمت : یہ نمبر زندگی بھر ہم سے متعلق رہتا ہے

چوں کہ یہ تاریخ پیدائش سے حاصل ہوتا ہے اور تاریخ پیدائش کبھی نہیں بدلی جاسکتی۔ اس لئے یہ نمبر بھی نہیں بدل سکتا۔ لہٰذا وہ ہمارے کاروباری شخصی اور روحانی نمبروں سے مختلف اثر رکھتا ہے۔

عدد قسمت ہمیں شخصیت کے ابتدائی نقوش بتاتا ہے۔ جو کہ پیدائش سے ہمارے ساتھ وابستہ ہو چکے ہوتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ہماری اچھائیوں کا آئینہ دار ہے۔ یہ نمبر ہمارے مستقبل کی پیش گوئی نہیں کرتا۔ اس کے مطالعے سے ہم اپنی برائیوں کو دار کر سکتے ہیں اور اچھے عناصر کر برھا سکتے ہیں۔ اور اس قدرتی عطیے کو استعمال میں لا سکتے ہیں۔ جس کے استعمال سے ہم ناواقف ہیں۔ اپنی فطری تخلیق کا مطالعہ کرنا ہو تو اس نمبر سے مدد لیں۔

اگر اہم کاروباری نمبر، شخصیت کے نمبر اور روحانی نمبر کو اس میں ملا کر اس کا مطالعہ کریں تو ہم اپنی زندگی نقائص کو خود دور کر سکتے ہیں۔ یاد رکھو کوئی چیز بھی انسانی فطرت میں داخل نہیں ہو سکتی۔ بشرطیکہ انسان اس پر اپنا قابو رکھو۔

تاریخ پیدائش کا نمبر نکالنے کے لئے تاریخ ماہ کا نمبر اس سن کو جمع کر کے مفرد کرلیں۔

مثلاً ۲۸ر نومبر ۱۹۶۷ء کا نمبر مندرجہ ذیل ہوگا۔

۲۸+۱۱+۱۹۶۷ء

۱۰+۲+۲۳

۱+۲+۵=۸ نمبر نکلا

آپ کی پیدائش کا عدد کیا اظہار کرتا ہے۔ جس شخص کے مقدر کا یہ عدد ہو۔ وہ ہمیشہ آزادی کا شائق رہے گا۔ اس کیلئے کسی قسم کی پابندیاں ناقابل برداشت ہوگی۔ مزاج میں غرور وتکبر زیادہ ہوگا۔ اس میں ذمہ داری کی خدمت انجام دینے کی کافی صلاحیت ہوگی۔ دوسروں پر ہمیشہ حکمرانی کرے گا۔ فطری طور پر شجاع و بہادر ہوگا۔ اکثر امراض قلب سے تکالیف پہنچیں گی اور دماغی کے مجروح ہونے کا اندیشہ رہے گا۔

جسمانی صحت بالعموم اچھی رہے گی۔ چہرے کا رنگ سرخی مائل ہوگا۔

۲۔ جس شخص کے مقدر کا یہ عدد ہے۔ وہ عورتوں کے معاملات میں ہمیشہ بدبخت اور بدقسمت ثابت ہوگا۔ اس کی جو چیز چوری ہو جائے وہ کبھی دستیاب نہ ہوگی۔ مزاج میں تلون زیادہ ہوگا اور اس کی وجہ سے ہمیشہ بنے بنائے کام بگڑ جایا کریں گے۔ کسی مقام پر جم بیٹھا نصیب نہ ہوگا۔ ہمیشہ سیاحت وسفر میں رہے اور مالی مفاد کم حاصل ہوں۔

۳۔ جو شخص اس عدد کے زیر اثر ہوگا۔ وہ فیاض اور دریا دل ہوگا۔ اسراف کی بدولت کبھی روپیہ جمع نہ کر سکے گا۔ ہمدردی خلائق جذبہ ضرورت سے زیادہ بڑھا ہوا ہوگا اور دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے اپنے مفاد کو خاک میں ملا دیا کرے گا۔ مگر اسے دوستوں سے کبھی فائدہ پہنچے گا۔ خیالات میں بلندی ہوگی۔ ہمیشہ امیرانہ زندگی بسر کرنے کا شوق رہیگا اسے اگر لاتعداد روپیہ بھی مل جائے جب بھی وہ اسے اپنی نگاہ میں کم سمجھے گا۔ پیشانی بہت کشادہ ہوگی۔ سر کے بال بہت گھنے ہوں گے مگر جوانی ہی میں گر جائیں گے۔ دانت بڑھے ہوئے اور آنکھیں ابھری ہوئی ہوگی۔ امراض معدہ وجگر سے تکلیفیں پہونچیں گی۔ بعض اوقات موٹاپے کی تکالیف بھی پیدا ہو جائینگی بحری سفر اور مویشیوں کی تجارت کے لئے سفر منحوس رہے گا۔

۴ر جس شخص کا یہ عدد ہوگا۔ وہ اکثر مالی مشکلات میں مبتلا رہے گا۔ طبیعت ضدی، تندخو اور کینہ پرور ہوگا۔ مذہبی تعصبات بڑھے ہوئے ہوں گے۔ دوسروں کو نظر حقارت سے دیکھے گا۔ اظہار نمود کا شوق زیادہ رہے گا۔ خرابیٔ خوب کی وجہ سے اکثر جسمانی تکالیف رہیں گی۔ صحت کمزور ہوگی۔ حکام سے تعلقات ہو جائیں گے۔ سفر میں آرام نہ ملے گا۔

۵۔ یہ عدد جس شخص کی قسمت پر اثر انداز ہوگا۔ وہ بالعموم دبلا اور طویل القامت ہوگا۔ اگر اس کا قد چھوٹا ہو تو اس کی قوت عمل بہت زبردست ہوگی۔ آنکھیں چھوٹی اور بہت چمک دار ہوں گی۔ اس کی تمام شباہت سے یہ معلوم ہوگا کہ یہ شخص بہت تیز اور کاروباری ہے۔ اس کی اشیاء مسدوقہ بالعموم دستیاب ہو جایا کریں گی۔ چھوٹے بچوں سے اُسے محبت ہوگی۔ ایسا شخص اعصابی ودماغی امراض میں اکثر مبتلا رہے گا۔ اس کی قوت حافظہ بہت کمزور ہوگی۔ اس کی وجہ سے اکثر مالی نقصانات ہوں گے۔ عمر کے آخری حصے میں لقوہ یا فالج کا اندیشہ ہے۔

۶۔ جس شخص کی قسمت کا یہ عدد ہو، وہ صلح جو، آتش پسند اور محبت نواز ہوگا۔ فنون لطیفہ سے خاص مناسبت رکھے گا۔ ہمیشہ امن وسکون کی زندگی بسر کرے گا۔ ذراسی تکلیف بھی اس کے لئے ناقابل برداشت ہوگی۔ ہمیشہ عیش میں خیالات میں محور ہے گا۔ اپنے اہل وعیال سے

محبت ہوگی۔ جسمانی طور پر وہ فربہ اندام ہوگا اور اس کے اعضاء متناسب ہوں گے۔ سر کے بال بہت ملائم اور بھورے رنگ کے ہوں گے۔ آنکھیں چمکدار اور خوشنما اور چہرے کے رنگ کی مناسبت سے ہوں گی۔ شکل وصورت کے اعتبار سے اسے بالعموم خوبصورت کہا جاسکے گا۔ عورتوں کے معاملے میں ایسا شخص ہمیشہ خوش نصیب ہوگا اور اس کے لئے سیاحت اکثر منفعت بخش ہوگی۔ امراض مخصوصہ اور درد گردہ کی شکایت سے اکثر اسے جسمانی تکالیف پہنچیں گی۔

جو شخص اس عدد کے زیر اثر ہوگا۔ اس میں خودستائی کا جذبہ زیادہ ہوگا اور ہمیشہ یہ چاہے گا کہ دوسرے اس کی تعریف کریں۔ وہ کبھی ٹھنڈے دل سے کسی شخص کا جائز اعتراض بھی سننے کے لئے تیار نہ ہوگا۔ بالعموم سرکاری یا پبلک دفاتر میں ملازمت پسند نہ ہوگی۔ جسم فربہ اندام ہوگا۔ چہرے کا رنگ زردی مائل اور ہاتھ پیر چھوٹے ہوں گے۔ پیٹ اور سینہ کے امراض میں اکثر مبتلا رہے گا۔ بائیں آنکھ پر ضرب کا اندیشہ ہے۔

۸۔ صاحبِ عدد بیشتر معاملات میں بدنصیب ہوگا۔ اس لئے محبت میں خودغرض اور ریاکاری کا مادہ زیادہ ہوگا۔ اس لئے کوئی شخص اس کا اعتبار نہ کرے گا۔ احسان فراموشی کو اپنا شیوہ سمجھے گا۔ محسن کے ساتھ دغا کرے گا۔ شکل وصورت کے اعتبار سے بھی سیاہ رنگ اور لاغر اندام ہوگا۔ اس کی خبریں سنایا کرے گا۔ زندگی مصائب سے بسر ہوگی۔ وہ زندگی سدھار نہ سکے گا۔ اس کی بیماریاں اکثر طویل ہوں گی۔ تپ دق کے حملہ کا بالعموم اندیشہ ہوگا۔ آخری حصہ عمر میں مرض جنون کا خطرہ بھی رہے گا۔ ایسے اشخاص کی حالت اگر کچھ بہتر بھی ہو تو وہ بالعموم دعوے مہدیت اور مسیحیت کرے گا۔

۹۔ جس شخص کی زندگی کا یہ عدد ہو۔ وہ جنگ جو، تندخو اور بدمزاج ہوگا لیکن طبیعت کی صفائی اور راست کرداری کی وجہ سے لوگ اسے عزیز سمجھیں گے اور یہی ایک اس میں سب سے بڑی صفت ہوگی حتی الامکان کسی شخص کو نقصان پہنچانا چاہے گا لیکن اس کا انتقامی جذبہ سخت ہوگا۔ اس کے گھر میں آتش زدگی کی اکثر وارداتیں ہوں گی۔ ان کی جو چیز گم ہوگی۔ یا تو اسی وقت مل جائے گی یا پھر کبھی نہ ملے گی۔ ایسے شخص کو ناگہانی حادثات سے تکلیف پہنچنے کا اکثر اندیشہ رہے گا۔ دماغی امراض، پھوڑے، پھنسیوں اور زخموں کی تکلیف رہے گی۔ چہرے کا رنگ مائل بہ سرخی اور آنکھیں بہت چمکدار ہوں گی۔ قویٰ اچھے ہوں گے۔

مرکب اعداد رکھنے والوں کی خصوصیات

۹ عدد سے آگے بڑھ جانے والے اعداد مرکب کہلاتے ہیں، ان عدد میں الگ خصوصیت ہوتی ہے۔ مثلاً جن لوگوں کا عدد ۱۱ ہوتا ہے۔ اُن میں چھٹی حس ہوتی ہے۔ وہ زیادہ حساس ہوتے ہیں انہیں ہر وقت خطرات کا علم ہو جاتا ہے۔ الجھنوں اور مصیبتوں کا اشارہ مل جاتا ہے۔ اس لئے وہ روک تھام کی کوشش کرتے ہیں۔

عدد بارہ رکھنے والے افراد ذہنی الجھنوں، پریشانیوں، تذبذب اور کشمکش میں الجھے رہتے ہیں اور کچھ نہ کچھ سوچتے ہی رہتے ہیں۔

جن افراد کا عدد ۱۳ ہے اس عدد کو نحوست کی علامت سمجھا جاتا ہے لیکن بعض افراد نے انتھک محنت جدو جہد اور کاوش سے اس نحوست کو ختم بھی کیا ہے اور اقتدار اور حکومت حاصل کی ہے۔

عدد چودہ والے افراد آنے والے خطروں کے بارے میں جان لیتے ہیں انہیں، سیلاب، آندھی اور طوفان کا پتہ چل جاتا ہے اُن کی حس انہیں پہلے ہی خطرات سے آگاہ کر دیتی ہے اس عدد کو افراد اور چیزوں کا مجموعہ بھی کہا جاتا ہے۔ کاروباری لوگوں کے لئے یہ عدد ایک تیر ہے مگر اس عدد کو خطرہ بھی درپیش رہتا ہے۔

عدد ۱۵ ار کے افراد کچھ وہمی طبیعت رکھتے ہیں۔ وہ غیبی علم اور دوسرے ساحرانہ علوم کو اپنی نجات کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ اس کے ذریعے اپنے کام نکالنے کی کوشش کرتے ہیں اس عدد کو جنوں، بھوتوں اور پریتوں کا سمبل symbol سمجھا جاتا ہے۔

عدد ۱۶ ار کے افراد فن کار صلاحیتوں کے مالک ہوتے ہیں۔ اکثر یہ موسیقاروں، ادیبوں، شاعروں اور نامور لوگوں سے منسلک ہوتا ہے۔

عدد ۱۷ ار کے لوگ خطرات، پریشانیوں اور حادثات سے آگاہ ہو جاتے ہیں۔ اس عدد کو روحانیت کا سمبل symbol بھی کہا جاتا ہے کیوں کہ کچھ لوگ اس عدد سے تعلق رکھنے والے ماہر روحانیت بھی ہوتے ہیں۔

۱۸ ر عدد کے مالک لوگ پریشانیوں میں مبتلا رہتے ہیں۔ خطرات اور حادثات میں گھرے رہتے ہیں، انہیں گھریلو معاشی پریشانی، جھگڑے، الجھنیں اور مصیبتیں گھیرے رہتی ہیں، اکثر انقلابی رجحانات بھی ان میں پیدا ہوتے ہوتے رہتے ہیں یہ جو بھی کام کرتے ہیں رغبت سے کرتے ہیں۔ ان کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ کوئی انقلاب لائیں اور اپنی اُلجھنوں سے آزاد ہو جائیں مگر کچھ کر نہیں پاتے ہیں۔ مصائب و آلام میں گھیرے رہتے ہیں۔

۱۹ ر عدد رکھنے والے افراد زندگی کے ہر شعبے میں کامیاب و کامران رہتے ہیں اور خوش رہتے ہیں۔ وہ جو بھی کام کرتے ہیں رغبت سے کرتے ہیں اور اپنے مفادات حاصل کر لیتے ہیں اس لئے ۱۹ ر عدد کو کامیابی و کامرانی کی علامت کہا جاتا ہے۔ علم الاعداد کا ماہر گریٹر Greater عدد ۱۹ ر کھتا تھا۔ اس لئے اُس نے علم نجوم میں بے حد شہرت حاصل کی اور دنیا کو علم الاعداد کی روشنی سے نوازا۔ ۱۹ ر عدد کے لوگوں کا مستقبل شاندار ہوتا ہے۔

عدد ۲۰ ر رکھنے والے لوگ عجیب و غریب شخصیت رکھتے ہیں۔ وہ ہمیشہ پریشان رہتے ہیں اور طرح طرح کی اُلجھنیں گھیرے رہتی ہیں۔ وہ جو بھی کام کرتے ہیں کامیابی نہیں ملتی۔ مادی میدان میں وہ صفر ہو کر رہ جاتے ہیں۔ دراصل ۲۰ ر کا عدد کوئی ایسا عدد نہیں ہے جس پر فخر کیا جا سکے۔ اسے نحوست کی علامت ہی سمجھ لیجئے۔ ۲۰ ر عدد رکھنے والے اکثر مالی پریشانیوں میں مبتلا رہتے ہیں۔ ان کا مستقبل بھی شاندار نہیں ہوتا۔

انتہائی خوش نصیب اور بہترین قسمت والے وہ لوگ ہوتے ہیں جن کا عدد ۲۱ ر ہے ۲۱ ر عدد کے حامل لوگ ہر میدان میں کامیاب رہتے ہیں۔ اگر وہ فن کار ہیں تو کامیابی و کامرانی حاصل کرتے چلے جاتے ہیں۔

۲۲ ر عدد کے لوگ تصوراتی دنیا میں رہنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ عملی دنیا میں ان کی ترقی کا گراف صفر ہوتا ہے۔ وہ سست کاہل اور کام چور ہوتے ہیں۔ ان تھک محنت اور جدو جہد سے جی چراتے ہیں اور وہ دوسروں کی ترقی دیکھ کر اپنی زندگی کے لئے غلط فیصلہ کر لیتے ہیں۔ اس طرح نقصان اُٹھاتے ہیں ویسے ان لوگوں میں ایک صلاحیت ہوتی ہے کہ وہ حکام سے بات بہتر رکھنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اس طرح وہ

اپنے مستقبل کو بہتر بنالیتے ہیں۔

عدد ۲۳ رکھنے والے افراد ترقی کرتے ہیں۔ یہ عدد خوش نصیبی کی علامت ہے۔ اس عدد کے مالک ہر میدان میں کامیاب رہتے ہیں۔ انہیں ناکامی نہیں ہوتی اور وہ ہر طرح مفادات حاصل کرتے ہیں۔ اپنے مقصد میں انہیں کامیابی ہوتی ہے۔

عدد ۲۴ر کے حامل لوگ لکی ہیں اس عدد کو خوش قسمتی کا سمبل کہا جاتا ہے۔ ان لوگوں کے مزاج میں رومانس ہوتا ہے اور عورتوں سے ٹوٹ کر محبت کرتے ہیں۔ عورتیں ان کی طرف جلدی مائل ہو جاتی ہیں۔ اگر عورت کا عدد ۲۴ ہے تو آدمی ان کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ غرض یہ کہ عورت ہو یا مرد جس یہ عدد ہوتا ہے وہ خوش وخرم اور کامران رہتا ہے۔ اس کا مستقبل بھی بہتر ہوتا ہے۔ حوصلے اور ہمت والےلوگ اس عدد سے خوب خوب فائدہ اٹھاتے ہیں۔

عدد ۲۵ رکھنے والے افراد دشواریوں اور مخالفتوں میں گھرے رہتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے لئے بے شمار دشمن پیدا کر لیتے ہیں۔ یہ عدد زیادہ کامیابی پر دلالت نہیں کرتا۔ لوگ سخت الجھنوں اور کٹھن مراحل سے ہی گزرتے رہتے ہیں۔ ان کے درپیش بہت سے مسائل ہوتے ہیں جنہیں وہ بمشکل حل کرتے ہیں۔ ان لوگوں کو زندگی میں زیادہ کامیابی نہیں ملتی۔ مستقبل بھی ان کا زیادہ خوش گوار نہیں ہوتا۔

عدد ۲۶ر کھنے والے لوگ دور اندیش ہوتے ہیں اور وہ یہ جان لیتے ہیں کہ انہیں آئندہ کیا خطرات درپیش ہوں گے اور وہ اپنے کاروبار کو شراکت میں کس طرح چلائیں گے۔ مستقبل میں جو تباہیاں اور بربادیاں انہیں پیش آنے والی ہوتی ہیں ان کے بارے میں وہ اپنی مثبت سوچوں سے آگاہ ہو جاتے ہیں اور اپنے آپ کو محفوظ کر لیتے ہیں۔

عدد ۲۷ کے حامل افراد طاقتور ہوتے ہیں محنت اور مشقت سے جی نہیں چراتے۔ اُن کا مستقبل شاندار ہوتا ہے۔ اُن میں تخلیقی قوت بھی ہوتی ہے اور فن کارانہ صلاحیتیں ہوتی ہیں جو بھی وہ منصوبہ بناتے ہیں اُس میں کامیاب رہتے ہیں۔

عدد ۲۸ سے تعلق رکھنے والے افراد دوسروں پر زیادہ بھروسہ کرنے سے نقصان میں رہتے ہیں۔ اس عدد کے لوگ جھگڑوں اور الجھنوں کے بارے میں جلد ہی جان لیتے ہیں اور اس کی پیدا شدہ تکالیف سے بچ جاتے ہیں۔ مقدمات قانونی معاملات، تجارت اور مقابلے کے لئے مگر انہیں خدشہ ہو تو انہیں علم ہو جاتا ہے اور وہ اس کا بندوبست کر لیتے ہیں۔

عدد ۲۹ کے حامل لوگ بااعتماد دوستوں سے نقصان اٹھاتے ہیں اس عدد کو دغا بازی، فریب کاری اور بداعتماد کا سمبل کہا جاتا ہے۔ یہ عدد آزمائش، مصائب اور اچانک ہونے والے حالات کے بارے میں بتاتا ہے۔

عدد ۳۰ کے لوگ میانہ روی رکھتے ہیں۔ جتنی محنت سے جس کام کو کرتے ہیں۔ اتنا ہی پاتے ہیں۔ نہ یہ عدد منحوس ہی ہے، نہ اچھا ہی ہے پس گوارہ ہوتا ہے۔ ان افراد کا مستقبل زیادہ اچھا ہوتا ہے۔ علم الاعداد کا ماہر گراجے اس کو ذہنی سابقت کا عدد کہتا ہے منکر دانشور اور زیادہ ذہین لوگ اس عدد کے مالک ہوتے ہیں اس عدد کے حامل لوگوں کی توجہ مادیات کی طرف نہیں ہوتی۔

عدد ۳۱ کے مالک افراد تنہا رہنا پسند کرتے ہیں۔ لوگوں کی محفلوں میں جانے سے گھبراتے ہیں۔ شوروغل انہیں تنگ کرتا ہے وہ اپنے آپ اور حالات میں مگن رہنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان لوگوں کو دوسروں سے ذرا بھی ماحول پسند نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ تنگ دست رہتے ہیں اور مالی مشکلات میں گھرے رہتے ہیں۔ ان کی معاشی حالت نہیں سنورتی۔

عدد ۳۲ سے منسلک لوگ یہ عدد مرکب ضرور ہے مگر اس میں اکائی ۵ کی سی خصوصیات موجود ہیں اور یہ عدد سحر انگیز طاقتوں کا مالک ہے۔ اس مرکب عدد کے مالک لوگ زبردست قوت فیصلہ کے مالک ہوتے ہیں۔ اگر اس عدد کا مستقبل سے تعلق پیدا کر لیا جائے تو یہ عدد خوش بختی کا سمبل symbol بن جاتا ہے۔

عدد ۳۳ر کھنے والے لوگ خوش قسمت ہوتے ہیں۔ ان میں ہمت اور حوصلہ ہوتا ہے۔ محبت کے جذبات رکھتے ہیں اور حالات کو اپنی کامیابی کے لئے سازگار بنالیتے ہیں۔ ۵ رعدد رکھنے والے لوگ بھی قریب قریب ان ہی خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں۔

عدد ۳۴ ر کھنے والے لوگ کٹھن مراحل اور آزمائش سے گزرتے ہیں۔ دشواریوں، الجھنوں اور مصائب کا مقابلہ کرنے کے بعد انہیں کامیابی ملتی ہے۔

عدد ۳۵ر کھنے والے افراد خطرات سے آگاہ ہو جاتے ہیں اور اپنی سوچوں سے تباہیوں سے بچ جاتے ہیں۔ وہ دوسروں سے ملاپ نہیں بڑھاتے۔ اگر بڑھاتے ہیں اُس سے الجھنیں پیدا ہوتی ہیں۔ وہ ان سے اپنے آپ کو محفوظ کر لیتے ہیں۔

عدد ۳۶ رکھنے والے لوگ نئی تخلیق کرتے ہیں اور ہر منصوبے میں کامیابی حاصل کرتے ہیں۔ اگر وہ کسی طرح کی کوتاہی کر دیں تو ان کی کامیابی مشکوک ہوجاتی ہے۔ اگر کوتاہی نہ کریں تو ہر میدان میں کامیاب رہتے ہیں۔

عدد ۳۷ سے منسلک لوگ اپنے اندر کچھ زیادہ اور نمایاں قوت رکھتے ہیں۔ اگر جنسی مخالفت سے انہیں کوئی معاملہ درپیش ہو تو وہ اسے جلد ہی نمٹانے میں کامیاب ہوجاتے ہیں۔ اسے دوستی اور شراکت کا سمبل کہا جاتا ہے اور اس عدد کے لوگ شاندار مستقبل کی طرف گامزن رہتے ہیں اور کامیاب مستقبل بنالیتے ہیں۔

عدد ۳۸ کے افراد ۲۹ عدد کے مالک افراد سے ملتی جلتی خصوصیات رکھتے ہیں اور یہ لوگ وہی عمل کرتے ہیں جو ۲۹ عدد کے لوگ کرتے ہیں۔ ان میں سرمو فرق نہیں ہوتا ہے۔

عدد ۳۹ کے لوگ ۳۰ عدد رکھنے والوں کی طرف ہوتے ہیں اور وہی کچھ کرتے ہیں جو عدد ۳۰ رکھنے والے کرتے ہیں۔ ان کی حرکات ان سے ملتی جلتی ہوتی ہیں۔

عدد ۴۰ سے منسلک لوگ عدد ۳۱ رکھنے والے کی فطرت کے مالک ہوتے ہیں اور اپنی زندگی میں وہی کچھ کرتے ہیں جو عدد ۳۱ کے لوگ کرتے ہیں۔

عدد ۴۱ کے لوگ ۳۲ عدد رکھنے والوں کے لئے کام کرتے ہیں اُن ہی کے راستے بنا کر اُن پر چلتے ہیں۔

عدد ۴۲ کے افراد ۲۴ عدد رکھنے والوں کی طرح زندگی گزارتے ہیں اور ان کے نقش قدم پر ہی چلتے ہیں اور ایسی ہی خصوصیات اُن میں نمایاں ہوتی ہیں۔

عدد ۴۳ کو نحوست اور پریشانیوں کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ علم الاعداد کا ماہر جے پال اسے یوں کورٹ کرتا ہے کہ عدد ۴۳ منحوس ہے اور اس عدد کے حاملین ہمیشہ پریشان رہتے ہیں۔ اُلجھنوں میں پھنسے رہتے ہیں۔ غم و آلام انہیں گھیرے رہتے ہیں اور اس عدد کی وجہ سے نحوست کے سایوں میں سانس لیتے رہتے ہیں جس میدان میں بھی وہ طبع آزمائی کرتے ہیں ناکامی ان کا منہ چڑاتی ہے۔ مالی طور پر الجھے الجھے رہتے ہیں۔ معاشی بدحالی اُن کا مقدر بن جاتی ہے۔

عدد ۴۴ رکھنے والے لوگ ۲۶ تعلق رکھنے والے افراد سے خصوصی مطابقت رکھتے ہیں اور وہی کچھ کرتے ہیں جو ۲۶ عدد کے لوگ کرتے ہیں۔

عدد ۴۵ کے تحت لوگ عدد ۲۷ کے لوگوں سے نسبت کرتے ہیں اور ان کے کم و بیش وہی حالات ہوتے ہیں۔ جو عدد ۲۷ کے مالک لوگوں کے ہوتے ہیں۔

عدد ۴۶ کے لوگ عدد ۳۷ کے افراد سے مماثلت رکھتے ہیں اور اُن ہی جیسی راہوں پر چلتے ہیں جو ۳۷ عدد کے لوگ اپنے لئے ہوتے ہیں۔

عدد ۴۷ کے افراد میں وہی خصوصیات ہوتی ہیں جو عدد ۲۹ کے لوگ رکھتے ہیں انہیں وہی مسائل درپیش ہوتے ہیں۔ جو عدد ۲۹ کے حامل لوگوں کو ہوتے ہیں۔

عدد ۴۸ کے افراد ۳۰ عدد کی سی خصوصیات کا حامل ہے۔ ان اعداد کے حامل لوگ ایک جیسی حرکات کرتے ہیں ان کی فطرت ایک طرح کی ہوتی ہے۔

عدد ۵۰ کے لوگ عدد ۳۲ رکھنے والوں کی طرح ہوتے ہیں۔ ملتی جلتی حرکات کرتے ہیں، ایک جیسے خیالات رکھتے ہیں، ایک جیسی سوچ و فکر کے مالک ہوتے ہیں۔

عدد ۵۱ فوجی جوانوں کے لئے بہت بہتر ہے۔ خواہ وہ بری فوج سے تعلق رکھتے ہوں خواہ وہ بحری فوج سے منسلک ہوں۔ ان میں جنگی صلاحیتوں موجود ہیں۔ انتہائی طاقتور عدد ہے یہ اس عدد کے حامل ترقی و تعمیر میں آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔

عدد ۵۲ اور ۴۳ عدد کے لوگ ایک ہی قسم کے فضائل رکھتے ہیں۔ سوچنے اور کام کرنے کا انداز ایک جیسا ہے۔ ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔

مرکب اعداد کے پیش نظر ہم لوگوں کی فطرتوں کو بہت اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں اور ان کے مزاجوں کو سمجھنے کی مہارت حاصل کرسکتے ہیں اور یہ اندازہ بھی کرسکتے ہیں۔ پروردگار نے علم الاعداد جیسی ایک عظیم الشان نعمت عطا ہے۔

☆☆☆☆

علم الاعداد

خفیہ نمبر

علم الاعداد میں شخصیت کا نمبر اور قسمت کے نمبر کے ساتھ ساتھ ایک نمبر خفیہ بھی ہوتا ہے۔ جو خاص طور پر انسان کی مخفی قوتوں کی نشاندہی کرتا ہے اور مستقبل کے روشن امکانات اور خطرات کے بارے میں آگاہی عطا کرتا ہے۔ زمانہ قدیم میں مصر اور یونان کے باشندے ان خفیہ نمبروں کی مدد سے ایک دوسرے کی حقیقت اور آنے والے زمانہ میں ایک دوسرے کے حالات جاننے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ خفیہ نمبر مکمل نام مختصر نام اور سن پیدائش سے برآمد ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر کسی کا نام عرفان احمد ہے اور وہ ۱۹۸۸ء میں پیدا ہوا ہے۔ تو عرفان کا مفرد عدد احمد کا مفرد عدد مختصر نام سے مراد عرفان کا پہلا حرف اور احمد کا پہلا حرف ہے۔ گویا کہ عرفان احمد کا نام ع، الف مانا جائے گا۔ کل ٹوٹل کو اگر وہ ۴۵ سے زائد نہ ہو تو دُو سے ضرب دی جائے گی۔ اگر ۴۵ سے زائد ہو تو جوں کا توں چھوڑ دیا جائیگا۔ اب صورت یہ بنے گی۔

عرفان احمد ع۔ا ۱۹۸۸ ٹوٹل

۲۹ کا مطلب ہوا کہ عرفان احمد کی خواہشات اور عزائم پایہ تکمیل کو اسی وقت پہنچ سکتی ہیں۔ جب کسی ایسے دوست کا تعاون حاصل ہو۔ جو بڑی طاقت کا مالک ہو۔ تعاون کے بغیر عرفان احمد کے لئے کام کی شروعات فائدہ مند ثابت نہیں ہوگی۔ ہر شخص اس طرح اپنا خفیہ نمبر حاصل کر کے اپنے بارے میں مناسب معلومات حاصل کرسکتا ہے۔

یہ بات یاد رکھئے کہ کسی بھی علم کے ذریعہ جو اندازے قائم کئے جاتے ہیں ان پر صد فیصد بھروسہ کرنا شرعاً جائز نہیں ہے۔ ان کی حیثیت فال نکالنے کی سی ہے۔ اور بزرگوں نے فرمایا ہے کہ فال نکال کر نتیجہ فال کو سو فیصد درست نہیں سمجھنا چاہے۔ البتہ اس طرح کے اندازے بالکل بے بنیاد بھی نہیں ہوتے۔ ان اندازوں کو قائم کر کے احتیاطی اقدامات کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ ہر معاملے میں اور ہر صورت میں یہ یقین رکھنا چاہئے کہ اس دنیا میں ہوتا وہی ہے جو اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں۔ ان کی مرضی کے بغیر کسی درخت کا کوئی ایک پتہ بھی نہیں ہل سکتا۔ اور غیب کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو حاصل نہیں ہے۔ علمی قیاس سے جو معلومات حاصل ہوتی ہیں ان پر غیب کا اطلاق نہیں ہوتا۔ اور ان کو سو فیصد سچ بھی نہیں مانا جاسکتا۔

اپنے عقیدے کی سلامتی کے ساتھ اپنا خفیہ نمبر نکالئے اور خفیہ نمبروں کے دیئے خانوں میں دیکھئے کہ آپ کا خفیہ نمبر آپ کے بارے میں کس بات کی نشاندہی کر رہا ہے۔

خفیہ نمبروں کا چارٹ

(۹) اللہ نے آپ کو یہ صلاحیت عطا کی ہے کہ آپ بزور قوت کسی بھی خواہش کو پوری کر سکتے ہیں اور اقتدار حاصل کر سکتے ہیں لیکن آپکو زندگی کے ہر ہر مرحلے میں اس بات کو پیش نظر رکھنا چاہئے کہ آپ کے اقدامات سے کسی دوسرے کو کوئی نقصان نہ ہو۔ آپ دماغ سے سوچئے جب آپ دل سے سوچنے لگیں گے تو آپ کو نقصان پہنچے گا۔

(۱۰) آپ جو کچھ چاہتے ہیں وہ آپ کو مل کر رہے گا۔ اور ایک دن آپ اپنی جدوجہد اور فضلِ خداوندی کی وجہ سے بام عروج تک پہنچیں گے۔ لیکن آپ دوسروں سے مشورہ کرنے کے چکر میں نہ رہیں۔ اور اگر کسی سے مشورہ کریں تو اسی سے مشورہ کریں۔ جس کے نام کا مفرد ۹ رہو۔

(۱۱) آپ جو چاہتے ہیں وہ آپ کو مل سکتا ہے۔ لیکن کسی بھی ایک چیز کے پیچھے پڑے رہنا اور عمر بھی ایک ہی لکیر کو پیٹتے رہنا آپ کے لئے ضرر رساں ثابت ہوگا۔ خواہشات کو بے لگام چھوڑ دینا بھی آپ کے لئے قطعاً مفید ثابت نہ ہوگا۔ بلکہ ممکن ہے کہ آپ خواہشات کی آزادی اور بے لگامی کی وجہ سے کسی الجھن کا شکار ہو جائیں۔

(۱۲) آپ کو زندگی میں کئی کشمکشوں سے دوچار ہونا پڑے گا۔ آپ کو اپنی آرزوؤں کی تکمیل کے لئے بہت جدوجہد کرنی پڑے گی۔ اور مختلف مرحلوں سے گزرنا پڑے گا۔ آپ دوسروں کی سنی ہوئی باتوں پر دھیان نہ دیں۔ جدوجہد جاری رکھیں انشاء اللہ فتح و کامرانی ایک دن

آپ کے قدم چومے گی۔

(۱۳) وقتی رنج والم اور پرآشوب لمحات سے بہت زیادہ متاثر نہ ہوں۔ یہ انسان کو کندن بنانے میں اہم رول ادا کرتے ہیں۔ اگر خانہ زندگی میں رنج والم کا رنگ نہ ہوتو خانہ زندگی بے کیف ہوکر رہ جائے۔ آپ کی زندگی میں اچھے دن بھی آئیں گے۔ آج رات ہے تو کل صبح بھی ہوگی۔

(۱۴) آپ کی خواہشات ضرور پوری ہوں گی۔ آپ جدو جہد جاری رکھیں۔ اور فضلِ خداوندی کا انتظار کریں۔

(۱۵) آپ کی آرزو جلد پوری ہو جائے گی۔ لیکن اس کے بعد آپ کو کچھ نئے نئے غموں سے سابقہ پڑے گا۔ ان غموں کے لئے خود کو تیار رکھئے۔

(۱۶) زیادہ دن نہیں گزریں گے کہ آپ کسی مصیبت کا شکار ہو جائیں گے۔ یہ مصیبت آپ کے کسی غلط فیصلے کی وجہ سے آپ پر مسلط ہوگی۔ آپ ایسے عالم میں جب آپ کا دامنِ زندگی مصیبت کی خاردار جھاڑیوں میں الجھ جائے۔ اپنے مخلص دوستوں سے مشورہ کیجئے۔ اس وقت رشتے داروں سے رائے نہ لیں تو بہتر ہے۔ اپنے تمام رازوں کی حفاظت کیجئے۔ اور زبان چلانے سے زیادہ ہاتھ پیر چلایئے۔ اسی میں آپ کے لئے بھلائی ہے۔

(۱۷) آپ ایک دیانت دار انسان ہیں۔ لیکن حالات ایسے بھی بنیں گے کہ آپ کی دیانت لڑکھڑانے لگے گی۔ بہتر ہوگا کہ آپ دیانت کو نظرانداز نہ کریں۔ بے ایمانی بری چیز ہے۔ اور ہر ایک کے لئے بری ہے۔ لیکن بے ایمانی آپ کو خاص طور پر نقصان پہنچائے گی۔ دیانت داری کے راستوں ہی میں آپ کے لئے فلاح ہے۔ ایک وقت وہ بھی آئے گا جب آپ کی شہرت سارے عالم میں ہوگی۔ انشاء اللہ۔

(۱۸) آپ کے راستوں میں ایسی مشکلات بھی آئیں گی جن سے نمٹ لینا آپ کے لئے آسان نہ ہوگا۔ یہ مشکلات آپ کو چاروں طرف سے گھیر لیں گی۔ آپ کو ایسی الجھنوں سے بھی سابقہ پڑے گا جن کا بظاہر کوئی حل نہ ہوگا۔ آپ کے اپنے بھی آپ کے مخالف ہو جائیں گے۔ ایسے مایوس کن حالات میں بھی آپ ڈٹے رہیں اور اپنے ارادوں میں تزلزل پیدا نہ ہونے دیں۔ زیادہ وقت نہیں گزرے گا کہ مصائب کی گھنگھور گھٹائیں چھٹ جائیں گی۔ اور آپ کے آسمان تقدیر کا مطلع صاف ہو جائے گا۔

(۱۹) آپ کو اپنے رشتے داروں یا احباب کی طرف سے ایک بڑا غم برداشت کرنا پڑے گا۔ لیکن آپ کے حسن کردار کا اعتراف آپ کے دشمن بھی کریں گے۔ براوقت آپ کو افسردگی جال میں پھنسا دیگا لیکن رفتہ رفتہ آپ کے حالات سدھر جائیں گے۔

(۲۰) آپ کو کسی انسان کی بے وفائی یا امیدوں پر پانی پھر جانے کی وجہ سے کچھ دنوں تک اداس رہنا پڑے گا۔ اپنوں اور غیروں کی زبانی طرح طرح کی باتیں آپ کو سننی پڑیں گی۔ آپ دل شکستہ بھی ہوں گے۔ لیکن ان حالات کے بعد آپ کو غیر متوقع خوشیاں اور راحتیں نصیب ہوں گی۔

(۲۱) آپ بری صحبتوں سے خود کو بچائیں۔ بری صحبتیں آپ کے لئے جنجال بن جائیں گی۔ آپ پر ایک براوقت آنے والا ہے۔ اس وقت آپ کے ارادوں کا محل چکنا چور ہو جائیگا۔ اور آپ کے پاؤں ڈگمگانے لگیں گے۔ اگر آپ نے جسمانی بھاگ دوڑ کے ساتھ ساتھ اپنی ذہنی، فکر اور روحانی قوتوں کو سمیٹ کر کام کیا تو آپ نمایاں طور پر کامیاب ہوں گے۔ اور آپ کی پسپائی پھر کامیابی ساری دنیا کے لئے ایک مثال بنے گی۔

(۲۲) آپ کو غیر متوقع جذبے کے سلسلے میں کافی پریشانی اٹھانی پڑے گی۔ بعض اوقات آپ کنٹرول سے باہر ہو جائیں گے۔ اور بعض اوقات آپ کو ایسا محسوس ہوگا جیسے آپ کا دل پھٹ جائے گا لیکن زندگی کا آخری دور پرسکون گزرے گا۔ انشاء اللہ

(۲۳) اگر آپ نے اپنے مزاج میں تبدیلی نہیں کی اور اپنی مخصوص عادتوں کا سدھار نہیں کیا تو خدانخواستہ آپ مصیبت کے اندھیرے غار میں جا گریں گے۔ آپ کا موجودہ طرزِ عمل غیر عاقلانہ ہے اور آپ پندارِ بے جا میں مبتلا ہے۔

(۲۴) اپنے موجودہ تعلیمی ادارے کے سلسلے میں یا کسی اور ادارے کے سلسلے میں آپ کو بہت بڑی فتح حاصل ہونے والی ہے۔ یہ فتح اتفاقی چیز نہیں ہے بلکہ یہ اس محنت کا صلہ ہے جو برسہا برس سے آپ کر رہے ہیں۔

(۲۵) اس وقت آپ خطرات میں گھرے ہوئے ہیں۔ ایک بہت بڑی مصیبت آپ کی راہ دیکھ رہی ہے۔ یہ مصیبت ایک قریبی دوست کی سازش سے پیدا ہوگی۔ ایسا دوست جس پر آپ کو کامل اعتماد ہے۔ یہی دوست آپ کا بدخواہ ہے۔ آپ اس کی خوشامدانہ باتوں پر مت جایئے۔ بلکہ گہرائی میں جا کر سوچئے اور بہت احتیاط کے ساتھ اقدامات کیجئے۔

(۲۶) آپ کو محبت کے سلسلے میں نمایاں کامیابی ملے گی۔ یقین کیجئے کہ جو آپ کو میسر ہے اسی پر قناعت کیجئے۔ حرص اور نقل آپ کو شکایت کے سوا کچھ نہ دے پائیں گے۔

(۲۷) آپ زندگی کے اہم ترین اقدامات کے سلسلے میں بھی عجلت سے کام لیتے ہیں۔ جو آپ کے لئے اکثر نقصان دہ بنتا ہے۔ یاد رکھئے عجلت اور جلد بازی آپ کو کسی ایسے نقصان سے بھی دوچار کر سکتی ہے کہ جس کی تلافی عمر بھر نہ ہو سکے۔ آپ کوئی بھی اقدام کرتے وقت کم سے کم تین بار سوچا کریں۔

(۲۸) کامیابیاں آپ کی تقدیر کا حصہ ہیں۔ آپ زبردست عزت وشہرت اور دولت کے مالک بن سکتے ہیں۔ بس ذرا سا آپ کو اپنے خیالات میں وسعت پیدا کرنی ہوگی۔ آپ مستقل مزاج ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اگر آپ آرام طلبی سے پیچھا چھڑالیں تو بامِ عروج تک پہنچنے سے آپ کو کون روک سکتا ہے؟

(۲۹) آپ کے آسمانِ تقدیر پر سیاہ بادل منڈلا رہے ہیں۔ آپ عنقریب خدانخواستہ برے حالات کا شکار ہوں گے۔ اُن برے حالات میں آپ کو اپنے ایک قریبی دوست کی دعاؤں اور دست گیری کا سہارا حاصل رہے گا۔

(۳۰) آپ کی خواہشات اور ارادے غیر معمولی ہیں۔ آپ کو اپنے مقاصد میں کامیابی ضرور ملے گی لیکن بہتر ہے کہ آپ کسی دوست کو اپنا راز دار بنائیں اور کسی سے مالی مدد بھی حاصل کریں۔

(۳۱) آپ کی دوستی ایک ایسی عورت سے ہوگی جو شادی شدہ ہوگی۔ لیکن عزت ودولت سے سرفراز ہوگی۔ اس کی دوستی سے آپ کو کافی فائدہ پہنچے گا۔ دورانِ دوستی خوفِ خداوندی کو ملحوظ رکھیں اور صرف پاکیزہ تعلقات پر قناعت کریں۔ ورنہ دین ودنیا میں خسارے کا باعث ہوگا۔

(۳۲) آپ خیالات کے جو جال بنتے رہتے ہیں ان میں کامیابی ناممکن نہیں ہے لیکن آپ کو سخت محنت کرنی ہوگی۔ تب ہی آپ کے خواب شرمندۂ تعبیر ہوسکیں گے۔

(۳۳) آپ زندگی میں کچھ حاصل نہیں کر سکتے۔ جب اپنے دل ودماغ میں بسے ہوئے فرسودہ خیالات کو نہیں نکالیں گے۔ دنیا کی خوشیاں اتفاقی نہیں ہیں۔ ان کو حاصل کرنے کے لئے انسان کو بہت محنت کرنی پڑتی ہے اور محنت کرنے والے ہی بامراد ہوتے ہیں۔

(۳۴) آپ اپنے موجودہ کام پر جمے رہیں۔ جلد ہی آپ کے دل میں ایک انوکھا جذبہ بیدار ہوگا۔ آپ جب اس پر عمل پیرا ہوں گے تو دنیا آپ کا مذاق اڑائے گی۔ لیکن آپ کو زبردست کامیابی ملے گی۔ ایسی کامیابی جسے دیکھ کر اربابِ عقل بھی حیران ہوں گے۔ اور مذاق اڑانے والوں کو بھی منہ کی کھانی پڑے گی۔

(۳۵) آپ اپنے دوستوں اور کاروباری تعلق داروں سے خبردار رہیں۔ آپ کے راستے میں ایک مصیبت حائل ہونے والی ہے اور مصیبت کسی اپنے دوست یا کاروباری تعلق دار کی سازش کی بدولت ہوگی۔ آپ کی ساکھ گر جائے گی اور آپ کو کافی دنوں تک مالی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔

(۳۶) آپ اپنے ارادوں پر کاربند رہیں اور اس بات کی پرواہ نہ کریں کہ کوئی آپ پر ہنستا ہے۔ ہنسنے والے آپ کو حوصلہ پست کرنا چاہتے ہیں۔ آپ جو کچھ کر رہے ہیں یہ کسی اور کے بس کا نہیں ہے۔ ایک دن آپ کامیاب بھی ہوں گے اور سرفراز بھی۔

(۳۷) آپ کسی وقتی پریشانی سے رنجیدہ نہ ہوں۔ آنے والا وقت آپ کے لئے خوشیوں کا پیغام لائے گا۔

(۳۸) آپ بہت جلد آپے سے باہر ہوجاتے ہیں۔ یاد رکھئے کہ غصہ آپ کو بہت نقصان پہنچائے گا۔ اگر آپ غصے پر قابو پالیں گے تو دنیا کی راحتیں آپ کی غلام بن جائیں گی۔

(۳۹) آپ اپنے کردار میں حسن پیدا کریں۔ آپ کا حُسنِ کردار آپ کے لئے نیک فال ثابت ہوگا۔

(۴۰) فی الحال آپ کی راہیں سازگار ہیں۔ تقدیر بھی آپ کی ہمنوا ہے۔ بس ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ محنت سے جان نہ

چرائیں۔ ذرا سی محنت بھی آپ کو کافی اونچا اٹھا سکتی ہے۔

(۴۱) آپ کے سامنے بہت سے جھگڑے ہیں۔ ان جھگڑوں میں خاندانی بھی ہیں، عدالتی بھی۔ آپ کو ہوش وحواس سے کام لینا ہوگا یادِ خداوندی سے کبھی غافل نہ رہیں۔ آپ کو کچھ وقت کے بعد سکون حاصل ہوگا۔

(۴۲) آپ کے ذمہ ایک خفیہ ڈیوٹی لگائی جائے گی جو جاسوسی سے تعلق رکھتی ہے۔ آپ اس معاملے میں پوری احتیاط سے کام لیں۔

(۴۳) آپ بہت جلد سفر کرنے والے ہیں۔ اس سفر کا انجام نہایت خوش گوار ہوگا۔ سفر میں کچھ باتیں ناگوارِ خاطر بھی پیش آئیں گی۔ لیکن مجموعی حیثیت سے سفر کامیاب رہے گا۔ انشاء اللہ آپ دوستوں اور رشتے داروں میں مقبول عام ہوں گے۔

(۴۴) آپ کو کسی ذی وقار انسان کے ذریعہ بہت بڑی مدد ملنے والی ہے۔ اس شخصیت سے آپ کی ملاقات بالکل غیر متوقع طور پر ہوگی اور یہ ملاقات آپ پر بہت خوش گوار اثر ڈالے گی۔

(۴۵) آپ کی شادی آپ کے حق میں مفید ثابت ہوگی۔ اس شادی سے آپ کی زندگی مین ایک اچھا انقلاب رونما ہوگا۔

(۴۶) آپ زندگی میں کسی زبردست ناکامی کا منہ دیکھنے والے ہیں۔ آپ کو ایک ادھیڑ عمر کی عورت سے خطرہ ہے۔ آپ اپنی عمر سے زیادہ عمر والوں سے حد سے زیادہ محتاط رہیں گے۔

(۴۷) آپ کی آئندہ زندگی میں بہت سی اداسیاں ہیں۔ آپ ایک دوست پر زبردست بھروسہ کرتے ہوں گے اور وہی دوست آپ کو نقصان پہنچائے گا۔ آپ دوستوں کے انتخاب میں جذبات سے نہیں عقل سے کام لیں۔ آپ کو مدد ایسے دوست سے ملے گی جس پر آپ پورا بھروسہ نہیں کرتے۔

(۴۸) آپ کے لئے یہ خطرہ درپیش ہے کہ ایک موقعہ پر جلد بازی سے کام لیتے ہوئے ایک اہم ترین واقعہ کو غلط سمجھ لیں گے اور آپ کے جذبات ومحسوسات آپ کو حق بات تک پہنچنے سے باز رکھیں گے۔ آپ نتیجتاً ایسی غلط فہمی کا شکار ہوجائیں گے جو آپ کے لئے نقصان دہ ثابت ہوگی۔

(۴۹) آپ اپنی زندگی میں ایک ایسی محبت بھی کریں گے جو آپ کے لئے خوشی اور مسرت کی راہیں کھول دے گی۔

(۵۰) آپ کے گھر میں ایک خوش نصیب بچے کی پیدائش ہوگی یا پھر کسی بچے پر مہربان ہوجانے کی وجہ سے آپ کی زندگی میں فتح و کامرانی کے ہزاروں پھول کھل اٹھیں گے اور آپ کی زندگانی کا چمن پوری طرح مہکنے لگے گا۔

(۵۱) بہت سی کشمکش اور مایوسیوں کے باوجود آپ کو غیر معمولی فتح نصیب ہونے والی ہے۔ اپنے اچھے دوستوں کی قدر کیجئے۔ ان دوستوں ہی میں سے کوئی ذریعہ ترقی بنے گا۔

(۵۲) حسد اور بے اعتباری آپ کی شخصیت کے قیمتی جوہروں کو تباہ کرسکتی ہے۔ آپ کو محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ محبت کے سلسلے میں آپ کو ایک خطرہ لاحق ہے۔

(۵۳) اگر آپ نے بہترین دوستوں کا مذاق اڑایا تو آپ ایک بڑی آزمائش سے دوچار ہوں گے۔ کوئی بھی جذباتی فیصلہ کرنے سے پہلے کم سے کم دومرتبہ سوچ لیجئے۔

(۵۴) ایک اجنبی شخص آپ کے کاروبار پر نہایت خوشگوار اثر ڈالے گا۔ اگر آپ عورت ہیں تو ایک محبت کے سلسلے میں کسی سے ملاقات ہوگی۔ مستقل مزاجی سے اس کا ساتھ دیجئے۔ آپ کی گھریلو زندگی نہایت شاندار بسر ہوگی۔ اگر آپ نے اس کا خیال نہ کیا تو انجام ناخوش گوار ہوگا۔ اگر آپ مرد ہیں تو وہ ایک قابل اعتبار دوست ہوگا۔ بشرطیکہ آپ بھی اس کی عنایات کی قدر کریں اور کسی وقت بھی اس کو نظروں سے نہ گرائیں۔

(۵۵) آپ کو ازدواجی زندگی کے جھگڑوں سے زبردست نقصان ہوگا۔ س لئے حتی الامکان اس بات کی کوشش کیجئے کہ ازدواجی زندگی میں تلخی پیدا نہ ہو۔

(۵۶) آپ زندگی میں کسی ایسی عورت سے وابستہ ہوجائیں گے جو عمر میں آپ سے بڑی ہوگی اور یہ وابستگی خواہ جسمانی ہو یا ذہنی آپ کو زبردست نقصان پہنچائے گی۔

(۵۷) آپ کی گھریلو زندگی خوش گوار ہوگی۔ آپ کو بیوی بچوں سے بے پناہ پیار ہوگا۔ وہ بھی آپ کی دل کی گہرائیوں سے قدر کرتے ہوں گے لیکن زندگی کی پچاس دہائیاں گزر جانے کے بعد خطرہ ہے اس بات کا کہ اچانک آپ کی زندگی میں کوئی اور خاتون جو معمر بھی ہوں گی داخل ہوجائیں گی۔ اگر آپ نے ان سے تعلقات قائم کرلئے تو آپ کی

زندگی کا شیرازہ بکھر جائے گا۔ اس لئے احتیاط کو ملحوظ رکھیں اور جب بھی کوئی عورت آپ سے اظہارِ محبت کرے اس کو خطرۂ الارم سمجھیں۔

(۵۸) آپ کو ان لوگوں پر نظر رکھنی چاہئے جو آپ سے محبت اور وفاداری کا دعویٰ کرتے رہتے ہیں۔ آپ کے دوستوں میں ایک ایسا شخص بھی موجود ہے جو ہر وقت آپ کے آگے پیچھے پھرتا ہے لیکن آپ کا درحقیقت یہ شخص بدخواہ ہے۔ یہ آپ کو نیچا دکھانے کی فکر میں لگا ہوا ہے اس لئے دوستوں سے پوری طرح خبردار رہیں اور یقین رکھیں کہ آپ کے دوستوں ہی میں کوئی آستین کا سانپ موجود ہے۔

(۵۹) آپ کا مستقبل تاریک ہے۔ آپ کسی عورت کی محبت میں گرفتار ہو کر ذلیل وخوار ہوں گے اور آپ کو حد سے زیادہ مالی نقصانات بھی برداشت کرنے پڑیں گے۔

(۶۰) ایک آدمی سے جو زندگی میں اچانک سامنے آئے گا۔ اس سے آپ کا جھگڑا ہوگا اور آپ کو سنگین راہوں سے گزرنا پڑے گا۔

(۶۱) آپ کا ایک دوست ہے جو ہر وقت آپ کے دل میں رہتا ہے۔ اس کی خاطر آپ کو ایک قربانی دینی ہوگی۔ اگر آپ چاہیں تو اس کو انکار بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر آپ نے ایسا کیا تو آپ کو ایک غیر متوقع بدنصیبی سے گزرنا پڑے گا۔ جو اچانک کسی طرف سے نمودار ہوگی۔ اگر آپ نے یہ قربانی دیدی تو بھی آپ کے ارادے عارضی طور پر فیل ہو جائیں گے۔ لیکن بالآخر آپ کو کامیابی نصیب ہوگی اور آپ ان آدمیوں کے پروگرام فیل کر دیں گے جو آپ کی تباہی اور بربادی کے خواہاں ہیں۔

(۶۲) اپنی امید کو برلانے کے لئے آپ کو بہت بڑا خطرہ مول لینا پڑے گا۔ آپ کی امید معاشرتی زندگی سے تعلق رکھتی ہے۔ آپ کو سوجھ بوجھ سے کام لینا ہے۔ اگر آپ نے حکمت وتدبر سے کام نہ لیا تو آپ خطرات میں گھر جائیں گے۔

(۶۳) آپ کو کاروبار کے سلسلے میں ایک مصیبت پیش آنے والی ہے۔ ایک خوف ناک رقیب آپ کی قوتِ برداشت کا امتحان لینے والا ہے۔ اس کے پنجے سے نکلنے کے لئے حد سے زیادہ حکمتِ عملی اور دانائی کی ضرورت ہے۔ اس لئے اپنی صلاحیتوں کو سمیٹ کر مقابلہ کریں۔

(۶۴) آپ ایسے قانونی نکتے میں پھنسنے والے ہیں جس کی وجہ سے عدالت میں آپ کی یا آپ کے نمائندے کی حاضری ہوگی۔ اگر آپ کمزور دل اور غیر مستقل مزاج ثابت ہوں گے تو نقصان اٹھائیں گے۔

(۶۵) آپ اپنی حرکات سے محتاط رہئے اور ان فیصلوں کو سوچ سمجھ کر کیجئے جن کا تعلق آپ کے نزدیک رہنے والوں سے ہے۔ اس کا امکان ہے کہ آپ ایسا کوئی قدم اٹھا بیٹھیں جس کے لئے آپ برسوں تک پچھتائیں۔ احتیاط رکھئے کہ آپ کا رویہ ایمان داری پر ہو۔ خود غرضی اور غرور نہ ہو۔ یاد رکھیں کہ جو بات زبان سے نکل جائے گی وہ پرائی ہو جائے گی۔

(۶۶) آپ کے ایک غلط قدم اٹھانے کی وجہ سے ایک ناخوش گوار صورت حال آپ کو درپیش ہے۔ اگر آپ نے تساہل سے کام لیا اور فیصلے میں تاخیر کی تو آپ سب کھو بیٹھیں گے نامرادی سے بچنے کے لئے کوئی ٹھوس قدم اٹھائیں۔

(۶۷) ایک غیر دانش مندانہ اقدام آپ کے لئے مصیبت لائے گا۔ ممکن ہے کہ آپ اپنی موجودہ پوزیشن کو کھو بیٹھیں۔ لیکن اگر آپ نے اپنی غلطی کو محسوس کر لیا تو آپ جلد سنبھل جائیں گے اور اپنی سابقہ پوزیشن بحال کر لیں گے۔ ورنہ بہت دنوں تک آپ کی زندگی مسائل میں گھری رہے گی۔

(۶۸) آپ عنقریب ایک نقصان اٹھانے والے ہیں۔ جو آپ کے قانونی پیشے سے تعلق رکھتا ہے۔ شروع شروع میں آپ کو تکلیف بھی ہوگی اور غم بھی اٹھانے پڑیں گے اور آپ کو ایک ایسی کشمکش سے بھی گزرنا پڑے گا جو دل آزار ہوگی۔ پھر آپ کا کوئی عزیز آپ کے کام آئے گا اور آپ کا بوجھ ہلکا ہو جائے گا اور آپ پھر معاشرے میں معزز ہو جائیں گے۔

(۶۹) آپ کے سر پر بہت بڑا خطرہ منڈلا رہا ہے جس کی وجہ سے آپ کا پروگرام عارضی طور پر تہہ وبالا ہو جائے گا۔ اس سلسلے میں ایک پراسرار دریافت آپ کے امتحانات کا خاتمہ کر دے گی اور آپ کے مسائل حل ہو جائیں گے اور خطرات ٹل جائیں گے۔ پھر بھی ایک بات یاد رکھیں کہ آپ کو زندگی کے ہر ہر قدم پر حکمت اور فراست کو سامنے رکھنا ہے۔ جذباتی اور نادانی کے فیصلے آپ کے لئے سوہانِ روح

بن کر رہ جائیں گے۔

(۷۰) آپ کو بہت جلد کامیابی نصیب ہوگی بلکہ وقتی طور پر آپ کو بہت سے مسئلے اور مرحلے درکار ہوں گے اور آپ کی یہ مصیبتیں جن سے آپ دو چار ہوں گے آپ کی اپنی حماقتوں کا نتیجہ ہوں گی۔ زود اعتباری اور لاپرواہی سے بچ کر رہئے۔ ورنہ اپنے برے دنوں کے آپ خود ذمہ دار ہوں گے۔

(۷۱) آپ کو بے حد کامیابی اور مقبولیت ملنے والی ہے۔ آپ کی کامیابیوں کا راز ایک عورت کی محبت ہے۔ لیکن محبت اور کاروبار کو جدا جدا رکھئے۔ خلط ملط کردیں گے تو پچھتائیں گے۔

(۷۲) آپ کی کامیابی کا سب سے اہم راز وہ شخصیت ہے جو عالمانہ وقار رکھتی ہے۔ خیال رکھیں کہ آپ کی زیادہ طلب اس شخصیت کو بدگمان نہ کردے اور آپ ایک اچھے اور قیمتی مددگار سے محروم ہوجائیں۔

(۷۳) آپ کی زندگی میں بہت سی کٹھن راہیں سامنے آئیں گی جو آپ کے لئے ہوش رُبا ہوں گی آپ بڑے ذوق وشوق سے اپنے دوستوں کی مدد کیجئے۔ لیکن کامیابی کا دارومدار آپ کی اپنی کوششوں پر ہے۔ سستی، آرام پسندی اور خوفِ بے جا کو اپنے دل میں جگہ نہ دیجئے۔ آپ ہنستے، کھیلتے ہر مشکل راہوں سے گزر جائیے اور یقین رکھئے کہ ایک دن آپ منزلِ مراد تک پہنچ جائیں گے اور تمام کامیابیاں آپ کے قدم چومیں گی۔

(۷۴) آپ کو دولت کے حصول کے لئے ایک مصیبت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ آپ کو چاہئے کہ آپ دوسروں کے تجربات کو سامنے رکھ کر زندگی گزاریں۔ من مانیاں آپ کو برباد کردیں گی۔

(۷۵) آپ اپنے دوستوں کی بات پر دھیان نہ دیں۔ جو آپ کو نظامِ زندگی بدل دینے کا مشورہ دیتے ہیں کہ آپ کو کوئی دوسرا کام کرلو اور کوئی دوسرا پیشہ پکڑلو۔ یاد رکھیں کہ یہ سب مشورے غلط ہیں۔ آپ کو کامیابی اسی پیشے میں ملے گی جس کو آپ فی الوقت اختیار کئے ہوئے ہیں۔

(۷۶) آپ جدوجہد جاری رکھیں۔ آپ کا اپنا ذاتی کاروبار بہت ترقی کو پہنچے گا۔ آپ نے غور کیا ہوگا کہ من مانی اور الگ تھلگ زندگی گزارنے کی وجہ سے آپ کو کئی بار زبردست جھٹکے لگے ہوں گے۔ دوسروں کی قسمت کو اپنی تقدیروں سے جوڑ کر زندگی گزاریئے اور مشوروں کی اہمیت کو سمجھئے۔ آپ کسی اچھے انسان کو اپنا شریک کاروبار بنالیں اور ہر ہر قدم پر مشورے کو ملحوظ رکھیں۔ انشاء اللہ آپ کے کاروبار میں چار چاند لگ جائیں گے۔ آپ کو بیوی کی طرف سے کافی امداد ملے گی۔

(۷۷) اگر آپ زندگی میں کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو جی جان سے محنت کیجئے اور کام کو پوری مستعدی کے ساتھ انجام دیجئے۔ اسی میں آپ کی کامیابی کا راز مضمر ہے۔ آپ دیکھتے ہوں گے کہ بہت سے لوگ بغیر محنت ہی کامیاب ہوجاتے ہیں۔ آپ قطعاً ان کی نقل نہ کریں۔ آپ کو کامیابی بغیر محنت کے حاصل نہیں ہوگی۔

(۷۸) سخت محنت اور جانفشانی سے آپ دولت حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے اور ممکن ہے کہ کسی عہدے اور مرتبے کا بھی حصول ہوجائے لیکن محبت کے معاملے میں آپ ناکام رہیں گے۔

(۷۹) آپ اس دولت کی خواہش چھوڑ دیں۔ جس کو حاصل کرنے میں محنت نہیں کرنی پڑتی۔ اگر ایسی دولت مل بھی گئی تو وہ آپ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گی۔ اس لئے اُس دولت کی خواہش چھوڑ دیں۔ جو بغیر ہاتھ پیر ہلائے مل جاتی ہے۔

(۸۰) آپ کو بہت جلد ایک مصروفیت کی وجہ سے زبردست کامیابی ملنے والی ہے۔ اس کامیابی کی آپ کو توقع نہیں کرسکتے تھے۔ یہ مصروفیت وہ نہیں ہ جو آپ کی عام مصروفیت ہے۔ نہیں بلکہ ہوگا یہ کہ آپ جلدی ہی ایک مصروفیت میں گھر جائیں گے اور آپ کے ساتھ چند اشخاص اور بھی کا ہاتھ بٹائیں گے۔ یہ لوگ مرتبے کے اعتبار سے آپ سے کم تر ہوں گے۔ یقین کریں آپ کو انشاء اللہ بہت جلد آپ کی وفاداریوں کا بھرپور صلہ ملے گا۔

(۸۱) کچھ پُراسرار واقعات سامنے آئیں گے اور اس کے بعد اچانک آپ کی زندگی میں خوشی کا انقلاب آئے گا۔ یہ انقلاب آپ کی زندگی میں ایک نئی زندگی کو پیدا کرے گا اور آپ غموں سے نجات پالیں گے۔

(۸۲) جو سفر آپ کا پانی اور ہوا سے تعلق رکھتا ہے خود کو دور رکھیں۔ اندیشہ اس بات کا ہے کہ آپ کی زندگی میں کوئی بھیانک حادثہ آئے۔ یہ حادثہ ہوائی یا دریائی سفر میں پیش آسکتا ہے۔

(۸۳) ایک پیشہ آپ پر اور آپ کے حالات پر اثر انداز ہونے والا ہے۔ اس پیشے کو آپ کسی کے کہنے سے اپنائیں گے اور آپ خود اس

پیشے سے مطمئن نہیں ہوں گے۔ لیکن یہ پیشہ آپ کی زندگی بدل دے گا۔

(۸۴) ایک بہت خوش گوار واقعہ آپ کی زندگی میں آنے والا ہے۔ یہ واقعہ آپ ہی کی ایک مہربانی کا نتیجہ ہوگا۔ وہ مہربانی جو کسی کے ساتھ کر کے آپ بھلا چکے ہیں آپ جلد ہی کئی اچھے دوست پیدا کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے اور ان کی دست گیری سے آپ کو ایک نئی منزل نصیب ہوگی۔

(۸۵) آپ کے ہاتھ میں کہیں سے اچانک دولت آئے گی۔ یہ دولت آپ کی محنت کا نتیجہ نہیں ہوگی۔ اس لئے اگر آپ اس کا نصف خیرات کردیں گے تو آپ اُن خطرات سے محفوظ ہوجائیں گے جو آپ پر منڈلا رہے ہیں۔ بخل سے کام نہ لیں۔ اپنی جان و مال کی حفاظت کے لئے اس دولت کا نصف حصہ خیرات کردیں جو آپ کو بغیر محنت کے ہاتھ لگے گی۔

(۸۶) آپ کو ایک اجنبی ملے گا جو آپ کو کچھ نصیحتیں کرے گا۔ اگر آپ نے ان پر عمل کرلیا تو آپ ایک امتحان سے گزر جائیں گے اور سکون و عافیت کے حق دار ٹھہریں گے اور اگر آپ نے عمل نہیں کیا تو ممکن ہے کہ آپ کو کسی سنگین حادثے سے دوچار ہونا پڑے۔

(۸۷) آپ کو کسی غیر ملک سے کوئی تحفہ عطا ہوگا۔ اگر آپ نے اس کو کسی قریبی رشتے دار کو دے دیا تو آپ دین و دنیا کی راحتیں سمیٹ لیں گے اور اگر آپ نے اس کو اپنے استعمال کے لئے رکھ لیا تو آپ کا نقصان تو کچھ نہیں ہوگا البتہ ایک عظیم نعمت سے آپ محروم ہوجائیں گے۔

(۸۸) آپ زندگی کے جو بھی مراحل طے کر رہے ہیں وہ بہت دشوار ہیں۔ آپ نے ہمیشہ عزیمت کی راہوں کو پسند کیا ہے جو آپ کے حوصلہ مند ہونے کی علامت ہے لیکن آپ اپنے مخلص دوستوں سے مشورہ نہیں کرتے۔ آپ کی یہ عادت آپ کو کسی بھی وقت زبردست نقصان پہنچا سکتی ہے۔ دور اندیشی کا تقاضہ ہے کہ آپ اپنے ہمنواؤں سے مشورہ کر کے اقدام کیجئے۔

(۸۹) آپ کی کچھ نامعلوم اشخاص سے ملاقات ہوگی پھر اُن کی مدد سے آپ منزلِ مراد تک پہنچ جائیں گے۔ اگر آپ نے دور اندیشی اور تدبیر سے کام لیا تو آپ عنقریب ایک ممتاز حیثیت کے مالک ہوں گے۔

(ماہنامہ طلسماتی دنیا اگست، ستمبر، اکتوبر، نومبر، ۱۹۹۸ء)

حکایات صالحین

☆ حضرت مالک بن دینار نے ایک مکان کرائے پر لیا۔ آپ کے ہمسائے میں ایک یہودی رہتا تھا۔ آپ کے گھر کی محراب یہودی کے مکان کے دروزے پر تھی۔ اس نے پائخانہ بنالیا اور غلاظت آپ کے گھر میں پھینکتا اور محراب کو پلید کر دیتا، ایک مدت تک اس نے ایسا ہی کیا اور آپ نے کسی سے ذکر نہ کیا اور نہ ہی اس سے شکایت کی ایک دن وہ یہودی آپ کے پاس آیا اور کہا ”اے مالک! تجھے میرے اس پاخانہ سے تکلیف تو نہیں؟ آپ نے فرمایا تکلیف تو ضرور ہے، لیکن میں نے ایک تغار اور جھاڑو بنالی ہے، اس سے صاف کرلیتا ہوں اور دھولیتا ہوں“ اس نے کہا، یہ تکلیف آپ کس لئے برداشت کرتے ہیں۔؟ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ایسا ہی حکم ہے ”وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ۔ یہودی نے کہا ”افسوس کہ خدا تعالیٰ کا دوست دشمن کا رنج اٹھائے اور ہرگز فریاد نہ کرے، اور اس حد تک صبر کرے“ یہ کہا اور وہ یہودی اسی وقت مسلمان ہوگیا۔

☆☆☆ ☆☆☆ ☆☆☆

☆ حضرت ابو عباسؒ ٹوپیاں بنا کر گزر راہ کرتے اور کمائی کا آدھا حصہ صدقہ دیتے۔ ایک دولت مند نے آپ سے پوچھا ”زکوٰۃ کسے دوں“؟ فرمایا ”جس پر تمہارا دل مطمئن ہو“ اس نے ایک اندھے کو روپے دیئے۔ اتفاقاً دوسرے دن اس اندھے کو دیکھا کہ خرابات میں شراب پی کر گانا سن رہا ہے اور ان سے بدتر فعل کا مرتکب ہونے کو ہے۔ اس نے شیخ کو یہ ماجرا سنایا۔ انہوں نے ایک روپیہ دیا اور کہا جو شخص سامنے آئے، اسے دے دینا۔ ایک سید پہلے نظر پڑا، اور اس کے حوالے کیا اور چپکے سے اس کے پیچھے ہولیا۔ وہ ویرانے میں گیا اور ایک مردہ چکور دامن سے نکال کر پھینک دیا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ تین روز سے اپنے بال بچوں سمیت بھوکا تھا اور سوال کی ذلت اپنے اوپر روا نہ رکھتا تھا۔ بحالت اضطرار مردہ جانور اٹھا کر لے گیا تھا۔ اضطرار جاتا رہا تو اسے پھینک دیا۔ شیخ نے فرمایا ”مال حلال ایسی ہی جگہ پہنچ جاتا ہے اور جس میں شبہ ہو، مست اندھوں کے ہاتھ پڑتا ہے۔

☆☆☆ ☆☆☆ ☆☆☆

علم الاعداد کے تحت

ہر شخص اپنا کیریکٹر معلوم کر سکتا ہے

علم الاعداد کی بنیاد ان (٢٢) حروف پر قائم ہے جو عبرانی حروفِ تہجی سے حاصل کئے گئے تھے، جس کو بعد میں عربوں نے اصطلاحی زبان و قراءت کے مدنظر ان میں چھ حرفوں کا اور اضافہ کیا اور اس کے علاوہ اب بھی ان ہی حروف میں ہندی حروف و تلفظ کے مدنظر مزید اضافہ کر کے ذیل میں ایک جدول کی صورت میں قلم بند کر دیئے جاتے ہیں۔ گویا ماہرین علم الاعداد نے ابجد کے بیسیوں طریقے استخراج کئے ہیں لیکن ہم یہاں ابجدی قمری کی صراحت کرتے ہیں جو جملہ طریقوں میں افضل وارفع اور واجب العمل ہے

نقشہ ابجد قمری

حروف	ا	ب	پ	ت	ٹ	ث	ج	چ	ح	خ	د	ڈ	•
اعداد	١	٢	٢	۴٠٠	۴٠٠	۵٠٠	٣	٣	٨	٦٠٠	۴	۴	•
حروف	ذ	ر	ڑ	ز	ژ	س	ش	ص	ض	ط	ظ	ع	•
اعداد	٧٠٠	٢٠٠	٢٠٠	٧	٧	٦٠	٣٠٠	٩٠	٨٠٠	٩	٩٠٠	٧٠	•
حروف	غ	ف	ق	ک	گ	ل	م	ن	و	ہ	ء	ی	•
اعداد	١٠٠٠	٨٠	١٠٠	٢٠	٢٠	٣٠	۴٠	۵٠	٦	۵	٠	١٠	•

جدول مذکور سے کسی نام کے اعداد معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جملہ حروف کو مفرد یعنی علیحدہ علیحدہ کر لینا چاہئے بعد میں ہر ایک حروف کے لئے جو اعداد جدول میں مقرر ہیں حرفوں کے سامنے لکھ کر جملہ اعداد کو جمع کیا جائے، پھر حاصل جمع کر کے مرکب اعداد کو مفرد اعداد میں لکھ کر جمع کیا (ایسے ٩ تک ہندسے مفرد کہلاتے ہیں) اگر نتیجہ میں مفرد عدد آئے تو بہتر ورنہ مکرر کو مفرد عدد کر کے جمع کیا جاتا ہے یہاں تک ایک مفرد عدد برآمد ہو اب اس ہندسے کے متعلق جو تفصیل ذیل میں درج ہے اس کو ملاحظہ کرنے سے معلوم ہو جائے گا کہ وہ شخص جس کے بارے میں دریافت کر رہے ہیں اس کی زندگی کا ماحول یعنی کیریکٹر کس قسم کا ہوگا۔

مثال: ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ خلیل احمد کا کیرکٹر کیسا ہوگا؟ اس کے دیکھنے کے لئے اوّل خلیل احمد کے نام کے حروف علیحدہ علیحدہ لکھ کر ان کے سامنے جدول مذکور سے اعداد معلوم کر کے لکھ دیئے۔

خ	٦٠٠	ا	١
ل	٣٠	ح	٨
ی	١٠	م	۴٠
ل	٣٠	د	۴
خلیل	٦٧٠	احمد	۵٣

جملہ خلیل احمد کے اعداد (٧٢٣) ہوئے، اب (٧٢٣) کے اعداد کو مفرد کیا یعنی (٧) (٢) اور (٣) کو علیحدہ علیحدہ لکھ کر جمع کیا تو (٧+٢+٣)=١٢ کو پھر مفرد کر کے جمع کیا تو (٢+١)=٣ کا عدد حاصل ہوا۔ اب (٣) کی تفصیل جو ہم نے (١ تا ٩) کے ہندسوں کے تحت تحریر کر دی ہے پڑھیں تو خلیل احمد کے کریکٹر کا ایک مفصل ڈھانچہ برآمد ہوا، لہٰذا اسی طرح آپ ہر ایک شخص کا کریکٹر جو انشاء اللہ تعالیٰ ٩۵ فیصد مستند و صحیح ثابت ہوگا بہ آسانی معلوم کر سکتے ہیں۔

سیارگان سے اعداد کی مناسبت

جس قدر بھی اعداد ہوتے ہیں ان کا تعلق کسی نہ کسی سیارے سے ضرور ہوتا ہے، جہاں اعداد مفرد ہوتے ہیں وہاں صرف ایک ہی سیارہ ہوتا ہے اور جس جگہ ایک سے زیادہ اعداد ہوتے ہیں وہاں سیاروں سے قِران متصور ہوتا ہے، ہم ذیل میں نقشۂ اعداد لکھ کر اُن سے جن سیاروں

کو تعلق ہو ان کا نام سامنے لکھ دیتے ہیں تاکہ ہر شخص کو اپنا عدد معلوم کرنے کے بعد سیارہ معلوم کرنے میں آسانی ہو۔

نقشہ سیارگان مع اعداد

سیارہ	عدد	سیارہ	عدد	سیارہ	عدد
شمس	۱	شمس منفی	۴	قمر منفی	۷
قمر	۲	عطارد	۵	زحل	۸
مشتری	۳	زہرہ	۶	مریخ	۹

نوٹ : نقشہ سیارگان مع اعداد جو درج کیا گیا ہے شاید آپ اس کو نہ سمجھے ہوں گے، لہٰذا ہم مثال میں خلیل احمد کے نام کے جملہ اعداد (۷۲۳) نقشہ ابجد قمری سے حاصل کئے تھے، ان اعداد کو مفرد کر کے جمع کیا تھا تو نتیجہ میں (۳) برآمد ہوا تھا، جو یہ (۳) کا عدد نقشہ ہٰذا کی رو سے سیارہ مشتری سے متعلق ہے، پس ثابت ہوا کہ علم الاعداد کی رو سے خلیل احمد کا سیارہ مشتری ہے اور یہ سیارہ ان کی عمر میں زیادہ اثر انداز رہا کرے گا۔ پس اسی طرح ہر شخص اپنے نام کا سیارہ دریافت کر سکتا ہے۔

اصول اعداد کے تحت ہر شخص کا آئینہ قسمت

ناضرین کی دلچسپی کے مدنظر اعداد کی منسوبات جو حالات زندگی یا سیرت کردار پر اثر انداز ہوتے ہیں، ان کا لب لباب لکھ دیتا ہوں تاکہ وہ سطحی طور سے اپنے حالات و عادات اور فطرت سے کچھ واقف ہو جائیں اور اگر کسی امر سے پرہیز و اجتناب کی ضرورت پڑے تو اس سے قبل از وقت باخبر رہیں، اعداد لکھ کر ان کی خاصیتیں ان کے سامنے لکھی جاتی ہیں۔ گو تاریخ ولادت و برج کے حساب سے ان حالات میں تھوڑا سا فرق بھی ہوا کرتا ہے لیکن پھر بھی بہت سی باتیں ملی جلی ہوتی ہیں جس کا تجزیہ ناظرین کو ملاحظہ فرمانے میں خود بخود ہو جائے گا۔

ف (۱) : غیرت و خود مختاری کا مادہ ہو، قوت متخیلہ زبردست ہو اور فطرتاً نئی باتوں کی تحقیقات اور قوت ایجاد موجود ہو، اپنے ذاتی اقتدار کو قائم رکھنے کے لئے پوری جدوجہد کرے۔ اپنی حیثیت سے گرتی ہوئی باتیں ناپسند ہوں، اپنے خیالات اور جذبات کا اظہار نہایت خوش اسلوبی سے کرنے کی قابلیت ہو، اگر وعظ اور لکچرار ہوں یا قانونی پیشہ سے وابستہ ہوں تو اپنے مقاصد کو بڑی دلچسپی و خوبی سے اپنی شان کو قائم رکھتے ہوئے پیش کریں گے۔ اگر قابلیت یا دولت کی بھی کمی ہو تو عوام میں اپنی حیثیت سے وقعت و اقتدار ہو۔ نام اور تذکرہ ان کا عموماً دوسروں کی زبانوں پر تعریف کے ساتھ آیا کرے۔ دشمن اور مخالفت بھی سامنے اختلاف کی جرأت نہ کر سکیں۔ قوت فیصلہ زبردست ہو، عقل و فہم کافی ہو، تعمیری کاموں کو پسند کریں، تخریبی کاموں سے نفرت ہو، اپنے خیالات کو زیادہ پوشیدہ نہ رکھ سکیں، جس کام کی ابتداء کریں استقلال کے ساتھ اس کو پورے طور سے انجام دینے کی کوشش کی جائے، ترقی اور بلندی درجات کے جذبات سے بھرے ہوں، دولت و شہرت حاصل کرنے کے لئے ہر امکانی کوشش کرتے رہیں، جس کاروبار یا شغل میں مشغول ہوں اس میں اعلیٰ درجہ کی افسری یا سرداری حاصل ہو اور کچھ لوگ بہ حیثیت ماتحت کے کام کریں، اس عدد کے لوگ زیادہ تر بلند اقبال اور نیک خصال ہوا کرتے ہیں مگر ذرا سی تنک مزاجی اور زود رنجی بھی ہوا کرتی ہے، اس عدد والے کی کامیابی اپنی قوت ارادی اور ذاتی بھروسہ سے ہوتی ہے۔

ف (۲) : خوش مزاج اور فنون لطیفہ یا خوش گوار آواز اور باجوں کے سننے کا شوق ہوتا ہے۔ اکثر سیر و تفریح کا شوق ہو اور ایسے مقامات پر جہاں اپنی طبیعت کے موافق دل بستگی ہو زیادہ شرکت کریں، اس عدد والے اچھے ایکٹر، وکیل، شاعر، یا واعظ ہو سکتے ہیں۔ اگر علم موسیقی کا شوق ہو تو اس کے ماہرین میں شمار کیا جائے۔ بچوں سے محبت زیادہ ہو، اس عدد والا شخص جس کام کی طرف رخ کرتا ہے اس میں کمال حاصل کرتا ہے۔ اگر تجارت و ترقی کی طرف رخ کرے تو اپنی حیثیت کے مطابق بلند مرتبہ ہو جائے اور اگر اس نے اپنی طبیعت پر قابو نہیں رکھا تو برائی، شراب، چوری، بدکاری اور دنیا بھر کے لغویات کی طرف مخاطب ہو سکتا ہے۔ اس عدد والے کے دشمن و بدخواہ زیادہ ہوا کرتے ہیں، اکثر عیش و مسرت کا انتظام و سامان ہوتے ہوئے بھی مغموم اور رنجیدہ خاطر ہوا کرتا ہے لیکن اپنے صبر و مستقل مزاجی سے کافی فائدہ اٹھاتا ہے اور اپنی مشکلات پر فتح حاصل کر لیتا ہے۔ دنیا کے بادشاہوں کے لئے یا بڑی بڑی مقتدر ہستیوں کے لئے یہ عدد منحوس تصور کیا جاتا ہے۔ اس عدد والے کے خیالات و عادات عموماً شریفانہ ہوتے ہیں، اپنی زندگی کو مآل اندیشی سے بسر کرنا چاہتے ہیں۔

ف (۳) : اس عدد والے کا مزاج ف (۱) سے زیادہ ملتا جلتا

ہے، کسی کی پابندی یا ماتحتی خوشی سے پسند نہیں کرتے بلکہ یہ چاہتے ہیں کہ جس شغل یا مہم میں ہوں ان کو مکمل آزادی و اختیار ہو، ہمیشہ کوشش، اقتدار و بلندی حاصل کرنے کی ہوتی ہے، دوسروں پر حکومت کرنے کا مادہ ہوتا ہے، جس کام کو کریں اس کو حسن وخوبی سے انجام دیں، حکومت کا شوق ہوا اور ان کے احکامات میں پختگی اور قابلیت کی جھلک نظر آئے، خود بھی اصول و قواعد کے پابند رہیں، قانون کا احترام کریں، امن وامان کی زندگی بسر کریں، اس عدد والے عموماً خوش اقبال اور بلند مرتبہ ہوتے ہیں، سرکاری عہدوں میں مثلاً مجسٹریٹ، افسر ضلع پولیس کے افسر اعلیٰ اگر ہوں تو بڑی کامیاب ملازمت رہے اور عوام کی ہمدردی اور پسندیدگی ان کے ساتھ ہو۔ محکمہ افواج بری یا بحری محکمہ میں ملازمت ملے تو شوق سے کرنا پسند کریں، ہر طرح سے لائق اعتماد ہوتے ہیں، اپنے اقتدار کے سامنے دوسروں کو نظروں میں کم لاگاتے ہیں، جس جلسہ وصحبت میں بیٹھیں وہاں ان کی شخصیت ممتاز ہو اور قدر ومنزلت زیادہ ہو، عیش وعشرت اور سیر وتفریح کا شوق ہو، تھیٹر اور سنیما میں زیادہ دلچسپی لیں، حسن پسندی کا خاص مادہ ہو۔

ف (۴) : اس عدد والے کی شخصیت زبردست ہو، دوسرے جو کچھ ان کے متعلق خیال کرتے ہوں ٹھیک، اس کے برعکس ان کا خیال ہو جس سے باتیں کریں، نہایت خوش کن اور دلچسپ ہوں، اپنے مخاطب کی باتوں سے ان کو اکثر اختلاف ہو، کونسل یا عدالت میں اپنی بحث دوسروں کے خیالات رد کرنے کے لئے مخالفت میں زیادہ ہو، اپنی باتوں کو منوانے کے لئے انتہائی کوشش کریں، مضبوط دلیلیں پیش کریں، دوسروں کو اپنا مخالف آپ بنائیں، ان کی بحث وتمحیص نیک نیتی سے ہو، دوسروں کو نقصان پہنچانے کا خیال نہ ہو مگر فطرتاً دوسروں سے اختلاف کریں دوران تقریر اکثر مزاج میں جرأت پیدا ہو اور آواز بلند ہو جائے ایسے لوگ قوم کے بھی خواہ اچھے لیڈر اور قابل تعریف کونسل کے ممبر ہوا کرتے ہیں۔ ان میں یہ مادّہ بھی ہو کہ زمانہ کے مروجہ قوانین اور آئین کو نہ مانیں اور اس کی مخالفت میں کوشش کریں یا معاشرتی زندگی میں اصلاح پیدا کرنا چاہیں ان کے خیالات اکثر صحیح ہوا کریں۔ ان کے قبضہ میں عموماً جائیداد یا نقد کچھ نہ کچھ رہا کرتا ہے اور اکثر اپنا روپیہ پیسہ ایسے موقعوں پر صرف کیا کرتے ہیں کہ دیکھنے والوں کو حیرت ہو جاتی ہے اور ایسے لوگ دولت حاصل کرنے کے لئے اکثر مروجہ اخلاق ومروت کے پابند نہیں رہتے جس کی وجہ سے اپنی ذلت اپنے ہی ہاتھوں خرید گے ہیں، اس لئے ایسے ناجائز خیالات سے اس عدد والے کو ہمیشہ پرہیز کرنا چاہئے اور مذہب کی پابندی دل سے اور اصول سے کرنا چاہئے۔

ف (۵) : اس عدد والے شخص بلا کسی لحاظ وخیال کے ملاقات میں دوسروں سے بے تکلف ہو کر باتیں کرتے ہیں اور تھوڑی سی ملاقات میں دیرینہ دوست واحباب کی طرف بے اعتنائی اور بے نیازی ظاہر کرتے ہیں، اس اعداد والے اکثر کثیر الملاقات ہوا کرتے ہیں، مگر ہر شخص کو سچا ہمدرد یا دوست نہیں سمجھتے ہیں اور اپنی ذات کے سوا کسی دوسرے پر خواہ اولاد کیوں نہ ہو کم بھروسہ کرتے ہیں۔ مزاج میں سیاست کا مادہ زیادہ ہوتا ہے لیکن جس کو اپنا دوست سمجھ لیتے ہیں اس پر کامل بھروسہ کرتے ہیں، مردوں کی بہ نسبت عورتوں کے سامنے اپنی قابلیت کا اظہار زیادہ کرتے ہیں، خیالات پراگندہ اور طبیعت بے چین ہوا کرتی ہے جن کا مفرد عدد ۵ ہو مگر وہ مرکب عدد جو (۲۳) سے نکلا ہو وہ نہایت سنجیدہ، قابل اعتماد ہوتا ہے اور اس کو مبالغہ اور جھوٹ سے فطرتاً نفرت ہوتی ہے، سفر میں بشاش رہا کرے، محبت اور عیش وعشرت کی زندگانی کا خواہاں ہوتا ہے۔

ف (۶) : اس عدد والے نہایت سنجیدہ مزاج، شریف طبیعت اور لائق اعتماد ہوتے ہیں، دیانت داری اور معقولیت ان کا خاص شیوہ ہوتا ہے، اس عدد والے اپنی قوم اور فرقہ کے لئے عموماً مفید ہوتے ہیں، اپنے کنبہ کی پرورش کا بہت خیال ہوتا ہے اور اپنے خاندان کے لئے ان کی مثال سنگِ بنیاد کی ہوتی ہے، ان کا اقدام تعمیری کاموں کی طرف زیادہ ہوتا ہے اور تخریبی کاموں سے پرہیز کرتے ہیں، اپنے کاروبار کو حسن وخوبی سے انجام دیتے ہیں، اپنی عزت کے ساتھ دوسروں کی بھی قدر ومنزلت کرتے ہیں، صلح وامن کی زندگی بسر کرنا انہیں مرغوب ہوتا ہے، جھگڑے فساد سے علیحدہ رہنا پسند کرتے ہیں لیکن اپنے جائز حقوق کا مطالبہ دلیری سے کیا کرتے ہیں، جب غصہ آجائے تو جلد فرو نہ ہو، جسمانی ودماغی قوت قوی ہو اور فہم وادراک زیادہ ہو، دوسرے جس کام کو انجام دینے میں عاجز ہوں یہ ان کو حسن وکمال کے ساتھ انجام دیتے ہیں۔

ف (۷) : اس عدد والے سیر وسیاحت وتبدیلی مقام کو زیادہ پسند کیا کرتے ہیں۔ علم جغرافیہ وتاریخ سے ان کو واقفیت ہوتی ہے جس

کی صورت کو ایک یا دو مرتبہ دیکھ لیتے ہیں، ان کی شکل کم بھولتے ہیں۔ فن شاعری کا شوق اور علم کلام کا ذوق ہو، سخن فہم ہوں، تصنیف و تالیف کا کام کریں تو علمی ذخیرہ میں اضافہ ہو۔ خیالات فلسفیانہ ہوں مگر تغافل سے اپنی محنت کو آپ برباد کریں، اپنی تباہی اور بربادی کا سامان، اپنی حرکت و نااہلیت کی وجہ سے آپ کریں، شرفاء کو حقیر اور کمینوں کو بلند سمجھیں۔ قوت فیصلہ ان کی غلط ہوا کرے، بظاہر عقل مند معزز اور باا ثر معلوم ہوں۔ باطنی محبت سوائے اپنے تن کے کسی سے نہ ہو، اپنے نفع کے سامنے دوسروں کو نقصان پہنچائیں اس عدد والے عموماً خوش قسمت نہیں ہوتے ہیں۔ اس عدد کی عورتوں کی شادی عموماً اپنی حیثیت سے زیادہ بلند گھرانوں میں ہوتی ہے اور زندگی بڑے چین و آرام سے گذرتی ہے۔ اس عدد والے تجارتی کاروبار کو بڑی ہوشیاری اور خوش اسلوب سے انجام دیتے ہیں، خصوصاً ایسی تجارتوں میں ان کو کثیر فائدہ ہوتا ہے جس کو دریا یا سمندر سے تعلق ہو اس عدد والے سوچتے زیادہ اور عمل کم کرتے ہیں لیکن جس وقت عمل کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں، اُس وقت حیرت انگیز کام کر جاتے ہیں، عزلت نشینی ان کو زیادہ پسند ہوتی ہے۔ دوسروں پر بھروسہ کم اور مشکوک رہا کرتے ہیں۔ دماغی محنت سے بلڈ پریشر (خون کا دباؤ) بہت بڑھ جاتا ہے یا اس سے دماغ کی رگ پھٹ جاتی ہے۔

ف(۸) : اس عدد والے کا مزاج جلد کسی کے سمجھ میں نہیں آتا اور ہمیشہ غلط فہمی ہوا کرتی ہے۔ خیالات بہت گہرے اور شخصیت زبردست ہوا کرتی ہے، اپنی زندگی میں حیرت انگیز اور معرکۃ الآراء کام کیا کرتے ہیں۔ ان کی طبیعت کا رجحان (اگر وہ اپنی طبیعت پر قابو نہ رکھیں تو) تخریبی اور خراب کاموں کی طرف ہوا کرتا ہے اور تباہ کن نتائج برآمد ہوتے ہیں ان کے کاموں میں توقف، رکاوٹیں، فطرت اور برائیاں پیدا ہوتی ہیں، ایسے لوگوں میں حب الوطنی کا جذبہ بہت کم ہوتا ہے، مطلب کے دوست اور خواہ مخواہ اپنی دیانت داری اور صاف گوئی کا لوگوں کو یقین دلاتے ہیں، غصہ جلد آ جاتا ہے مگر وہ غصہ دوسروں کے لئے مضر نہیں ہوتا، اپنی نازیبا حرکات سے لوگوں کو خواہ مخواہ اپنا مخالف بنا لیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی زندگی غیر عورتوں سے تعلقات کے باعث متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ اس عدد والے اگر اپنی طبیعت پر قابو پالیں تو عموماً خاموش نرم مزاج اور سنجیدہ ہوتے ہیں، ان کے اندرونی جذبات میں پوشیدہ جوش ہوا کرتا ہے یا تو انتہائی عروج کرتے ہیں یا ان کی زندگی غربت میں بسر ہوا کرتی ہے۔ ان کے خیالات اصلاحی ہوا کرتے ہیں، ہر چیز میں اصلاح کرنا پسند کرتے ہیں۔ اگر ان میں قابلیت ہو تو بہترین اور طاقت ور لیڈر ہوں۔ عالمگیر شہرت حاصل کریں، حکومت ان سے خوش رہے اور جذیات سلطنت میں اپنی عمر گذارتے۔ ان سے غلطیاں اکثر ہوا کرتی ہیں، مذہبی جوش اکثر مذہبی جنون کی حد تک پہنچ جاتا ہے، غم ناک اور منحوس خبریں ان کے کانوں تک اکثر زیادہ پہنچا کرتی ہیں اور اس سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ دنیا کے مشہور فاتح اکثر اس عدد والے گذرے ہیں، تجارتی کاروبار اور خصوصاً زراعت یا زمین سے ان کو فائدہ پہنچتا ہے، لائق اعتماد اور باعزت زندگی بسر کرتے ہیں۔

ف(۹) : اس عدد والے علم و ادب کا بہت مذاق رکھتے ہیں، گانا بجانا ان کو زیادہ مرغوب ہوتا ہے اور عقلی و ذہنی مادہ بھی بے حد ہوتا ہے، اس عدد والے علمی و ادبی کاموں میں بڑی شاندار کامیابی حاصل کرتے ہیں اور کافی دولت مل جایا کرتی ہے، لاٹری کا انعام حاصل کرتے ہیں۔ ان کی زندگی جدوجہد اور محنت و کوشش میں بسر ہوتی ہے، جنگ و جدل اور جھگڑے زیادہ پیش رہا کرتے ہیں، زندگی کا زیادہ حصہ جھگڑوں میں بسر ہوتا ہے، ان کی سیرت میں جلد بازی، خود اختیاری اور اپنا رہبر آپ بننے کا مادہ ہوتا ہے اور دوسروں کی نصیحت پر عمل کم کرتے ہیں۔ اس عدد والے کے دشمنوں کی تعداد کافی ہوتی ہے، زندگی میں لڑائی، جھگڑے آخری عمر تک رہا کرتے ہیں، غصہ بہت جلد آ جاتا ہے، دوسروں کے ساتھ حسد و کینہ نہیں رکھتے، دل کے صاف ہوتے ہیں، تمام عمر میں کوئی نہ کوئی چوٹ ایسی ضرور لگتی ہے کہ جس کا نشان باقی رہے یا آگ سے جلنے کا نشان باقی رہتا ہے۔ اس عدد والے کو شکار کا پرہیز کرنا چاہئے یا اپنے ہوش و حواس کو قابو میں رکھ کر بندوق چلانا چاہئے ورنہ ان کے ہاتھ سے کسی انسان کو شدید نقصان پہنچنے کا خوف ہے، اپنے دوست و احباب کے جاں نثار اور سچے دوست ہوتے ہیں، جس سے محبت ہو جائے اس کا ساتھ نہیں چھوڑتے بلکہ تازیست نبھاتے ہیں۔ اگر دولت مند ہو اور کسی سے شرکت ہو جائے اس کے ساتھ تو دیوالیہ نکل جاتا ہے، ان کو ابتدائے شباب میں شادی ضروری کر لینی چاہئے ورنہ جوانی میں ان کا سنبھلنا دشوار ہے۔ (ماہنامہ طلسماتی دنیا اگست ۱۹۷۷ء)

روحانی ڈاک

ماہنامہ طلسماتی دنیا نے گزشتہ ۲۵ سالوں میں بے شمار سوالوں کے جواب دیئے جو قوم حقائق سے واقف ہونے کے لئے بے تاب تھی اس کو حقائق سے واقف کرایا، ان کی الجھی ہوئی گتھیوں کو سلجھایا، ان کی تشنگی دور کی اور انہیں اس راستے کی رہنمائی کی جو انہیں منزل مقصود تک پہنچانے والا تھا۔ جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈوں کے بارے میں لوگ افراط وتفریط کا شکار تھے، کچھ لوگ روحانی عملیات کے بارے میں کوری جہالت اور گمراہی میں مبتلا تھے اور کچھ لوگ روحانی عملیات کی بے جا مخالفت کا فریضہ انجام دے رہے تھے، ان دونوں فرقوں کی مخالفت کرنا اور انہیں حق سے روشناس کرانا بہت ضروری تھا کیوں کہ ان دونوں فرقوں کی ہٹ دھرمیوں اور ضد بازیوں کی وجہ سے گمراہیاں مسلم معاشرے میں سینہ تان کر پھیل رہی تھیں اور لوگ اُن اکابرین کے علمی اثاثے سے بدگمان ہو رہے تھے جنہوں نے خلوص وللّٰہیت کے ساتھ اللہ کے بندوں کی بے لوث خدمت کی تھی اور جن کے تقوے اور پرہیزگاری پر ان کے دشمن بھی یقین رکھتے تھے۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا روحانی عملیات کے چہرے پر پڑے ہوئے اس گرد وغبار کو بھی صاف کیا، جس نے روحانی عملیات کو مشکوک بنا کر رکھ دیا اور جس کی موجودگی کی وجہ سے روحانی عملیات کی شفافیت بے یقینی کے دائروں میں آگئی تھی۔ رب العالمین کا فضل وکرم ہے کہ روحانی ڈاک کی عظیم خدمات کی وجہ سے لاکھوں لوگوں کی غلط فہمیاں دور ہو جائیں اور روحانی عملیات پر تبرّہ کرنے والے بے شمار لوگ تائب بھی ہوئے اور بے شمار شیخ چلیوں کو بسم اللہ کی گنبد سے باہر نکلنے کی توفیق عطا ہوئی۔ سوال وجواب کے کچھ نمونے پیش خدمت ہیں، انہیں پڑھنے کی زحمت کیجئے اور اندازہ لگایئے کہ ماہنامہ طلسماتی دنیا نے وقتاً فوقتاً کس طرح بے لاگ گفتگو سے گمراہی من چاہی توحید کا مقابلہ کیا اور کس قدر بے باکی کے ساتھ خود ساختہ پیروں اور نام ونہاد قسم کے تقوے بازوں کو آئینہ دکھانے کی جرأت کی۔

شبیر قادری

نامِ خدا پر اعتراض

سوال از: عظیم الدین عثمانی ———— مدھوبنی (بہار)

گزشتہ دن میں اپنے ایک عزیز کے یہاں کسی ضروری کام سے گیا ہوا تھا، ان کے گھر میں اردو کے بہت سارے کتب ورسائل موجود تھے، کچھ تو قرینے اور سلیقے کے ساتھ الماریوں کے اندر تھے، تو کچھ کتابیں نہایت ہی ناقدری کے ساتھ طاقوں اور چارپائی پر پڑی اپنے صاحب کی بے توجہی پر ماتم کر رہی تھیں، گفت وشنید کے بعد چارپائی سے میں نے ایک کتاب کو اٹھا کر اپنی ادبی ذوق کی تسکین کے لئے مطالعہ میں مصروف ہوگیا، مضامین تقریباً وہی تھی جو دیگر کتب ورسائل کے اندر میں نے پڑھے تھے لیکن ایک گوشہ ایسا بھی تھا جس نے مجھے چونکا دیا اور اپنی سالہائے سال کی تعلیمی محنت رائیگاں معلوم ہونے لگی، اس کتاب کے اندر میں نے ایک عجیب وغریب بات یہ پڑھی کہ لفظ ''خدا'' استعمال کرنا جائز نہیں، وجہ یہ بتائی گئی تھی کہ لفظ ''خدا'' کے اندر بوئے شرک کی آمیزش ہے، اس کے متعلق میں نے اپنے دیگر احباب ومتعلقین سے دریافت کیا لیکن سبھی نے حیرت واستعجاب کے ساتھ اپنی لاعلمی کا اظہار کیا۔

ایک روز مجھے ایک ایسے مرد سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا جو کسی زمانہ میں میرے درسی ساتھی بھی رہ چکے تھے اور جو کہ مسلکاً شافعی ہیں۔ میں نے ان سے بھی اپنے اس سوال کو دہرایا (کیا لفظ خدا کا استعمال جائز نہیں؟) تو انہوں نے اس سوال کی تائید کی، پوچھنے پر انہوں نے علت یہ بیان کی ہے۔ ''خدا'' خود آید سے ماخوذ ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ ایسی ذات جو خود بخود آئی اور آنے کا مطلب یہ ہوا کہ پہلے نہیں تھا، پھر آیا، لہٰذا ''خدا'' کے استعمال سے اللہ کی ازلیت پر چوٹ پڑتی ہے، حالانکہ میں نے بھی ان کی اس تاویلات پر کلام کیا، لیکن پھر بھی ذاتی طور پر اپنے ذہن کے اندر ایک کشمکش محسوس کر رہا ہوں، اس کے بارے میں تفصیل کے ساتھ امت کو جانکاری دیں۔

مستقل عنوان

روحانی ڈاک

حسن الہاشمی فاضل دار العلوم دیوبند

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

جواب

ہمارے خیال اس طرح کی موشگافیوں میں الجھنا اپنی زندگی کے قیمتی لمحات کو ضائع کرنے کے مترادف ہے، لیکن جب آپ نے ایک سوال کر ہی لیا ہے تو ہم جواب صرف اس نقطۂ نظر سے دے رہے ہیں کہ آپ جواب نہ دینے کو راہِ فرار نہ سمجھ لیں ورنہ ہمارے نزدیک اس طرح کی باتوں میں دلچسپی رکھنا متاعِ وقت کی بے حرمتی ہے۔

خدا کے لفظی معنی ''خود آ'' ہی ہوتے ہیں لیکن ساری دنیا اس بات سے واقف ہے کہ خدا لغوی طور پر مالک، آقا اور صاحب اختیار کو کہتے ہیں لیکن عملاً اس لفظ کا استعمال صرف اس ذات کے لئے ہوتا رہا جو اس کائنات کو پیدا کرنے والی ہے۔ جن حضرات کو اس لفظ کے معنی کی خبر نہیں وہ بھی اس لفظ کا استعمال غلطی سے کبھی اور کسی ذات کے لئے نہیں کر سکتے، یہ لفظ عرصۂ دراز سے مالک کون ومکان کے لئے اسی طرح وقف ہے، جس طرح مالک کون ومکاں کے لئے ''اللہ'' وقف ہے۔ جس طرح کوئی کسی اور کو اللہ کے نام سے پکارنے کی غلطی نہیں کرتا، اسی طرح کوئی کسی اور کو

''خدا'' کے نام سے پکارنے کی غلطی نہیں کرسکتا، جو لفظ ایک طویل عرصہ سے وحدہٗ لاشریک کے لئے استعمال ہورہا ہو اس کے بارے میں مفہوم ومعنی کی باریکیاں بیان کرنے کا مطلب ایک ایسے تردد کی ایجاد ہے جو انسان کو وسوسوں اور مخمصوں کے سوا کچھ نہیں دے سکتی۔

اللہ کے ۹۹ صفاتی نام قرآن حکیم میں بیان ہوئے ہیں، ان ناموں کے علاوہ بھی ہزاروں نام اللہ کے ہوسکتے ہیں کیوں کہ ہر صفت اللہ کی ذات سے وابستہ ہے، دنیا میں جس قدر بھی اوصاف ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کی مرہون منت ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے ہزاروں اور لاکھوں صفاتی نام ممکن ہیں، لیکن اسماء حسنیٰ کا اطلاق ان ۹۹ ناموں پر ہوتا ہے جو قرآن حکیم میں بیان ہوئے ہیں۔ ذاتی نام تو مالک کون مکان کا صرف ایک ہی ہے اور وہ ہے ''اللہ'' باقی جتنے بھی نام ہیں خواہ ان کا ذکر قرآن میں ہوا ہو یا نہ ہوا ہو، وہ سب صفاتی نام ہیں اور اللہ تعالیٰ کی کسی نہ کسی صفت کو بیان کرتے ہیں، مثلاً اسے رحیم اس لئے کہتے ہیں کہ وہ رحم کرنے والا ہے، کریم اس لئے کہتے ہیں کہ وہ کرم کرنے والا ہے، خالق اس لئے کہتے ہیں کہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا وہی ہے، رازق اس لئے کہتے ہیں کہ اپنی مخلوقات کو رزق دینے والا وہی ہے، مالک اس لئے کہتے ہیں کہ دنیا کی ہر چیز اس کی ملک ہے۔ باسط اس لئے کہتے ہیں کہ وہ ہر چیز کے اندر کشادگی پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ واسع اس لئے کہتے ہیں کہ اس کی ذات میں وسعت پیدا کرنے کی قدرت موجود ہے۔ ظاہر اسلئے کہتے ہیں کہ ہر ہر چیز میں اس کا رنگ مزاج پوشیدہ ہے اور باطن اس لئے کہتے ہیں کہ ہر ہر چیز میں اس کا نور فطرت پنہاں ہے اور اسی کو امر ربی بھی کہتے ہیں، بہر حال اللہ کے جتنے بھی صفاتی نام ہیں وہ کسی نہ کسی صفت کا اظہار کرتے ہیں۔

اللہ کے جب کسی صفاتی نام کا ذکر ہورہا ہو تو اس وقت اس کی دوسری صفت کے معنی اسی نام میں تلاش کرنا شاید درست نہیں ہے، مثلاً الف کہے کہ اللہ منتقم ہے، اس وقت جیم یہ کہے کہ اللہ تو رحیم ہے، وہ بدلہ نہیں لیتا، بلکہ وہ تو معاف کردیتا ہے حالانکہ یہ دونوں صفتیں اللہ کی ہیں۔ ایک نام میں ایک صفت کا اظہار ہے اور دوسرے نام میں دوسری صفت کا اظہار ہورہا ہے۔ اسی طرح مثلاً اللہ کو ممیت اس لئے کہتے ہیں کہ وہ مارنے والا ہے اور محی اس لئے کہتے ہیں کہ وہ زندگی عطا کرنے والا ہے، ممیت اور محی میں اللہ کی دونوں صفتیں ایک دوسرے کے بالکل ہی متضاد ہیں اور ان دونوں ناموں میں بہ ظاہر ایک صفت کا انکار ہے، جب ہم اللہ کو ممیت مانتے ہیں تو ہم اس وقت ممیت کے اندر محی کا رنگ تلاش نہیں کرتے کیوں کہ یہ دوسری صفت ہے جو دوسری صفاتی نام کا رنگ ہے۔

اب ''خدا'' کے بارے میں غور کیجئے، خدا کی جہاں اور صفات مسلم ہیں اس کی ازلیت مسلم ہے، اس کی ابدیت بھی مسلم ہے لیکن جس نام میں اس کی ازلیت کا ذکر ہو وہاں اگر ابدیت کا ذکر نہ ہو تو اس سے اس کے ازلیت والے صفاتی نام میں کوئی اشکال نہیں ہونا چاہئے۔ خدا کی ایک صفت تو یہ ہے کہ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا اور ایک صفت یہ بھی ہے کہ وہ اپنے وجود میں کسی دوسری ذات کا محتاج نہ کل تھا نہ آج ہے۔ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ نہ کوئی اس سے پیدا ہوا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، جو ذات اپنی پیدائش میں کسی دوسری ذات کی محتاج نہ ہو اگر اس کو ''خود آ'' نہیں کہیں گے تو کیا کہیں گے؟

ہمارے خیال میں اس طرح کے احساسات ایک مسلمان کو طرح طرح کے وسوسوں کا شکار کرتے ہیں اور اسلام اس طرح کی باتوں سے اپنے ماننے والوں کو روکتا ہے کیوں کہ ان باتوں سے کچھ بھی حاصل نہیں ہے۔ صدیوں سے ہمارے صدہا بزرگوں نے اللہ کو ''خدا'' کہا ہے، خدا کو کن معنی میں پکارا ہے، یہ تو وہ جانیں لیکن اللہ کے ہزاروں اور لاکھوں برگزیدہ بندوں نے اللہ کو خدا کہہ کر یہ ثابت کیا ہے کہ خدا بھی اللہ کا صفاتی نام ہے اور اللہ کو اس نام سے پکارنا خلاف روایت نہیں ہے اور اگر ہم کسی وسوسۂ منطق کا شکار ہوکر لفظ ''خدا'' کو متروک قرار دیدیں گے تو بے شمار محاورے لاوارث ہوکر رہ جائیں گے۔

مثلاً خدا حافظ، خدا ترسی، خدا خیر کرے، خدا خدا کرکے، خدا شناسی، خدا معلوم، خدا کی خدائی، خدا لگتی جیسے ہزاروں محاوروں کا کیا ہوگا جو ہم مسلمانوں کی زندگی میں پوری طرح رچ بس چکے ہیں، کیا ان محاوروں سے دامن بچالینا ممکن ہوگا؟ اور کیا ان محاوروں کا استعمال شرعاً ناجائز ہے؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا جواب تلاش کرنا اور صحیح جواب پالینا امر محال ہے، البتہ کسی کتاب میں لکھ دینا بہت آسان ہے کہ اللہ کی جگہ ''خدا'' کا استعمال ناجائز ہے۔ لکھنے اور بولنے والے اپنی زبان وقلم کو

حرکت دیتے وقت یہ بھول جاتے ہیں کہ اگر ان کے فلسفے کو دنیا نے ہضم کرلیا تو پھر کیسی کیسی بدہضمیاں اس سے پیدا ہوں گی۔ ہم لکھنے والوں کی نیت پر شبہ نہیں کرسکتے، لیکن اس طرح کے فارمولوں کو ہم روحانی صحت کے لئے مضر اور نقصان دہ سمجھتے ہیں جہاں ان فارمولوں کا ذکر ہوگا، وہاں لایعنی بحثوں، کج فکریوں اور لن ترانیوں کے سوا کچھ بھی نہیں ہوگا۔

آپ سے درخواست ہے کہ اس طرح کی باتوں کی اشاعت کروا کر امت کے اندر فتنوں کے نئے نئے دروازے کھلوانے کا ذریعہ مت بنئے، جو دروازے بند ہیں انہیں بند ہی رہنے دیں، فتنوں کے دروازے پہلے ہی سے بہت سارے کھلے ہوئے ہیں جن سے مسموم وندموم ہوائیں اسلامی قلعے میں داخل ہوکر مسلمانوں کے لئے زہر قاتل بنی ہوئی ہیں۔

فتنوں کے دروازے اور بھی اگر کھل گئے تو اس بے چاری امت کا کیا ہوگا؟ جو لفظوں کی بھول بھلیوں میں پہلے ہی سے مست ہے اور کردار وعمل سے بالکل کٹ کر رہ گئی ہے۔

جادو کی تباہ کاریاں

سوال از: محمد احسان اللہ مفتاحی ——— ممبئی

میری ایک چھوٹی سالی ہے جس کی عمر ۱۵، ۱۶ سال کے درمیان ہے، نام جہاں آراء ہے، اب سے تقریباً دو سال قبل میری سالی کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہوگئی تھی، چار دن کے اندر کئی ڈاکٹر بدلے گئے، کئی بوتل پانی چڑھایا گیا، کئی کئی مرتبہ پیٹ کا ایکسرا کرایا گیا، ڈاکٹروں کی سمجھ میں کوئی بیماری نہیں آئی، مطلب یہ کہ ڈاکٹروں نے بیماری کے نہ سمجھ میں آنے کی وجہ سے علاج کرنے سے انکار کردیا، مجبوری میں گھر لے گئے، پیٹ میں تکلیف تھی، مریض کی صحت بالکل خراب ہوگئی تھی، بچنے کی امید نہیں تھی، اس حادثہ سے دو ماہ قبل میری شادی ہوئی تھی، اتفاق سے میں گھر ہی جارہا تھا، میرے گاؤں سے خبر آئی کہ سالی کی حالت بہت خراب ہے، ڈاکٹروں نے علاج سے انکار کردیا ہے، یہ خبر سنتے ہی ہم دونوں میاں بیوی وہاں پہنچ گئے، سالی کو دیکھتے ہی میں سمجھ گیا کہ ممکن ہے اس کو کسی نے جادو کردیا ہے، پیٹ میں جہاں تکلیف تھی میں نے یہ اجازت اس کے پیٹ پر ہاتھ ڈالا تو پیٹ میں جہاں تکلیف تھی اس جگہ پر پتھر جیسا کچھ معلوم ہوا، میں نے کہا یہ کسی نے جادو چلایا ہے، اس کو کسی اچھے عالم دین سے دکھلایا جائے، میری باتوں کو سب نے مان لیا اور عالم دین کے پاس لے گئے۔ مولانا نے جانچ وغیرہ کی اور گاؤں کی ایک عورت کا مولانا نے نام بھی بتایا کہ فلاں عورت نے اس کو جادو کیا ہے۔ مولانا نے پانی وغیرہ دم کرکے دیا اور دعا تعویذ کردیا، مولانا محترم کے دعا تعویذ سے کافی حد تک فائدہ ہوا، مطلب یہ کہ بالکل ٹھیک ہوگئی لیکن بہت افسوس کی بات یہ ہے کہ ٹھیک دو سال بعد پھر وہی بات ہوگئی ہے جو پہلے تھی، معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ مولانا نے جو تعویذ دیئے تھے وہ تعویذ خود بخود گم ہوگئے ہیں۔ میری سالی نے تعویذ کہیں رکھ دیا، تعویذ گم ہوگیا، پھر وہی پریشانی ہوگئی تھی جو پہلے تھی اور جو مولانا صاحب نے دعا تعویذ کئے تھے وہ بھی نہیں ہیں، کہیں چلے گئے۔ ایک دن اتفاق سے میں وہیں تھا کہ میری سالی کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہوگئی، میں سمجھا کہ کوئی جن بھوت کا اثر ہوگیا ہے۔ میں قرآن مجید کی چند سورتیں وغیرہ پڑھ کر دم کیا، دم کیا ہوا پانی وغیرہ پلایا، پھر بھی کوئی فائدہ جلد نہیں ہوا، کان میں تیل وغیرہ ڈالنے کی کوشش کی لیکن بہت مشکل سے ایک کان میں تیل ڈال سکا، گویا کہ میں ایک گھنٹے سے زیادہ دیر تک اس کو دم کرتا رہا، دم کیا ہوا پانی وغیرہ پلاتا رہا۔ اس درمیان وہ کسی کسی وقت بہت ہنستی بھی تھی اور عجب عجب رنگ وروپ سے وہ کافی تکلیف میں تھی، اس کی تکلیف دیکھ کر گھر کے سارے لوگ پریشان تھے، پانی وغیرہ بہت مشکل سے پیتی تھی، اتنی تکلیف اس کو تھی کہ پانی بھی حلق سے نہیں جا پا رہا تھا۔ میں خود ہی اس کی کیفیت دیکھ کر دنگ رہ گیا، یہ سلسلہ لگاتار دوسرے دن بھی ٹھیک اسی وقت رات میں ہوا جس وقت پہلے دن رات میں ہوا تھا، دوسرے دن بھی میں چند سورتیں وغیرہ پڑھ کر دم کرتا رہا لیکن گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد تھوڑا سا فائدہ ہوا، دوسرے دن صبح میں اپنے گھر چلا آیا، پتہ نہیں آگے کیا ہوا۔ اس گاؤں میں کوئی مولوی نہیں ہے کہ وقتی طور پر دعا کرائی جائے، گاؤں جہالت سے بھرا ہوا ہے لیکن اصل مقصد یہ ہے کہ آپ برائے کرم کوئی ایسی ترکیب کردیں کہ میری سالی کے اوپر سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جادو کا اثر ختم ہوجائے اور اللہ کے فضل وکرم سے صحت یاب ہوجائے اور اس کی جان کسی طرح سے بچ جائے، شادی کا سارا انتظام مکمل ہوچکا ہے لیکن اس کی صحت کی وجہ سے کہیں رشتہ نہیں تلاش کیا جارہا ہے اور جو

عورت اس کو جادو کی ہوئی ہے وہ گاؤں میں ڈائن کے نام سے جانی جاچکی ہے۔ میں آپ سے یہ بھی گزارش کرتا ہوں کہ آپ اس عورت کے متعلق بھی کوئی آسان ترکیب بتائیں تاکہ اس نالائق عورت کو تباہ و برباد کیا جاسکے تاکہ سیکڑوں غریبوں کی جان بچے نیز آپ ہمیں کوئی ایسی ترکیب بتائیں کہ ہم وقتی طور پر جادو سحر، جن بھوت کے مریض کو آرام پہنچاسکیں۔

میں مولوی ہوں، پانچ وقت کی نماز اللہ کے کرم سے پابندی سے پڑھتا ہوں، فی الوقت درس و تدریس کا کام انجام دے رہا ہوں لیکن میں دعاتعویذ جھاڑ پھونک کے سلسلہ میں کچھ نہیں جانتا ہوں۔ اس معاملہ میں میں جاہل ہوں، لہٰذا آپ ہمیں فوری طور پر جادو سحر بھوت جن کے مریض کو آرام پہنچانے کے لئے ضرور بتائیں کیوں کہ میں اپنی سالی کو دم کرتے وقت بہت شرمندہ ہوا ہوں۔

برائے کرم آپ میری سالی پر رحم و کرم کرتے ہوئے کوئی ترکیب کردیں تاکہ ساری زندگی کے لئے اس کو آرام مل جائے۔ گاؤں کی جو عورت جادو کی ہے ان کے گھر والے لڑنے جھگڑنے کے لئے تیار ہیں، اس کا لڑکا حافظ قرآن بھی ہے، کیا وہ اپنی ماں کو اس حرکت سے باز نہیں رکھ سکتا۔ آپ ہمیں کوئی آسان ترکیب ضرور بتائیں تاکہ ہم ان دشمنوں کو بربادی کے گھاٹ اتار کر غریبوں کی جان بچاسکیں۔ بات آہستہ آہستہ لمبی ہوگئی ہے، ہمیں آپ کی ذات سے ایسی پوری امید ہے کہ آپ ہمارے اس خط کو مدنظر رکھ کر جواب ضرور روانہ فرمائیں گے۔ میں آپ کے اوصاف کمالات کو سن کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔

ہمیں امید ہے کہ آپ مایوس نہ کریں گے، اللہ آپ کو جزائے خیر دے آمین۔

جواب

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا جادوٹونا نمبر اسی لئے شائع کیا گیا تھا تاکہ جادو سے متاثر لوگ وقتی طور پر خود اپنا یا اپنے متعلقین کا علاج کرسکیں، بہتر ہوگا آپ طلسماتی دنیا کا جادوٹونا نمبر کہیں سے حاصل کرکے بغور اس کا مطالعہ کریں اور اس میں چھاپے گئے عملیات میں سے جس عمل کو آپ اپنے لئے آسان سمجھیں اس کو اختیار کریں۔ لیکن یہ بات یاد رکھیں، یہ وقتی طور پر بچاؤ کا طریقہ ہے، بہتر یہ ہے کہ اگر جادو اور جنات کے اثرات پرانے ہوں اور مرض حد سے زیادہ بڑھ چکا ہو تو پھر کسی مستند اور معتبر عامل سے رجوع کریں۔

عملیات کی لائن میں دھوکے بازی عام ہے، دھونی رچا کر لوگوں کو الو بنانے والوں کی تعداد زیادہ ہے، مسلمانوں کے عقیدوں سے کھیلنے والے مداری شہر شہر اور گلی گلی بیٹھے ہوئے ہیں، لیکن اچھے اور خداترس لوگ آج بھی تلاش کرنے سے مل جاتے ہیں، گوکہ ان کی تعداد کم اور برائے نام سہی پھر بھی ہر علاقہ میں آپ کو مل جائیں گے شرط یہ ہے کہ تلاش کرنے والے کی طلب سچی ہو۔

آپ نے مریض کی جو صورت حال لکھی ہے وہ سنگین ہے، اس کا علاج کوئی عامل ہی کرسکتا ہے کیوں کہ اناڑی پن کی وجہ سے مرض کے بڑھنے کا اندیشہ ہوتا ہے اس لئے اس طرح کے امراض میں کچے پکے عاملوں سے رجوع نہیں کرنا چاہئے اور نہ خود طبع آزمائی کرنی چاہئے۔

آپ اپنی سالی کو روزانہ ایک طشتری پر قرآن حکیم کی یہ آیت لکھ کر پانی سے دھوکر پلائیں۔ فَلَمَّا اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰی مَاجِئْتُمْ بِهِ السِّحْرِ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْن ط وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ لگاتار ۴۰ دن تک روزانہ ایک طشتری پر گلاب و زعفران سے لکھ کر دھوکر پلائیں اور یہ عزیمت لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کرکے اپنی سالی کے گلے میں ڈالیں۔

اُبْطُلُوْهُ اُبْطُلُوْهُ اُخْرُجُوْهُ اُخْرُجُوْهُ حَلُوْهُ حَلُوْهُ اَفْتَحُوْا اَفْتَحُوْا شَرَاهِيَاً بِعِزَّةِ اللّٰهِ يَزُوْلُ بِقُوَّةِ اللّٰهِ يَزُوْلُ كُلَّ بَأْسٍ وَبِقُدْرَةِ اللّٰهِ يُحَلُّ كُلَّ مَعْقُوْدٍ مع الطلسم ۱۰۱۔ ۲۱۱۔ ۱۱۱۔ ۲۱۱

اب رہی وہ عورت جس پر آپ کو کرنی کرتوت کا شبہ ہے تو اس کو خدا کے حوالے کردیجئے اگر وہ فی الحقیقت ظالم ہے اور یہ حرکتیں وہ کرا رہی ہے تو خدا اس سے خود نمٹ لے گا، بندے کی بساط ہی کیا ہے جو کسی سے بدلہ لینے کی کوشش کرے، اگر ہم اس طرح کے معاملات اللہ کے سپرد کردیں تو اسی میں دوراندیشی بھی ہے اور آئندہ کے لئے بچاؤ بھی۔

دشمنوں کو بربادی کے گھاٹ اتارنے کا جذبہ حرام نہیں ہے لیکن اس میں اجر و ثواب کی امید نہیں کی جاسکتی۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا خدا آپ سے راضی رہے اور آپ کی خطاؤں سے درگزر کرے تو اپنے دشمنوں کو معاف کردینے کا حوصلہ اپنے اندر پیدا کریں اور اللہ سے فریاد کریں اسی میں آپ کی، دین و دنیا کی بھلائی ہے، اسی میں اپنی حفاظت

ہے اور اسی میں اجر وثواب ہے۔

اگر آپ دشمنوں کے منصوبوں کو ناکام کرنے کیلئے ''یا مُنتَقِمُ''
۳۱۳ مرتبہ پڑھ لیا کریں (آگے پیچھے درود شریف نہ پڑھیں) تو بہتر ہے۔ اس اسم مبارک کے ورد سے دشمن کی چالیں پامال ہو جائیں گی اور ہو سکتا ہے کہ وہ کسی ایسی مصیبت کا شکار ہو جائے کہ دوسروں کو ستانے کی سزا اسے دنیا میں ہی مل جائے۔ اللہ بہت بڑا ہے، بہت قدرت والا ہے اور اپنے مظلوم بندوں کی فریاد کو سننے والا ہے، تمام معاملات و مقدمات اسی کے سپرد کردیں تو نقصان میں نہیں رہیں گے۔

جادو کی نحوست

سوال از: محمد ایوب ــــــــــ کشمیر

ٹوٹے ہوئے دلوں کی ڈھارس بندھی ہے تجھ سے
گرتوں کو تھام لینا ہے خاص کام تیرا

امید ہے کہ آپ صاحب اللہ پاک کی مدد سے خیریت سے ہوں گے، آپ کا رسالہ کئی بار نظروں سے گزرا مگر دوسرے فحش رسالوں کی بھرمار سے میں نے اس کے اندر دیکھنا تک گوارہ نہ کیا، پھر کئی مہینے گزرنے کے بعد میں نے مئی ۱۹۹۸ء کا شمارہ خریدا تو واقعی اپنی رائے پر افسوس ہوا، یہ واقعی ایک دلچسپ، مفید اور وقت کی اہم ضرورت ہے، کئی بار آپ کو خط لکھنے کے لئے قلم اٹھایا اور آج کامیابی ملی۔ میں اور میرے گھر کے افراد خانہ آج کل پریشانی کے دور سے گزر رہے ہیں، امید ہے کہ ہمارے درد کا مرہم آپ کے پاس ضرور ہوگا، ہماری دکھ بھری کہانی کچھ اس طرح سے ہے۔

میرے والدین نے ہماری پرورش ان پڑھ ہونے کے باوجود ایک پڑھے لکھے والدین کی طرح خون پسینہ ایک کرکے ہم پانچوں (۴ بھائی اور ایک بہن) کو خوب پڑھایا لکھایا، اس سے پہلے میرے والد محترم نے اپنے بھائی بہنوں کی بھی پرورش کی، ان میں سے اپنے چھوٹے بھائی کو خوب پڑھایا، وہ دوردرشن میں ایک اہم عہدے پر فائز ہیں، میرے والد نے پھر الگ رہ کر ہی ہماری پرورش کی، دوسال پہلے تک ہم بالکل خوشحال تھے، چھوٹی چھوٹی مصیبتوں کا سامنا ہم اللہ کی مدد سے کیا کرتے تھے مگر اچانک ایک بڑی مصیبت آگئی جس کو عام زبان میں جادو کہتے ہیں۔ ہمارے والد محترم کے چچا پہلے اس مصیبت میں گرفتار ہوئے پھر پیروں فقیروں کے پاس جاتے رہے اور کسی حد تک حالات قابو میں آگئے، ان ہی کے ایک پیر صاحب نے ہمیں بھی تین سال پہلے آگاہ کیا تھا کہ ہم بھی جادوٹونا کے زیراثر آگئے ہیں، ان کے مطابق اس سارے فساد کی جڑ میرے چچا گلہ خان اور ان کے افراد خانہ ہیں، وہی حسد کی وجہ سے ہم دونوں گھرانوں پر جادو کررہے ہیں، ان یعنی میرے والد محترم کے چچا پر جادوٹونا کی بات تو سمجھ میں آگئی تھی، کیوں کہ ان کے حالات ہی بتارہے تھے، مگر ہم ٹھیک ٹھاک زندگی گزار رہے تھے، اس لئے یہ بات ہمارے گلے نہیں اتری، دوسری بات یہ بھی تھی کہ ہم اس جادوئی علم سے بالکل بے خبر تھے، اس سے اس قدر تباہی ہوتی ہے، ہمارے وہم وگمان میں بھی نہ تھا، سب سے پہلے میرے بھائی عبدالرشید خان جو دوسال سے مجھ سے چھوٹے ہیں اس کا شکار ہوئے۔ مارچ ۱۹۹۷ء سے وہ اپنے آپ پر جادو ہونے کی باتیں کرنے لگا اور بہت بری حالت کی وجہ سے اپنے والدین اور گھر والوں سے جھگڑتا رہتا تھا کوئی ان کی بات کا یقین نہیں کرتا تھا، وہ خود پیروں فقیروں کے پاس جاتا رہا، گھر والوں نے ان کو زبردستی (Mental Hospital) میں بھرتی کیا، زبردستی دوائی پلاتے تھے، دونوں طرف سے علاج جاری تھا آخر وہ ایک فقیر کے پاس جاتے رہے، اللہ کے فضل وکرم سے وہ ٹھیک ہوگئے، فقیر کے کہنے پر نیاز نذر کیا، پھر اگست ۱۹۹۷ء کو میں اس سازش کا شکار ہوا، بہت زیادہ تکلیف اٹھائی، پہلے پہل ڈاکٹروں کے پاس جاتے رہے کوئی فائدہ نہ ہوا پھر پیر فقیروں کے چکر کاٹے، آخر کسی حد تک ایک سال کے بعد راحت ملی، مگر میرا بھائی عبدالرشید پھر اس سازش کا شکار ہوئے، اب تک وہ برے دور سے ہی گزر رہے ہیں، بہت روپیہ خرچ کیا، پیر فقیر حضرات کے کہنے پر بہت نیاز ونذر کیا، خود بھی صدقات دیئے مگر پوری طرح سے اس مصیبت سے ابھی تک چھٹکارا نہ ملا۔ درود نجات اور دوسرے درود پڑھے، قرآن کی روزانہ تلاوت کرتے رہے، مگر حالات پوری طرح قابو میں نہیں آئے، ایک کے بعد ایک پیر بابا کے پاس جاتے رہے، تعویذ وغیرہ بھی استعمال کئے، بہت حد تک راحت ملی، اب ایک درویش نے ہمارے گھرانے کی ذمہ داری لی ہے، اللہ پاک کی مدد سے ہی اب تک سامنا کیا، ان سے ہی رات دن اس مصیبت سے چھٹکارا ملنے کی دعائیں مانگتے رہتے ہیں۔

میرے والد محترم کے چچا نے بھی بہت روپیہ خرچ کیا، مگر وہ پانچ چھ سالوں سے یہ مصیبت جھیل رہے ہیں۔ کیا ہمارا دشمن اور یہ جادوگر اتنے طاقت ور ہیں کہ ان کا توڑ ممکن نہیں۔

ہمیں برائے مہربانی اس مصیبت سے چھٹکارا پانے کا حل بتائیں، اللہ آپ کو اس کا اجر عظیم دونوں جہاں میں عطا کرے گا۔ کئی تعویذ وغیرہ ہم نے نکالے بھی مگر ابھی تک چین کا سانس لینے کا موقع نہ مل سکا، سنا ہے کہ اہل تشیع (شیعہ پیروں) کا ہی یہ کام ہے، کیوں کہ میرا چچا گلہ خاں ان ہی کے پاس جاتا ہے، مہربانی کرکے اس کا ایسا زوردار حل بتائیں تاکہ ہمارے حالات جلد از جلد سدھر جائیں جس کسی کی بھی یہ کارستانی ہو، ہے تو یہ یزیدی کام میرے خیال سے حسینی کی کارستانی نہیں ہوسکتی کیوں کہ شیعہ یا سنی جو بھی یہ کام کرے گا وہ شیطان کی نسل سے ہی ہوسکتا ہے۔

کئی سالوں سے ہم دوسری جگہ مکان بنانے کی سوچ رہے تھے، کچھ لوگوں نے مکان بدلنے کے لئے کہا، کئی لوگوں نے ہجرت کرنے کو کہا، اب اس سال ہم اپنے ہی گاؤں میں دوسری جگہ مکان بنانے کی سوچ رہے ہیں۔

مہربانی کرکے یہ بھی بتادیں کہ دوسری جگہ مکان بنانے سے ہمارے حالات کس حد تک سدھر سکتے ہیں، ہم نے اپنے حصہ کا مکان وصحن اپنے چچا گلہ خان کو ہی بیچ دیا تاکہ ہم اس مصیبت سے چھٹکارا پاسکیں۔

جواب

قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ جنات بھی گھر گھر میں گھس جائیں گے اور جادوٹونا بھی ایک ایک گھر کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا، مسلم سماج خاص طور پر جادوٹونے کا شکار ہے اور مسلمان ایک دوسرے کے خلاف جادو کرارہے ہیں، جب کہ جادو اسی طرح حرام ہے جس طرح شراب نوشی اور سودخوری حرام ہے بلکہ جادو اکثر کفروشرک تک پہنچادیتا ہے۔ اللہ اپنی حفاظت فرمائے، شیطان لعین نے مسلمانوں کے اعمال کا ستیاناس تو کیا ہی تھا، اب وہ عقائد پر ضرب کاری کررہا ہے اور اچھے بھلے لوگ جو بہ ظاہر اپنے احوال وآثار سے مسلمان نظر آتے ہیں، جادو اور کرنی کرتوت میں بری طرح مبتلا ہیں۔

بہتر تو یہ ہے کہ اس طرح کی نحوستوں سے نجات پانے کے لئے آپ کسی مقامی معالج سے رجوع کریں تاکہ علاج کے دوران وہ آپ کی کیفیات کو دیکھتا رہے اور علاج میں مناسب تبدیلیاں کرتا رہے، کیوں کہ جنات اور جادوزدہ لوگوں کا جب علاج کیا جاتا ہے تو مریض پر مختلف کیفیات طاری ہوتی ہیں اور بروقت اس کیفیت کو سمجھنا اور اس کا کوئی مناسب تدارک کرنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں۔ اسے ایک عامل ہی سمجھ سکتا ہے اور وہی کوئی مناسب اقدام اس کے تدارک کا کرسکتا ہے۔

جب تک آپ کا رابطہ کسی عامل سے نہ ہو تب تک آپ سورۂ فاتحہ اور قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتیں اور سورۂ عبس پڑھ کر پانی پر دم کرکے گھر کے سارے افراد کو یہ پانی پلائیں اور ایک ایک تسبیح روزانہ گھر کا ہر فرد "سَلَامٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم" کی پڑھتا رہے، بارش اور دریا کے پانی سے اگر غسل کرلیا جائے تب بھی جادو کا زور ختم ہوجاتا ہے اور کم سے کم اس کی شدت تو باقی نہیں رہتی، لہٰذا کبھی کبھی یہ اہتمام بھی کریں، اس میں کچھ پڑھنے پڑھانے کی ضرورت نہیں ہے، اگر بارش کا پانی یا دریا کا پانی جمع کرنا ممکن نہ ہو تو بیری اور پیپل کے ۴۲ عدد پتے لے کر انہیں پانی میں پکائیں، پھر اس پانی سے سحرزدہ لوگوں کو نہلائیں، اس سے بھی جادو کی شدت میں انشاء اللہ کمی پیدا ہوگی۔

ان فارمولوں اور ان جیسے فارمولوں پر عمل کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ عاملین سے بے نیاز ہوگئے، بلکہ ان پر عمل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ وقتی طور پر آپ کو کچھ سکون مل جائے گا اور آپ جادو کی مزید تباہ کاریوں سے کسی حد تک بچے رہیں گے لیکن پوری طرح ان نحوستوں سے نجات پانے کیلئے باقاعدہ کسی اچھے عامل سے رجوع کرنا عین دانشمندی ہے، اکثر یہ ہوتا ہے کہ جب جادو وغیرہ سے انسان پوری طرح تباہ ہوجاتا ہے تب جادو کا قائل ہوتا ہے اور بقول شخصے "جب چڑیا چگ گئی کھیت تو اب پچھتاوے سے کیا حاصل؟" کے مصداق جب آنکھ کھلتی ہے اور اپنی غفلت پر شرمندگی اور پچھتاوا بھی ہوتا ہے تو پھر کچھ حاصل نہیں ہوتا، اگر ہم اللہ تعالیٰ کو قادرِ مطلق مانتے ہوئے اور اس سے لولگاتے ہوئے اسبابی طور پر جسمانی اور روحانی علاج کی طرف بھی متوجہ رہیں تو یہ نہ خلاف عقل ہے نہ خلاف عقیدہ۔ تدبیر اور تدارک کے لئے آپ خود کوشش کیجئے، میں نے رہنمائی کردی ہے اور دور بیٹھ کر میں صرف یہ دعا ہی کرسکتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جادو کے وبال سے نجات دے اور آئندہ کے لئے بطور خاص

آپ کی اور آپ کے متعلقین کی حفاظت فرمائے آمین۔

اپنی خامیوں کا علاج

سوال از: (نام مخفی رکھنے کی فرمائش)

میں بچپن سے تیز ضدی اور اکڑی مزاج ہوں، معمولی باتوں پر سر پر آسمان اٹھاتی ہوں، بات بات پر روٹھنا بچوں کو مارنا، کوسنا، برے القاب دینا، بے عزتی کرنا، میرا عمل ہی بن گیا ہے۔ میں ذراسی معمولی بات برداشت نہیں کرپاتی ہوں، نہ ہی شوہر کے دکھ سکھ میں کام آتی ہوں، نہ اس کے ساتھ اخلاق سے پیش آتی ہوں، وہ مجھ سے پھر بددل ہوتے ہیں، میں اپنے ہمسایوں سے رشتہ داروں سے رشتہ جوڑنے کے باوجود خود بخود کٹ جاتی ہوں، لاکھ کوشش کرتی ہوں لیکن ہر ایک مجھ سے دور ہوتا جارہا ہوں، نماز روزہ، تلاوت، تسبیحات کی طرف دل مائل نہیں ہوتا ہے، میں بار بار بدلنے کی کوشش کرتی ہوں لیکن الٹا ہی اثر ہوتا ہے۔

میرے دونوں گردوں میں اکثر درد رہتا ہے، مہربانی کرکے اپنی بیٹی کے لئے سہل آسان سا کوئی عمل عطا فرمائیں جس سے تیز مزاج، غصہ، روٹھنا وغیرہ دور ہوجائے، میں شفیق اور رفیق بن جاؤں۔ نمازی، تلاوت، تسبیحات کا ذوق وشوق ہو، تمام رشتہ دار، ہمسایوں سے پھر جڑ جاؤں (جب کہ تمام رشتہ داروں اور ہمسایوں نے ہم سے منہ پھیرا ہے) میری صحت بھی ٹھیک رہے۔

میرا اعداد اور اسم اعظم کیا ہے، جو میں ہمیشہ پڑھوں، آپ کی مہربانی ہوگی۔ آپ قبلہ کی مہربانی ہوگی۔ قریبی شمارہ میں جواب دیدیں، نام و پتہ شائع نہ کرکے مشکور رہنے کا موقع دیدیں۔

اگر کوئی غلطی یا بے ادبی ہوئی ہوگی تو معاف کریں۔

جواب

جب کسی انسان کو اپنی خامیوں اور کوتاہیوں کا اعتراف ہوتو پھر اس کی اصلاح بہت آسان ہے، اصلاح ان انسانوں کی نہیں ہوپاتی، جنہیں اپنی خامیوں اور غلطیوں کا اندازہ نہیں ہوتا، جو لوگ اپنی خامیوں کو خوبیاں سمجھتے ہیں اور اپنی حماقتوں کو دانش مندی کا نام دیتے ہیں، ان کی اصلاح عمر بھر نہیں ہوپاتی، لیکن جو لوگ اپنی کمزوریوں کو کمزوری ہی سمجھتے ہیں اور اپنی لغزشوں کو تاویلات کا سہارا لے کر انہیں اچھائیاں قرار نہیں دیتے، ان کا سدھار جلدی ہوجاتا ہے۔

خوشی کی بات ہے کہ تم ان لوگوں میں سے ہو جو اپنی خرابیوں اور اپنے مزاج کی کمزوریوں کا اعتراف کرتے ہیں اس لئے تمہیں انشاء اللہ جلد ہی ان خرابیوں اور خامیوں سے نجات مل جائے گی۔

تمہارا نام ف سے شروع ہوتا ہے اور ف آتشی حرف ہے، جن مردوں اور عورتوں کا نام ف سے شروع ہوتا ہے ان میں غصہ اور جھلاہٹ لازماً ہوتی ہے، ایسے لوگ بہت جلد آپے سے باہر ہوسکتے ہیں اور غصہ میں کچھ بھی کرگزر سکتے ہیں، تمہارا نام بھی چوں کہ اسی حرف سے شروع ہوتا ہے اس لئے تمہیں غصہ کا آجانا اور بات بات پر جھلاہٹ پیدا ہوجانا کوئی خلاف توقع بات نہیں ہے، لیکن تمہاری دوسری عادت جو لوگوں سے کٹ جانے کی اور ان سے بیزاری کی عادت ہے، یہ یقیناً زیادہ بری ہے، لیکن اس کی اصلاح اور سدھار کا یقین اس لئے ہے کہ تم خود ان برائیوں سے پیچھا چھڑانا چاہتی ہو۔ تمہیں کرنا صرف یہ ہے کہ تم لوگوں سے کٹ جانے، ان سے الجھنے اور ان سے روٹھنے اور لڑنے کے نقصانات پر غور کرو، اگر تم نے سنجیدگی سے اس بات پر غور کیا تو تمہیں خود ہی اندازہ ہوجائے گا کہ زندگی کا جو مزا لوگوں سے بنائے رکھنے میں ہے وہ لطف لوگوں سے بگاڑ کر رہنے میں نہیں ہے، یہ مختصر سی زندگی محبت، اخلاق، حسن معاملات اور ملنساری میں گزر جائے تو اچھا ہے، چار دن کی زندگی میں سے اگر دو دن روٹھنے میں اور دو منانے میں گزر گئے تو انسان کو روٹھ منائی کے سوا کیا ملا؟ اچھا انسان وہ ہوتا ہے جو دوسروں سے محبت کرے اور دوسرے اس سے محبت کریں، جو اہل دنیا سے بیزار ہو اور اہل دنیا اس سے بیزار ہوں تو یہ اچھے انسان کی علامت نہیں ہے۔

ایک حدیث میں بھی یہ آتا ہے کہ اچھا مسلمان وہ ہے جو لوگوں سے الفت کرے اور لوگ اس سے الفت کریں، اگر تم لوگوں کے ساتھ حسن سلوک، ہمدردی اور احسان کا معاملہ کرنے کا تہیہ کرلوگی تو رفتہ رفتہ تمہارے دماغ سے یہ بات نکل جائے گی کہ کون اچھا ہے اور کون برا، کون ہمدردی کا مستحق ہے اور کون نہیں؟ ہمارا رب سب کے لئے یکساں مہربان ہے، وہ بارش برساتا ہے تو سبھی کے لئے برساتا ہے۔ آپ دیکھتی ہوں گی کہ جب باران رحمت برستی ہے تو اس سے نمازیوں کے کھیت بھی فائدہ اٹھاتے ہیں اور بے نمازیوں کے کھیت بھی، نیک لوگ بھی اس سے استفادہ

کرتے ہیں اور بدکار لوگ بھی، بارش مسلمان کے کھیت میں بھی برستی ہے اور کافر ومشرک کے کھیت میں بھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت وہمدردی کو کبھی محدود نہیں کیا ہے، وہ رب المسلمین نہیں ہے، وہ رب المحسنین بھی نہیں ہے بلکہ وہ رب العالمین ہے، وہ اچھے برے ہر انسان کا رب ہے اور ہر انسان کی ضرورت پوری کرتا ہے اور ہر انسان کے ساتھ ہمدردی کا برتاؤ کرتا ہے، ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اللہ کے رنگ کو اپنائے اور اپنے مزاج کو اللہ کے مزاج میں ڈھالنے کی کوشش کرے اور سب کے ساتھ حسن سلوک اور حسن اخلاق کا معاملہ کرے۔ اگر تم بھی ان فلسفوں پر غور کروگی تو تمہارے دل سے رفتہ رفتہ یہ بات نکل جائے گی کہ کون رشتے دار ہمدردی کا حق دار ہے اور کون نہیں اور جب یہ بات تمہارے دل سے نکل جائے گی تو تم سب کے لئے بارانِ رحمت کی طرح یکساں ہمدردی کرنے والی بن جاؤ گی اور جب خود بے مثال ہوجاؤ گی تو دنیا بھی تمہارے لئے سراپا محبت بن جائے گی اور تمہاری عزت واحترام کے سلسلے عام ہوجائیں گے۔ جب انسان محبت کی معراج حاصل کرلیتا ہے تو اس کے دل سے گھٹیا باتیں اور لوگوں کی اچھائی برائی کا فرق مٹ جاتا ہے اور وہ اللہ کی تمام مخلوقات کو یکساں اہمیت دینے لگتا ہے، اس کے دل میں نہ خوشی سے احساس خوشی ہوتی ہے، نہ غم سے احساسِ غم، وہ انسانیت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوجاتا ہے، جہاں رضا وتسلیم کا قانون چلتا ہے، شکوے، گلے اور طعنے بازی کا نہیں۔

ایک شاعر نے کہا تھا۔

خوشی خوشی میں نہ غم میں ہے کچھ ملال مجھے
بنادیا ہے محبت نے بے مثال مجھے

جب تم لوگوں سے محبت اور خدمت کرتے کرتے انسانیت کے اس اعلیٰ مقام پر پہنچ جاؤ گی تو دل کی دنیا چاند اور سورج کی طرح اجلی ہوجائے گی اور دل کا اُجلا ہوجانا ہی محبت کی معراج ہے اور ایمان کا عروج۔ تم بار بار اپنے رب سے یہ دعا کیا کرو کہ اے رب العالمین جس طرح تو نے میری صورت کو اچھا بنایا ہے اسی طرح تو میری سیرت کو بھی اچھا بنادے اور میرے دل میں تمام رشتہ داروں کی، غیروں کی اور اپنی کل مخلوقات کی محبت پیدا کردے، میں سب کو عزیز ہوجاؤں اور سب مجھے عزیز لگنے لگیں، جب یہ دعا کروگی تو انشاء اللہ ضرور قبول ہوگی، دل میں نکھار اور سدھار آئے گا تو عبادت وریاضت پر بھی طبیعت مائل ہوگی اور مخلوق کا درد بھی تمہارے دل میں مچلنے لگے گا اور تم خدا کے برگزیدہ بندوں میں شامل ہوجاؤ گی۔ تم روزانہ ۴۸۹ مرتبہ یافتاح پڑھا کرو، اللہ کا یہ صفاتی نام تمہارے لئے اسم اعظم کی حیثیت رکھتا ہے، روزانہ صبح ایک گلاس پانی پر سات مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھ کر دم کرکے پی لیا کرو، اس عمل کو ۲۱ دن تک کرنا، انشاء اللہ گردے کے درد سے نجات مل جائے گی۔

اچھے عامل کی تلاش

جمال از: جمال اختر عاصی ——— کانپور

مزاج اقدس میں عرض خدمت یہ ہے کہ ''صنم خانۂ عملیات'' کتابی شکل میں کب تک اشاعت پذیر ہوگی۔

اگر ''صنم خانۂ عملیات'' کتاب شائع ہوچکی ہے تو برائے کرم اپنی پہلی فرصت میں اس کی قیمت لکھئے تاکہ وہ کتاب فوری طور پر منگوائی جاسکے، مرض کی تشخیص کے لئے جو نقش آپ کے ادارہ کی جانب سے روانہ کیا جاتا ہے اس کا کیا ہدیہ آپ نے رکھا ہے، برائے کرم مطلع فرمائیں۔

آپ کے والد محترم جناب محمد ہاشم صاحبؒ جیسے کوئی عامل اگر آپ کی نگاہ میں ہوتو مہربانی فرماکر مجھے ان کا پتہ فراہم کرنے کی زحمت گوارہ فرمائیں کیوں کہ میرے ایک دوست جناب سید نور الحسن صاحب کے گھر میں آسیب کی بھرمار ہے، عاملین صاحبان کے عملیات سے کوئی فائدہ نہیں ہورہا ہے، روپیہ پیسہ پانی کی طرح بہا رہے ہیں، آسیب کا غلبہ پورے گھر پر تسلط ہے۔ اس سلسلہ میں آپ ہی کچھ مدد کرسکتے ہوں تو ضرور بالضرور کیجئے۔

جواب

صنم خانہ عملیات کی پہلی جلد انشاء اللہ بہت جلد منظر عام پر آجائے گی اور اللہ پر بھروسہ کرکے یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ کتاب فی الحقیقت روحانی عملیات کی سب سے بڑی کتاب ثابت ہوگی۔ اس کتاب کی قیمت کا ابھی سے اندازہ لگانا مشکل ہے، ابھی تو یہ بھی اندازہ نہیں ہوسکتا کہ پہلی جلد میں کتنے صفحات ہوں گے اور اس کی طباعت پر کتنی لاگت آئے گی۔

مرض کی تشخیص کا جو نقش روحانی مرکز سے دیا جاتا ہے اس کا ہدیہ ایک ہزار روپے ہے، یہ نقش صرف عاملین کو روانہ کیا جاتا ہے،

غیر عاملین کو کسی قیمت پر نہیں دیا جاتا، کیوں کہ اس نقش سے انہیں کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

میرے والد اپنے وقت کے بزرگ بھی تھے اور عامل کامل بھی۔ گزرے ہوئے جیسے لوگوں کی تلاش تو بہت دشوار ہے کیوں کہ اس دنیا سے جب کوئی اچھا انسان چلا جاتا ہے تو پھر تا قیامت اس کی جگہ پُر نہیں ہو پاتی، لیکن اس کے باوجود دنیا بھی اچھے انسانوں سے خالی نہیں ہوتی۔

روحانی عملیات کے نام پر ہزاروں قسم کے دھوکہ وفریب کے باوجود ابھی بھی دنیا اچھے اور قابل اعتماد عاملین سے بالکل ہی محروم نہیں ہے، تلاش کرنے سے اچھے عامل آپ کو کانپور میں بھی مل جائیں گے اور اگر کبھی ہمارا کانپور آنا ہوا تو ہم بھی آپ کے مسائل حل کرنے کی کوشش کریں گے۔ آپ نے سید نور الحسن کے مکان میں اوپری اثرات کا ذکر کیا ہے، حیرت ہے کہ کئی عاملوں کے علاج کے باوجود اثرات ختم نہیں ہو سکے، یوں تو ٹھیک کرنے والی ذات اللہ ہی کی ہے لیکن جب علاج کرایا جاتا ہے تو اس کا کچھ تو اثر ظاہر ہونا چاہیے، بالکل بھی فائدہ نہ ہونے والی بات حیرتناک ہے اور اندوہناک بھی ہے۔

اس سلسلہ میں ہمارا ایک مشورہ ہے کہ سید نور الحسن کے مکان میں چالیس روز تک سورۂ بقرہ کی تلاوت کرائیں اور روزانہ ایک جگ پانی میں دم کر کے گھر کی سب دیواروں پر یہ پانی چھڑکیں اور رات کو گھر کے چاروں سمتوں کی طرف رخ کر کے اذان دیں، اتنی آواز کے ساتھ کہ گھر میں موجود لوگ سن لیں، انشاء اللہ ان دونوں عمل ہی کی برکت سے اثرات رفع ہو جائیں گے۔ اگر اثرات رفع نہ ہوں تو پھر کسی عامل سے رجوع کریں، آپ اچھے عامل کی تلاش سنجیدگی کے ساتھ کریں گے تو اچھے عامل تک پہنچنے میں دیر نہیں لگے گی، ہر جگہ ہر علاقہ میں بے غرض اور بے لوث خدمت خلق کرنے والے بھی ہیں لیکن تلاش کرنے کے لئے تھوڑی سی زحمت تو برداشت کریں جب تلاش کرنے سے خدا بھی مل جاتا ہے تو اچھا عامل کیوں نہیں مل سکتا؟

تصویر اور رحمت کے فرشتے

سوال از: سلیم یزدانی ـــــــــ بارہمولہ کشمیر

آپ جو تصویریں ٹائیٹل پر چھاپتے ہو ان کے ناجائز ہونے میں کوئی شک نہیں۔ ہماری مسجد کے امام صاحب کا کہنا ہے کہ طلسماتی دنیا جس گھر میں ہوگا اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آئیں گے کیوں کہ جہاں تصویر اور کتا ہوتا ہے وہاں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

کیا ہمارے امام صاحب کی بات درست ہے؟ برائے مہربانی اس پر روشنی ڈالیں اور اگر یہ بات درست ہو تو تصویروں کے سلسلہ کو بند کریں۔

جواب

تصویر کی ممانعت کا ہمیں بھی علم ہے لیکن اس کی ممانعت کی بنیادی وجہ کو یکسر نظر انداز کر کے شور مچانا اور واویلا کرنا شاید اسلامی روش نہیں ہے اگر یہ مان لیا جائے کہ تصویر خواہ کسی بھی طرح کی ہو اس کا گھر میں رکھنا یا جیب میں رکھنا حرام ہے اور جہاں تصویر ہوگی وہاں رحمت کے فرشتے ہرگز ہرگز داخل نہیں ہوں گے تو پھر بڑی مشکل پیدا ہو جائے گی اور کوئی جگہ ایسی نظر نہیں آئے گی جہاں سے رحمت کے فرشتے کوچ نہ کر گئے ہوں۔ حد یہ ہے کہ بیت اللہ کے اندر بھی فرشتے موجود نہیں رہیں گے اور مسجدوں میں بھی رحمت کے فرشتوں کو تلاش کرنے کے بعد مایوسی ہوگی اس لئے کہ نمازیوں کی جیبوں میں اور حاجیوں کی پیٹی میں جو روپے اور ریال ہوتے ہیں ان پر تصویریں چھپی ہوتی ہیں اور آپ نے ایسا کوئی نمازی یا حاجی نہیں دیکھا ہوگا جو نماز اور طواف سے پہلے اپنی جیب کو خالی کر دے۔

ہر نوٹ اور سکے پر تصویر بنی ہوئی ہے، اگر ہم یہ مان لیں گے کہ ہر قسم کی تصویر کی موجودگی سے رحمت کے فرشتے بھاگ جاتے ہیں تو پھر یہ بھی تسلیم کر لیجئے کہ دنیا کے مقدس ترین مقامات بھی رحمت کے فرشتوں سے اس وقت محروم ہیں۔

صحیح بات یہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جن تصاویر کی ممانعت فرمائی تھی وہ تصاویر بت پسندی کے شبہات پیدا کرنے والی تھیں لیکن فقہائے نے اسی کے پیش نظر ان تصاویر کو بھی ناجائز قرار دیا ہے جو عریاں ہوں اور شہوانی قوتوں کو برانگیختہ کرنے والی ہوں۔ مذہب اسلام ساری دنیا کے انسانوں کے لئے مبعوث ہوا ہے اور ہر جگہ اس کا قانون یکساں ہے۔ جب سعودی عرب کے علماء نے ان تصاویر سے ممانعت کی پابندی ہٹالی ہے جو عریاں نہ ہوں تو پھر ہندوستان کے علماء اور فقہاء کو انگلی اٹھانے کا کیا حق ہے؟

بیت اللہ اور مسجد نبویؐ میں ٹی وی کے کیمرے فٹ ہیں اور نمازوں کے پروگرام ٹی وی پر نشر کرتے رہتے ہیں اس کے علاوہ وہاں کے سکوں اور نوٹوں پر بادشاہ کی تصویر بنی ہوتی ہے جس پر کسی عالم اور فقیہ کو کوئی

اعتراض نہیں ہے، تو پھر ہندوستان کے لوگ ہی اتنے حساس کیوں ہیں کہ انگلیاں اٹھائے بغیر نہیں رہتے۔ بات صرف یہ ہے کہ یار لوگوں کو اعتراضات کی عادت پڑی ہوئی ہے، اپنی آستینوں میں مختلف بت رکھنے والے بھی تصاویر پر نکتہ چینی کر کے خوش ہو جاتے ہیں کہ انہوں نے توحید وسنت اور پرہیزگاری کا حق ادا کر دیا ہے۔

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان قومیت کے بت، علاقہ پرستی کے بت، زبان ونسل کے بت اور خواہشات کے بتوں سے بیزاری کا اظہار کرے، ہزاروں بتوں کو آستینوں میں لئے پھرنے والے لوگ بھی جب تصاویر پر انگلی اٹھاتے ہیں اور بے سوچے سمجھے اعتراضات کی جگالی کرتے ہیں تو تکلیف ہوتی ہے۔

طلسماتی دنیا پر جو تصاویر چھپ رہی ہیں وہ نظر آنے والی مخلوقات کی تمثیلات ہیں اور ان کی طباعت میں ایک حکمت عملی بھی پیش نظر ہے پھر بھی اگر کسی کو یہ اچھی نہ لگیں تو ٹائٹل پر کاغذ چڑھا کر رسالے کی معنویت سے فائدہ اٹھانا چاہئے لیکن علم وعمل سے فیضیاب ہونا جن کی تقدیر میں لکھا نہ ہو تو وہ وجہ کچھ بھی بنے محروم ہی رہتے ہیں اور جو لوگ تصاویر پر اعتراض ازراہ خلوص کرتے ہیں، ان سے ہم متعدد بار یہ عرض کر چکے ہیں کہ رفتہ رفتہ ہم ان تصاویر سے کنارہ کشی کر لیں گے کیوں کہ تصاویر کی اشاعت ہمیں بھی پسند نہیں۔

حیرت کی بات ہے کہ امت مسلمہ ان خرابیوں پر ادنیٰ بھی توجہ نہیں دیتی، جن میں نیک وبد سب مبتلا ہیں اور جو ایمان واسلام کے لئے زہر قاتل ہیں، جھوٹ، غیبت، تہمت تراشی، بے ہودہ گوئی، خیانت، بددیانتی، سودخوری، شراب نوشی، بدکرداری، حسد، کینہ پروری، گھمنڈ، نسل پرستی، شرک وبدعات، ماں باپ کی نافرمانی، بڑوں کی بے عزتی وغیرہ جیسے ہزاروں گناہوں میں چھوٹے بڑے اور نیک وبد سبھی مبتلا ہیں۔ اس جانب نہ توجہ ہے، نہ کسی کو احساس، نہ کسی کو اصلاح کی فکر اور نہ جذبہ تبلیغ، لیکن چھوٹے چھوٹے مسئلوں میں بڑی بڑی باتیں کرنا بھی کا ایک عام ساوطیرہ بن گیا ہے، جو فتنہ انگیزی کا بھی باعث بن جاتا ہے۔

طلسماتی دنیا خاموش طریقہ سے دین کی تبلیغ میں مصروف ہے اور اس تصویر والے رسائل سے اللہ کی بندوں کی جتنی اصلاح ہوئی اتنی اصلاح غیر تصاویر والے رسائل نہ کر سکے کیوں کہ ان رسائل کی پہنچ اللہ کے ان بندوں تک نہیں ہے جو دنیاداری اور ضلالت کا شکار ہیں، جو لوگ پہلے ہی سے محتاط زندگی گزار رہے ہیں طلسماتی دنیا کے صاف ستھرے مضامین ان کی تشفی کے لئے کافی ہیں لیکن جو لوگ عریاں رسائل اور فحش کتابیں پڑھنے کے عادی ہو چکے تھے، طلسماتی دنیا نے انہیں اپنی طرف متوجہ کرنے کے لے ہیبت ناک قسم کی تصاویر شائع کیں اور اس کا خاطر خواہ نتیجہ برآمد ہوا، پھر بھی اگر ان تصاویر کو ازراہ احتیاط پسندیدگی کی نظروں سے دیکھے تو اس میں کوئی شکایت کی بات نہیں، لیکن طلسماتی دنیا کی ساری مصلحانہ تحریک کو نظر انداز کر کے صرف تصویروں کی مخالفت کرنا بغض وحسد کی علامت ہے اور اس بات کی علامت ہے کہ معترض مصلح نہیں بدخواہ ہے اور امام مذکور کا یہ فرمانا کہ جس گھر میں ایسے رسالے ہوتے ہیں وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مفہوم کو نہ سمجھنے کی علامت ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ازراہ ذوق کتا پالنے کو منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ جہاں کتا ہوتا ہے وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے لیکن اپنے گھر کی حفاظت کے لئے فقہاء نے کتا پالنے کی اجازت دی ہے اگر ہر جگہ کتے کی وجہ سے رحمت کے فرشتے رخصت ہو جایا کرتے تو پھر فقہاء کسی بھی صورت میں کتا پالنے کی اجازت نہ دیتے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی بھی فرمان کی گہرائی میں پہنچے بغیر کسی بھی مسئلے میں آخری فیصلہ سنادینا نئے نئے مسائل کو جنم دیتا ہے اور اس سے بحث کے نئے نئے دروازے کھلتے ہیں۔

اگر تصاویر اس درجہ حرام ہیں کہ یہ جہاں بھی ہوں گی رحمت کے فرشتے وہاں سے بھاگ جائیں گے تو کم سے کم اسلامی ممالک کے نوٹ اور سکے پر انسانوں کی تصاویر نہیں ہونی چاہئیں تھیں، آج ہندوستان کے ہزاروں لاکھوں اللہ سے ڈرنے والے لوگ جب نماز پڑھتے ہیں ان کی جیبوں میں نوٹ موجود ہوتے ہیں اور ان پر گاندھی جی کی اور اشوک وغیرہ کی تصاویر ہوتی ہیں۔ تو کیا ہم یہ سمجھ لیں کہ کسی کی بھی نماز قبول نہیں ہوتی؟ اور کسی مسجد میں بھی اب رحمت کے فرشتے موجود نہیں ہیں؟ ہمارے خیال سے اگر فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودہ دور میں مناسب تاویل نہیں کریں گے تو بے شمار الجھنوں کا سامنا کرنا پڑے گا اور پاسپورٹ اور شناختی کارڈ جیسی چیزیں بھی ممنوع قرار پائیں گی۔

حضرت کاتب بھی انسان ہیں

سوال از: نور احمد ـــــــــ کرنول

دیگر عرض گزارش یہ ہے کہ ایک ماہ پہلے مارچ کا رسالہ صفحہ ۸۴ دیکھ کر ایک کور میں خود کا پتہ لکھا ہوا نکلا، نیلا لفافہ لکھا تھا، اس کے بعد ۹۷۔۵۔۱، اور ایک داشت کے تحت کارڈ ۹۷۔۷۔۲۸۵ کو لکھا تھا پھر جواب ندارد، خیر نومبر ۹۷ء کے رسالہ میں ایک غلطی آپ کے رسالہ میں صفحہ ۴ پر مربع نقش ۶۶ کا تھا اور کونے میں ۷ لکھا گیا تھا، اس کو درست کرلیا ۱۰ انمبر ڈال کر۔ دوسری غلطی جنوری کے رسالہ میں صفحہ ۶۷ جس میں لکھا ہے کہ ۲۳ ر نومبر سے ۲۱ ر دسمبر کی پیدائش کے لوگوں کی جنوری اور فروری ۹۸ء کی مبارک اور غیر مبارک تاریخ کو لکھی ہوئی ہے وہ غلط ہے، مبارک تاریخ اور غیر مبارک تاریخ یکساں ہے، کوئی فرق نہیں ہے۔

براہ کرم غلطی درست کر کے میرے انلینڈ میں جواب روانہ کریں اور پچھلے خطوط کا بھی جواب دیں تو عین نوازش ہوگی۔

جواب

کتنی بھی احتیاط برتو پھر بھی کوئی نہ کوئی بھول باقی رہ جاتی ہے اور تصحیح کرنے والے حضرات سے بھی چوک ہو جاتی ہے اور بعض بھولیں ایسی بھی باقی رہ جاتی ہیں کہ اگر عمر بھر بھی اس پر ہم شرمندہ رہیں تو کم ہے۔ آپ نے جس غلطی کی طرف اشارہ کیا ہے وہ بہت بڑی غلطی ہے۔

جو حضرات وخواتین ۲۳ ر نومبر اور ۲۱ ر نومبر کے درمیان پیدا ہوئے ہوں۔ ان کے لئے ماہ جنوری کی مبارک تاریخیں یہ ہیں ۔۲، ۶، ۷، ۲۰، ۲۱، ۲۵، ۲۹ اور فروری کی مبارک تاریخیں یہ ہیں ۔۳، ۷، ۱۷، ۲۲، ۲۳، ۲۶ اور ان ہی حضرات وخواتین کے لئے ماہ جنوری کی غیر مبارک تاریخیں یہ ہیں۔

۳، ۸، ۱۵، ۲۳ اور فروری کی غیر مبارک تاریخیں یہ ہیں۔ ۵، ۱۲۔

اس طرح کی غلطیوں کے لئے تمام قارئین سے ہم معافی چاہتے ہیں، آپ بھی حضرت کاتب کو اور حضرت مصحح صاحب کو انسان سمجھتے ہوئے نظر انداز کر دیں، اس طرح کی غلطیوں کی نشاندہی کرنے پر آپ کا بہت بہت شکریہ، اللہ آپ کو جزائے خیر دے آمین۔

بدنصیبی کی انتہا

سوال از: (نام مخفی)

بعد تسلیمات عرض مطلوب اینکہ میں چند پریشانیوں میں مبتلا ہوں، میرا دماغ کام نہیں کرتا، میں کیا کروں کیا نہ کروں، میری عمر لگ بھگ اٹھارہ سال کی ہے، میرے والد کا نام ماسٹر ریاض الدین ہے، میرے والد نے جب سے اپنی پڑھائی چھوڑی ہے تبھی سے وہیں عربیہ مدرسہ میں خدمت کر رہے ہیں اور فی الحال دار العلوم فیض محمد ہتھیا گڑھ لچھی پور ضلع مہراج گنج میں زیر خدمت ہیں اور میں خدا کے فضل وکرم سے حافظ قرآن ہوں اور عربی سوم تک تعلیم یافتہ بھی ہوں، کافیہ کی جماعت پوری ہو چکی ہے۔

عرض خدمت یہ ہے کہ میں چھوٹی چھوٹی باتوں میں الجھ جاتا ہوں اور میرا دماغ سر چڑھ کر بولتا ہے، میں اپنے غصے کو برداشت کرنے کی کوشش کرتا ہوں اور میرے گھر میں ہمیشہ تنگ دستی رہتی ہے اور میرے گھر میں ہر ایک اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے کوئی کسی کو کچھ نہیں سمجھتا۔ مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ میرے گھر میں کچھ کام، کرتب کیا گیا ہے اور ہم لوگوں کی پریشانی پر سب ہمسائے پڑوسی ہنستے ہیں اور جب سے میرے بڑے بھائی کی شادی ہوئی ہے تب سے گھر میں اور آفت آ کھڑی ہوئی ہے۔ ہمیشہ کسی نہ کسی کی طبیعت خراب رہتی ہے اور میں تو غصہ سے پاگل ہو جاتا ہوں، معمولی معمولی باتوں پر مجھ کو غصہ آ جاتا ہے اور میں گھر سے ناراض ہو کر ایک ایک دو دو ہفتہ غائب ہو جاتا ہوں، رہتا ہوں گاؤں ہی میں لیکن گھر نہیں جاتا ہوں اور نہ کھانا وغیرہ گھر پر کھاتا ہوں اور اس وقت میں گھر سے بھاگ کر بھیونڈی میں زیر قیام ہوں، لیکن جب میں پڑھتا تھا تو کچھ دنوں تک میرا دل جمتا تھا لیکن پھر بعد میں میرا دل ٹوٹ جاتا تھا اور جب میں پڑھائی چھوڑ دیتا تو بعد میں ایک ہی مہینہ کے اندر افسوس ہونے لگتا ہے، پھر پڑھائی میں لگ جاتا تھا، اسی وجہ سے بہت مشکل ہے، حفظ پورا کیا ہوں اور اب پڑھائی چھوڑ کر پچھتا بھی رہا ہوں اور یہاں آ کر دربدر کی ٹھوکریں کھا رہا ہوں، اگر میں کوئی کام بھی کرتا ہوں تو شوق سے کرتا ہوں لیکن بعد میں میرا جی گھبرا جاتا ہے اور چھوڑ دیتا ہوں اور کچھ لوگوں کا کہنا بھی ہے کہ میری پیدائش ہی کے وقت سے میرے اوپر کچھ سوار ہو گیا

ہے اور جب نیک کام کرنے کا ارادہ کرتا ہوں اور کرنے کے لئے قدم اٹھاتا ہوں تو پتہ نہیں کیوں میرا دل برائی پر آمادہ ہوجاتا ہے اس کے لئے ازارہ کرم میرے لئے کچھ کیجئے یا پھر کوئی وظیفہ بتائیے اور اب میرا دماغ وذہن کمزور بھی ہوتا جارہا ہے، پہلے تو میں ایک مرتبہ سبق کو سن کر یاد کرلیتا تھا لیکن اب میں اگر کوئی چیز سنتا ہوں ہوں تو بھول جاتا ہوں، کتابوں کا مطالعہ کرتا ہوں تو بھی آگے پڑھتا ہوں اور پیچھے بھول جاتا ہوں اور ہمیشہ اپنی قسمت کو لعن طعن کرتا رہتا ہوں، اتنا پڑھا لکھا ہوکر میری زبان سے خدا کے اوپر بھی گالی نکل جاتی ہے اور ہمیشہ اپنی بدقسمتی پر ایک ٹینشن بنا رہتا ہے اور اب زیادہ کیا لکھوں سمجھ میں نہیں آتا اور میرے کئی ساتھی دارالعلوم دیوبند میں زیر تعلیم بھی ہیں۔

میرے واسطے ضرور آپ کوئی وظیفہ یا کوئی تدبیر کیجئے یا بتلائیے جو میں آسانی سے کرسکوں، قرآن پڑھتا ہوں اس میں بھی دل نہیں لگتا ہے اور زبان سے گالی نکل جاتی ہے آگے خدا حافظ۔

خدا آپ کو بخیر عافیت رکھے۔ (آمین)

جواب

قسمت کی خرابی اور حالات کی ابتری تو اپنی جگہ لیکن ابلیس لعین نے آپ کو ایسی دلدلوں میں پھنسا رکھا ہے کہ جہاں پھنس کر ایمان تو ایمان، انسانیت اور آدمیت بھی پامال ہوجاتی ہے اور انسان ارذلیت کے ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے جہاں حیوان بھی اسے دیکھ کر شرمندہ ہوتے ہیں اور کف افسوس ملتے ہیں۔

العیاذ باللہ خدا کے نام پر گالی تو کفار ومشرکین بھی نہیں دیتے وہ بت پرستی کی نجاست میں پوری طرح ملوث ہونے کے بعد خدا کو گالی دینے کی غلطی نہیں کرسکتے۔ اندازہ یہ ہوتا ہے کہ بدنصیبی اور معاشی الجھنوں اور گھریلو رنجشوں نے آپ کو کسی قابل نہیں چھوڑا، آپ شاید خود اپنے بس میں نہیں ہیں، ان مسائل، مصائب اور معائب سے نمٹنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ زندگی کا زیادہ سے زیادہ وقت اللہ کی عبادت میں صرف کریں اور لاتعداد مرتبہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پڑھیں اور لاتعداد مرتبہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجیں، روزانہ بعد نماز عشاء "یاسلام" ۱۳۱ مرتبہ اور "یالطیف" ۱۲۹ مرتبہ پڑھا کریں، ان معمولات سے آپ کے گھر میں باہمی رنجش کا خاتمہ ہوگا، گھر میں سلامتی اور امن وامان کے پھول کھلیں گے اور وسعت رزق کی بہاروں سے آپ کا گھر مہک اٹھے گا لیکن یہ اسی وقت ممکن ہے جب آپ اللہ سے اپنے تعلق کو مضبوط کریں اور شیطان لعین کی چالوں سے حتی الامکان خود کو بچائیں۔

گالی تو اپنے ماں باپ کو دینا بھی کفر وفسق کے برابر ہے اور ماں باپ کے خالق کو گالی دینا تو شاید دنیا میں سب سے زیادہ شرمناک گناہ ہے۔ آپ زیادہ سے زیادہ تعوذ وتسمیہ کا ورد رکھیں اور تسبیح وتہلیل میں زیادہ سے مشغول رہیں، اسی میں آپ کی بھلائی ہے۔

میں دعا کرتا ہوں کہ پروردگار آپ کی اصلاح فرمائے، آپ کے گھر کی رنجشیں رفع فرمائے، ہر قسم کی پریشانیوں سے نجات دے اور آپ کو غیض وغضب اور اشتعال انگیزی سے محفوظ رکھے اور آپ کو آپ کے تمام گھر والوں کو امراض ومصائب سے چھٹکارا عطا کرے آمین ثم آمین۔

اعداد کے بارے میں اشکال

سوال از: ساجد غفار ——— گڑگاؤں

عرصہ دراز سے میں طلسماتی دنیا خرید رہا ہوں، واقعی آپ نے اس طرح کا رسالہ نکال کر قوم پر بہت بڑا احسان کیا ہے، خاص کر اردو ادب پر، اب اردو کے رسائل کتب وغیرہ ریلوے بک اسٹال کیا کہیں بی نظر نہیں آتے ہیں۔ اردو پڑھنے والے بھی شاید بہت کم رہ گئے ہیں، پھر بھی آپ کا یہ رسالہ انشاء اللہ دن بہ دن لوگوں میں مقبول ہوتا جائے گا اور اس کی اشاعت بھی برابر بڑھتی رہے گی۔

مولانا صاحب! میری آپ سے گزارش ہے وہ یہ کہ آپ جو نقش (ہندسوں والے لکھتے ہیں) وہ کس حساب سے لکھتے ہیں، مثال کے طور پر بسم اللہ الرحمن الرحیم کا عدد ۷۸۶ بنتا ہے تو کیا جو ہندسے نقش میں ہوتے ہیں وہ بھی کسی قرآنی آیات سے بنتے ہیں یا پھر اس کا کوئی اور حساب ہے۔ دوسرے نقش بنانے میں لکھا ہوتا ہے کہ اس میں کسر ہے، ۱۳ویں خانہ میں ایک کا اضافہ ہوگا یا ۲ کا اضافہ ہوگا، پھر نیچے جو نقش بنا ہوتا ہے وہاں لکھا ہوتا ہے کہ نقش اس طرح سے بنے گا، یعنی وہ نقش مکمل ہوتا ہے کوئی اس کو لکھ سکتا ہے، کبھی کبھی لکھا ہوتا ہے کہ اس چال سے بنے گا تو یہ چال وغیرہ کے بارے میں وضاحت سے لکھیں اور روحانی ڈاک میں

اکثر بھائی لوگ پوچھتے ہیں۔ میرا اسم اعظم کیا ہے، لکی نمبر وغیرہ پوچھتے ہیں تو یہ سب کے کیسے نکلتے ہیں اس کی وضاحت کریں۔ اس سے میری ہی نہیں ہزاروں بھائیوں کی معلومات میں اضافہ ہوگا اور طلسماتی دنیا کے قیمتی صفحات بار باران سوالوں سے بچ جائیں گے اور دوسرے موضوعات کے لئے صفحات مل جائیں گے۔ آپ کے دیگر موضوعات بھی اچھے ہیں جیسے نومسلم بھائیوں کی کہانی، اذان بت کدہ وغیرہ، یہ سب مجھے بہت پسند ہیں، انہیں جاری رکھئے گا۔ میرے خیال میں آپ ان سب چیزوں کے لئے ایک الگ سے خصوصی نمبر شائع کریں، جلد سے جلد قیمت کچھ بھی ہو، بہرحال میری تحریر طویل ہوگئی ہے، معاف کیجئے گا، اب آپ اسے شائع کریں یا نہ کریں مگر میں نے جو باتیں لکھی ہیں ان پر جلد از جلد عمل کیجئے گا۔

جواب

رب العالمین کا فضل وکرم ہے کہ طلسماتی دنیا کی مقبولیت دن بہ دن بڑھتی جارہی ہے اور رب کی بخشی ہوئی توفیق سے ہم دین اسلام کی خدمت میں بھی مصروف ہیں اور اس اردو زبان کی خدمت بھی کررہے ہیں جو فی زمانہ تعصب کا شکار ہے، اس اردو زبان نے آزادی کی جنگ میں کھل کر اس ہندوستان کی آزادی میں حصہ لیا تھا جو ہندوستان انگریزوں کا غلام تھا، اردو کے نعرے، اردو کے ترانے اور اردو کے مضامین نے جنگ آزادی میں ایک ہتھیار کا کام کیا اور جو نعرے اور جو ترانے اس جنگ کو فتح اور نصرت میں بدلنے کا ذریعہ بنے وہ آج تک زبان زدعام ہیں لیکن بے چاری اردو فرقہ پرستوں کی تنگ نظری کا شکار بنی ہوئی ہے اور اس اردو کو ان لوگوں سے بھی انصاف نہیں مل پایا ہے جو سیکولر ہونے کے دعویدار ہیں انہوں نے بھی اس زبان کی آبروریزی کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے اور سب سے زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ جو لوگ اردو زبان کے نام پر زندہ ہیں اور جن کی روٹیاں اردو کی وجہ سے بک رہی ہیں وہ بھی اس اردو کا حق ادا کرنے سے قاصر ہیں۔ ان کے لیٹر پیڈوں پر بھی اردو نظر نہیں آتی اور ان کے گھر کے دروازوں پر جو تختیاں لگی ہوتی ہیں ان میں بھی انگلش کو زبردستی گھسایا جارہا ہے جب کہ وہاں انگلش کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی ایسے ناگفتہ بہ دور میں اگر کوئی اردو رسالہ یا اردو اخبار نکال رہا ہے تو بے شک وہ ایک جہاد میں مصروف ہے اور ایسا شخص اس بات کا حق دار ہے کہ اس کی حوصلہ افزائی کی جائے اور اس کے لئے پھول پاشی کا انتظام کیا جائے۔

ادارہ طلسماتی دنیا قریباً ۱۶ سالوں سے اردو زبان کی خدمت کرنے میں مصروف ہے اور اس رسالہ کو پڑھنے کی خاطر ہندو بھائیوں نے اردو زبان سیکھی ہے جو ایک طرح کا معجزہ ہے، اس دور ناقدری میں جب کوئی شخص ہماری خدمت کو اہمیت دیتا ہے اور ہمیں خراج تحسین پیش کرتا ہے تو خوشی ہوتی ہے اور یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اس قحط الرجال میں بھی اللہ کے بے شمار بندے خدمت کو اور جذبہ محبت کو محسوس کرتے ہیں اور بہ خلوص دل خدمت گزاری کے لئے قوموں میں تعریف وتحسین کے پھول بچھاتے ہیں۔ ہم آپ کے شکر گزار ہیں کہ آپ نے طلسماتی دنیا کی قدر ومنزلت کو سمجھا اور بے تکلف اور بے جھجک اس کی خدمات کی حوصلہ افزائی کی۔ اللہ آپ کو جزائے خیر دے اور ہمیں مزید خدمت زبان اور اشاعت دین کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

طلسماتی دنیا میں ہر ماہ علم الاعداد سے متعلق ایک مضمون دیا جاتا ہے اور اس طرح کے مضامین میں بارہا یہ واضح کیا گیا ہے کہ اعداد کی حقیقت کیا ہے اور اسم الٰہی اور آیت قرآنی کے اعداد کس طرح برآمد کئے جاتے ہیں، جب آپ طویل عرصہ سے اس رسالہ کا مطالعہ کررہے ہیں تو آپ کو یہ اندازہ ہوجانا چاہئے کہ اعداد کس طرح اخذ کئے جاتے ہیں۔ اعداد کی حقیقت سمجھنے کے لئے ہماری تحریر کردہ علم الاعداد کا مطالعہ کریں، اس کتاب کے مطالعہ سے آپ کو اندازہ ہوجائے گا کہ کس حرف کا کیا عدد ہے اور پھر نام کے اعداد کس طرح نکالے جاتے ہیں۔

ہر چیز قرآن حکیم میں موجود نہیں ہے اگر ہر جائز چیز کو ہم قرآن حکیم میں تلاش کریں گے تو مشکل ہوگی اور ذہن خواہ مخواہ کے خلفشار کا شکار ہوگا، مثلاً اگر ہم یہ دیکھنے لگیں گے کہ انجکشن جو جائز ہے، یہ قرآن حکیم کی کس آیت سے ثابت ہے تو ہم پورا قرآن پڑھ لیں گے ہمیں ایسی کوئی آیت دستیاب نہیں ہوگی جس سے انجکشن کا جائز ہونا ثابت ہو، شادی کے بعد ولیمہ کرنا مسنون ہے لیکن قرآن حکیم میں کہیں بھی ولیمہ کا ذکر نہیں ہے اور ولیمہ کا عدم ذکر ولیمہ کو ناجائز نہیں کرسکتا۔

قرآن حکیم ایک اصولی کتاب ہے اور کسی بھی اصولی کتاب میں تمام چیزوں کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا، البتہ جو علوم قرآن حکیم کی حقانیت کو

ثابت کرتے ہوں، ان علوم کو غلط اور مشتبہ قرار دینا بہت بڑی زیادتی ہے اور یہ زیادتی اکثر جہالت اور کم علمی کی بنیاد پر عمل میں آتی ہے، بہت سے لوگ علم الاعداد کو مشکوک نظروں سے دیکھتے ہیں جب کہ علم الاعداد سے قرآن حکیم کی حقانیت ثابت ہوتی ہے اور اعداد کا علم یہ ثابت کرتا ہے کہ قرآن حکیم بے شک اللہ کا کلام ہے اور اس میں بے شمار ایسے حقائق ہیں جو اعداد کے پیمانے پر پورے اترتے ہیں۔ مثلاً قرآن حکیم میں بشارتوں کا تذکرہ جتنی جگہ پر ہے اتنی ہی جگہ وعیدوں کا تذکرہ بھی ہے یا مثلاً قرآن حکیم میں جتنی بار آخرت کا ذکر ہے اتنی ہی بار دنیا کا بھی ذکر ہے، جتنی بار عذاب، دوزخ کا ذکر ہے اتنی ہی بار جنت کی نعمتوں کا بھی ذکر ہے۔ یہ حساب اور یہ توازن ہی یہ ثابت کرتا ہے کہ یہ کتاب کسی انسانی ذہن کی کاوش نہیں ہوسکتی۔ بے شک یہ کلام اس ذات وحدہٗ لاشریک کا کلام ہے جس کی نظر ایک ایک چیز پر ہے اور جس کی گرفت ایک ایک حرف اور ایک ایک زیر وزبر پر ہے۔ جو علم ہمیں یہ بتاتا ہو کہ اللہ کا کلام واقعتاً اللہ کا کلام ہے وہ علم ناجائز اور مشتبہ کیسے ہوسکتا ہے۔ آپ کے ذہن میں اور زبان پر یہ آنا کہ یہ علم اعداد قرآن حکیم سے ہے یا اس کا کوئی اور طریقہ ہے، اس ذہنیت کی غمازی کرتا ہے جو ذہنیت علم اعداد کے خلاف لٹھ لے کر دوڑ رہی ہے۔

نقش بنانے کے لئے روحانی عملیات کی اصولی کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہئے، یہاں ایک مثال دے کر آپ کی رہنمائی کی جاتی ہے، مثال کے طور پر ہمیں اسم الٰہی یاباسط کا نقش بنانا ہے تو پہلے یہ دیکھیں گے کہ یاباسط کے اعداد کتنے ہیں، ابجد ہوز کے حساب سے جو اعداد برآمد کئے جاتے ہیں وہ اس علم کی اصل بنیاد ہیں اور اس حساب سے ب کے اعداد ۲ الف کا عدد ایک، س کے اعداد ۶۰ اور ط کے اعداد ۹ ہیں۔ ان کی مجموعی تعداد ۷۲ ہے۔

نقش بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ ان ۷۲ اعداد میں سے ۳۰ گھٹائینگے، گھٹانے کے بعد جو اعداد باقی رہیں گے ان کو ۴ سے تقسیم کریں گے، جب کہ ہمیں نقش مربع بنانا ہوگا، ۴ سے تقسیم کرنے کے بعد جو اعداد خارج قسمت ہوں گے ان کو نقش کے خانہ اول میں رکھ کر دوسرے تیسرے چوتھے خانہ میں ایک ایک کا اضافہ کرتے رہیں گے، اس طرح سولہ خانوں تک ہمیں چال چلنی پڑے گی۔ اگر ۴ سے تقسیم برابر ہوجائے تو کسی خانہ میں مزید ایک کا اضافہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے لیکن اگر تقسیم برابر نہ ہو باقی ایک بچ جائے تو نقش کے ۱۳ ویں خانہ میں مزید ایک عدد اضافہ کرنا ہوگا۔ اگر ۲ باقی رہیں تو نقش کے نویں خانہ میں ایک عدد کا اضافہ کرنا ہوگا اور اگر ۳ باقی رہیں تو نقش کے پانچویں خانہ میں ایک عدد کا اضافہ کرنا ہوگا، اس طرح نقش صحیح بنے گا اور صحیح نقش کی پہچان یہ ہوگی کہ اس کا ٹوٹل ہر طرف سے برابر آئے گا اور نقش کے اصل اعداد کو واضح کرے گا۔

اس تفصیل کے بعد دیکھئے اسم الٰہی یاباسط کے کل اعداد ۷۲ ہیں ان میں سے ہم نے ۳۰ وضع کئے تو ۴۲ بچے، ۴۲ کو ۴ سے تقسیم کیا۔

۱۰)۴۲(۴
۴۰
۲×

۱۰ خارج قسمت آیا، باقی قسمت ۲ ہیں، نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۷	۲۱	۲۴	۱۰
۲۳	۱۱	۱۶	۲۲
۱۲	۲۶	۱۹	۱۵
۲۰	۱۴	۱۳	۲۵

یہ نقش کی آتشی چال ہے، آپ دیکھیں اس نقش کی میزان ہر لائن سے ۷۲ ہی ہے، جو نقش کے صحیح ہونے کی علامت ہے، دیکھئے۔

۷۸۶

۷۲	۱۷	۲۱	۲۴	۱۰
۷۲	۲۳	۱۱	۱۶	۲۲
۷۲	۱۲	۲۶	۱۹	۱۵
۷۲	۲۰	۱۴	۱۳	۲۵
	۷۲	۷۲	۷۲	۷۲

بات یہاں ختم نہیں ہوتی بلکہ یہاں ایک تفصیل اور بھی ہے وہ یہ کہ نقش مربع کی ۴ قسمیں ہیں، آتشی، بادی، آبی، خاکی، یہاں مثال آتشی نقش کی دی گئی ہے۔ جس کی طبعی چال یہ ہے، اس چال کے مطابق نویں خانہ میں ایک عدد کا اضافہ ہے۔

۷۸۶

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

یاباسط کا نقش مذکورہ اسی چال سے بنایا گیا ہے۔

بادی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۱۴	۷	۹	۴
۱	۱۲	۶	۱۵
۸	۱۳	۳	۱۰
۱۱	۲	۱۶	۵

جب اس بادی چال سے نقش بنائیں گے تو نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۲۴	۱۶	۱۹	۱۳	۷۲
۱۰	۲۲	۱۵	۲۵	۷۲
۱۷	۲۳	۱۲	۲۰	۷۲
۲۱	۱۱	۲۶	۱۴	۷۲
۷۲	۷۲	۷۲	۷۲	

دیکھئے اس چال سے نقش بنانے کے بعد بھی ہر طرف سے میزان برابر آرہی ہے اور نویں خانہ میں اس نقش میں بھی ایک عدد کا اضافہ ہے۔

آبی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱	۸	۱	۱۴
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۶	۳	۶	۹
۵	۱۰	۱۵	۴

اس چال کے مطابق یاباسط کا نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۲۱	۱۷	۱۰	۲۴	۷۲
۱۱	۲۳	۲۲	۱۶	۷۲
۲۶	۱۲	۱۵	۱۹	۷۲
۱۴	۲۰	۲۵	۱۳	۷۲
۷۲	۷۲	۷۲	۷۲	

دیکھئے اس چال سے نقش بنانے پر بھی ہر طرف سے میزان ۷۲ آرہی ہے۔

خاکی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵	۴	۵	۱۰
۶	۹	۱۶	۳
۱۲	۷	۲	۱۳
۱	۱۴	۱۱	۸

اس چال سے نقش یاباسط اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۲۵	۱۳	۱۴	۲۰	۷۲
۱۵	۱۹	۲۶	۱۲	۷۲
۲۲	۱۶	۱۱	۲۳	۷۲
۱۰	۲۴	۲۱	۱۷	۷۲
۷۲	۷۲	۷۲	۷۲	

دیکھئے اس چال سے نقش بنانے پر بھی ہر طرف سے میزان ۷۲ ہی برآمد ہو رہی ہے، مثالیں مربع نقش کی ہیں، اگر ہم یاباسط کا نقش مثلث بنائیں گے تو اس کا طریقہ یہ ہوگا کہ ۷۲ میں سے ۱۲ گھٹا کر ۳ سے تقسیم کریں گے۔ اگر تقسیم برابر رہے تو نقش میں کسر نہیں ہوگی، اگر برابر نہ رہی تو نقش میں کسر ہوگی اور ایک باقی رہنے کی صورت میں ساتویں خانہ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا اور ۲ باقی رہنے کی صورت میں چوتھے خانہ میں ایک

عدد کا اضافہ ہوگا۔ ۷۲ میں سے ۱۲ گھٹائے تو ۶۰ باقی رہے، ۶۰ کو ۳ سے تقسیم کیا تو خارج قسمت ۲۰ آیا اور تقسیم برابر ہوگئی۔

۳) ۶۰ (۲۰
۶
×

کسی خانہ میں مزید اضافہ نہیں ہوگا اور نقش مثلث چال آتشی اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۲۵	۲۰	۲۷
۲۶	۲۴	۲۲
۲۱	۲۸	۲۳
۷۲	۷۲	۷۲

دیکھئے مثلث نقش میں بھی ہر طرف سے میزان برابر آرہی ہے اور مثلث میں بھی آتشی، بادی، آبی اور خاکی کی تفصیل ہے لیکن ہر چال سے نقش جب بنائیں گے تو ہر طرف کی میزان ۷۲ ہی ہوگی۔

مزید تفصیل جاننے کے لئے ہماری مرتب کردہ تحفۃ العاملین کا مطالعہ کریں اور اس علم کی عظمت کو پہچانیں، یہ علم نقوش کچھ اصولوں پر مشتمل ہے اور ان اصولوں کو ان بزرگوں نے مرتب کیا تھا جو اللہ کی عبادت میں اور اللہ کو وحدہٗ لاشریک سمجھنے میں ہم سے بہت زیادہ آگے تھے اور جن کی زندگی کا ایک قدم اللہ کی رضا کے لئے اٹھتا تھا۔

اسم اعظم کا اندازہ لگانے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے نام کے اعداد برآمد کئے جائیں پھر اپنے نام کے مفرد عدد کے برابر جو اسم الٰہی ہو اس کو اپنا اسم اعظم سمجھا جائے، مثلاً آپ کا نام ساجد غفار ہے، آپ کے نام کے اعداد ۸ ہیں۔ آپ کا اسم اعظم یا حمید ہے، کیوں کہ یا حمید کے اعداد ۶۲ ہیں۔ جن کا مفرد عدد ۸ ہوتا ہے، اس طرح ہر شخص اپنا اسم اعظم نکال سکتا ہے۔

غیر مسلموں کی کہانی غیر مسلموں کی زبانی مضمون ہم اس لئے شائع کررہے ہیں تاکہ ہم مسلمانوں کو یہ عبرت ہو کہ جس دین کو اچھا دین سمجھ کر غیر مسلم بھائی اختیار کررہے ہیں اس دین کو اکثر و بیشتر مسلمانوں نے اپنی زندگی سے نکال دیا ہے۔ آج مسلم گھرانوں کا حال قابل افسوس ہے۔ اذان بت کدہ ایک طنزیہ مضمون ہے، اس مضمون میں ابوالخیال فرضی اپنے اچھوتے انداز میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہمارا ظاہر ہمارے باطن کے مطابق نہیں ہے، ہماری صورتیں بزرگوں کی صورتوں سے ملتی جلتی ہیں، لیکن ہماری سیرتیں بزرگوں سے میل نہیں کھاتیں، ہمارے قول و فعل میں زبردست تضاد ہے، ہم دیکھنے میں جیسے نظر آتے ہیں حقیقت میں ایسے نہیں ہیں۔ اسی سچائی کو ابوالخیال فرضی اپنے خاص انداز میں پیش کرتے ہیں اور ان لوگوں کو بھی آئینہ دکھانے کی جرأت کرتے ہیں جو آئینے پر تاؤ کھانے کے عادی ہیں۔

خصوصی نمبرات کے سلسلہ میں یہ عرض ہے کہ ہم نے روحانی عملیات کی لائن سے ضروری نمبروں کا ایک اسٹاک اس امت کو دیا ہے۔ جنات نمبر، جادو ٹونا نمبر، ہمزاد نمبر، شیطان نمبر، مؤکلات نمبر وغیرہ۔ ان نمبرات کی مقبولیت تو اپنی جگہ لیکن ان نمبرات نے کروڑوں لوگوں کو جو فائدہ پہنچایا ہے اس کو لفظوں میں بیان نہیں کیا جاسکتا، اس لائن سے جو نمبرات مفید ہوسکتے ہیں انشاء اللہ اگر زندگی رہی تو ان کو بھی ہدیہ ناظرین کریں گے۔

اگلا نمبر دست غیب نمبر ہے، جو انشاء اللہ جنوری فروری میں جلوہ گر ہوگا اور سابقہ نمبرات کی طرح انشاء اللہ شرف قبولیت حاصل کرے گا۔ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ تندرستی بحال رکھے اور ہمیں قوم کی خدمت کرنے کی مزید توفیق بخشے اس کی عطا کردہ توفیق اور صلاحیت کے بغیر اس دنیا میں کچھ بھی ممکن نہیں ہے۔

یہ طلب بھی ان ہی کے کرم کا صدقہ ہے
یہ قدم اٹھتے نہیں اٹھائے جاتے ہیں

یہ بدوح کیا ہے؟

سوال از: مقصود انور ــــــــــــ رامپور

لفظ "بدوح" کی تشریح فرمائیں کہ اس کی حقیقت کیا ہے، اگر یہ اسمائے الٰہی سے ہے تحریر کریں، ورنہ عملیات میں "یا بدوح" کا عمل کیا معنی رکھتا ہے، عقائد کے لحاظ سے کوئی خامی تو نہیں آرہی ہے، کیوں کہ بہت سی جگہ اس کا عمل اور وظیفہ لکھا ہوا ہے، مگر اس کے بارے میں کسی عامل نے کوئی تشریح نہیں کی، بجز کاشف البرنی کے۔ امید کہ جواب سے مطلع فرمائیں گے۔

جواب

روحانی عملیات میں ''بدوح'' کا اسم خاصی اہمیت رکھتا ہے اور اس کے وظیفے سے بھی عاملین استفادہ کرتے ہیں اور اس کے مختلف نقوش بھی اپنے اثرات کے اعتبار سے اپنا ایک مقام رکھتے ہیں اور باذن اللہ فوراً اثرانداز ہوتے ہیں۔ اس کی تشریح عاملین کاملین نے مختلف انداز سے کی ہے کہ ''بدوح'' کیا چیز ہے اور اس کے کیا معنی ہیں؟

بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ ''بدوح'' عبرانی زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنی ہمیشہ رہنے والے کے ہیں اور ظاہر ہے کہ ہمیشہ رہنے والی ذات صرف خداوند تعالیٰ کی ذات ہے۔ اس معنی کے حساب سے بدوح کے ورد کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنے خالق و مالک ہی کا ذکر کررہے ہیں، کسی غیراللہ کا نہیں۔

اللہ تعالیٰ کو مختلف زبانوں اور مختلف علاقوں میں مختلف الفاظ کے ساتھ پکارا جاتا ہے، مثلاً انگریزی زبان میں خدا کو گوڈ کہتے ہیں اور ہندی میں ایشور کہتے ہیں۔ اب اگر کوئی بھی شخص ان الفاظ میں اللہ کو یاد کرے تو اس کو ''بدعقیدہ یا مشرک نہیں کہہ سکتے، ہر شخص کو اپنی زبان میں اپنے مالک کے ذکر کرنے کی عام اجازت ہے اور اس کو جس نام سے پکارا جائے گا وہ اپنے بندے کی پکار سنے گا ضروری نہیں کہ آپ اس کو عربی زبان ہی میں پکاریں، یہ الگ بات ہے کہ عربی زبان اللہ کو پسند ہے اور یہی مذہب اسلام کی سرکاری زبان ہے لیکن پسند کا مطلب ہرگز ہرگز یہ نہیں ہوتا کہ دوسری زبانیں حرام ہوگئیں اور ان میں بات چیت کرنا منجملہ حرام ہوگیا، اگر کوئی حاکم اپنے علاقہ کے لوگوں کو یہ بتائے کہ مجھے فارسی زبان میں بات کرنا اچھا لگتا ہے، اس کے بعد کوئی اس حاکم سے جاکر ہندی زبان میں اپنی فریاد پیش کرے تو اگر حاکم عادل اور منصف مزاج ہوگا تو وہ اس کی فریاد صرف اس بنا پر نہیں ٹھکرا سکتا کہ وہ فارسی میں بات نہیں کررہا ہے۔

اللہ سے بڑا عادل اور انصاف پسند کون ہوگا؟ تمام زبانیں اسی کی پیدا کردہ ہیں اور وہ ہر زبان سمجھتا ہے، اس لئے صرف زبان کے بدل جانے سے کوئی فرق نہیں پڑجاتا، شرط یہ ہے کہ انسان کی سوچ وفکر نہ بدل جائے اور سوچ وفکر ہی میں کوئی خامی پیدا نہ ہوجائے۔ اگر آپ کی سوچ وفکر چاند کی چاندنی کی طرح پاک صاف ہو اگر آپ کے دل میں یہ عقیدہ جاگزیں ہو کہ اس دنیا میں دینے والے صرف اور صرف حق تعالیٰ ہیں، وہی پیدا کرتے ہیں، وہی روزی رساں ہیں اور وہی سمیع ومجیب ہیں تو پھر کسی ذرا سی بات پر آپ بدعقیدہ اور مشرک نہیں ہوسکتے اور اگر سوچ وفکر ہی پر ضلالت وگمراہی کا زنگ لگ جائے اور انسان غیراللہ کے سامنے اپنا سر اسی نیت سے خم کرنے لگے کہ یہاں سے بھی ملتا ہے اور وہاں سے بھی ادھر سے بھی عطا ہوتا ہے اور اُدھر سے بھی تو پھر انسان کی عبادتیں اور ریاضتیں بھی مشکوک ہوجاتی ہیں۔ اصل چیز ہے سوچ وفکر اور اسی وجہ سے اعمال کا دارومدار حرکات وسکنات پر نہیں ہے بلکہ نیتوں پر ہے، اگر نیت صاف ستھری ہو اور عقیدہ مضبوط ہو تو پھر انسان لفظوں کی غلطی پر مجرم نہیں گردانا جاتا۔

آپ نے سنا ہوگا کہ ایک شاعر نے کہا تھا۔

قوت فکر و نظر پہلے فنا ہوتی ہے
پھر کسی قوم کی شوکت پہ زوال آتا ہے

آج مسلمانوں کی سوچ وفکر کا حال یہ ہے کہ ایک طرف تو وہ اللہ کے کلام سے استفادے ہی کو شرک بتارہے ہیں اور تعویذ گنڈوں کے پیچھے ڈنڈے اٹھائے پھر رہے ہیں اور دوسری طرف ان ہی لوگوں کا عالم یہ ہے کہ ہر مادّی چیز پر انہیں خدا سے زیادہ بھروسہ ہے اور یہ بھروسہ ہی انہیں غیراللہ کے دروازوں پر چکر لگانے پر مجبور کرتا ہے۔

عقیدہ اتنا گیا گزرا نہیں ہوتا کہ وہ ذرا سی غلطی پر پامال ہوجائے، اللہ دلوں کے بھید سے واقف ہے، وہ جانتا ہے کہ میرے بندے کی سوچ وفکر کیا ہے اور وہ میری وحدانیت اور قدرت پر بھروسہ کرتا ہے؟ آج الفاظ کے گورکھ دھندے میں الجھ کر لوگوں نے دولت حقیقت کو ضائع کردیا ہے، اب توحید کے چرچے تو گلی گلی ہیں لیکن توحید کہیں نظر نہیں آتی۔ ہم نے مسلمانوں کی زبانی یہ باتیں سنی ہیں، فلاں شخص اگر فلاں ڈاکٹر سے علاج کرالیتا تو بچ جاتا۔ میرے پیٹ میں درد اس لئے ہوا کہ میں نے اڑد کی دال کھالی تھی اگر حاکم کو رشوت دیدی جاتی تو کام بن جاتا، فلاں بزرگ کی موت بہت غلط وقت ہوئی، ہندوستان آزاد نہ ہوتا تو اچھا تھا، یہ تمام باتیں بھی اگر گہرائی میں جاکر سوچیں تو قطعاً مشرکانہ ہیں۔ اس لئے کہ اس دنیا میں جو کچھ بھی ہورہا ہے اچھا یا برا وہ سب کاتب تقدیر نے پہلے ہی لکھ دیا ہے اور دنیا کے کسی اچھے برے فعل پر تنقیدی تبصرہ درحقیقت اللہ

کے طے شدہ پروگرام کا تمسخر اڑانا ہے، جو یقیناً کفر و شرک کا درجہ رکھتا ہے۔

لیکن ہم پھر بھی یہ کہیں گے کہ اس طرح کی باتیں بھی اسی وقت وزن رکھتی ہیں، جب انسان کی سوچ و فکر پر گمراہی کی گھنگھور گھٹائیں چھا جائیں اور ایمان و یقین کا مطلع کالے بادلوں کی زد میں آجائے۔ اگر سوچ و فکر اجلی ہو تو اس طرح کی باتیں صرف باتیں ہی ہوتی ہیں اور اس طرح کی باتوں سے کوئی مومن دفعتاً کافر اور مشرک نہیں بن جاتا اور اگر اس طرح کی باتوں سے کفر قائم ہوجایا کرے تو پھر اس دنیا میں کون مسلمان رہے گا؟

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں زبانیں بھی بے شمار بنائی ہیں اور عقلیں بھی بے شمار قسم کی پیدا کی گئی ہیں اور ہر شخص سے حساب و کتاب اس کی اپنی زبان میں اس کے اپنی عقل و فہم کے لحاظ سے ہی ہوگا۔ آپ نے سنا ہوگا کہ ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام ایک جگہ سے گزر رہے تھے تو آپ نے دیکھا کہ ایک شخص آسمان کی طرف کو دیکھ کر یہ کہہ رہا تھا۔

''کہ اے اللہ اگر تو مجھے مل جائے تو میں تیرے سر میں کنگھی کروں، تیرے جوئیں دیکھوں، تجھے نہلاؤں اور تیرے اوپر جو گرد ہو اسے جھاڑوں، پھر تجھ سے محبت کروں اور تیری عبادت کروں۔''

یہ باتیں سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام طیش میں آگئے اور انہوں نے اس شخص سے کہا۔ اے جاہل تو اللہ کو کیا سمجھتا ہے، کیا اللہ کو اپنے جیسا سمجھتا ہے جو تو یہ بکواس کر رہا ہے، اللہ تو سرتاپا نور ہے، اس کے سر میں جوئیں ہونے اور اس کے جسد اطہر پر گرد ہونے کا کیا مطلب؟ ابھی موسیٰ علیہ السلام اپنی بات پوری بھی نہ کر پائے تھے کہ منجانب اللہ وحی نازل ہوئی اور حق جل مجدہٗ نے فرمایا کہ اے موسیٰ تجھے کیا ہوگیا، ہمارا بندہ اپنی سوچ کے اعتبار سے جو کچھ بھی کہہ رہا تھا وہ میں اچھا لگ رہا تھا، تو نے خواہ مخواہ ہی خلل ڈالا اور دخل اندازی کی۔

اسی طرح کے اور بھی واقعات اسلامی کتب میں موجود ہیں، جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جب بندے کا تعلق اللہ سے مضبوط ہوجاتا ہے اور اس کی سوچ و فکر سونے اور چاندی کی طرح دمکنے لگتی ہے تو پھر الفاظ کی بے احتیاطی اسے اللہ سے دور نہیں کرتی، البتہ اگر سوچ و فکر ہی میں کھوٹ ہو تو پھر زبانی لن ترانیوں سے کچھ نہیں مل پاتا۔

یہ تفصیل اس لئے لکھی ہے کہ آپ اپنے اندرونی احوال پر نظر رکھیں، اگر وہاں کفر و شرک کی کوئی افراتفری مچی ہوئی نہیں ہے تو پھر اپنے عقیدے کو مکڑی کے جالے کی طرح اتنا کمزور نہ سمجھیں کہ ہوا کے ذرا سے جھونکے پر اس کے تانے بانے بکھر جائیں گے۔

''بدوح'' کو اگر آپ اللہ کا اسم مبارک سمجھ کر ہی ورد کرتے رہے ہو تو آپ کے عقیدے پر کوئی قدغن لگنے والی نہیں ہے۔ کیوں کہ آپ کی سوچ و فکر اللہ کے فضل و کرم سے شرک و کفر سے پاک صاف معلوم ہوتی ہے۔ آپ آئندہ بھی اپنی سوچ و فکر پر شیطان کا قبضہ نہ ہونے دیں، یہی کامیابی ہے اور اسی میں فلاح دارین کا راز مضمر ہے، اگر انسان کی سوچ و فکر پر ابلیس اپنا تسلط جمالے تو انسان بہ ظاہر مسلمان ہوتا ہے لیکن درحقیقت وہ اللہ کا نافرمان ہوتا ہے اور اللہ کی بارگاہ میں اس کی کوئی قیمت نہیں ہوتی۔

''بدوح'' کے بارے میں بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے چار صفاتی ناموں کے سرحرف کا مجموعہ ہے، وہ اللہ کے چار صفاتی نام یہ ہیں۔ باسط، دائم، ودود اور حکیم۔ باسط کے معنی ہیں کھولنے والا، دائم کے معنی ہیں ہمیشہ رہنے والا، ودود کے معنی محبت کرنے والا اور حکیم کے معنی ہیں دانا۔ اگر اس توضیح کو صحیح مان لیں تو بھی ''بدوح'' کا ورد اللہ ہی کے ورد کے مترادف ہے کیوں کہ اس ایک نام میں اللہ کے چار ناموں کا نور کارفرما ہے جو ہمارے اکابرین کی دانائی کی دین ہے۔

بعض حضرات نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جو اعداد تمام انسانوں کی شخصیات اور تقدیروں پر اثر انداز ہوتے ہیں وہ ۹ ہیں۔ ان میں جو اعداد جفت ہیں وہ دو کا پہاڑہ پڑھنے سے یہ بنتے ہیں ۲۔۴۔۶۔۸ اور ان کے جب حروف بنائیں گے تو یہ بنیں گے۔ ب، د، واؤ، ح، اسی سے یہ ''بدوح'' ماخوذ ہے۔ یہاں بدوح سے مراد یہ ہے کہ مثبت انداز سے تقدیر و تدبیر کو پیدا کرنے والی ذات۔

اگر اس توضیح کو صحیح مان لیں تو بھی بدوح کا ورد ناجائز نہیں ہوگا، کیوں کہ تقدیروں اور شخصیتوں کا خالق اللہ ہی ہے، اسی نے اچھے برے انسان اور اچھی بری تقدیریں پیدا کی ہیں۔ بعض حضرات نے یہ وضاحت کی ہے کہ ''بدوح'' ایک طاقت ور مؤکل کا نام ہے جو تمام مؤکلین کا حاکم ہے، ہمیں اس وضاحت سے اتفاق نہیں ہے کیوں کہ کسی مؤکل کے نام کا

کوئی نقش کبھی کسی روحانی فنکار نے آج تک نہیں بنایا اور نہ اسے جائز سمجھا۔ آپ نے پڑھا ہوگا یا سنا ہوگا کہ زمین و آسمان میں جتنے بھی مؤکلین باذن اللہ انسانوں کی خدمت پر مامور ہیں ان سب کا حاکم میططرون ہے۔ اور کبھی کسی عامل نے اس کے ورد کی نہ روش اختیار کی ہے اور نہ ہی اس کا نقش بنایا ہے، جب کہ یہ مؤکل بہت طاقت ور مؤکل ہے اور اس کے تحت ۳۶۰ مؤکلین تمام دنیاوی نظام پر باذن اللہ اثر انداز ہوتے ہیں اور عاملین کو رجعت سے بچانے کی تدابیر کرتے ہیں۔ اس کی مسلمہ طاقت کے باوجود اس کو ثانوی درجہ بھی نہیں دیا گیا کیوں کہ مؤکل کتنا بھی طاقتور ہو اس کی طاقت خدا کی طاقت سے بہت کم ہے۔

اور بعض عاملین کی رائے یہ ہے کہ علم الاعداد کی رو سے ایک سے ۹ تک کچھ الفاظ جفت ہیں، یعنی جوڑے اور کچھ طاق ہیں۔ ۲، ۴، ۶، ۸ جفت ہیں اور ۱، ۳، ۵، ۷ اور ۹ طاق ہیں، جو اعداد جفت ہیں ان سے اللہ تعالیٰ کی قدرت مثبت کا اظہار ہوتا ہے اور ان کے مجموعے میں مثبت انداز کی زبردست قوت موجود ہے جو باری تعالیٰ کی مثبت قدرت کاملہ کا مظہر ہے اور ان کے حروف کا مجموعہ ''بدوح'' بنتا ہے، اس مثبت قوت کا نقش جب کسی کو حب اور تسخیر کے لئے دیا جاتا ہے تو چونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی مثبت قدرت کاملہ پوشیدہ ہے تو یہ نقش حب و تسخیر کے معاملات میں مؤثر بنتا ہے اور اللہ کی قدرت یہاں پوشیدہ طریقے سے اپنا اثر دکھاتی ہے یہی وجہ ہے کہ حب و تسخیر کے تعویذات میں عاملین نقش کے نیچے ''بحق یا بدوح'' لکھ کر اپنے کام کو اللہ تعالیٰ ہی کی قدرت کے حوالے کر دیتے ہیں۔

بقیہ طاق اعداد کے حروف کا مجموعہ اجھزط بنتا ہے، اس مجموعہ میں حق تعالیٰ کی قدرتِ منفی پوشیدہ ہے، بلاشبہ جس طرح اللہ جل شانہ نافع ہیں اسی طرح وہ ضار بھی ہیں، وہ اگر معز ہیں تو مذل بھی ہیں، وہ اگر باسط ہیں تو وہ قابض بھی ہیں۔ اسی طرح اگر وہ مثبت انداز کی تمام تر قوتوں کے مالک اور خالق ہیں تو وہ منفی انداز کی بھی تمام تر قوتوں کے مالک اور خالق بھی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عاملین منفی انداز کے تعویذات جو بغض، عداوت کے لئے لکھے گئے ہوں ان کے نیچے اجھزط لکھ کر اپنے کام کو باری تعالیٰ کی قدرت منفی کے حوالے کر دیتے ہیں، اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ان دونوں نام کے پیچھے اللہ کی قدرت کا کرشمہ اور تصور موجود ہے اور ان کا ذکر وفکر درحقیقت اللہ ہی کا ذکر وفکر ہے۔ لیکن

اجھزط کے مقابلے میں ''بدوح'' کا ذکر عملیات کی کتابوں میں زیادہ ملتا ہے اور اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ مثبت قوت منفی کاموں میں بھی اثر انداز ہو جاتی ہے لیکن منفی قوت مثبت کاموں میں اثر انداز نہیں ہوتی، یوں بھی باری تعالیٰ کی قدرت مثبت ہی ذکر وفکر باری تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ بنتا ہے اور ان کی منفی قوتوں کا ذکر فکر خود انہیں بھی پسند نہیں، اگرچہ وہ خود منفی قوتوں کے خالق ہیں۔

اللہ نے نور کو پیدا کیا ہے تو اس کے بالمقابل ظلمت کو بھی پیدا کیا ہے، اس نے محبت کو پیدا کیا ہے تو اس ہی نے نفرت کو بھی پیدا کیا ہے۔ اس نے فرشتوں کو پیدا کیا ہے، اسی نے انبیاء اور صالحین کو پیدا کیا ہے اور ان کے بالمقابل اسی نے شیاطین اور کفار و مشرکین کو بھی پیدا کیا ہے، یہ تمام مخلوقات اس کی دونوں قدرتوں کا مظاہرہ کرتی ہیں لیکن اگر بندہ اس سے دعا کرتے وقت یہ کہے کہ اے نفرت کے پیدا کرنے والے اور اپنے ظلمت کے پیدا کرنے والے اور اے شیاطین کے خالق اور اے کتے اور سور کے پیدا کرنے والے، تو تمام تر سچائیوں کے باوجود اس کو یہ انداز اپنے بندے کا پسند نہیں آئے گا حالانکہ اس کا بندہ جو کہہ رہا ہے سچ ہی کہہ رہا ہے اور جب اس کو مثبت قوتوں کے خالق کی حیثیت سے پکار کر بندہ یہ کہتا ہے۔

کہ اے نور کے خالق، اے انبیاء اور صالحین کے پیدا کرنے والے، اے محبت اور خلوص کے خالق، اور اے پھولوں اور ستاروں اور بلبل و کوئل کے خالق و مالک تو اللہ اپنے بندے کے اس انداز کو پسند کرتا ہے اور اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ چونکہ منفی قوتوں کو ثانوی درجہ دیا گیا ہے اس لئے منفی اعداد و حروف کے مجموعے کو بھی عملیات میں ثانوی درجہ ہی دیا گیا ہے، اصل طاقت کا سرچشمہ مثبت قوتوں کے مجموعے کو مانا گیا ہے، اسی لئے ''بدوح'' کا مقام بہت بلند ہے اور روحانی عملیات میں اسی کے تذکرے اور چرچے زیادہ ہیں، یہ لفظ ''بدوح'' حق تعالیٰ کی تمام مثبت قوتوں کا علمی اور عملی مظہر ہے اور اس میں ایسے ایسے نکتے اور راز پوشیدہ ہیں کہ انہیں عام انسانوں کے سامنے بیان کرنا بھی مناسب نہیں لیکن علم کو بالکل چھپالینا بھی بخل اور علم کی توہین ہے، اس لئے ہم نے اس بات کی طرف اشارہ کر دیا ہے کہ ''اسم بدوح'' جو کچھ بھی ہے خدائے بالاتر کی قدرتوں کے سرچشمے کی طرف اشارہ کرتا ہے اور اس کا ذکر وفکر اور اس کے

تعویذات ونقوش عقیدتاً غلط نہیں ہیں کیوں کہ ان میں خدائے لم یزل ہی کا تصور کارفرما ہوتا ہے اور جس علم وعمل میں خدا کے ماسوا کسی اور ذات کا تصور ہو (ذات محمدیؐ کو چھوڑ کر) اس علم وعمل سے ہزار بار خدا کی پناہ۔

امید ہے کہ یہ تشریح وتوضیح آپ کیلئے کافی ہوگی اور سمجھ لیں گے کہ اسم بدوح کے عملیات ونقوش عقیدے کے اندر کوئی خامی اور جھول پیدا نہیں کرتے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

سریانی زبان کے اعمال

سوال از: شکیل احمد خان ــــــــ محلہ منگلوارا، ضلع پربھنی

بندہ ناچیز کچھ تحریر لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہے، آپ سے پرخلوص امید رکھتا ہے کہ آپ اس تحریر کو نظرانداز کر کے ردّی کی ٹوکری کے حوالہ نہ کریں گے۔

عرض گزارش یہ ہے کہ میں نے عملیات کی کئی کتابوں کا مطالعہ کیا اور طلسماتی دنیا کا بھی ہمیشہ مطالعہ کرتا رہتا ہوں لیکن آپ سے یہ جاننا چاہتا ہوں کہ جو عملیات سریانی زبانوں میں ہوتے ہیں کیا ان کا پڑھنا جائز ہے، اگر جائز ہے تو کیا سریانی زبان کے عملیات میں اتنا اثر ہوتا ہے جتنا کہ قرآنی آیات میں ہوتا ہے۔ میں اس سے پہلے بھی آپ کو اسی بارے میں ایک خط ڈال چکا ہوں مگر جواب نہیں آیا۔

برائے مہربانی ہمیں جواب سے نوازیں تو عین نوازش ہوگی۔

جواب

آپ اپنے رب کو کسی بھی زبان میں پکاریں وہ آپ کی پکار سنے گا، سریانی زبان کے وہ عملیات جن میں شرک کی آمیزش نہ ہو اور غیراللہ سے استمداد نہ ہو وہ سب جائز ہیں اور سب پُراثر ہیں لیکن جہاں تک قرآنی آیات کی تاثیرات کا معاملہ ہے تو وہ سب سے زیادہ فائق ہیں اور قرآن کا مقابلہ کسی اور کلام الٰہی سے بھی کرنا مناسب نہیں ہے کیوں کہ قرآن دنیا کی ہر کتاب سے زیادہ قابل احترام ہے اور اس کی آیات تو ہر کتاب کے جملوں اور فقروں سے زیادہ پراثر ہیں یوں دوسری زبانوں کے کلمات بھی بالکل بے حیثیت نہیں ہیں لیکن ان کا مقابلہ قرآن حکیم سے کرنا غلط ہے، ہمارا ایمان ہے جتنا اثر قرآن کے الفاظ ومعنی میں ہے، اتنا اثر عربی کی کسی اور کتاب میں نہیں ہے، سریانی اور عریانی زبان تو بعد کی چیز ہے۔

شیخ شدو کی حقیقت کیا ہے؟

سوال از: مرتضیٰ حسین ــــــــ بھیونڈی

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ دعا گو ہوں کہ طلسماتی دنیا ترقی کرتے ہوئے آسمان کی بلندیوں کو چھو لے، دن دونی رات چوگنی ترقی کرے آمین۔ ایک چھوٹا سا سوال ہے، امید ہے کہ آپ رہنمائی کریں گے۔ شیخ سدو کی حقیقت کیا ہے، یہاں کئی قسم کی کہانیاں اس سے وابستہ کی جاتی ہیں، اس سے بچنے کے لئے کوئی وظیفہ یا نسخہ تجویز فرما کر ارسال کریں مہربانی ہوگی۔ کوئی ایسا نقش ارسال فرمائیں، جو گھر کی بندش، ہر آفت اور مصیبت سے بچا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر میں برکت عطا کرے، دیر تک ہمارے سروں پر آپ کا سایہ قائم رہے۔

جواب

جناب عالی! اس طرح کی حقیقتوں کا سراغ لگانا تقریباً ناممکن ہے، کہیں نرسوں کی آفتیں ہیں، کہیں کوئی سر کٹے شہید پھر رہے ہیں، کہیں کسی بزرگ کا سایہ شادیوں میں رکاوٹیں ڈال رہا ہے آپ کے علاقہ میں شیخ شدو لوگوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہوں گے۔ ہمارے خیال میں شیطان مختلف روپ اختیار کر کے اللہ کے بندوں کو ستاتا ہے اور انہیں گمراہ کرتا ہے، ان سے بچنے کے لئے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ایک تسبیح روزانہ پڑھا کریں اور ایک ایک تسبیح تعوذ وتسمیہ کی پڑھیں، انشاء اللہ شیطان کی وسیسہ کاریوں سے حفاظت ہوگی۔

گھر میں کسی عامل سے یا نمازی سے یہ نقش نقل کرا کر آویزاں کرلیں، نقش کو چال کے اعتبار سے پر کریں، ایک سے ۱۶ تک کے اعداد چال بتانے کے لئے کونے میں لکھے گئے ہیں، بالترتیب نقش پر کریں، انشاء اللہ اس نقش کی برکت سے ہر طرح کے اثرات بد سے گھر کی حفاظت ہوگی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸ / ۳۴۹۳	۱۱ / ۳۴۹۶	۱۴ / ۳۴۹۹	۱ / ۳۴۸۵
۱۳ / ۳۴۹۸	۲ / ۳۴۸۶	۷ / ۳۴۹۲	۱۲ / ۳۴۹۷
۳ / ۳۴۸۷	۱۶ / ۳۵۰۱	۹ / ۳۴۹۴	۶ / ۳۴۹۱
۱۰ / ۳۴۹۵	۵ / ۳۴۹۰	۴ / ۳۴۸۸	۱۵ / ۳۵۰۰

بحرمت این نقش ہر بلا از خانۂ ایں را دفع شود

یہ تقویٰ ہے یا کچھ اور؟

سوال از: محمد علیم حاجی محمد۔

کیا نگینہ کا استعمال جائز ہے، آج کل یہ عام ہوا ہے کہ لوگ ہاتھوں میں پتھر جڑی انگوٹھی پہنتے ہیں، مگر بخاری شریف (اردو ترجمہ) کی ایک حدیث نظر سے گزری کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی کو نکال پھینکا تھا، جب کہ ان سے انگوٹھی سے متعلق سوال کیا گیا تھا۔

خود میں نے چند ماہ کے لئے ایک نگینہ خریدا تھا جو بعد میں سمندر میں پھینک دیا، وجہ صرف یہی کہ خریدنے کے بعد کام ہونے لگے اور دل میں یہ کھٹکا آیا کہ اس پتھر کے خریدنے سے مجھے فائدہ ہوا، مگر کہیں پھر شرک میں مبتلا نہ ہوجاؤں، اس لئے اسے پھینک دیا کیوں کہ ہر چیز تو اللہ کی قدرت سے ہوتی ہے اور اچھی بری تقدیر پر ہر انسان کو شاکر رہنا ہے، البتہ اس سے اپنی تکالیف کو دور کرنے کے لئے دعا کرتے رہنا چاہئے۔

ہر ماہ کے ماہنامہ کے آخر میں اپنے نام کا حرف دیکھ کر حالات معلوم کرنا چاہتا تو اس کی چالیس دن کی عبادت قبول نہیں ہوتی، اگر جائز ہے تو پھر جیسے میرا نام محمد علیم ہے تو میرے نام کے کس حرف سے دیکھا جائے گا۔ میم سے یا عین سے، اگر کسی کا نام قیصر جہاں ہے تو قاف سے یا جیم سے۔

برائے مہربانی جن احادیث سے یا قرآنی آیت سے آپ ان سوالوں کا جواب دوگے تو باب نمبر صفحہ نمبر اور حدیث نمبر ضرور لکھے، اسی طرح قرآن کا جزو نمبر سورت ار آیت نمبر ضرور لکھیں۔

جواب

وہم اور تقوے کے راستے ایک دوسرے سے بہت قریب تر ہوتے ہیں، اگر انسان کو دین کا شعور اور توحید کی آگہی نصیب نہ ہو تو وہ عمر بھر اوہام ووساوس میں مبتلا رہتا ہے اور اسے خوش گمانی یہ ہوتی ہے کہ وہ تقوے اور پرہیزگاری کی زندگی گزار رہا ہے۔

اس دنیا کی تمام نعمتیں حق تعالیٰ نے انسانوں کے لئے پیدا کی ہیں اور ان میں اپنے فضل خاص سے طرح طرح کی افادیت اور متنوع قسم کی لذتیں اپنے بندوں کی ضروریات، خواہشات اور راحت وآرام کے لئے ودیعت کی ہیں۔ ان نعمتوں کو ٹھکرا دینا اور ان سے فائدہ اٹھانے کو شرک سمجھنا بڑی محرومی اور نادانی کی بات ہے۔

آج مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ کہیں تو شرک ومعصیت کے دریا میں گلے گلے ڈوبے نظر آتے ہیں اور انہیں احساس تک نہیں ہوتا کہ وہ کتنے پانی میں ہیں اور کہیں ایسا ہوتا ہے کہ ناخن تر ہونے پر بھی پریشانی لاحق ہوجاتی ہے اور جائز وناجائز کی بحثیں شروع ہوجاتی ہیں اور آپ یقین جانیں ایسا تب ہی ہوتا ہے، جب انسان دین کے شعور اور اسلام کی گہرائیوں سے نابلد ہو اور اردو کی چند کتابیں پڑھ کر وہ خود کو علامہ اور شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سمجھنے لگے، جو لوگ قرآن واحادیث کے صرف ترجمے پڑھ رہے ہیں وہ کبھی حقیقت دین کی گہرائیوں تک نہیں پہنچ سکتے وہ بسا اوقات خود بھی گمراہی میں مبتلا ہوجاتے ہیں اور دوسروں کو بھی غلط راستے بتاتے ہیں اور اس زعم میں مبتلا رہتے ہیں کہ وہ پرہیزگار ہوگئے ہیں اور یہ زعم شیطان کا پیدا کردہ ہوتا ہے، جو بلاشبہ ہم سب کا عدوٌ مبین ہے (وہ ہمارا کھلا دشمن ہے) اور ہم سے زیادہ علم بھی رکھتا ہے، ہم سے زیادہ نفسیات بھی جانتا ہے اور ہم سے زیادہ تجربات بھی رکھتا ہے، وہ جانتا ہے کہ کس انسان کو کس طرح گمراہ کیا جاسکتا ہے، جس کو دنیا کے ذریعہ گمراہ کرنے میں کامیاب نہیں ہوتا، اس کو وہ دین کے ذریعہ کردیتا ہے اور انسان کو افراط وتفریط میں مبتلا کرکے اسے وہ دین کا چھوڑتا ہے اور نہ دنیا کا۔ جب کہ حضرت انسان یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ منزل ہمارے قدموں کے نیچے آگئی ہے۔

میں آپ کی ذاتی معلومات میں اضافہ کرنے کے لئے یہ بتادوں کہ انگوٹھی پہننا گناہ نہیں بلکہ سنت رسولؐ ہے اور سنت رسولؐ ہی نہیں بلکہ سنت انبیاءؑ ہے۔

روایات سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت الیاس علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت دانیال علیہ السلام، حضرت یحییٰ علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت لقمان علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، اور فخر کائنات رحمۃ اللعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی میں چاندی کی انگوٹھی پہنی ہے۔ خدا ہی جانے آپ نے اردو کی کس کتاب

میں یہ پڑھ لیا کہ آنخضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی نکال کر پھینک دی، ممکن ہے کہ آپ نے کسی صحابیؓ کی انگلی میں سونے کی انگوٹھی دیکھ لی ہو اور آپ نے اس کو نکال کر پھینک دیا ہو اس لئے کہ سونا مردوں کے لئے حرام ہے، سونے کا کسی زیور کا استعمال مردوں کے لئے جائز نہیں ہے لیکن چاندی کی انگوٹھی تمام نبیوں کی سنت رہی اور یہ سنت حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم تک برقرار رہی۔

ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ جب رب کائنات نے حضرت حوا کو پیدا فرمایا اور حضرت آدم علیہ السلام سے ان کی رسم نکاح ادا ہوئی، اس وقت حضرت آدم علیہ السلام کو ایک انگوٹھی پروردگار عالم کی طرف سے مرحمت ہوئی جو آپ نے حضرت حوا کو بخش دی اور حق تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کا خطبہ نکاح اپنے شایان شان خود ہی پڑھا، تب ہی سے منگنی اور نکاح کے وقت انگوٹھی دینے کی رسم چل رہی ہے۔

قصص الانبیاء میں مذکورہ ہے کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام کو منجانب اللہ انگوٹھی عطا ہوئی تو پانچوں انگلیوں میں یہ بحث ہوئی کہ کون اس انگوٹھی کا مستحق ہے۔

انگوٹھے نے کہا کہ میں سرپنچ کی حیثیت رکھتا ہوں اس لئے حق میرا ہے کہ میں اس انگوٹھی کو پہنوں۔ انگوٹھے کی برابر والی انگلی نے کہا کہ مجھے شہادت کی انگلی ہونے کی وجہ سے برتری حاصل ہے، اس لئے حق میرا بنتا ہے، درمیان کی انگلی نے کہا، میں سب سے بڑی ہوں اور بزرگ ہونے کی وجہ سے میرا استحقاق ہے، برابر والی بولی کہ میری بناوٹ سب سے جداگانہ ہے اس لئے انگوٹھی کو پہننے کا حق میرا ہے، چھوٹی انگلی چپ رہی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کہ تو نے کچھ نہیں کہا۔ اس نے عرض کیا کہ اپنے پیغمبر خدا سب کو اپنی بڑائی اور بزرگی پر فخر ہے اور میں تو سب سے چھوٹی ہوں، بھلا مجھے اپنا حق جتانے کا کیا حق رہ جاتا ہے، میری تو کوئی بساط ہی نہیں ہے، اس پر وحی نازل ہوئی۔ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ہمیں عاجزی پسند ہے اس لئے اے سلیمان تم یہ انگوٹھی چھوٹی انگلی ہی میں پہنو۔

ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ جب نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈال دیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ایک انگوٹھی لاکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پہنادی تاکہ آگ انہیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ اس طرح کی روایات سے کتابیں بھری ہوئی ہیں۔ اگر ان میں کوئی سقم ہے بھی تو چلئے انہیں نہ مانئے لیکن آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ صحیح ترین روایات سے یہ ثابت ہے کہ آنخضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بھر چاندی کی انگوٹھی استعمال کی ہے اور اسی کو "مہر نبوت" کہتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد یہ انگوٹھی کافی مدت تک حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس رہی اور جب یہ انگوٹھی ان کے پاس سے گم ہوگئی اسی وقت سے اس امت میں نئے نئے فتنوں کے دروازے کھلے۔

اس لئے اس بات کو آپ اپنے ذہن سے نکال دیں کہ انگوٹھی کا پہننا شرعاً ممنوع ہے، اب رہی پتھروں اور نگینوں کی تاثیرات کی بات تو وہ بھی روایات اور انسانی تجربات سے ثابت ہے اور بعض پتھروں کا تذکرہ قرآن حکیم میں بھی آیا ہے۔

جس طرح اللہ تعالیٰ نے غذاؤں میں تندرستی اور صحت بنانے کی تاثیر پیدا کی ہے اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے دواؤں میں امراض کو دفع کرنے کی صلاحیت رکھی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے پتھروں اور نگینوں میں نفع اور نقصان پہنچانے کی صلاحیت پیدا کی ہے اور ان کو مفید اور ذریعہ ترقی کے تصور سے پہننے میں بھی کوئی قباحت نہیں ہے جب کہ ایمان ویقین یہ ہو کہ ہر چیز اور ہر تاثیر کا خالق، خالق کائنات ہی ہے۔ آپ نے کسی مفید پتھر کو اس لئے نکال کر پھینک دیا کہ اس کے پہننے کے بعد آپ کو کامیابیاں ملنے لگی تھیں اس لئے آپ کے دل میں کھٹکا پیدا ہوا کہ کہیں یہ شرک نہ ہو۔

ہمارے نزدیک آپ کا یہ کھٹکا قطعاً بے معنی تھا۔ ذرا سوچئے اگر کسی انسان کے دل میں یہ بات پیدا ہو کہ میرے جو بچہ پیدا ہوا ہے وہ بیوی سے صحبت کا نتیجہ ہے اس کے بعد اس کے دل میں یہ کھٹکا پیدا ہوا، یا رہے تو شرک ہوگیا اور پھر وہ اپنی بیوی سے صحبت کرنا چھوڑ دے یا اس کو طلاق دیدے تو کیا اس کو تقویٰ کہیں گے؟

اگر کوئی شخص نزلے کا مریض ہو، کسی معالج کے مشورے پر وہ جوشاندہ پی لے اور جوشاندے کے پینے سے اس کا نزلہ دفع ہو جائے اس کے بعد اس کے دل میں یہ کھٹکا پیدا ہو کہ میرا نزلہ جوشاندہ پینے سے ختم ہوا ہے اور پھر وہ فوراً اس کھٹکے سے بچنے کے لئے عمر بھر کے لئے یہ قسم کھالے

کہ اب جوشاندہ نہیں پیوں گا تو کیا اس کو پرہیزگاری کا نام دیں گے؟

آج دینی مدارس والے یہ کہہ رہے ہیں کہ قرآن وحدیث ہماری وجہ سے باقی ہیں، جماعت والے یہ کہہ رہے ہیں کہ دین کی تبلیغ ہماری محنت کی وجہ سے ہو رہی ہے اور دوسرے طبقات کے لوگ اس خیال میں مبتلا ہیں کہ دین کی بہاریں، دینداری، صحبت بابرکت سے اور پیری مریدی سے پھیل رہی ہیں، یہ تمام چیزیں اگر نہ ہوں تو دین اسلام مٹ جائے۔ اس طرح کی تمام باتیں یہ کھٹکا پیدا کرسکتی ہیں کہ ہم شرک میں تو مبتلا نہیں ہوگئے، آپ کس کس چیز کا قلادہ اپنے گلے سے نکال کر پھینکیں گے۔

ہمارا خیال یہ ہے کہ اپنے ہاتھ سے انگوٹھی نکال کر پھینکنے کے بجائے اپنی سوچ بدل لیجئے، اگر سوچ غلط ہوگی تو خواہ مخواہ ہاتھ میں کوئی انگوٹھی بھی نہ ہو انسان غلط سوچ سے شرک میں مبتلا ہو جائے گا۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ اس دنیا میں مختلف چیزوں میں نفع اور نقصان پہنچانے کی جو صلاحیتیں ہیں وہ سب اللہ کی پیدا کردہ ہیں۔ بذاتہ اور فی نفسہ کوئی بھی چیز کسی کو نہ نقصان پہنچا سکتی ہے اور نہ نفع۔ آگ میں جلانے کی صلاحیت باذن اللہ ہے، یہی آگ بہ حکم خداوندی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے گلزار بن گئی تھی اور برف کی طرح ٹھنڈی ہوگئی تھی۔

چھری کے اندر کاٹ دینے کی صلاحیت باذن اللہ ہوتی ہے، یہی چھری جب اللہ کا حکم نہیں ہوا تو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی گردن کو نہ کاٹ سکی۔ بارشوں سے کھیتیاں پروان بھی چڑھتی ہیں اور بارشوں سے کھیتیاں تباہ وبرباد بھی ہو جاتی ہیں، مال سے عزت بھی ملتی ہے اور مال سے انسان ذلیل وخوار بھی ہو جاتا ہے، اولاد ذریعہ راحت بھی بنتی ہے اور اولاد زحمت وکلفت میں مبتلا کر دیتی ہے اور عذاب جان بھی بن جاتی ہے۔

شریک حیات اس دنیا میں مثل جنت ہے اور یہی شریک حیات انسان کے لئے دوزخ بھی بن جاتی ہے۔

دوائیں تندرستی بنانے کے لئے ہوا کرتی ہیں اور یہی دوائیں ریکشن پیدا کر کے موت کی وجہ بھی بن جاتی ہے۔ اس طرح کی بے شمار حقائق سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہر چیز حکم خداوندی کی پابند ہے اگر چیزیں نقصان پہنچاتی ہیں تو بھی اللہ کے حکم سے اور فائدہ پہنچاتی ہے تو بھی اللہ کے حکم سے۔

اگر آپ کسی پتھر کو اپنے ہاتھ میں پہننے کے بعد یہ یقین رکھیں کہ اس کے ذریعہ جو بھی مجھے فائدہ ہوگا وہ فضل رب ہوگا کیوں کہ پتھروں میں نفع ونقصان پہنچانے کی صلاحیت حکم خداوندی کی محتاج ہے تو پتھر کا پہننا ہرگز ہرگز شرک نہیں ہوسکتا اور آپ یقین رکھیں جس طرح دوسری چیزوں میں اللہ نے اپنی قدرت کاملہ سے تاثیرات رکھی ہیں اسی طرح اللہ نے اپنی قدرت کا مظاہرہ کرنے کے لئے بے جان پتھروں میں بھی ہزاروں قسم کی تاثیرات رکھی ہیں، بعض پتھروں کے پہننے سے گردے کا درد ختم ہو جاتا ہے۔ بعض پتھروں کا استعمال انسان کے دماغ کو ٹھنڈا رکھتا ہے، بعض پتھروں کا استعمال دولت وعزت کا ذریعہ بھی بنتا ہے اور یہ سب کچھ اللہ کے حکم سے ہوتا ہے اور جب اللہ کا حکم نہیں ہوتا تو پھر تریاق زہر کا کام کرتا ہے اور غذائیں اور دوائیں انسان کے جسم کے اندر تندرستی پیدا کرنے کے بجائے امراض پیدا کرنے لگتی ہیں۔

اچھی بری تقدیر پر شاکر رہنے کا مطلب آپ غلط لے رہے ہیں اس دنیا میں جب تک انسان زندہ رہتا ہے اسے دین ودنیا کے لئے جدوجہد کرنے کا اور مختلف تدابیر اختیار کرنے کا پورا پورا حق حاصل ہے، جدوجہد کے بعد جو بھی نتائج سامنے آئیں بس اسے ان پر شاکر رہنا چاہئے، اسباب وعلل کو ترک کرنا تقویٰ نہیں، ایک طرح کی نافرمانی ہے اور سنت انبیاءؑ کے خلاف ہے اور اچھی بری تقدیر پر شاکر رہنے کا مطلب اگر یہ ہے کہ انسان کوئی بھی بھاگ دوڑ نہ کرے اور کوئی تدبیر اختیار نہ کرے تو پھر تو دینی مدارس میں بھی تالے ڈال دینے چاہئیں اور تبلیغ کرنے والے اداروں کو بھی بند کر دینا چاہئے، بے نمازیوں کو دیکھ کر نماز کی نصیحت نہیں کرنی چاہئے اور جو لوگ جہالت میں مبتلا ہیں ان کے لئے تعلیم وتدریس کے اہتمام نہیں کرنے چاہئیں اور یہ سمجھنا چاہئے کہ جو کچھ بھی ہے ٹھیک ہے اور یہ سب اچھی بری تقدیر کے دائروں میں آتا ہے۔

یہ سوچ بہ ظاہر بڑی خوشنما لگتی ہے لیکن اس سوچ کے تانے بانے بالآخر انسان کو غلط رخ پر لے جاتے ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے مسلمانوں کو یہ تعلیم دی ہے کہ وہ دین و دنیا کے مسائل کے بارے میں تمام انسانی تجربات کی روشنی میں اقدامات کریں اور اقدامات کے بعد جو بھی نتائج سامنے آئیں انہیں منجانب اللہ سمجھیں اور اسی کو تقدیر الٰہی جانیں لیکن اسباب وعلل اور انسانی تجربات کو ٹھوکر مار کر اچھی بری تقدیر کی بات کرنے والا انسان اپنے اندر جمود اور تعطل پیدا کرتا ہے اور اللہ کے بنائے ہوئے نظام کائنات کی ہنسی اڑاتا ہے اور یہ تقویٰ نہیں ہے بلکہ یہ تمغۂ نادانی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس طرح کی نادانیوں سے محفوظ رکھے اور ہمیں دین کا شعور عطا کرے تاکہ اللہ کے بنائے ہوئے اس نظام کائنات میں ہم ہیرو بن سکیں، لال بجھکو بن کر نہ رہ جائیں۔

آپ نے اپنے خط کے آخر میں ایک مسئلہ اور بھی اٹھایا ہے، آپ نے فرمایا ہے کہ اپنے نام کا سرحرف دیکھ کر اپنے احوال معلوم کرنا کیا جائز ہے اور اس کے بعد آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اس طرح کی معلومات حاصل کرنے والے کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں۔

بات تو بہت معقول ہے، لیکن از راہ جہالت اس طرح کی باتیں وبائے عام کی طرح پھیل رہی ہیں، اس لئے ضروری ہے کہ اس موضوع پر بھی آپ سے کچھ باتیں کریں تاکہ آپ کو اندازہ ہو جائے کہ آپ کے سوچنے کا انداز کتنا صحیح ہے اور کتنا غلط۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جن نجومیوں کے پاس جانے سے روکا تھا وہ سب بد دینی پھیلاتے تھے اور شیاطین تابع کر کے ان سے کچھ باتیں معلوم کر کے انہیں سو فیصد صحیح سمجھ کر لوگوں کو بتایا کرتے تھے اور یہ دعویٰ کیا کرتے تھے کہ یہ غیب کی باتیں جو ہم تمہیں بتا رہے ہیں، صد فی صد پیش آنے والی ہیں، اس طرح کی باتوں سے گمراہی پھیل جاتی تھی اس لئے ان سے روکنا ضروری تھا۔

یہ حقیقت ہے کہ غیب کا علم حق تعالیٰ کے سوا کسی کو حاصل نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل خاص کی بنا پر بعض غیب کی باتیں بعض بندوں پر ظاہر کر دیتا ہے، چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بے شمار غیب کی باتیں بتادی گئی تھیں۔ حد یہ ہے کہ قیامت سے پہلے پیش آنے والے واقعات بھی آپ پر ظاہر کر دیئے گئے تھے، چنانچہ قیامت کی نشانیوں میں بے شمار نشانیاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو برس پہلے جو بتادی تھیں وہ آج حرف بہ حرف صحیح ثابت ہو رہی ہیں۔ اس کے باوجود بھی ایک صاحب ایمان کا عقیدہ یہی ہونا چاہئے کہ اگر اللہ جس کی آنکھوں سے پردہ نہ ہٹائے تو اسے از خود مغیبات کا علم حاصل نہیں ہو سکتا۔

لیکن سوال تو یہ پیدا ہوتا ہے کہ علم غیب کہتے کسے ہیں؟

علم غیب درحقیقت اس علم کا نام ہے جو انسان کو حواس خمسہ کے بغیر حاصل ہو اور یہ قطعاً ناممکن ہے اور جو علم حواس خمسہ کے ذریعہ حاصل ہوگا اس پر علم غیب کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ اللہ نے انسان کو پانچ قسم کی قوتیں عطا کی ہیں، سونگھنے کی قوت، دیکھنے کی قوت، چھونے کی قوت، سننے کی قوت، چکھنے کی قوت۔ ان قوتوں کا سہارا لے کر جو علم حاصل ہوگا اس کو علم غیب نہیں کہہ سکتے۔ آپ ۲۳ دواؤں سے مرکب کوئی یونانی گولی کسی حکیم کو دیجئے اور اس سے پوچھئے کہ اس گولی میں کون کونسی ادویات کا استعمال ہوا ہے وہ اس گولی کو اپنی زبان کی نوک پر رکھ کر آپ کو ساری ادویات بتانا شروع کر دے گا مگر یہ علم غیب نہیں ہے کیوں کہ وہ چکھنے کی قوت کے سہارے حقیقت کی گہرائی تک پہنچ رہا ہے۔

آپ اپنی نبض کسی کامل طبیب کو دکھائیں، وہ آپ کی نبض پر اپنا ہاتھ رکھ کر آپ کے جسم کے نظر نہ آنے والے اعضاء کے بارے میں بتانا شروع کر دے گا کہ جگر کی کیا حالت ہے؟ معدہ کس پوزیشن میں ہے اور گردوں پر کیا گزر رہی ہے؟ کیا یہ علم غیب ہے؟ ہرگز ہرگز نہیں کیوں کہ طبیب جو کچھ بھی ارشاد فرما رہے ہیں، چھونے کی قوت کا سہارا لے کر ارشاد فرما رہے ہیں اس لئے اس پر علم غیب کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔

اس طرح کی مثالوں سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ جو علوم حواس خمسہ کے سہاروں سے حاصل ہوں، انہیں غیب کا علم قرار نہیں دیا جا سکتا۔ آج کے سائنسی دور میں مختلف آلات کا سہارا لے کر پہلے ہی یہ بتا دیا جاتا ہے کہ کس علاقے میں موسلا دھار بارش ہوگی اور کس علاقے میں چھینٹے پڑیں گی، الٹرا ساؤنڈ کے ذریعہ حمل کے چوتھے مہینے یہ بتا دیا جاتا ہے کہ عورت کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی۔ اسپتالوں میں مہلک امراض میں مبتلا مریضوں کے بارے میں ڈاکٹر لوگ پہلے ہی بتا دیتے ہیں کہ یہ شخص چار مہینے سے زیادہ نہیں جئے گا۔

لیڈروں اور علماء کے مہینوں پہلے یہ پروگرام طے ہو جاتے ہیں کہ فلاں صاحب فلاں تاریخ میں فلاں جگہ تقریر کریں گے، اس طرح کی باتیں قطعاً علم غیب سے تعلق نہیں رکھتیں، یہ صرف انسانی تجربات کے اندازے ہوتے ہیں اور یہ صحیح بھی ہو جاتے ہیں اور غلط بھی ان پر سو فیصد

بھروسہ کرنا شرعاً ممنوع ہے لیکن ان کا ادراک کرکے حزم واحتیاط کو ملحوظ رکھنا ممنوع نہیں ہے۔

اچھی بری تقدیر پر شاکر رہنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ انسان موسم کے اثرات سے بچنے کے لئے گرم اور ٹھنڈے لباس کو خلاف تقدیر اور خلاف شریعت سمجھیں اور موسم سرما میں گھر کی کھڑکیاں بند نہ کرے اور بیمار ہو جائے تو اس کو تقدیر الٰہی سمجھ کر اس پر شاکر رہے اور علاج نہ کرے اور مختلف علوم کا سہارا لے کر مستقبل میں تدابیر اور احتیاط کو بروئے کار نہ لائے اور یہ سمجھے کہ انسانی اندازوں پر یقین رکھنے سے اس کی عبادات قبول نہیں ہوں گی، حالانکہ شریعت اسلامی نے کسی بھی علم اور انسانی تجربے کو بے حیثیت قرار نہیں دیا ہے، البتہ ان چیزوں میں الجھ کر رہ جانا اور یہ سمجھنا کہ ہم تقدیر الٰہی کے خلاف کوئی تدبیر کرنے میں کامیاب ہو جائیں، قطعاً غلط ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ جن باتوں سے انسان کا کردار مجروح ہوتا ہے اور جن باتوں سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا پورا زور دے کر ان سے روکنے کی کوشش کی ہے، ان باتوں کی طرف مسلمانوں کا دھیان نہیں ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو انسان اللہ کے بندوں کو ستائے گا اور اللہ کی نافرمانی میں مبتلا رہے گا اس کی نمازیں اس کے منہ پر ماردی جائیں گی، آج نہ جانے کتنے مسلمان ایسے ہیں کہ ان کے پڑوسی ان سے خوش نہیں، ہزاروں لوگوں کے دل ان سے دکھے ہوئے ہیں، جھوٹ، رشوت، بدکرداری، شراب نوشی، بڑوں کی بے عزتی، چھوٹوں سے بیزاری، ناپ تول میں کمی، امانت میں خیانت، کذب بیانی، غیبت، تہمت اور نہ جانے کتنے عیبوں کے اندر مبتلا لوگ زندگی میں ایک بار بھی یہ سوچنا گوارہ نہیں کرتے کہ ہماری نمازیں ہمارے منہ پر تو نہیں ماردی جائیں گی۔ دراصل نجومیوں سے بچنا آسان ہے اور ان بے کرداریوں سے بچنا مشکل ہے اس لئے اس طرف دھیان دینے کی زحمت نہیں کرتے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص مقدمات میں جھوٹی گواہی دے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی لیکن اس بات کا چرچا مسلم معاشرے میں زیادہ نہیں ہے کیوں کہ مسلمانوں کی اکثریت مقدمات میں جھوٹی گواہیاں دینے میں مبتلا ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہزاروں بے کرداریوں کا ذکر کرکے یہ فرمایا ہے کہ جو شخص ان برائیوں میں مبتلا ہوگا وہ ہم میں سے نہیں، لیکن مسلمانوں نے نمازیں پڑھنے کے باوجود وہ برائیاں نہیں چھوڑیں لیکن اس حدیث پر برابر عمل کرتے رہے کہ اگر کوئی کسی نجومی کے پاس گیا تو اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوں گی، حالانکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت یہ بات ارشاد فرمائی، اس وقت اہل عرب علم نجوم اور علم کہانت کی خرابیوں میں گلے گلے تک دھنسے ہوئے تھے اور ان باتوں سے روکنا ضروری تھا۔

آج مسلمان اس طرح کی بدعقیدگی کا بالعموم شکار نہیں ہے بلکہ بالعموم وہ دوسری خرابیوں میں مبتلا ہیں لیکن اس طرف ان کا دھیان نہیں ہے، حالانکہ توحید وسنت کے لئے وہ خرابیاں سم قاتل کی حیثیت رکھتی ہیں اور ان سے دور رہنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ یہ علم نجوم ہی تو ہے جس کے ذریعہ ایک سال پہلے یہ بتادیا جاتا ہے کہ کس تاریخ میں کس وقت سورج گرہن ہوگا، کیا اس طرح کی معلومات حاصل کرنا گناہ ہے؟ کیا یہ علم غیب ہے؟ اگر کوئی شخص صدیوں کے تجربات کی روشنی میں یہ کہے کہ ۲۸ فروری کو سورج اتنے بج کر اتنے منٹ پر نکلے گا تو کیا یہ علم غیب ہے اور کیا اس طرح کی معلومات بتانے والے اور حاصل کرنے والے کی نمازیں قبول نہیں ہوں گی؟

تعجب کی بات تو یہ ہے کہ جو علم غیب اور عقیدے کے سلسلہ میں اتنے حساس ہیں وہی لوگ دوسرے شرعی امور میں بالکل بے حس نظر آتے ہیں، ہماری مراد آپ نہیں ہیں بلکہ ہماری مراد ان لوگوں سے ہے جو اس طرح کے معاملہ میں لمبے چوڑے دعوے کرنے کے ساتھ ساتھ بعض ایسی خرابیوں میں مبتلا ہوتے ہیں جو عقائد کی شہ رگ کو کاٹ دیتی ہیں لیکن سطحی علم رکھنے کی وجہ سے وہ ان ہی باتوں کی جگالی کرتے ہیں جو ان کو مرغوب طبع ہوں، باقی دوسری خرابیاں اور بدعقیدگیاں جو ان کا اوڑھنا بچھونا بنی ہوئی ہیں ان کی طرف سے وہ یکسر غافل ہوتے ہیں اور ان کی سمّیت کا انہیں ذرا بھی اندازہ نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے نظام کائنات چلانے کے لئے ۱۲ برج بنائے ہیں اور ان کا ذکر قرآن حکیم میں اشارتاً موجود ہے اور دنیا میں بول چال کے لئے ۲۸ حروف پیدا کئے جو حروف تہجی کہلاتے ہیں، ہر حرف کسی نہ کسی برج سے تعلق رکھتا ہے، جب سورج اس برج میں داخل ہوتا ہے اور اس برج

کے اثرات ساری دنیا پر پڑتے ہیں اس وقت اس سے متعلقہ حروف پر جو بن آتا ہے اور بعض حروف پر زوال طاری ہوتا ہے، وہ حروف اگر کسی انسان کے نام کے شروع میں ہوتو ان انسانوں کی کیفیات بھی متاثر ہوتی ہیں، اس لئے ارباب تجربہ یہ کہتے ہیں کہ فلاں مہینہ میں وہ حضرات جن کا نام فلاں حرف سے شروع ہوا ان پر یہ کیفیت طاری ہوسکتی ہے۔ یہ کوئی قاعدہ کلیہ نہیں ہوتا یہ صرف ایک امکانی بات ہوتی ہے اور کسی بھی معاملہ میں کسی علم کے ذریعہ کسی بھی امکان کا اظہار کرنا شرعاً ممنوع نہیں ہے۔

اسلام کی بعثت کا جو مقصد تھا وہ آج مسلم معاشرہ میں بالکل ہی فوت ہو چکا ہے اور بھائی لوگ لایعنی باتوں میں الجھے ہوئے ہیں۔ جب کسی درخت کی جڑ مضبوط ہوتی ہے تو اس پر برگ وبار بھی آتے ہیں، عقائد جب صحیح ہوتے ہیں تو انسان اچھا انسان بن جاتا ہے اور اس کے اعضاء پر اخلاق اور انسانیت کے گل بوٹے کھلتے ہیں، صرف باتوں کی بھول بھلیوں میں کھوجانے کا نام توحید اور ایمان نہیں ہے۔

آپ اپنے اس عقیدے سنبھالے رکھیں کہ اس دنیا میں جو بھی نظام چل رہا ہے وہ باذن اللہ چل رہا ہے اور انسانی تجربات منجملہ حرام نہیں ہیں، رہی وہ باتیں جن کے بارے میں سو فیصد یقین کے ساتھ پیشگی کچھ کہا جائے، عقائد کو خراب کرنے والی ہیں البتہ کسی بھی علم اور آلے کے ذریعہ اگر کچھ معلومات ہوں تو ان کے ممکن ہونے میں اور ممکن سمجھنے میں قطعاً کوئی خرابی نہیں ہے، اسی طرح حروف کے اثرات بھی ہوتے ہیں۔

الف، شین وغیرہ سے شروع ہونے والے نام آتشی مزاج رکھتے ہیں اور جن کے نام ش سے شروع ہوتے ہیں ان کو غصہ زیادہ ہوتا ہے لیکن یہ باتیں تجرباتی ہیں، شرعی نہیں ہیں کہ ان پر سو فیصد بھروسہ کرلیں، البتہ اگر انہیں امکانی بات سمجھیں تو اس میں کیا مضائقہ ہے؟ اور اس میں کیا خلاف عقیدہ بات ہے؟ جب تجربات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ حروف کی الگ الگ تاثیریں ہیں تو یہ بھی مانئے کہ موسم کے اعتبار سے ان تاثیروں میں اتار چڑھاؤ آتا ہے اور اسی لئے اپنے نام کے حروف دیکھ کر مختلف اوقات میں انسان یہ اندازہ لگانے کی کوشش کرتا ہے کہ میرا کل کیسا گزرے گا؟ حروف اور بروج اور ستاروں کی روشنی میں وہ جس بھی نتیجے پر پہنچے گا وہ صرف امکانی بات ہوگی وہ علم وحی نہیں ہے کہ اس پر سو فیصد یقین کرلیا جائے اور کوئی امکانی بات حرام نہیں ہوتی۔

اگر آپ کا نام محمد علیم ہے تو اس میں سر حرف م ہی ہے، کیوں کہ محمد آپ کے نام کا جزو ہے۔

آپ کا اپنا خط ختم کرنے سے پہلے لکھا ہے کہ ہم جو جواب دیں تو حدیث وقرآن کے حوالہ سے دیں اور یہ بھی تشریح کریں کہ حدیث اور آیت کس صفحہ پر ہے، تو میرے بھائی جب آپ نے اعتراض اٹھاتے وقت کسی کتاب اور صفحہ کا حوالہ نہیں دیا ہے تو ہمیں کیوں اس زحمت میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں، جب آپ حوالوں کے ساتھ اعتراضات کریں گے تو انشاءاللہ ہم حوالوں کے ساتھ ہی ان کا رد کریں گے، خواہ مخواہ کی دردسری سے کیا فائدہ۔

مختلف مسائل

سوال از: (نام و پتہ مخفی رکھنے کی فرمائش)

محترم ایڈیٹر صاحب آج کل سفلی عمل کرنے والے ہر گلی کوچے میں لائن لگا کر بیٹھے ہوئے ہیں، جن کو اپنی فیس سے مطلب ہے۔ خدمت خلق سے کوئی واسطہ نہیں، اللہ کے سیدھے سادھے بندوں کو دونوں ہاتھوں سے لوٹنے میں مشغول ہیں۔ میں بھی ان برے حالات کا شکار ہو چکا ہوں، کافی پیسہ برباد کیا، سب بے سود رہا۔ ایسے میں آپ کا یہ رسالہ مجھے پڑھنے کو ملا جو ایک مسیحا کی حیثیت رکھتا ہے، ویسے آپ اور آپ کا یہ رسالہ طلسماتی دنیا لاکھوں لاچاروں، غریبوں، ضرورمندوں کی خاصی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ میں بارگاہ خداوندی میں ہمیشہ دعا گو رہوں گا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں آپ کو اور اس رسالہ کو اللہ تعالیٰ ہر ایک کی نظر بد سے بچائے اور ہمیشہ قائم رکھے اور دن دونی رات چوگنی ترقی عطا کرے آمین۔

کافی عرصہ سے میں بہت پریشان ہوں، ایک عجیب سی کیفیت رہتی ہے، ہر پل ہر گھڑی، ہر لمحہ ڈر، خوف اور سر میں سارے جسم میں درد سا رہتا ہے، ذرا سی آواز کی چیخ و پکار پر بے انتہا ڈر لگتا ہے اور جینے کی تمنا نہ رہی، بے جان کی طرح بے انتہا مایوسی، اداسی کے دن گزار رہا ہوں اور گھر میں بیوی بچوں میں بھی دل نہیں لگتا اور نہ ہی کاروبار میں۔

میرا ہوٹل کا کاروبار ہے، کام پر بالکل ہی توجہ نہیں رہتی اور کاروبار کے حالات بہت خراب ہوتے جارہے ہیں، بالکل نہیں چل رہا ہے اور

میں قرض میں مبتلا ہوتا جارہا ہوں، کچھ لوگوں کو میں نے قرض دے رکھا ہے پر میری ہمت نہیں ہوتی وصول کرنے کی اور گھر میں بیوی بچے بھی بیمار رہنے لگے ہیں، بچے کافی دبلے اور کمزور ہوگئے ہیں، مہربانی کرکے بچوں کیلئے کوئی وظیفہ یا ترکیب بتایئے جس سے موٹے اور صحت مند ہوسکیں۔

برائے کرم میرے لئے کوئی ایسا وظیفہ یا نسخہ یا ترکیب بتائیں جس سے میں نڈر اور فولادی طاقت ور بن جاؤں اور میرے ہر کام میں رکاوٹ بہت آرہی ہے، میرا مکان ہے، میں بیچ کر قرض ادا کرنا چاہ رہا ہوں، لوگ آرہے ہیں، دیکھ رہے ہیں اور بات چیت ہوتی ہے پر دوسرے دن واپس نہیں آتے، کافی دنوں سے یہ سلسلہ چل رہا ہے، جس سے میں بہت پریشان ہوگیا ہوں اور میں جو بھی کام کے لئے ہاتھ بڑھاتا ہوں مجھے الٹا ہی ہوتا ہے ایسا کیوں ہے۔

برائے کرم ہمارے ناموں سے دیکھ کر مناسب علاج تجویز فرمائیں، جزاک اللہ الخیر الجزاء۔

جواب

جو لوگ سفلی عمل کے ذریعہ پیسہ کمارہے ہیں انہیں کمانے دیجئے، جس کی تقدیر میں جیسی روزی لکھی ہوئی ہے اسے مل کر رہے گی، اپنی فکر کیجئے اور حتی الامکان اس بات کی کوشش کیجئے کہ اللہ تعالیٰ حرام روزی سے محفوظ رکھے اور رزق طیب عطا کرے۔

آپ سے خاص طور پر یہ عرض ہے کہ ہر وقت پاک صاف رہنے کی کوشش کریں اور نماز کی پابندی رکھیں، روزانہ کچھ نہ کچھ قرآن کی تلاوت کریں اور ہفتے میں ایک مرتبہ درود وسلام کا اہتمام کریں، اگر درودِ ابراہیم کو ترجیح دیں تو بہتر ہوگا۔ عشاء کی نماز کے بعد یَا حَاضِرُ یَا نَاظِرُ یَا شَافِیُّ یَا حَیُّ یَا مَالِکُ ایک سو ایک مرتبہ پڑھیں، آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھا کریں، عشاء کی نماز کے بعد ہی اس عمل سے فارغ ہونے کے بعد ۳۶۰ مرتبہ "یَاقَوِیُّ" پڑھا کریں۔ ان عملیات سے آپ کو یہ فائدہ پہنچے گا کہ آپ کا دل قوی ہوجائے گا، قرض ادا بھی ہوگا اور انشاء اللہ وصول بھی ہوگا اور آپ کی طبیعت پر نشاط طاری ہوگا، سستی اور کاہلی سے نجات ملے گی، جمود تعطل ختم ہوگا اور لوگوں میں آپ کی مقبولیت بڑھے گی انشاء اللہ۔

آپ نے طلسماتی دنیا کے لئے جن جذبات کا اظہار کیا ہے میں اس کی قدر کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ آپ کے حسن ظن کو باقی رکھے اور ہمیں زیادہ سے زیادہ خدمت خلق کی توفیق عطا کرے آمین۔

غیر مسلمین کیلئے دعاءِ خیر پر اظہار شکایت

سوال از: (نام و پتہ مخفی)

دیگر عرض یہ ہے کہ دسمبر ۹۷ء کے شمارہ میں آپ نے جو غیر مسلموں کو بددعا نہ دینے کی تلقین کی اور قنوت نازلہ پڑھنے کے لئے کہا ہے تو آپ کو شاید اندازہ نہیں ہوگا، حکومت بھی ان کی، پولیس بھی ان کی، جتنے آفس ہیں چھوٹے ہوں یا بڑے ان میں تمام یہ لوگ ہی قابض ہیں، عدالتیں ان کی، جو بھی فیصلے ہوتے ہیں وہ مسلمانوں کے خلاف ہوتے ہیں، ٹاڈا کا کالا قانون بھی مسلمانوں کے لئے ہے، کھلے میں داؤد شوز کمپنی کے مالک غلط مقدمہ میں پھنسا کر اس کی املاک کو نیلام کرادیا گیا، ۹۲ء دسمبر ۹۳ء جنوری میں بابری مسجد کو شہید کرکے ممبئی پولیس اور شیو سینا والوں نے مل کر جو مسلمانوں کا حال کیا ہے وہ ۴۷ء ایسا فسادخونی ہولناک کیا وہ تمام فسادوں کو مات کردیا، جس کی ہولناکی، بربادی، پولیس اور شیو سینا پر بی این کرشنا کمیٹی نے عائد کی، کیا آپ چاہتے ہیں کہ تہہ تیغ بھی قاتل کو دعا دیں۔ ہمارے ایمان کمزور ہوچکے ہیں، ہماری طاقتیں آپسی سلوک اور بے بنیاد باتوں کو لے کر دست گریباں ہیں۔ اگر آپ ہمارے پاس کچھ ہے تو وہ دعائیں جو ہمارے مسلمانوں کا ہتھیار ہے کیا آپ ہمیں اس سے بھی محروم کردینا چاہتے ہو، آج تک جن لوگوں نے بابری مسجد کو شہید کیا اور اس کا کھلے عام ٹی وی پر اعلان کیا۔ ۱۹۹۳ء کے فساد کا بال ٹھاکرے نے ٹی وی پر اعلان کیا کہ یہ مسلمانوں کو سبق دیا گیا ہے، ان لوگوں کو آج تک نہ عدالت نے کوئی سزا دی ہے۔ نرسمہا راؤ پر کھلے کا کیس ہے ان کی جائیدادیں نیلام ہوئیں، لالو پرشاد یادو، ملائم سنگھ یادو اور کتنے لوگ کھلے میں، لال کرشن اڈوانی کیا ان کی جائیدادیں نیلام ہوئیں؟ نہیں بلکہ ان لوگوں کی ضمانتیں بھی ہوگئیں لیکن داؤد کمپنی کے مالکوں کی اب تک ضمانتیں بھی نہیں ہوئیں۔

یہ ملک ہندوستان اب دارالامن نہیں رہا، بلکہ اب دارالحرب ہے اور آپ یہاں ان لوگوں کے لئے دعا کرنے کو کہتے ہیں۔ آج تک جو ممبئی ۱۹۹۳ء کے فساد میں مارے گئے ان لوگوں کو شیو سینا حکومت سے جو

معاوضہ حکومت ہند نے دینے کو ۱۹۹۳ء میں کہا تھا آج تک شیوسینا کی فرقہ پرست حکومت دینے کو تیار نہیں ہے، جب کہ گرلز آف مہاراشٹر اور ہوم منسٹر حکومت مہاراشٹر نے کئی مرتبہ امن کمیٹی سے میٹنگ پر دینے کو کہا ہے اور مسلمانوں سے بانڈ بھی بھرا کر جمع کیا گیا لیکن یہ منوہر جوشی اور بال ٹھاکرے نے دینے سے انکار کردیا گیا۔ آپ ان کو دعا دینے کو کہتے ہیں، اللہ عالم الغیب ہے اور وہ علیم وخبیر ہے کہ کون ایمان لانے والا ہے اور کون نہیں اور بددعا انہی کے حق میں قبول ہوتی ہے۔ لہٰذا برائے مہربانی ایسی باتوں سے اپنے رسالے طلسماتی دنیا کو الگ رکھو، ظالموں کا ساتھ زبان سے، اپنی رائے سے، اپنا مال دینا بھی ظالموں میں شامل ہے اور بال ٹھاکرے نے تو ہمارے آقائے نامدار احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرچکا ہے، کیا آپ ان لوگوں کو بددعا سے باز رکھنا چاہتے ہو۔

جواب

کسی مصلحت کی بنا پر میں نے آپ کے نام وپتے کو مخفی رکھا ہے، میں آپ کے جذبات سمجھتا ہوں اور اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اور مسلمانوں کی املاک بھی تباہ ہوئی ہیں اور ان کی قیمتی جانیں بھی ضائع ہوئی ہیں، مجھے معلوم ہے کہ آزادی کے بعد ۲۲ ہزار سے زائد فرقہ وارانہ فساد میں زیادہ تر مسلمانوں کی جان ومال کا نقصان ہوا ہے اور حکومت کے کارندے خاموش تماشائی بنے رہے ہیں اور پولیس نے جلتی پر مٹی کا تیل چھڑکنے کا فریضہ انجام دیا ہے۔

کفر واسلام کی لڑائی تو بہت پرانی ہے، حق وباطل کی کشمکش عہد آدم سے ہی چلی آرہی ہے، مثبت اور منفی یورشیں آغاز کائنات ہی سے سرگرم عمل ہیں، اندھیرے اور اُجالے کی جنگ اور حق وناحق کا تصادم قابیل وہابیل کے دور سے چلا آرہا ہے لیکن ہندوستان میں مسلمانوں کے خلاف نفرت کا جو سیل رواں بہہ رہا ہے اس کی وجہ مذہب نہیں سیاست ہے۔ ہندوستان کے تمام لیڈر اس انگریزی فارمولے پر عمل کررہے ہیں کہ لڑاؤ اور حکومت کرو۔

بابری مسجد توڑنے والے رام کے بھگت نہیں تھے، وہ صرف سیاسی بازی گر تھے اور انہوں نے ہندوؤں کی نفسیات پر اپنا قبضہ جمانے کے لئے بابری مسجد کے خلاف واویلا کیا اور رام رام جپنا اور پرایا مال اپنا کی بہت پرانی کہاوت پر عمل کرکے دکھایا، سیدھے سادے ہندو ان کے چکروں میں آگئے اور انہوں نے بابری مسجد کی زمین کو رام جنم بھومی سمجھ کر اور ایڈوانی جی کو اس دور کا لکشمن سمجھ کر ان کی ہاں میں ہاں ملانی شروع کردی اور مسلمانوں کو راون کی فوج سمجھنے لگے۔

بابری مسجد کو بچانے کی بات کرنے والے مسلم لیڈر بھی خودغرض اور مفاد پرست تھے، انہوں نے بابری مسجد کی جلتی ہوئی دیواروں سے اپنے ہاتھ تاپے اور اسکے سبز وگنبد کے پورے پورے دام وصول کرنے کے لئے مختلف کمیٹیاں بنائیں اور بابری مسجد کے ڈھانچے کی منہ مانگی قیمت لینے کے لئے رابطوں اور ضابطوں کی باتیں بنائیں، اس لائن کے سب سے بڑے مجرم جن کا جرم ایل کے ایڈوانی سے بھی بڑا ہے وہ شہاب الدین ہیں جنہوں نے سوئے ہوئے ہندوؤں کو جگایا اور انہیں وہ راستہ دکھایا جس راستے سے ان کے باپ دادا بھی بے خبر تھے۔ آپ یقین کریں بروز حشر جس وقت حق وباطل کی تمام کارروائیوں پر تحقیقات ہورہی ہوں گی اس وقت بہت سے مسلمان لیڈر بھی مجرمین کے کٹہرے میں کھڑے ہوں گے اور ندامت وشرمساری کے پسینے سے گلے گلے تک ڈوبے ہوئے ہوں گے۔ ان مسلمانوں نے بابری مسجد کے قتل عام پر اپنے چیک کیش کرانے کے بعد اپنی آنکھیں موند لیں اور اس کی تعمیر نو کے لئے ابابیلوں کے لشکر کا انتظار کرنے لگے۔

رونا اس پر نہیں ہے کہ ہندو مفاد پرست ہے، رونا تو اس پر ہے کہ مسلمان بھی اپنے مذہب کے بارے میں مخلص نظر نہیں آتا، اس کی زبان کا کھلنا اور بند ہونا بھی محض اپنے دنیاوی مفادات کے لئے ہے۔ آپ یقین کریں ہندوستان میں جو کچھ بھی مسلمانوں کے ساتھ ۱۹۴۷ء کے بعد ہوا ہے وہ تقسیم ملک کا ردعمل ہے، ہندوستان کا ہندو مسٹر جناح کے جرم کی سزا ہندوستان کے تمام مسلمانوں کو دینا چاہتا ہے اور ہندوستان کے تمام مسلمانوں کو پاکستانی سمجھتا ہے اور وہ اردو زبان کو پاکستانی زبان سمجھتا ہے اور مسلمان آج تک یہ ثابت کرنے کی فکر بھی نہ کرسکا کہ ملک کی تقسیم کی ذمہ داری محمد علی جناح کے سر پر نہیں جاتی بلکہ ان برہمنوں کے سر پر جاتی ہے جو مٹھی بھر ہوکر بھی پورے ملک کو یرغمال بنائے ہوئے ہیں اور ہندو اور مسلمان دونوں کو بے وقوف بنا کر اپنے اقتدار کا الو سیدھا کرتے

رہے ہیں، اس سیاست اور مفادات کی کشمکش میں مسلمانوں کو تو پھر بھی کچھ نہ کچھ ملا ہے۔ مسلمان اس ملک میں ایم پی بھی بنے اور منسٹر بھی بنائے گئے اور انہیں عہدۂ صدارت بھی عطا ہوا لیکن اصلاً نقصان مذہب اسلام کا ہوا، ہندوستان میں اس کی تبلیغ کے دروازے بند ہوگئے اور اس کی جدوجہد صرف مسلمان ہی تک محدود ہو کر رہ گئی، آج مختلف جماعتیں صرف اصلاحی کاموں میں لگی ہوئی ہیں۔ غیر مسلموں کو دعوت اسلام دینے کی ذمہ داری سے سب ہی سبک دوش ہو کر رہ گئے ہیں۔ ہم مسلمانوں نے مسلمانوں کی زبوں حالی کا رونا تو رویا لیکن اس طرف ہمارا دھیان ہی نہیں گیا کہ ہندوستان کی آزادی کے بعد اصل درگت اسلام کی بنی اور وہ مذہب جو دنیا کا سب سے زیادہ سچا اور قابل قبول مذہب ہے اس کو مفلوج کر دیا گیا اور اس کے ہاتھ پیر باندھ دیئے گئے، اب مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ وہ اسلام کے غالب ہونے کے لئے ''معجزے'' کے منتظر ہیں، خود کچھ کرنے کے لئے آمادہ نظر نہیں آتے۔

ہم مانتے ہیں کہ آر ایس ایس ایک فرقہ پرست اور فاشسٹ جماعت ہے اور ہندوستان میں نفرت و خصومت کی آبیاری کرنے میں لگی ہوئی ہے اور یہ جماعت مسلمانوں کی خاص طور پر دشمن ہے، لیکن یہ جماعت وجود میں کب اور کیوں آئی اس پر آپ نے کبھی غور کیا؟ یہ جماعت، جماعت اسلامی کے بعد وجود پذیر ہوئی، جب جماعت اسلامی نے اسلامی قانون اور حکومت الٰہیہ کے بلند بانگ دعوے کئے اور ٹھیٹ اسلامی حکومت کے نعرے لگائے تو اس وقت آر ایس ایس جیسی تنظیمیں ابھریں جنہوں نے کفر کی باتیں بنانی شروع کی۔

جماعت اسلامی والے جس وقت غریب رہے اسلامی حکومت کی باتیں کرتے رہے، جب مسلم قوم نے انہیں نواز دیا اور وہ ڈالر وریال سمیٹنے میں کامیاب ہوگئے تو اس طرح اپنے اپنے گھروں میں واپس آگئے جس طرح صبح کے بھولے شام کو گھر آجاتے ہیں۔ انہوں نے آرام و راحت کی چادریں تان لیں اور ان کی جنگ صرف کاغذی جنگ بن کر رہ گئی، لیکن ان کے مقابلے کے لئے جو تنظیم قائم ہوئی تھی وہ آج بھی میدان کارزار میں لگی ہوئی ہے۔ انہوں نے اپنا تن من دھن سب کفر کی اشاعت میں لگا رکھا ہے اور مہماتی جدوجہد بھی ان کی جاری ہے، ان کے یہاں فوجی پریڈ بھی ہوتی ہے اور انہیں مسلمانوں کے خلاف محاذ آرائی کرنے کے طور طریقے بھی بتائے جاتے ہیں۔ جب کہ جماعت اسلامی عرصۂ دراز سے پہلے اپنی راہ بدل چکی ہے اور اب اس کے کارکنان کے پاس نرم و گداز بستروں اور سامان تعیش کے ماسوا کچھ اور ہے بھی نہیں۔

ہم مانتے ہیں کہ شیوسینا بھی ایک فرقہ پرست تنظیم ہے اور یہ تنظیم عرصۂ دراز سے مسلمانوں کے خلاف زہر اگلنے اور سنگ تراشی کے فرائض انجام دے رہی ہے لیکن یہ شیوسینا کب قائم ہوئی آپ نے کبھی غور کیا؟ یہ شیوسینا، آدم سینا کے بعد وجود میں آئی۔ امام عبداللہ بخاری صاحب کی آدم سینا برائے بیت سودے بازی کر کے خاموش ہوگئی اور شیوسینا جس مقصد کے لئے بنی تھی وہ آج تک اسی مقصد میں لگی ہوئی ہے، اسی طرح مسلمانوں کی بے شمار تنظیموں کا حشر کچھ ایسا ہی دکھائی دیتا ہے، انہوں نے اپنے گھر والوں کے لئے اور اپنے خاندان کے لئے روپیہ پیسہ بٹور کر دفتروں میں تالے ڈال دیئے ہیں اور آرام طلبی میں مبتلا ہو کر انہوں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے اصولوں کا گلا خود ہی گھونٹ دیا ہے، کبھی کبھی اِدھر اُدھر سے کوئی آواز اگر ابھرتی ہے تو وہ بھی محدود مقصد کے لئے ہے، من حیث القوم در برائے مذہب اسلام غور کرنے کا اب نہ کسی کے پاس وقت ہے اور نہ مفاد پرست لوگ اس کو اہمیت دیتے ہیں۔

اسلام نے اپنے ماننے والوں کو استقلال کی تعلیم دی تھی لیکن آج دیکھنے میں یہ آرہا ہے کہ ارباب کفر مستقل مزاج ہیں اور اسلام کا دعویٰ کرنے والے مستقل مزاجی سے محروم ہیں، یہ جس صبح کو کھلتے ہیں اسی شام کو مرجھا جاتے ہیں۔ حکومت ہند نے اردو زبان کا گلا گھونٹا، اس پر جتنا بھی واویلا کیا جائے برحق، لیکن جب مسلمان ہی اردو زبان نہیں پڑھتے تو پھر شور مچانے سے کیا فائدہ؟

ہندو جب مسلمان کو مارتا ہے تو ہم اس کو ظلم کہتے ہیں اور اسے اثم وطغیان سے تعبیر کرتے ہیں لیکن جب مسلمان کو مسلمان مارتا ہے تو اس کو کیا نام دیں؟

آج زبان، قومیت اور علاقہ پرستی کی بنیادوں پر مسلمانوں میں جو تفریقات ہیں اور آپس کی جو ناچاقی ہے وہ کس صاحب نظر سے پوشیدہ ہے، آج مسلمان لٹیرے، مسلمانوں ہی کے گھروں میں چوریاں کر رہے ہیں، مسلمان غنڈے مسلمانوں ہی کو قتل کر رہے ہیں۔ مسلمان خود مسلمانوں کی عزت و ناموس کے درپے ہے، اگر کسی علاقہ میں مسلمان

تھانیدار آجاتا ہے تو اس علاقہ کے مسلمانوں کی آبرو خطرے میں پڑجاتی ہے، اگر کوئی مسلمان غلطی سے کسی اہم عہدے پر فائز ہوجاتا ہے تو مسلمانوں کی فائلیں ایک میز سے دوسری میز تک بھی نہیں پہنچ پاتیں۔ آج اگر کوئی مسلمان ظلم کے خلاف کوئی منصوبہ بناتا ہے تو تھانہ میں اس کی مخبری کرنے والے ہندو نہیں ہوتے، خود اس کے بھائی بند مسلمان ہی ہوتے ہیں اور آج مسلمان خود مسلمان کے لئے ہی نہیں بلکہ مذہب اسلام کے لئے بہت بڑی رکاوٹ اور دیوار بن رہا ہے۔ ایسے ناگفتہ بہ حالات میں اگر ہم نے بصیرت کی نگاہوں سے دیکھنے کی، عبرت کے کانوں سے سننے کی اور حکمت کی زبان سے بولنے کی روش اختیار نہیں کی تو ہمارا نقصان اور خسارا جو دشمن کی ہوشیاری اور چالاکی کی وجہ سے نہیں ہے۔ وہ ہماری بے وقوفی اور عاقبت نااندیشی سے ضرب کھا کر المضاعف ہوجائے گا اس کا تمام فائدہ کفر کو پہنچے گا اور اسلام کے دامن میں محرومیاں بڑھیں گی۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم صرف نبی اور رسول ہی نہیں تھے وہ صرف رحمۃ للعالمین اور فخر کائنات ہی نہیں تھے بلکہ وہ دنیا کے سب سے اچھے سپہ سالار اور دنیا کے سب اچھے سیاست داں بھی تھے۔ بڑے بڑے سورماؤں کی چھٹی انہوں نے چٹکی بجاکر کردی تھی۔ انہوں نے جس نفرت کے ماحول میں آنکھیں کھولی تھیں اور جس پرہول اندھیرے میں دین حق کا چراغ جلایا تھا وہ اندھیرا آج کی نفرتوں اور وحشتوں سے کہیں زیادہ ہیبت ناک اور پرخطر تھا لیکن آپ نے محبت اور انسانیت کے عمل سے نفرتوں اور وحشتوں کو شرمندہ کردیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر اتارنے کا دعویٰ کرنے والے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں اپنا سر رکھنے پر مجبور ہوگئے۔

طائف والوں نے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پتھر اچھالے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خون مقدس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین شریفین میں بھر گیا تو فرشتے بھی لرز اٹھے اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مظلومیت پر رحم آگیا۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ اے فخر نسل آدم! ان طائف والوں کی گستاخیاں اور بدتمیزیاں حد سے سوا ہوگئیں، اپنے ہاتھ اٹھایئے اور ان کے لئے بددعا کیجئے، رحمت باری بھی جوش میں آگئی، اس نے بھی اپنا پیغام جاری بھجوادیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر تم اشارہ کردو تو ہم ان دونوں پہاڑوں کو جو طائف کے اِدھر اُدھر موجود ہیں ایک دوسرے کے گلے ملادیں اور ان لوگوں کا کچومر نکال دیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خون بہانے کے ذمہ دار ہیں، بدلے کی منزل بالکل سامنے تھی، دشمنوں اور بدخواہوں سے انتقام چٹکی بجاکر لیا جاسکتا تھا، خدا خود کہہ رہا تھا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اہل طائف بس اب آپ کے رحم وکرم کے محتاج ہیں اگر آپ چاہیں تو یہ لوگ سرمہ بن سکتے ہیں۔ قادر مطلق جو کن فیکون کی طاقت رکھتا ہے، خود ہی ظلم وستم کے خلاف اپنا فیصلہ سنانے کے لئے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگ رہا تھا، اسی وقت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بات ارشاد فرمائی وہ انسانیت کا سر اونچا کرنے کے لئے اپنی مثال آپ تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قوم کی بدتمیزی اور اپنے سسکتے ہوئے زخموں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ اس قوم کو دین ہدایت سے مالا مال کردے اور انہیں ہلاک نہ کر، اگر یہ محروم القسمت ہیں تو ہوسکتا ہے کہ ان کی اولاد میں کوئی صاحب ایمان پیدا ہوجائے میں انہیں معاف کرتا ہوں تو بھی انہیں معاف کردے۔ وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جس نے گالیوں کے بدلے دعائیں دیں، جس نے کانٹوں کے بدلے پھول بچھائے جس نے نفرت کرنے والوں سے محبت کی، جس نے برا چاہنے والوں کا اچھا چاہا اور جس نے دشمنوں اور بدخواہوں کو اپنے گھر میں پناہ دی، ہم اسی پیغمبر کے امتی تو ہیں۔ آخر ہمارے اور ان کے کردار عمل میں زمین وآسمان کا فرق کیوں ہے؟ کیا برا چاہنے والوں اور سازش کرنے والوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا نہیں دی، کیا دشمنوں کے حق میں دعا کرنا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت نہیں ہے؟

کیا سنت صرف داڑھی رکھنا اور تسبیح پڑھنا ہی ہے، کیا سنت صرف یہی ہے کہ ہم لنگی پہن لیں اور نیچا کرتا زیب تن کرلیں، کیا سنت رسولؐ صرف یہی ہے کہ ہم مسواک کرلیں اور آنکھوں میں سرمہ لگالیں اور اپنے کپڑوں کو عطر سے معطر کرلیں، اگر ہم ان سنتوں پر قناعت کرکے بیٹھ گئے تو ان سنتوں پر عمل کرنے کے لئے جن سے نفس امارہ کا گلا گھٹتا ہے، کیا خدا کو دوسری قوم پیدا کرنی ہوگی؟ کیا مسلمان ان سنتوں کا اہل نہیں ہے؟

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جس صاحب ایمان نے میری سنت کو میری امت کے دورِ فساد میں مضبوطی کے ساتھ پکڑلیا اس کے لئے سو شہیدوں کا ثواب ہے۔

اس حدیث میں جس سنت کی طرف اشارہ ہے وہ نہ مسواک ہے نہ داڑھی اور نہ سرمہ وعطر، بلکہ وہ سنت، سنت دعا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یہ تھا کہ جب میری امت میں ایسا وقت آئے کہ لوگ تمہارے جان ومال کے دشمن ہوجائیں اور ملک میں فساد پھیل جائے اور زندگیاں فرقہ وارانہ فسادات کی زد میں آجائیں، اس وقت جو میری اس سنت دعا کو اپنائے گا اس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا کیوں کہ اس سنت دعا کو اپنانا اس وقت تک ممکن نہیں ہوگا جب تک ہم اپنے اس نفس کا قتل عام نہ کردیں جو ہمیشہ جذباتی باتوں سے خوش ہوتا ہے اور جو خود انسان کا سب سے بڑا دشمن ہے۔

آپ یقین کریں مسلمان کتنے بھی گئے گزرے ہوں اور کتنے بھی بے دین ہوں لیکن داڑھیاں آج بھی بے شمار لوگ رکھتے ہیں، بے شمار لوگ مسواک کرتے ہیں، بے شمار لوگ تسبیح پڑھتے ہیں اور مسجدیں نمازیوں سے اس زوال وانحطاط کے دور میں بھی کھچا کھچ بھری ہوئی نظر آتی ہیں لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ سنتیں جو انسانی کیرکٹر کی عظمت ورفعت کا آئینہ دار تھیں ان سے مسلمان محروم اور یکسر تہی دامن نظر آتا ہے اور اسی لئے وہ عزت ورفعت کے اس مقام علیا پر فائز نہیں ہے جو اس کا اپنا پیدائشی حق ہے۔

بال ٹھاکرے اور منوہر جوشی صرف اس دور کی پیداوار نہیں ہیں بلکہ یہ لوگ مختلف ناموں کے ساتھ پہلے بھی پیدا ہوتے رہے ہیں، کبھی یہ لوگ فرعون وہامان کے نام سے پیدا ہوئے، کبھی نمرود وشداد کے نام سے، کبھی ابوجہل وابولہب کے نام سے پیدا ہوئے اور کبھی یہ یزید وچنگیز خاں کے نام سے، منفی رول ادا کرنے والے کب پیدا نہیں ہوئے ان کے نام جداگانہ تھے لیکن کام ایک ہی تھا، لیکن ویلن ہمیشہ ویلن ہی رہا ہے اس نے اپنی پہچان باقی رکھنے کے لئے ہمیشہ ظلم وستم ہی کئے ہیں اور دنیا میں نفرت وعداوت کے اندھیرے ہی پھیلائے ہیں لیکن ویلن کے مدمقابل جب بھی کوئی ہیرو اس دنیا میں آیا ہے اس نے بھی اپنی پہچان کو باقی رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے، اس نے اندھیروں کے بدلے میں اجالے عطا کئے ہیں، کانٹوں کے بدل میں پھول پیش کئے ہیں، نفرت کے جواب میں محبت کی ہے اور وحشت وبربریت کے بدلے میں خلوص ومحبت کے تحفے اس دنیا کو بخشے ہیں۔ ہم بلاشبہ اسی پیغمبرؐ کی امت ہیں جس نے نفرت کے جواب میں محبت کی اور گالیوں کے جواب میں دعائیں دیں، ہمیں اپنے پیغمبرؐ کے طرز عمل کے خلاف راستہ اختیار نہیں کرنا چاہئے کیوں کہ ہماری پہچان وہی ہونی چاہئے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی۔ اگر ہم راستہ بدلیں گے تو ہمیں کامیابی نہیں ملے گی بلکہ ہمارے لئے اور دوسری الجھنیں پیدا ہوں گی اور پیدا ہورہی ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر دو طرح کے دور گزرے ہیں ایک دور بے بسی کا دور تھا، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے ذریعہ دلوں پر فتح حاصل کی اور ایک دور اختیارات اور فتح مبین کا دور تھا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقام کے بجائے محبت اور بھائی چارے کے ذریعہ انسانوں کے قلوب پر اپنی انسانیت اور عظمت کے پرچم لہرائے۔

آپ کو یاد ہوگا کہ فتح مکہ کے موقع پر جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا اعلان کیا تھا کہ آج کے دن کسی کی گرفت نہیں ہوگی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ عورتوں کو کھلی معافی ہے، بچوں پر ہاتھ نہیں اٹھے گا، بوڑھوں کے ساتھ دست درازی نہیں ہوگی، بھاگنے والوں کا پیچھا نہیں کیا جائے گا وہاں یہ بھی اعلان کیا تھا کہ جو ہمارے دشمن سفیان کے گھر میں پناہ لے گا ہم اس کو بھی نظر انداز کریں گے۔ یہ حسن انسانیت اور حسن سیاست کا وہ اعلیٰ نمونہ تھا جو دنیا کی تاریخ میں اپنی مثال آپ ہے، آج اسی پیغمبر کی امت کا یہ حال ہے کہ وہ حکمت عملی اور دور اندیشی سے قطعاً بے نیاز ہوکر زندگی گزار رہی ہے اور اس بات پر بھی شاکی نظر آتی ہے کہ رحمت خداوندی اس سے روٹھی کیوں ہے۔

بال ٹھاکرے نے ابھی چند دن قبل یہ اعلان کیا ہے کہ بابری مسجد کی جگہ سے مورتی ہٹالی جائیں اگر وہاں بابری مسجد نہیں بنے گی تو پھر وہاں رام مندر بھی نہیں بننا چاہئے، یہ اعلان ممکن ہے کہ صرف سیاسی ہو لیکن اس اعلان کا اگر از راہ سیاست بھی مسلمانوں کی طرف سے خیر مقدم ہوتا تو اس میں کیا قباحت تھی، گردن مروڑ کر بیٹھ جانے سے کامیابیاں نہیں ملتیں، اگر دشمن کوئی چال چل رہا ہے تو ہمیں بھی چالیں چلنے کا اختیار ہے۔ اپنی نیت کبھی نہیں بدلنی چاہئے لیکن اس میدان کارزار میں اگر کوئی کھلاڑی اپنی روش بدل لے اور اس میں کوئی مصلحت پیش نظر ہو تو اس میں حرج ہی کیا ہے۔

بال ٹھاکرے، منوہر جوشی اور اڈوانی جیسے لوگ جس کام کے لئے

پیدا ہوئے ہیں وہ وہی کام کر رہے ہیں، ان کا کام نفرت پھیلانا ہی ہے، وہ بھی اگر اندھیارے دنیا میں نہیں بکھیریں گے تو اس دنیا میں اندھیارے کون پھیلائے گا لیکن اگر ہم بھی اسی روش پر چلنے لگے جو ہمارے دشمن کی روشن ہے اگر ہم نے بھی وحشت بربریت کے راستوں کو اپنالیا اور ظلم وطغیان کی تاریکیوں کو اچھالنے کے طور طریقے اختیار کر لئے تو پھر حق کی شمع کون روشن کرے گا اور چراغ محبت کی لَو کا محافظ کون ہوگا۔

بلاشبہ دعا ہمارا سب سے قیمتی ہتھیار ہے اور اس دعا کے سہارے ہی زندہ رہ سکتے ہیں لیکن کسی کافر کو مسلمان ہونے کی دعا دینا اور کسی ظالم کو ہدایت کی دعا دینا کوئی جرم نہیں ہے اور نہ اس میں اپنی شکست ہے۔اگر بال ٹھاکرے جیسے لوگ مسلمان ہو جائیں تو اس میں ہمارا نقصان نہیں فائدہ ہے۔

حبشی نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا کلیجہ چبایا تھا لیکن جب وہ حلقہ بگوش اسلام ہو گیا تو مسلمانوں کے نزدیک وہ بھی قابل احترام تھا۔

بابری مسجد کی شہادت سے لے کر مسلمانوں کو وقتی طور پر خفت اٹھانی پڑی تھی، یہ خفت مسلمانوں کو اس وقت بھی اٹھانی پڑی تھی جب میدان کربلا میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے نواسے اور علیؓ اور فاطمہؓ کے لاڈلے کو قتل کیا گیا تھا اور ان کے ہمنواؤں کی لاشیں بچھائی گئی تھیں لیکن دنیا کی تاریخ گواہ ہے کہ حضرت حسینؓ کی مظلومیت پر جتنے آنسو بہائے گئے ہیں اگر ان کو جمع کر لیا جاتا تو کئی سمندر ان آنسوؤں سے تیار ہو جائیں اور یزید پر جتنی لعنت برسی اور برس رہی ہے وہ بھی بے مثال ہے جو ذلت اور پھٹکار یزید کے اور اس کے خاندان کے حصہ میں آئی، کون صاحب نظر اس کا انکار کر سکتا ہے۔

بابری مسجد جو درحقیقت خدا کا گھر تھا، اس کی شہادت کے بعد مسلمانوں کو اس ملک میں جو عزت عطا ہوئی ہے، کون صاحب نظر اس کا انکار کر سکتا ہے۔آج ہر پارٹی مسلمانوں کو لبھانے کی کوشش کر رہی ہے، کیا معلوم خدا تعالیٰ نے اپنا گھر اسی لئے تڑوالیا ہو کہ اس کے بعد اس ملک کے فرقہ پرستوں کو اندازہ ہو جائے گا کہ مسلمانوں کی اہمیت وحیثیت کیا ہے؟

دکھ کی بات تو یہ ہے کہ ہندو نے تو مسلمان کی قدر وقیمت کا اندازہ لگالیا اسی لئے اس کے تیور بدل گئے لیکن خود مسلمانوں کو اپنی قدر وقیمت کا آج بھی کچھ اندازہ نہیں ہے۔جس وقت میں یہ سطور لکھ رہا ہوں اس وقت ہر پارٹی اپنے کچھ اصول طے کر رہی ہے اور آنے والے الیکشن میں اپنا حصہ طلب کرنے کے لئے پروگرام سیٹ کر رہی ہے لیکن مسلمانوں نے آج تک نہ کوئی پالیسی مرتب کی اور نہ ہی اپنا لوہا منوانے کے لئے کسی ایک جھنڈے کے نیچے جمع ہونے کی ترکیب سوچی، ہریجنوں نے متحد ہو کر اپنا ایک مقام بنالیا، ٹھاکروں نے متحد ہو کر اپنی پارٹی بنالی، کسانوں نے اپنی قیمت وصول کرنے کے لئے اپنا راستہ الگ چن لیا، ایک لے دے کے مسلمان ہی ایسے ہیں کہ جن کی نہ کوئی جماعت ہے اور نہ کوئی اصول، نتیجہ یہ ہوگا کہ ان کے ۲۵ فیصد ووٹ انتشار کا شکار ہوں گے اور یہ پھر اس مقام سے محروم رہیں گے۔جس کے یہ صرف حق دار ہی نہیں بلکہ وارث بھی ہیں۔جب تک ہم دوسروں کو دوش دیتے رہیں گے اور اپنے احوال پر نظر ثانی نہیں کریں گے تو نصرت خداوندی بھی ہم سے روٹھی رہے گی اس لئے کہ خدا اس قوم کی نہیں بدلتا جو قوم خود اپنی حالت بدلنے کے لئے بے قرار نہ ہو۔

میں پھر یہ کہوں گا کہ ہمیں صرف اپنے دنیاوی نقصانات کو نہیں دیکھنا چاہئے، دنیا اور اس کی نعمتیں سب آنی جانی چیزیں ہیں، ہمیں ہر حال میں اسلام کی اشاعت اور ترقی کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔اگر ہمارے گھر کو لوٹنے والا بھی ہماری دعاؤں سے ہدایت پا جائے تو یہ ہماری ناکامی نہیں کامیابی ہے۔

آپ نے تو ہندوستان کو دارالحرب بتایا ہے حالانکہ دارالحرب اس خطے کو کہتے ہیں جہاں شعائر اسلام پر پابندی عائد ہو، ہمارے ملک میں نہ اذانوں پر پابندی ہے اور نہ نمازوں پر اور نہ تبلیغ دین پر، اس ملک کو دارالحرب ہم کیسے کہہ سکتے ہیں اور آپ کو یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہئے کہ ہندوستان کو دارالحرب مان کر آپ اپنی ذمہ داریوں میں اضافہ کر رہے ہیں، دارالحرب کا قانون یہ کہ یا تو آپ قتال کریں اور آپ اس کے اہل نہیں ہیں تو پھر یہاں سے ہجرت کریں، نہ قتال کریں نہ ہجرت کریں تو یہ بات اسلام کو پسند نہیں ہے۔

ہمارا خیال یہ ہے کہ اسی دارالحرب کو "دارالاسلام" بنانے کی جدوجہد کریں اور یہ جدوجہد سیاست کے راستوں سے نہیں بلکہ محبت اور انسانیت کے راستوں سے ہونی چاہئے اور یہ ملک دارالاسلام اس وقت

ہی بن سکتا ہے جب کہ یہاں کا رہنے والا ہندو یا تو دعوت اسلام کے ذریعہ مسلمان بنے یا پھر ہماری دعاؤں کی تاثیرات سے۔ یہ قوم مسلمان ہوجائے گی تو بابری مسجد کی تعمیر بھی انشاء اللہ سہل ہوجائے گی اور ہر طرف اسلام کا بول بالا ہوگا۔

اے محترم بھائی! ہمارا اور آپ کا درد ''دردِ مشترک'' ہے، اس کا علاج یہ نہیں کہ ہم کچھ نئے درد اور پیدا کرلیں بلکہ علاج یہ ہے کہ ہم حکمت عملی کے ذریعہ ان پھوڑوں سے نجات پانے کی کوشش کریں۔ درد جب لاعلاج ہوجاتا ہے تو دعا کی ضرورت پڑتی ہے، اس ملک میں نفرتیں اور وحشتیں اس درجہ صحت مند اور انسانیت اس درجہ دبلی اور نحیف ہوچکی ہے کہ اب دواؤں سے کام نہیں چلے گا، اب ضرورت ہے دعا کی اور یہ دعا اگر قبول ہوگئی تو انشاء اللہ ہمارے دنیاوی نقصانات کی بھی تلافی ہوگی اور ان مظالم کا قلع قمع ہوگا جو ہمارے جان و مال کے لئے ایٹم بم بنے ہوئے ہیں، اب بھی اگر آپ کے میری بات سمجھ میں نہ آئی تو پھر اس شعر پر اپنے قلم کو روکتا ہوں۔

یارب نہ وہ سمجھے ہیں نہ سمجھیں گے مری بات
دے اور دل ان کو جو نہ دے مجھ کو زباں اور

ہمارے علماء کی مجبوری

سوال از: محمد معزالدین قاسمی ——— سیتامڑھی

میں ایسے حلقے میں ہوں جہاں جادوگری اور سحر وغیرہ کی کافی ہوا چل رہی ہے، اس لئے میں چاہتا ہوں کہ باضابطہ طور پر عمل کرنا اور چلہ کشی کرنا شروع کردوں کیوں کہ دم پھونک کرنے میں عمل اور چلہ کشی کا خاص اثر ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ کو ہی میں اپنا رہبر بناؤں اور استاد بناؤں تو آپ کی کیا رائے ہے، کیوں کہ لوگوں کو ان مرض میں مبتلا دیکھ کر میرے دل کو کافی دکھ ہوتا ہے۔ ویسے جو مجھے زیادہ اصرار کرتے ہیں تو آپ ہی کے تعویذات نقل کرکے دیتا ہوں، ہماری دلی خواہش ہے کہ میں جہاں تک ہوسکے مخلوق کی خدمت کروں اور ان کو ان امراض کی تکلیف سے بچاؤں۔ کیا تعویذات لکھنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ عامل ہو یا کسی اچھے عامل سے تربیت یافتہ ہو یا چلہ کشی کی ہو، براہ کرم جواب عنایت فرمائیں۔

میں سفر میں رہتا ہوں یعنی کشمیر میں، میں بہار کا رہنے والا ہوں، یہاں میں چاہتا ہوں کہ ٹیوشن وغیرہ زیادہ پڑھانے کو ملے تاکہ اس سے ضروریات وغیرہ پوری کرسکوں لیکن جتنا میں چاہتا ہوں نہیں مل پاتا ہے کیوں کہ یہاں کے عوام مروّجہ علوم پر کافی روپے صرف کردیتے ہیں لیکن دینی علوم پر نہیں کرتے تو براہ کرم صبح شام کوئی ایسا مؤثر وظیفہ یا ترکیب بتائیں جس سے رزق کے اسباب پیدا ہوسکیں کیوں کہ باہر رہنے والوں کے لئے اخراجات تو آپ خود جانتے ہیں۔ برائے کرم کوئی وظیفہ ضرور روانہ کریں گے، میں شدت کے ساتھ انتظار کروں گا۔

جواب

ہمارے علماء کی یہ مجبوری ہے کہ ان کے چہرے مہرے اور حلیئے کی وجہ سے عوام ان سے تعویذ طلب کرتے ہیں اور عوام کے بے پناہ اصرار کے سامنے وہ اپنے گھٹنے ٹیک دیتے ہیں اور نہ جانتے ہوئے بھی کچھ نہ کچھ ادھر اُدھر سے نقل کرکے دیدیتے ہیں۔

تعویذ شاید زندگی کی مجبوری بن چکا ہے اور نوے فیصد علماء تعویذوں میں کچھ نہ کچھ شغل رکھتے ہیں، کچھ لوگ ازراہ ذوق تعویذ لکھ رہے ہیں، کچھ پیٹ کی مجبوری کی خاطر اور کچھ علماء اپنی شکل وصورت کا بھرم رکھنے کے لئے لیکن یہ فن سیکھنے میں سب کو شرم آتی ہے۔ کوئی مولوی اگر افتاء پڑھے بغیر فتویٰ دیتا ہے تو اس کے فتوؤں کا اعتبار نہیں ہوتا اور اسے کوئی مفتی کہنے کی غلطی بھی نہیں کرتا لیکن اس دنیا میں نہ جانے ایسے کتنے مولوی ہیں جو دن دہاڑے تعویذ گنڈے کررہے ہیں جب کہ انہیں عملیات کی الف بے کا بھی پتہ نہیں اور طرفہ تماشہ یہ ہے کہ وہ عوام وخواص میں عامل کی حیثیت سے جانے پہچانے جاتے ہیں اور بزعم خود بھی وہ خود کو عامل سمجھنے کی خوش فہمی میں مبتلا رہتے ہیں۔

دینی تعلیم کا رسالہ پڑھنے کے بعد اگر کوئی شخص فاضل نہیں ہوسکتا، اگر طب یونانی کی چند کتابیں پڑھ کر کوئی طبیب نہیں بن سکتا، اگر سرجنی کی دس بیس کتابوں کا مطالعہ کرنے سے کوئی ڈاکٹر سرجن نہیں کہلا سکتا تو عملیات کی ایک دو کتابیں صرف خرید کر پڑھ کر بھی اس دنیا کے لوگ عامل کیسے بن جاتے ہیں اور اللہ کے صاحب عقل بندے بھی ان پر بھروسہ کیوں کر کرنے لگتے ہیں، یہ راز تو ہمارے بھی سمجھ میں نہیں آتا۔

خوشی کی بات ہے کہ آپ نے اس لائن کو اختیار کرنے کے لئے

باقاعدگی اور باضابطگی کو کچھ تو اہمیت دی، زیادہ خوشی ہمیں اس وقت ہوتی اگر آپ نے اب تک کسی کو ایک تعویذ بھی نہ دیا ہوتا، لوگوں کا اصرار اپنی جگہ لیکن حقیقت کا اظہار اپنی جگہ ہونا چاہئے، سچ مچ کے مرد یہ کہنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے کہ بھئی ہم اس بارے میں کچھ جانتے نہیں اور جب جانتے نہیں تو اس سلسلہ میں کچھ کریں گے نہیں۔ آپ یقین کریں جس انسان نے اپنی کم علمی کو محسوس کیا اور برملا اس کا اعتراف کیا وہ زیادہ دنوں تک کم علم نہیں رہتا، دولت علم حقیقت پسندوں ہی کو نصیب ہوتی ہے، جو لوگ عیار و مکار ہوتے ہیں انہیں یہ دولت حاصل نہیں ہوتی اور اگر حاصل ہو بھی جاتی ہے تو پھر بہت جلد سلب بھی ہو جاتی ہے۔ ہم نے آج تک کوئی ایسا ڈاکٹر نہیں دیکھا جو یہ کہتا ہو کہ میں باقاعدہ ڈاکٹر نہیں ہوں لیکن جب بستی کے لوگوں نے بار بار مجھ سے دوا مانگی تو میں نے نسخہ لکھ کر دیدیا لیکن ہماری دنیا میں ایسے روحانی ڈاکٹر ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں مل جائیں گے کہ جو عملیات کی ابجد سے بھی واقف نہیں ہوں گے جنہیں نقش بھرنا تو بعد کی بات ہے، نقش کی سطریں کھینچنی بھی نہیں آتی ہوں گی لیکن بستی والوں کے اصرار پر انہوں نے تعویذ ضرور لکھ کر دیئے ہوں گے اور یہی نہیں کہ دو چار مرتبہ یہ غلطی کر لی ہوگی بلکہ اتفاقاً جب لوگوں کو کچھ فائدہ ہو گیا ہوگا تو انہوں نے باقاعدہ تعویذ گنڈوں کی دوکان ہی کھول لی ہوگی، لاحول ولاقوۃ۔

ان ہی باتوں کی وجہ سے عملیات کی لائن جو ایک شاہی لائن تھی حد سے زیادہ بدنام ہو گئی ہے، پہلے علم جفر میں عالمگیر اور شاہجہاں وقت کے بادشاہ اور اولیاء اس فن میں دلچسپی رکھتے تھے، اب للّو پنجو اس لائن کو لپٹے ہوئے ہیں اور جسے دیکھو اپنے گھر پر بورڈ لگا کر لوگوں کا الّو بنا رہا ہے اور اپنا الّو سیدھا کر رہا ہے۔

جب آپ نے باضابطگی کا ارادہ کر ہی لیا ہے تو استاذ تو آپ کسی کو بنائیں لیکن اب استاذ کے مشورے کے بغیر اس میدان میں ایک دم بھاگنے اور دوڑ لگانے کی حماقت نہ کریں، ترقی کی رفتار دھیمی ہوتی ہے، اگر آپ آہستہ آہستہ باقاعدگی کے ساتھ قدم اٹھائیں گے تو انشاء اللہ ایک دن آپ کو منزل مقصود مل کر رہے گی اور اگر سرپٹ بھاگیں گے تو گرنے کا اور بار بار گرنے کا خطرہ رہے گا۔ عملیات ہی کی نہیں کوئی بھی لائن محنت و ریاضت اور کسی کی رہنمائی حاصل کئے منزل مقصود تک نہیں پہنچاتی۔

آپ یا تو مقامی طور پر کسی کو اپنا رہبر بنایئے ورنہ خادم سے مراسلت رکھئے اور اپنا ایک عدد فوٹو بھجوائیں، میں آپ کو آپ کی اہلیت دیکھتے ہوئے اہم راز بتانے سے گریز نہیں کروں گا لیکن یہ بھی یاد رکھیں میں صرف تعریفوں سے خوش نہیں ہوتا، میں نے آپ کے اس خط کو نظر انداز کر دیا ہے جو میری تعریفوں پر مشتمل تھا، کچھ سیکھنا ہے تو سیکھنے کے طریقے سے سیکھئے ورنہ اس دنیا میں ایسے بھی استاذ مل جائیں گے جو پہلے ہی دن آپ کو ساتویں آسمان پر کمند باندھنے کی اجازت دیدیں گے، میں ایسا نہیں کروں گا اور نہ ایک دم آپ کو نقش لکھنے کی اجازت دوں گا۔ اگر ریاضت، مشقت اور چلّہ کشی کا ارادہ ہو اور طبیعت میں صبر وضبط بھی ہو تو جوابی لفافوں کے ساتھ مراسلت کرتے رہیئے۔ روحانی ڈاک کے کالم میں بار بار آپ کے خطوں کے جوابات نہیں دیئے جا سکیں گے آپ کے دو سوالوں کے جواب اب تک کی تحریر میں دیدیئے گئے ہیں۔

رزق کی فراوانی کے لئے ہر فرض نماز کے بعد تین مرتبہ سورۂ الم نشرح، ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور تین مرتبہ سورۂ قدر پڑھا کریں اور عشاء کے بعد یَارَزَّاقُ یَاوَاسِعُ کی تین تسبیحیں پڑھا کریں، انشاء اللہ رزق میں ترقی ہوگی اور جہاں جہاں سے کوئی گمان نہیں ہوگا وہاں وہاں سے بھی رزق ملنا شروع ہوگا، شرط یہ ہوگی کہ ایمان ویقین کے ساتھ مذکورہ وظائف کو کم سے کم چار ماہ تک جاری رکھیں۔

ایک سوال میں کئی سوالات

سوال از: محمد یونس ــــــــــــــــ مالیگاؤں

فرشتے نور سے بنتے ہیں اور اپنی مرضی سے روپ بدل سکتے ہیں، جن آتشی ہیں، یہ بھی روپ بدلتے ہیں۔

دیو، یہ کس مٹی سے بنے ہیں اور کیا یہ بھی روپ بدلنے کی اہلیت رکھتے ہیں، چڑیل، بھوت، خبیث یہ کیا ہیں؟ اور یہ کیوں کر بنتے ہیں یا کیسے بنتے ہیں۔

مؤکل یہ کیا ہیں؟ ان کی تعریف کیا ہے؟ پری، یہ کس مٹی کی بنی ہیں؟ پری مؤنث ہے تو اس کا مذکر کون ہے؟ اور جیسا کہ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ پری کے دو بازو ایسے ہوتے ہیں جیسے پرندوں کے، کیا یہ حقیقت ہے؟

خبیث روح سے کیا مراد ہے؟ جہاں تک میری سمجھ میں آتا ہے روح پاک شئے ہے، جس کو "جسم لطیف" بھی کہا گیا ہے، بعض لوگ اسے "جسم روحانی" بھی کہتے ہیں تو پھر روح خبیث کیسے ہوئی؟

شیطان کس کس قسم کے ہوتے ہیں؟ شیطان کا مؤنث کیا ہے؟ ایک بڑے میاں کہتے ہیں کہ شیطان کی دائیں ران میں "ذکر" اور بائیں ران میں "فرج" ہوتی ہے اور یہ اپنے آپ جفتی کرتے ہیں اور اولادیں ہوتی رہتی ہیں، کیا یہ حقیقت ہے؟

جو نمبرات میں نے دیئے ہیں ان میں نمبر ایک کو چھوڑ کر انسان اپنے عمل سے نمبر ۲، ۳، ۴، ۵، ۷، ۸، ان تمام کو اپنے قبضے میں کر سکتا ہے۔ (جن، دیو، چڑیل، مؤکل، خبیث، شیطان، لیکن آج تک نمبر ۶ یعنی پری) کے متعلق تلاش بسیار کے بعد بھی کہیں سے یہ معلوم نہ ہوسکا کہ "پری" پر بھی انسان بذریعہ عمل قبضہ کر چکا ہے۔

یہ بتلانے کی ضرورت نہیں کہ طلسماتی دنیا کا قاری ہوں، مناسب معلوم ہو تو تفصیل سے طلسماتی دنیا میں معلومات چھاپیں یا پھر جواب کے لئے ڈاک ٹکٹ حاضر ہیں۔

جواب

بلاشبہ فرشتوں کی تخلیق حق تعالیٰ نے نور سے کی ہے اس لئے ان میں گناہ کرنے کی صلاحیت نہیں ہے اور جنات کو آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور انسانوں کی تخلیق مٹی سے ہوئی ہے، انبیاء بھی مٹی ہی سے پیدا کئے جاتے ہیں اس کے باوجود وہ معصوم عن الخطا ہوتے ہیں کیوں کہ ان کی حفاظت خصوصی طور پر کی جاتی ہے اور وہ گناہ کی صلاحیت رکھنے کے باوجود گناہ نہیں کرتے، جب کہ فرشتوں میں گناہ کی صلاحیت ہی نہیں ہوتی، جنات میں بھی نیک بد اور کافر و مسلمان ہوتے ہیں۔

جنات کا ایک گروہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر ایمان بھی لایا تھا اور اسی موقع پر سورۂ جن نازل ہوئی تھی، سورۂ جن کی ابتدائی آیات ایک جن کی تقریر سے ماخوذ ہیں۔

شیطان بھی آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور اس کی اولاد بھی آگ ہی سے پیدا کی گئی ہے لیکن شیطان اور جن میں فرق ہے، جنات میں بھی نیکی اور گناہ دونوں کی صلاحیت رکھی گئی ہے البتہ شیاطین میں نیکی کرنے کی صلاحیت ہی نہیں ہے۔

شیطان اعظم ابلیس نے اللہ کی نافرمانی کر کے نیکی کرنے کی صلاحیت ہی کو سلب کرا دیا ہے، اب وہ نیکی کرنا بھی چاہے تو نہیں کر سکتا، اس طرح ذوالعقول مخلوقات میں تین قسم ہو گئیں، ایک وہ مخلوق جس میں گناہ کرنے کی صلاحیت نہیں ہے، وہ فرشتے ہیں۔ ایک وہ مخلوق جس میں نیکی کرنے کی صلاحیت نہیں ہے، وہ شیاطین ہیں۔

ایک وہ جن میں نیکی اور گناہ دونوں کی صلاحیت ہے، یہ انسان اور جنات ہیں، ان میں سب سے اعلیٰ جماعت انبیاء کی جماعت ہے جو گناہ کی صلاحیت کے باوجود گناہ نہیں کرتی اس لئے ان کا مرتبہ فرشتوں سے بھی بڑھ جاتا ہے۔ بلاشبہ فرشتے مختلف روپ اختیار کر سکتے ہیں، حضرت جبرائیل علیہ السلام آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مختلف روپ میں آیا کرتے تھے، فرشتوں کی طرح جنات بھی اپنا پیکر بدل لیتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی جسم بدلنے کی صلاحیت عطا کی ہے۔

مؤکل بھی فرشتوں کی ایک قسم ہے جو دنیاوی نظام میں اللہ کے حکم پر غائبانہ اللہ کے بندوں کی مدد کرتے ہیں اور مخصوص علم و عمل کے ذریعہ انسانوں کے تابع بھی ہو جاتے ہیں لیکن جنات اور مؤکلین کو تابع کرنا شرعاً جائز نہیں ہے، البتہ غائبانہ طور پر ان سے علم و عمل کے ذریعہ مدد کی درخواست کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کیوں کہ یہ منجانب اللہ ہی خدمت خلق پر مامور ہیں اور اپنی اپنی حد اور دائرہ کار میں اللہ کے بندوں کی مدد کرتے ہیں، مثلاً حضرت میکائیل علیہ السلام روزی فراہم کرنے پر مامور ہیں۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام روح نکالنے پر مامور ہیں وغیرہ۔ اسی طرح حق تعالیٰ کے پیدا کردہ بے شمار فرشتے اپنی اپنی ڈیوٹی پر لگے ہوئے ہیں اور اپنی اپنی حد بندیوں میں اللہ کے بندوں کی مدد کرتے رہتے ہیں۔ آپ نے پوچھا ہے کہ پری کس مٹی کی بنی ہے؟

اگر میں آپ سے پوچھوں کہ شہزادی کس مٹی کی بنی ہوتی ہے تو آپ کا جواب کیا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے تمام جنات کو ایک آگ سے پیدا کیا ہے اور تمام انسانوں کو ایک ہی مٹی سے پیدا کیا ہے، ایسا بھی نہیں ہوا کہ اللہ نے کالے انسانوں کو کالی مٹی سے اور گورے لوگوں کو سفید مٹی سے پیدا کیا ہو، اللہ نے آدم علیہ السلام کا پتلا ملی جلی مٹی سے تیار کیا تھا، بعد میں مختلف رنگ وروپ قدرت خداوندی کی بنیاد پر ہیں، اللہ کی قدرت کاملہ کا کرشمہ ہیں

کہ ایک ہی ماں باپ کی اولاد میں لاکھوں اور کروڑوں قسم کے ناک نقشے اور رنگ روپ پیدا ہوئے اور قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے۔

انسان کے طبقات میں نوکرانی، مالکن، چپراسن، مہترانی شہزادی وغیرہ الگ الگ مخلوق نہیں ہے بلکہ عورت زاد کے مختلف درجات کی وجہ سے مختلف نام ہیں اور انسان ہونے کے ناطے اگر نوکرانی مٹی سے بنی ہے تو اسی مٹی سے شہزادی بھی جو بادشاہ کی بیٹی ہوتی ہے بنی ہے۔

جنات میں بھی مختلف طبقات ہوتے ہیں۔ جنات میں جو عورتیں بے کردار اور بدقماش ہوتی ہیں وہ چڑیل کہلاتی ہیں یا پھر بدروحوں کو چڑیل کہا جاتا ہے اور جنات میں شاہی گھرانوں کی عورتوں کو پری سے تعبیر کیا جاتا ہے کیوں کہ یہ معیاری خاندان سے تعلق رکھتی ہیں اور بالعموم خوبصورت بھی ہوتی ہیں۔

پری کے لفظ معنی خوبصورت کے ہیں، خوبصورت لڑکی، پری چہرہ اور اچھے گھر کو پری خانہ کے الفاظ عام طور پر استعمال کئے جاتے ہیں جہاں تک اڑنے کی بات ہے تو جنات کو اللہ نے اڑنے کی صلاحیت دی ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی فرمائش پر ایک جن نے پلک جھپکتے ہی ملکہ سبا بلقیس کا جو تخت لاکر رکھ دیا تھا وہ اڑ کر ہی لایا تھا۔ پری سے مراد پر والی عورت نہیں ہے بلکہ پری سے مراد خوبصورت اور خاندانی جنی ہے جسے محاورائی زبان میں پری کہا جاتا ہے، پری کے جو دو پر تصویروں میں بنائے جاتے ہیں وہ محض تخیلاتی چیز ہیں۔ اللہ نے جنات میں جو اڑنے کی صلاحیت رکھی ہے وہ صلاحیت پروں کی محتاج نہیں ہے، ان کے بازو خود پروں کا کام کرتے ہیں لیکن تصویروں میں پریوں کے پر دکھائے جاتے ہیں جو صرف تصوراتی چیزیں ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں روح لطیف چیز کا نام ہے، لیکن روحوں کا پاک اور خبیث ہونا احادیث سے ہے، انسان جب گناہ کرتا ہے تو اس کی روح کی لطافت ختم ہوجاتی ہے اور روح میں خباثت پیدا ہوجاتی ہے، چنانچہ احادیث سے ثابت ہے کہ جب گناہگار کی روح قبض کی جاتی ہے تو فرشتوں کو تعفن محسوس ہوتا ہے، اسی طرح نیک لوگوں کی روح جب نکلتی ہے تو فرشتوں کو خوشبو محسوس ہوتی ہے، یہی خبیث روحیں یعنی "بدروحیں" جب انہیں زمین و آسمان میں پناہ نہیں ملتی، بھٹکتی بھی ہیں اور انسانوں کو پریشان بھی کرتی ہیں۔

دیو اور جن اور بھوت اور آسیب ایک ہی مخلوق کے مختلف نام ہیں جس طرح انسان، آدمی، ابن آدم، بنی نوع ایک ہی مخلوق کے الگ الگ نام ہیں، اسی طرح جنات کو بھوت اور دیو بھی کہا جاتا ہے۔

دیو کا لفظی ترجمہ ہے طاقتور، جن چونکہ طاقتور ہوتا ہے اس لئے اس کو دیو بھی کہتے ہیں، اسی سے دیوی اور دیوتا بنا ہے۔

ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ دیوی اور دیوتا بے حد طاقت ور ہوتے ہیں اور اپنی طاقت سے بہت کچھ کرسکتے ہیں، بہرحال دیو کہتے ہیں طاقت ور مخلوق کو اور استعارے کے طور پر یہ لفظ جنات کے لئے بولا جاتا ہے، جنات ہی کو عربی میں غول بھی کہتے ہیں۔

شیطان کے بارے میں مختلف روایات آئی ہیں جو روایت آپ نے نقل کی ہے، یہ بھی احادیث میں ملتی ہے اور احادیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ ابلیس کی بائیں ران سے اللہ نے اس کی بیوی پیدا کی جس سے ابلیس کی نسل چلی۔ (واللہ اعلم)

تفصیلات کیلئے آپ طلسماتی دنیا کا شیطان نمبر پڑھیں، انشاء اللہ آپ کو شیطان سے متعلق اس نمبر میں اتنا مواد مل جائے گا کہ آپ کو پچاس کتابیں پڑھ کر بھی اتنا مواد حاصل نہیں ہوسکتا۔

آخر میں یہ عرض کروں گا کہ حق تعالی نے انسانیت کو قوت عقل اور قوت علم سے مالا مال کیا ہے اور انسان اپنی علمی اور وجدانی قوتوں کا سہارا لے کر اور علم و عملیات کے نت نئے جال بنا کر دنیا کی ہر مخلوق کو گرفتار بھی کرسکتا ہے اور اسے غلام بھی بنا سکتا ہے، الا یہ ہے کہ انسان کی اپنی روحانی قوت پامال نہ ہو۔ اللہ کے نیک بندوں کے سامنے جنات اور دوسری مخلوقات اپنے سر جھکاتے تھے اور اپنے گھٹنے ٹیکتے تھے، آج کا انسان تو انسانوں ہی کو رام نہیں کرسکتا جنات وغیرہ کو کیسے تابع کرے گا کیوں کہ انسانوں کی روحانی قوتیں اللہ کی مسلسل نافرمانی کی وجہ سے پامال ہوکر رہ گئی ہیں ورنہ حق تو یہ ہے کہ جنات بھی انسانوں سے ڈرتے ہیں اور جنگل کے وحشی جانور بھی انسان کو دیکھ کر رفوچکر ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ آج بھی اگر کوئی انسان اپنی خفیہ صلاحیتوں کو بیدار کرلے اور اپنی کھوئی ہوئی طاقتوں کو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور پرہیزگاری کے ذریعہ بحال کرلے تو جنات ہو یا حیوانات سب انسان کے آگے ہیچ ہیں اور سب انسان کی غلامی اور چاکری کرنے

میں فخر کرنے لگیں گے۔

علم نجوم کی جانکاری

سوال از: ضرار احمد

میں آپ کے رسالے طلسماتی دنیا کا قاری ہوں، ہر ممکنہ کوشش یہی ہوتی ہے کہ ہر ماہ اس کا مطالعہ کروں۔ ''طلسماتی دنیا'' واقعی بیش بہا قیمتی خزانہ ہے، اس سے ہر خاص وعام مستفید ہوسکتا ہے لیکن پھر بھی میری ناقص عقل کچھ باتیں سمجھنے سے قاصر ہیں، جیسے کہ ''ساعت عطارد'' زحل کی ساعت'' ''شمس کی ساعت'' برج عقرب'' قمر کی ساعت'' برج عقرب کا پانچواں درجہ طلوع''

برائے کرم ان کی عام زبان میں کیا اصطلاح ہے، خلاصہ تحریر کریں کیوں کہ مندرجہ بالا الفاظ کا مفہوم سمجھنے میں مشکل ہورہی ہے۔ برائے مہربانی ستاروں کے موضوع پر مفصل روشنی ڈالیں۔

جواب

آپ دیکھتے ہوں گے ہماری دنیا میں ہر سال تین موسم ظہور پذیر ہوتے ہیں، گرمی سردی اور برسات اور تینوں موسم نظام شمسی اور نظام آب وباراں ہی کی وجہ سے ظاہر ہوتے ہیں۔ سورج ایک سال میں ۱۲ برجوں کا سفر طے کرتا ہے، سورج جب برج ثور میں داخل ہوتا ہے تو موسم گرما کی بنیاد پڑتی ہے۔ سورج جب برج اسد میں داخل ہوتاہے تو برسات شروع ہوجاتی ہے اور سورج جب برج قوس میں داخل ہوتا ہے تو دنیا میں سردی کا موسم جڑ پکڑنے لگتا ہے، موسموں کی تبدیلی میں اور بھی وجوہات اپنا کام کرتی ہیں اور یہ سب کچھ اس نظام کے تحت ہورہا ہے جو کائنات بناتے وقت اللہ نے طے کردیا تھا۔

جس طرح ہر سال موسم بدلتا ہے اسی طرح ہر سال انسانوں کی تقدیر کا موسم بھی تبدیل ہوا کرتا ہے۔ ایک انسان کے ستارے گردش میں بھی آجاتے ہیں اور عروج پر بھی پہنچ جاتے ہیں، جب عروج پر ہوتے ہیں تو وہ انسان اگر مٹی کو ہاتھ لگاتا ہے تو وہ سونا بن جاتی ہے اور جب اس کے ستارے گردش میں ہوتے ہیں تو اگر وہ سونے کو چھوتا ہے تو وہ سونا بھی مٹی بن جاتا ہے۔ تقدیر کی یہ الٹ پھیر ستاروں اور آفتاب وماہتاب کی رفتار اور چال سے گہرا تعلق رکھتی ہے۔ اسی کا نام علم نجوم ہے۔

علم نجوم کا وہ حصہ جس میں غیب کی باتیں بتائی جاتی ہیں، شرعاً حرام ہے، اس لئے کہ پیش آنے والے بات کے بارے میں صد فیصد سچائی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ماسوا کوئی اور واقف نہیں ہے۔ جو نجومی آنے والے زمانہ کے بارے میں پیشگی باتیں کرتے رہتے ہیں وہ عوام کو گمراہ کرتے ہیں، البتہ عالمین نے سیاروں کے مختلف بروج میں داخل اور خارج ہونے کو مبارک اور غیر مبارک کی جو تشریح کی ہے وہ شریعت سے نہیں ٹکراتی۔

ماہرین نے حد سے زیادہ محنت، ریاضت سے یہ اندازے لگائے جاتے ہیں فلاں وقت فلاں سیارے کی حکومت ہوتی ہے اور فلاں سیارہ مبارک ہے اور فلاں غیر مبارک، مبارک سیاروں کی حکومت میں مبارک اور غیر مبارک سیاروں کی ساعتوں میں غیر مبارک کام کئے جاتے ہیں تو تاثیر جلد سامنے آتی ہے۔

مشہور عام سات سیارے ہیں اور ۱۲ برج ہیں اور یہ تمام سیارے مسلسل چلتے پھرتے رہتے ہیں اور یہی انسانوں کی قسمت پر باذن اللہ اثر انداز ہوتے ہیں، وہ سات سیارے یہ ہیں۔

سورج، چاند، مریخ، عطارد، مشتری، زہرا اور زحل۔

اور وہ ۱۲ برج جن میں یہ سیارے داخل ہوکر پھر نکلتے ہیں وہ یہ ہیں۔ حمل، ثور، جوزا، سرطان، اسد، سنبلہ، میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو اور حوت۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے سوال کا جواب دیتے وقت میں اس بارے میں کچھ تفصیلات آپ کے گوش گزار کردوں تاکہ طلسماتی دنیا کے دوسرے قارئین کو بھی اس بارے میں معلومات حاصل ہوجائیں۔

سب سے پہلے یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ تمام ستارے سورج کے اردگرد اپنے اپنے مدار پر حرکت کرتے ہیں اس لئے ان کے فاصلے ایک دوسرے سے مختلف ہیں، بیضوی مدار کی بنا پر کوئی ستارا زمین سے کم فاصلے پر آجاتا ہے اور کبھی بہت دور چلا جاتا ہے، مثلاً کبھی زمین کے نزدیک ہوتا ہے تو صرف ۲۵۰ لاکھ میل کے فاصلے پر آجاتا ہے اور یہ جب دور ہوجاتا ہے تو ۱۶۵۰ لاکھ میل کے فاصلے پر ہوتا ہے، اس دوری اور نزدیکی کے نام بہ اصطلاح علم نجوم یہ ہیں۔

اقرب الشمس	سورج کے قریب

اقرب الارض　　زمین کے قریب
بعد الشمس　　سورج سے دوری
بعد الارض　　زمین سے دوری

سورج سے نزدیکی کو حفیض شمس بھی کہتے ہیں اور سورج سے دوری کو اوج شمس بھی کہتے ہیں۔ زمین سے نزدیکی کو حفیض قمر بھی کہتے ہیں اور زمین سے دوری کو اوج قمر بھی کہتے ہیں۔ یہ علم نجوم کی معروف اصطلاحیں ہیں اگر ان کا نام معلوم نہ ہو تو قاری کو تقویم سمجھنے میں دشواری ہوتی ہے۔

ستاروں کے بارے میں یہ تفصیلات بھی نوٹ کرلیں کہ چاند سورج ہی سے ٹوٹا ہوا ایک سیارہ ہے جو کہ سورج ہی کی روشنی سے روشن ہوتا ہے۔

یہ سیارہ ہماری زمین سے ۱۹ حصہ کم ہے، اس کی گردش کی رفتار فی گھنٹہ ۲ ہزار دو سو اسی (۲۲۸۰) میل ہے۔ یہ پوری زمین کے گرد ۱۲ گھنٹے میں گھوم جاتا ہے۔ چاند ۲۸ دنوں میں ۱۲ برجوں کا سفر پورا کرلیتا ہے اور سوا دو دن میں ایک برج کا سفر طے کرتا ہے۔

عطارد، اس سیارے کا طلوع اور غروب سورج ہی کے ہمراہ رہتا ہے، یہ سیارہ زمین سے دو کروڑ ۵۸ لاکھ ۸۷ ہزار میل کے فاصلہ پر ہے، اس کی لمبائی چوڑائی ۱۸۰ میل ہے، یہ سیارہ ۲۳ دن میں ایک برج کا سفر طے کرتا ہے۔ اس حساب سے یہ ۲۷۶ دنوں میں ۱۲ برجوں کا سفر مکمل کرتا ہے۔ زہرہ، یہ سیارہ زمین سے ۶ کروڑ ۲۷ میل کے فاصلے پر ہے، اس کی لمبائی چوڑائی سات ہزار ۸ سو میل ہے۔

زہرہ ۲۷ دن میں ایک برج کا سفر طے کرتا ہے اور تقریباً ایک سال میں ۱۲ برجوں کا سفر مکمل کرتا ہے۔

مریخ یہ سیارہ ہماری زمین سے بہت چھوٹا ہے، یہ سورج سے ۱۳ کروڑ ۱۲ لاکھ میل کے فاصلے پر ہے، اس کی لمبائی چوڑائی ۴ ہزار ایک سو ۸ میل ہے، یہ سیارہ الٹی رفتار بھی چلتا ہے اور الٹی سیدھی رفتار ہی سے ۱۲ برجوں کا سفر کرتا ہے، یہ سیارہ ۴۵ دن میں اپنا سفر طے کرتا ہے اور ۱۲ برجوں کا سفر ۵۴۰ دن میں مکمل کرتا ہے۔

مشتری، یہ سیارہ زمین سے ۱۲۵۰ گنا بڑا ہے اس کی لمبائی چوڑائی نواسی ہزار میل ہے، یہ زمین سے اڑتالیس کروڑ ۳۷ لاکھ میل دوری کے فاصلے پر ہے۔ اس سیارے کی رفتار بہت سست ہے، یہ اپنے محور پر ۹ گھنٹے ۵ منٹ میں گھومتا ہے، یہ ایک برج کا سفر ۱۳ ماہ میں طے کرتا ہے اور ۱۲ برجوں کا سفر ۱۳ سال میں پورا کرتا ہے۔

زحل، زمین سے ۷۳۴ گنا بڑا ہے، اس کی لمبائی چوڑائی اناسی ہزار میل ہے، یہ زمین سے ستاسی کروڑ ۵۲ لاکھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ زحل ڈھائی سال میں ایک برج کا سفر طے کرتا ہے اور ساڑھے ۲۹ سال میں ۱۲ برجوں کا سفر مکمل کرتا ہے۔

ان کے علاوہ کچھ اور سیارے بھی ہیں جو ان ہی سیاروں کے ماتحت ہیں، ان سب ستاروں کی چالیں، سیدھی چال، الٹی چال اور ان سب ستاروں کا بروج کے اندر رہنا اور وہاں سے پھر خارج ہونا انسانوں کی تقدیر پر باذن اللہ اثر انداز ہوتا ہے۔

حق تعالیٰ نے قرآن حکیم میں آسمان، ستاروں اور برجوں کا ذکر کئی مقامات پر کیا ہے اور ان سب کو اپنی قدرت کا کرشمہ قرار دیا ہے، آسمان پر بکھرے ہوئے ستارے صرف خوشنمائی کے لئے نہیں ہیں اور چاند اور سورج بھی صرف اندھیارے دور کرنے کے لئے نہیں ہیں بلکہ ان کی تخلیق کے بے شمار مقاصد ہیں یہ سب بحکم خداوندی انسانوں کی تقدیر پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

ماہرین علم نجوم نے ستاروں کی دوری اور قربت پر مفصل گفتگو کی ہے، اس ساری گفتگو کو نقل کرنا روحانی ڈاک کے صفحات میں ممکن نہیں ہے۔ اختصار کے ساتھ یہ سمجھئے کہ ستاروں کا ایک دوسرے سے دور جانا بھی دنیا میں اثر انداز ہوتا ہے اور ستاروں کا ایک دوسرے کے قریب ہونا بھی دنیاوی نظام پر اپنا اثر چھوڑتا ہے۔

جنوری ۹۸ء سے ہم نے ستاروں کی قربت اور دوری پر ایک مضمون کا سلسلہ شروع کیا ہے، اس کی دوسری قسط آپ اسی شمارے میں پڑھیں گے، کچھ باتیں یہاں بھی ہم نقل کررہے ہیں تاکہ آپ کو بات سمجھانے میں آسانی ہو۔

جب دو ستاروں کے درمیان فاصلہ ۱۲۰ درجہ کا ہوتا ہے تو اس کو علم نجوم کی اصطلاح میں تثلیث کہتے ہیں، یہ نظر کامل دوستی کی نظر ہے اور جب دو ستاروں کے درمیان ۱۲۰ درجہ کا فاصلہ ہو اس وقت دوستی اور محبت نیز کاروبار اور ترقی کے تعویذات لکھنا بہت جلد فائدوں سے ہمکنار کرتا ہے کیوں کہ اس وقت اللہ کی ایک خاص رحمت دنیا پر برستی ہے۔ عاملین اس وقت کا انتظار کرتے ہیں اور ضرورت مندوں کو موقع کی مناسبت سے

تعویذ لکھ کر دیتے ہیں۔

فاصلہ جب دو ستاروں کے درمیان ۶۰ درجہ کا رہتا ہے، یہ آدھی دوستی کی نظر ہے، اس وقت بھی مثبت کام کرنے چاہئیں لیکن یہ گھڑی تثلیث کے مقابلے میں کمتر سمجھی جاتی ہے۔

نظر مقابلہ یہ کامل دشمنی کی نظر ہے اس وقت دو ستارے ایک دوسرے کے سامنے ڈٹ کر دشمنوں کی طرح کھڑے ہوجاتے ہیں اور ان کے درمیان ۱۸۰ درجے کا فاصلہ ہوتا ہے، اس وقت اگر نفرت، عداوت، کسی کا تبادلہ کرانے، کسی کو برباد کرانے، کسی کی بندش وغیرہ کرانے کے تعویذات کئے جائیں تو باذن اللہ بہت جلد اپنا اثر دکھاتے ہیں، یہ گھڑی نحس اکبر کہلاتی ہے۔

تربیع اس نظر کو کہتے ہیں جس میں دو ستاروں کے درمیان ۹۰ درجہ کا فاصلہ باقی رہ جائے، یہ نیم دشمنی کی نظر ہوتی ہے اس میں بھی نفرت اور عداوت کے تعویذ لکھے جاتے ہیں، اسے علم نجوم کی اصطلاح میں نحس اصغر کہتے ہیں۔

ستاروں کو بعض بروج میں مقام شرف حاصل ہوتا ہے اس وقت اس ستارے کی قوت پورے شباب پر ہوتی ہے اور دنیاوی نظام پر یہ قوت اپنی صلاحیت اور صفات کے مطابق پوری شدت کے ساتھ اثر انداز ہوتی ہے، چنانچہ قمر کا شرف برج ثور میں ہوتا ہے۔

عطارد کا شرف برج سنبلہ میں ہوتا ہے۔ زہرہ کا شرف برج حوت میں ہوتا ہے۔ شمس کا شرف برج حمل میں ہوتا ہے۔ مریخ کا شرف برج جدی میں ہوتا ہے۔ مثلاً جب شمس کو برج حمل میں مقام شرف حاصل ہوتا ہے اس وقت اس کی قوت کئی گنا بڑھ جاتی ہے، اس وقت بنائے گئے کاروبار اور ترقی کے تعویذ حد سے زیادہ مؤثر اور مفید ثابت ہوتے ہیں اور کبھی خطا نہیں کرتے، یا مثلاً زہرہ کو برج حوت میں شرف کا مقام حاصل ہوتا ہے اور اس وقت اس کی قوت کئی گنا بڑھ جاتی ہے، یہ وقت سال میں ایک مرتبہ آتا ہے اور بہت ہی قیمتی وقت ہوتا ہے اس وقت سونے چاندی کے پترے پر تسخیر کے نقش بنائے جاتے ہیں جو باذن اللہ بے حد مؤثر ہوتے ہیں اور کبھی خطا نہیں کرتے۔

جس طرح مختلف برجوں میں مختلف سیاروں کو شرف کا مقام حاصل ہوتا ہے اور اس وقت ان کی قوت کئی گنا بڑھ جاتی ہے اسی طرح مختلف برجوں میں جا کر یہی سیارے، ہبوط میں آجاتے ہیں اور ہبوط میں آکر ان کی قوت کئی گنا گھٹ جاتی ہے اور کبھی کبھی صفر کے برابر رہ جاتی ہے۔ ستارے کبھی سیدھی چال چلتے ہیں اور کبھی الٹی راہ چلتے ہیں، اسی کو عملیات کی اصطلاح میں رجعت کہا جاتا ہے۔

مثال کے طور پر اگر زید کی تقدیر کا ستارہ زہرہ ہے تو زید کو قدم قدم پر محبت ملے گی، وہ خود بھی دوسروں سے محبت کرے گا اور دوسرے بھی اس کی طرف ہمیشہ ملتفت رہیں گے لیکن یہی زہرہ جب حالت رجعت میں ہوگا تو زید کے سبھی سے جھگڑے شروع ہوجائیں گے، وہ خود بھی لوگوں سے لڑے گا اور لوگ بھی اس کے درپے رہیں گے اور یہ سب کچھ ایک طے شدہ نظام کے تحت ہوگا جو خالق کائنات نے تنہا اپنی مرضی سے قائم کیا ہے اس لئے کہ وہ اپنی پیدا کردہ دنیا کا نظام بنانے میں کسی سے رائے لینے کا محتاج نہیں تھا وہ خالق بھی ہے، مالک بھی ہے، رازق بھی ہے اور خود مختار بھی ہے، اس نے چاند سورج اور ستاروں کو اپنی اپنی ڈیوٹی پر لگادیا ہے جس طرح فصلوں کے موسم بدلتے رہتے ہیں اسی طرح سیاروں کی گردش کی بنا پر انسان اٹھتا ہے اور ستاروں ہی کی گردش کی بنا پر انسان گرجاتا ہے، ہر شخص کی زندگی میں کبھی خوشحالی آتی ہے کبھی بدحالی، کبھی عروج آتا ہے کبھی زوال، کبھی عزت ملتی ہے کبھی ذلت، کبھی انسان مقبول ہوجاتا ہے کبھی مبغوض، کبھی وہ لوگوں کے پیچھے پھرتا ہے کبھی لوگ اس کے پیچھے پھرتے ہیں، گردش ہی کی بنا پر فقیر بادشاہ ہوجاتے ہیں اور بادشاہ فقیر، امیر، غریب ہوجاتے ہیں اور غریب امیر، چھوٹے بڑے ہوجاتے ہیں اور بڑے چھوٹے۔ عزت دار ذلیل ہوجاتے ہیں اور کم ظرفوں کے ہاتھوں میں اقتدار آجاتا ہے اور یہ سب ستاروں کے عروج وزوال سے ہوتا ہے اور ستاروں کا عروج وزوال حکم خداوندی کا پابند ہے۔

ہر روز ستاروں کی چالیس اور ساعتیں دن میں ۱۲ مرتبہ بدلتی ہیں، منگل کے دن کا حاکم مریخ ہے اس لئے منگل کو پہلی ساعت مریخ کی ہوتی ہے اور یہ ساعت بغض وعداوت کے کاموں کے لئے مؤثر سمجھی جاتی ہے۔ بدھ کے دن کا حاکم عطارد ہے اس لئے بدھ کے دن پہلی ساعت عطارد کی ہوتی ہے اور یہ ساعت تسخیر ومحبت اور علمی کاموں کے لئے مؤثر سمجھی گئی ہے۔

جمعرات کے دن کا حاکم مشتری ہے اس لئے جمعرات کے دن

پہلی ساعت مشتری کی ہوتی ہے اور یہ ساعت رزق اور ترقی کے کاموں کے لئے بااثر تصور کی جاتی ہے۔

جمعہ کے دن کا حاکم زہرہ ہے اس لئے جمعہ کے دن کی پہلی ساعت زہرہ کی ہوتی ہے اور یہ ساعت شادی، محبت، اور پیغام نکاح کے لئے مؤثر ہے۔

ہفتے کے دن کا حاکم زحل ہے، اس لئے ہفتے کے دن کی پہلی ساعت زحل کی ہوتی ہے۔ اگر چہ زحل غیر مبارک ستارہ ہے اور اس کی ساعت میں نفرت وعداوت کے کام ہی موزوں ہوتے ہیں لیکن ہفتے کے دن زحل کی پہلی ساعت مبارک سمجھی گئی ہے اور اس میں کوئی بھی مثبت کام کیا جاسکتا ہے۔ اتوار کے دن کی پہلی ساعت شمس کی ہوتی ہے کیوں کہ اتوار کے دن کا حاکم شمس ہی ہے اس کی ساعت میں رزق، کاروبار، حصول ملازمت کے نقوش مؤثر ہوتے ہیں۔

پیر کے دن کا حاکم قمر ہے اس لئے پیر کے دن کی پہلی ساعت قمر کی ہوتی ہے اور قمر کی ساعت میں کوئی بھی اچھا کام کیا جاسکتا ہے کیوں کہ اس کی ساعتیں سعید ہوا کرتی ہیں۔

اس تفصیل سے آپ سمجھ گئے ہوں گے نظام کائنات کو چلانے والے ۱۲ برج ہیں اور ۹ سیارے ہیں، ان میں سے سات سیارے مشہور ہیں۔ سیارے ان ۱۲ برجوں کا سفر کرتے رہتے ہیں، ایک سیارہ ۱۲ برجوں میں داخل ہوتا ہے اور پھر خارج ہوتا ہے اور اس کے دخول وخروج سے دنیا میں مختلف اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

آخر میں یہ بھی سمجھ لیجئے کہ ایک برج کے ۳۰ درجے ہوتے ہیں ایک درجہ ۶۰ دقیقہ کا ہوتا ہے، ایک دقیقہ ۶۰ ثانیہ کا ہوتا ہے اور ایک ثانیہ ۶۰ ثالثہ کا ہوتا ہے، بالکل اسی طرح جس طرح گھنٹہ منٹ، سکینڈ ہوا کرتے ہیں۔ سورج برج حمل میں جب ۱۹ درجے کو پہنچ جاتا ہے تو اس کو شرف مقام حاصل ہوتا ہے اسی طرح زہرہ جب برج حوت میں ۲۸ درجے کو پہنچ جاتا ہے تو اس کو مقام شرف حاصل ہوجاتا ہے۔ اسی طرح سورج جب برج میزان میں ۱۹ درجے کو پہنچتا ہے تو اس کو ہبوط ہوتا ہے اور زہرہ جب برج سنبلہ میں ۲۸ درجے کو پہنچتا ہے تو درجہ ہبوط میں ہوتا ہے، ہر ایک ستارے اور برج کی تفصیل لکھنے کا مطلب ہوگا طلسماتی دنیا کے پچاس صفحات سیاہ کردیئے جائیں، ویسے بھی یہ موضوع انتہائی خشک ہے اس لئے دوسرے قارئین کا خیال کرتے ہوئے میں اپنے قلم کو روکتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ کو اپنے سوال کا جواب میری اس تحریر سے مل گیا ہوگا، باقی باتیں جو اتفاقاً ہمارے اس جواب میں نہ آسکی ہوں ان کے لئے جوابی لفافہ کے ساتھ پھر یاددہانی کرادیجئے انشاءاللہ مزید وضاحت کر کے آپ کو تشفی دینے کی کوشش کریں گے۔ اللہ ہمارے قلم کو اتنی طاقت دے کہ ہم اس کے بندوں کی صحیح رہنمائی کا فریضہ انجام دے سکیں۔

سوال در سوال

سوال از: محمد شارق انصاری ______ کانپور

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے، بفضل تعالیٰ یہ مراسلت کا سلسلہ قائم ودائم رہے۔ رسالہ طلسماتی دنیا مارچ ۲۰۰۴ء پڑھ کر ایک عجیب بات سامنے آئی ہے میں جب ایک دوکان پر کام کرتا تھا تو میں اپنے نام ''شارق'' سے مشہور تھا لیکن جب دوکاندار نے مجھے Gift Pack دیا تو اس پر شریف نام لکھ دیا جب کہ اس دوکان میں کوئی بھی شخص شریف نام کا نہ تھا۔ یہی منظر اس رسالہ میں نظر آیا جو صفحہ نمبر ۲۸ پر عامل بننا چاہتے ہیں کی تفصیل درج ہے، چونکہ تحریر سے میں سمجھ گیا وہ بات الگ ہے کہ نام بدل کر کوئی رام ہو قانون کے مطابق، شکر ہے کہ اس مالک دوجہاں کا جس نے مجھ پر ترس کھایا اور جواب سے محروم نہ رکھا، اللہ تعالیٰ آپ کی دلی تمنا پوری کرے آمین۔

''مجموعہ اعداد کا Confuion'' آپ نے جو ہمارے جوابات درج کئے ہیں اس میں Confuion ہے، اعدادی مجموعہ کچھ اس طرح سے ملتا ہے جو مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر ایک: سورۂ اخلاص کے کل اعداد ۲۰۰۱ نظر آتے ہیں (تقویم کے مطابق صفحہ نمبر ۲۳۲ پر سورۂ اخلاص کے اعداد ۲۰۲)

نمبر ۲: سورۂ فلق کے کل اعداد ۵۷۶۸ دیئے ہیں۔

نمبر ۳: سورۂ ناس کے کل اعداد ۵۲۹۶ نظر آتے ہیں۔

نمبر ۴: سورۂ کافرون کے کل اعداد ۳۸۲۷ نظر آتے ہیں، میزان ہوا ۱۸۸۰۰، آپ کے اعداد ۱۴۸۰۵ ہیں۔

نمبر ایک: حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ جو کہ قرآن پاک میں اعداد لکھتے ہیں ان کے مطابق سورۂ یٰسین کے کل اعداد ۲۷۶۷۵۳ ہیں۔

نمبر۲: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں صاحبؒ بریلوی سولہ سورہ میں سورۂ یٰسین کے اعداد لکھتے ہیں جو یہ ہیں، کل اعداد ۲۶۵۷۹۴۔

نمبر۳: حضرت کاش البرنی صاحبؒ اپنی کتاب قواعد عملیات میں لکھتے ہیں ان کے مطابق سورۂ یٰسین کے کل اعداد ۱۰۷۵۶۳ ہیں۔

نمبر۴: حضرت احمد مصطفیٰ راہی صاحبؒ اپنی کتاب رہنمائے عملیات میں سورۂ یٰسین شریف کے کل اعداد لکھتے ہیں ۲۱۵۶۵۰ اور آپ کے مطابق سورۂ یٰسین شریف کے کل اعداد ۲۲۱۴۱۰ ہیں، ان میں سے کونسے اعداد درست ہیں؟

عملیات محبت نمبر میں صفحہ نمبر ۱۵۹ پر جو عزیمت جفری کا عمل دیا ہے اور یہی عمل رسالہ ۲۰۰۴ء کے طلسماتی دنیا میں بھی دیا ہے جو صفحہ نمبر ۴۵ پر ہے اس میں لکھا ہے دوران عمل پاس سرخ کپڑا رکھو، صفحہ نمبر ۱۵۹ پر لکھا ہے کہ جب سورج نکلنے والا ہو ٹھنڈا پانی پینے کے واسطے رکھیں، عزیمت پڑھنے سے پہلے حصار ضرور کریں، جب کہ صفحہ نمبر ۴۵ والے میں نہ ٹھنڈا پانی لکھا ہے نہ حصار، یہ عمل بنا حصار، بنا سرخ کپڑا رکھے کیا جاسکتا ہے، اگر نہیں تو کیوں؟ دوران عمل میں ٹھنڈا پانی تعداد ختم کے بعد پیا جاسکتا ہے یا بیچ میں پی سکتے ہیں۔ برائے مہربانی حضرت جی پورے طور پر وضاحت فرمادیں۔

نمبرایک: جو آپ نے عملیات محبت نمبر میں روحانی ڈاک کے کالم میں صفحہ نمبر ۱۰۶ پر جو نقش مجھے لٹکانے کے لئے دیا ہے اس کا وفق ۹۴۹۰۰۹ ہیں، یہ نقش معظم کس سورت پاک کا مجموعہ ہے، برائے کرم تحریر کریں۔

نمبر۲: کیا نقش باموکل بھی ہوتے ہیں وہ کس طرح سے پُر کئے جاتے ہیں، مثلاً ''یاوہاب'' کے اعداد ۱۴ ہیں اس کو باموکل کس طرح سے پُر کریں گے، اکثر کتابوں میں لکھا ہوتا ہے یہ نقش باموکل ہے۔

نمبر۳: اکثر کتابوں میں یہ بھی لکھا ہوتا ہے کہ یہ نقش سات کا ہے اور یہ آٹھ کا ہے اور یہ تیرہ کا نقش ہے، اس سے کیا مراد ہے، یہ کس طرح سے پُر کئے جاتے ہیں، ان نقوش کی کیا پہچان ہے اور یہ کس خاص مقاصد کے لئے ہوتے ہیں۔

ہماری تحریر سے آپ یہ مت سمجھئے گا کہ ہم گنڈا تعویذ کرنے کے لئے معلوم کررہے ہیں صرف ذاتی معلومات کے لئے تاکہ ٹھیک طرح سے آپ ہماری رہنمائی کرکے مستفیض فرمائیں اور وقت ضرورت پر کسی کو ہم بھی رہنمائی دے سکیں تاکہ وہ بھی غلط خامیوں سے محفوظ رہ سکیں آج کے دور میں کوئی بھی عامل ایسا نظر نہیں آتا جو کسی کی پوری طرح سے رہنمائی کرسکیں جو لوگ جانکار بھی ہیں تو وہ بڑے بخل سے کام لیتے ہیں پر میں تو ان چکروں میں پڑتا نہیں لیکن بات بن جائے تو جی جان سے قدر کرنے کی قوت رکھتا ہوں۔ یہ تو آپ کے رسالہ طلسماتی دنیا کا کمال ہے تیر کی طرح وار کرکے اس نے مجھے اس رسالہ کو پڑھنے پر مجبور کردیا، اس رسالہ میں ایسا طلسم موجود ہے کہ جس کی نظر ایک بار اس پر پڑگئی تو یہ ساری زندگی اپنا ساتھی بنالیتا ہے۔ اس رسالہ کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے پھر آپ جیسے عالم فاضل اس دنیا میں بہت کم ہیں جو اپنی تحریروں سے دینی ودنیاوی تقریروں سے مستفیض فرمارہے ہیں، ایک طرف اگر عملیات کا دور دورہ ہے تو دوسری طرف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان بھی درج ہے جو اللہ کی طرف توجہ کرنے کا اشارہ کرتا ہے اور گمراہی سے محفوظ رہنے کا بھی۔

کیا نقش میں کسی بھی اسم الٰہی یا کسی سورت پاک کے اعداد میں کامل عدد بھی شامل کئے جاتے ہیں جیسے ۷، ۵، ۹ وغیرہ۔ کاش البرنیؒ چہار قل شریف کے اعداد مع بسم اللہ شریف کے لکھتے ہیں جو یہ ہیں ۲۱۹۴۹۔

آپ نے جو عملیات محبت نمبر میں علاج بالقرآن میں لکھا ہے، پہلی آیت اگر سات مسجدوں کے پانی پر دوسو مرتبہ دم کرکے مریض کو سات دن تک لگاتار اس طرح سات ہفتوں تک سات بوتلیں سحرزدہ کو پلائی جائے تو سحر سے نجات مل جاتی ہے (صفحہ نمبر ۱۵) ہم نے جمعہ کے دن ایک مسجد میں امام صاحب کو تقریر کرتے ہوئے سنا تھا کہ مسجد سے پانی لے جاکر استعمال کرنا یا پانی پینا حرام ہے اس مسئلہ کی پوری وضاحت فرمادیں اور کچھ عامل سات ہینڈ پمپ کا پانی منگواتے ہیں یہ عمل کس طرح کا ہوتا ہے اور یہ کس مقاصد میں کام دیتا ہے، کسی بھی آیت کو لکھ کر اور نیچے عزیمت لکھ دیں تو اس کو اپنے پاس رکھنا جائز ہے یا نہیں۔ امید ہے کہ ان تمام سوالوں کے جوابات رسالہ میں درج ذیل فرمائیے عین نوازش ہوگی، خدا آپ کو اس کی جزائے خیر عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

جواب

شارق کو شریف لکھ دینے کا اتفاق کوئی انوکھا اتفاق نہیں ہے اس

طرح کے اتفاقات کو کتابت کی غلطیوں کی وجہ سے کتب اور رسائل میں آئے دن ہوتے رہتے ہیں۔ شارق اور شریف میں چونکہ حرف شین شروع میں آیا ہے تو اس کی وجہ سے پڑھنے اور لکھنے میں مغالطہ ہوجاتا ہے لیکن اگر آپ ایک بار ناموں کی اس لسٹ پر نظر ڈال لیں جو الیکشن آفس سے ووٹروں کے لئے جاری ہوتی ہے تو آپ اپنے نام کے بارے میں اس معمولی سی تبدیلی پر جو آپ کی زندگی میں متعدد بار ہوچکی ہے۔ اللہ کا شکر ادا کریں گے کیوں کہ ووٹروں والی لسٹ میں تو دیوی گوڑا کو دیوی کا گھوڑا، مراد میاں کو مردود میاں اور رضیہ خاتون کو قرض کا خون لکھ دیتے ہیں۔ ناموں میں ایسی ایسی تبدیلی ہوجاتی ہے کہ اس نام کو یہ بتاتے ہوئے کہ اس کا نام ہے بہت شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے تاہم نام ایک ایسی چیز ہے جو انسان کی شخصیت سے جڑا ہوا ہوتا ہے اور انسان یہ چاہتا ہے کہ اس کا نام صحیح تلفظ کے ساتھ پکارا جائے۔ اگر کوئی شخص کسی کا نام صحیح تلفظ کے ساتھ نہیں پکارتا تو صاحب نام کو دکھ ہوتا ہے اور اس کو پکارنے والے کی طرف مخاطب ہونے میں ہچکچاہٹ ہوتی ہے اور اگر نام کے اندر ایسی تبدیلی کردی جائے جس سے برے معانی پیدا ہوجائیں تو صاحب نام کو جتنی بھی اذیت ہو کم ہے۔

آپ کا نام محبت نمبر میں بالکل درست چھپا تھا البتہ مارچ ۲۰۰۴ء کے شمارے میں کتابت کی غلطی کی وجہ سے محمد شارق کے بجائے محمد شریف چھپ گیا ہے جو ہمارے لئے باعث شرمندگی ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس بھول کو نظر انداز کردیں، کیوں کہ کتابت وطباعت میں اس طرح کی بھولوں کا احتمال رہتا ہے، یہ دانستہ نہیں کی جاتیں۔

آپ نے مختلف سورتوں کے جو اعداد نقل کئے ہیں وہ درست ہیں، تقویم میں غلطی سے سورۂ اخلاص کے اعداد ۲۰۰۲ء چھپ گئے تھے جب کہ سورۂ اخلاص کے کل اعداد ۱۰۰۲ ہیں۔ سورۂ فلق کے اعداد ۸۶۷۵، سورۂ ناس کے اعداد ۵۲۹۶ اور سورۂ کافرون کے کل اعداد ۳۸۲۷ ہیں۔ ان کا مجموعہ ۱۸۸۰۰ (اٹھارہ ہزار آٹھ سو ہوتا ہے) اگر ہم نے ان کا مجموعہ کم لکھ دیا ہے تو وہ غلط ہے۔

سورۂ یٰسین کے اعداد کے بارے میں اختلاف ہے لیکن ہم نے تحقیق کرنے کے بعد جو اعداد لکھے تھے وہی درست ہیں۔ ہمارے نزدیک سورۂ یٰسین کے اعداد دو لاکھ اکیس ہزار چار سو دس ہیں، اعداد نقل کرنے میں کتابت کی غلطیاں بھی ہوجاتی ہیں اس لئے بزرگوں کی طرف سے جس سورت کے جو بھی اعداد بعد کے لوگوں نے نقل کئے ہوں اور ان میں کوئی غلطی موجود ہو تو اس کو بزرگوں کی غلطی نہیں سمجھنی چاہئے بلکہ یہ خیال کرنا چاہئے کہ ان کو نقل کرنے میں کوئی بھول چوک ہوگئی ہے۔

عملیات محبت نمبر کے جس عمل کا آپ نے ذکر کیا ہے وہ اکابرین سے دو طریقہ سے منقول ہے اور ہم نے دونوں ہی طریقوں کو نقل کردیا ہے، یہ عمل دونوں ہی طریقوں سے درست ہے لیکن آپ خود ملاحظہ کریں کہ اس عمل میں بنیادی اختلاف نہیں ہے۔ طریقہ کار میں معمولی سا اختلاف ہے جسے کوئی بھی صاحب عقل انسان خود بھی حل کرسکتا ہے اور اس طرح کے عمل میں جس میں معمولی سا اختلاف ہو عامل کا دل جس طریقہ پر ٹھکے اسی طریقے کو فوقیت دینی چاہئے، کوشش اس بات کی کریں کہ دوران عمل پانی نہ پئیں، عمل کے اختتام پر ہی پانی پئیں لیکن یہ بھی افضل اور غیر افضل کی بات ہے اگر کوئی عامل دوران عمل پانی پی لے تو بھی عمل میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔

عملیات محبت نمبر کے صفحہ نمبر ۱۰۶ پر جو نقش ہم نے دیا ہے وہ سورۂ بقرہ کا نقش ہے لیکن اس میں محمد شارق اور "رزق" کے اعداد شامل ہیں کسی مصلحت کی وجہ سے سورۂ بقرہ کے کل اعداد میں آپ کے نام کے اعداد اور رزق کے اعداد شامل کرکے نقش بنایا گیا تھا تاکہ اثرات بد بھی ختم ہوجائیں اور آپ کے لئے رزق کے دروازے بھی کھل جائیں، البتہ یہ بات طے ہے کہ یہ نقش جو روحانی ڈاک میں دیا گیا تھا صرف آپ کے لئے ہی کارآمد ہے کسی اور قارئین کے لئے کارآمد نہیں ہے۔

باموکل نقش بنانے کے مختلف طریقے عاملین سے منقول ہیں لیکن مشہور عام طریقہ یہ ہے کہ جس اسم الٰہی کا نقش بنایا ہو اس کے سر حرف کا موکل جو بھی ہو اس کے اعداد بھی شامل کرلینے چاہئیں جیسے ہمیں "یاوہاب" کا نقش بنانا ہے اور اس کے اعداد ۱۴ ہیں۔ اس اسم الٰہی کا سر حرف "و" ہے اور واؤ کا موکل رفتمائیل ہے اس کے اعداد ۵۲۷ ہیں تو ان اعداد کو ۱۴ میں شامل کرکے جو نقش بنے گا وہ باموکل کہلائے گا اور جو بھی طریقے باموکل نقش بنانے کے ہیں ان کو فن کی کتابوں سے سمجھنا چاہئے۔

۱۵ سے کم کا کوئی نقش نہیں ہوتا، ۱۵ کا نقش جو ا کا نقش ہوتا ہے یہ ہر نقش کی بنیاد ہے۔ آپ نے جس کتاب میں یہ پڑھا ہو کہ یہ نقش ۷ کا ہے

یا ۸ کا ہے اس کا حوالہ دیں تب ہی غور کریں گے کہ لکھنے والے نے کس نقش کی طرف اشارہ کیا ہے لیکن ہم یہی سمجھتے ہیں کہ ۱۵ کا نقش جو حوا کا نقش ہے سب سے کم اعداد کا نقش ہوتا ہے اور اسی سے نقش کی طبعی چال نقش مثلث میں مقرر ہوتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ عاملین کی اکثریت اس معنی کر بخیل اور تنگ نظر ہوتی ہے کہ وہ کسی کو بھی روحانی فارمولے کی ابجد سمجھانے کی کوشش نہیں کرتے اور اسی وجہ سے روحانی عملیات میں غلط طریقے برآمد ہوگئے ہیں، جب طلب گاروں کو صحیح طریقوں کی نشاندہی نہ ہوسکی تو انہوں نے اپنی عقل سے گھڑ کر خود ہی طریقے نکال لئے ہیں اور اس طرح روحانی عملیات کے ذخیرے میں صحیح کے ساتھ غلط بھی شامل ہوگیا ہے جو آج تک دردِ سر بنا ہوا ہے۔ ہم نے طلسماتی دنیا کے ذریعہ جو تحریک شروع کی ہے اس میں غلط طریقوں کی نشاندہی کے ساتھ ساتھ صحیح طریقوں کی رہنمائی کا سلسلہ جاری ہے اور قیمتی سے قیمتی عمل کو نہایت فراخدلی اور وسعت نظر کے ساتھ ہم اپنے قارئین تک پہنچا رہے ہیں۔

ہم نے جنات نمبر، جادو ٹونا نمبر، حاضرات نمبر، ہمزاد نمبر اور محبت نمبر میں بعض بعض طریقے ایسے بھی دیئے ہیں جو لاکھوں روپے خرچ کرکے بھی حاصل نہیں کئے جاسکتے۔ اس فراخی اور فیاضی پر ہم اس مالک دوجہاں کا شکر ادا کرتے ہیں جس نے ہمیں اس کی توفیق دی وہ اگر توفیق نہ دے تو انسان نہ فیاض ہوسکتا ہے نہ وسیع النظر۔

کسی بھی آیت کریمہ یا اسم الٰہی کا نقش بناتے وقت کسی مخصوص مقصد کے پیش نظر مطلوبہ اعداد بھی ان میں شامل کئے جاسکتے ہیں یا نقش کی افادیت کو بڑھانے کے لئے مؤکلین کے نام کے اعداد میں جوڑے جاسکتے ہیں۔

ازراہ ضرورت کسی بھی مسجد کے پانی کو گھر لے جانا اور کسی خاص مقصد کے تحت اس کا استعمال کرنا قطعاً جائز ہے، جن امام صاحب نے اس کو حرام قرار دیا ہے انہوں نے احتیاط سے کام نہیں لیا اور انہوں نے مسئلے کی باریکی کو یا تو سمجھا ہی نہیں یا اس کو کسی خاص وجہ سے نظر انداز کردیا۔ ایک مسجد کا پانی لے کر اگر دوسری مسجد میں جاکر وضو کریں تو ظاہر ہے کہ یہ درست نہیں ہے، اسی طرح برکتہً اگر کوئی شخص مسجد سے پانی لے کر اپنے گھر اس سے وضو کرے یا غسل کرے تو یہ بھی ایک فضول سی بات ہے لیکن اگر مسجد کا پانی ازراہ برکت یا شفا کسی مریض کو لے جاکر پلایا جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ ان اکابرین سے یہ طریقہ منقول ہے جو حلال وحرام کو ہم سے زیادہ سمجھنے والے تھے۔

آیت قرآنی کے نیچے کوئی عزیمت نہ لکھیں تو بہتر ہے البتہ کسی بھی نقش کے نیچے عزیمت لکھ دینے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر عزیمت میں صرف اللہ کو مخاطب کیا جارہا ہو تو آیت قرآنی کے نیچے بھی عزیمت لکھی جاسکتی ہے، مثلاً کسی شخص نے بسم اللہ لکھنے کے بعد یہ آیت لکھی، ان اللّٰہَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ، اس کے بعد اس کے نیچے یہ لکھا۔ اے رب العالمین قرآن حکیم کی اس آیت کی برکت سے میرے رزق میں اضافہ فرمادے تو اس طرح کی عزیمت لکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

عنقریب تحفۃ العاملین منظر عام پر آرہی ہے اس میں بے شمار سوالوں کا آپ جیسے حضرات کو جواب مل جائے گا اور تمام مبتدی قسم کے عاملین اور شائقین کی زبردست ہر موضوع پر رہنمائی ہوجائے گی۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ تندرستی کو برقرار رکھے تاکہ اس سلسلہ کے باقی کاموں کو ہم خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دے سکیں اور روحانی عملیات کے نام پر گمراہی اور جہالت کے جو اندھیرے غلط قسم کے عاملوں نے ہر طرف بکھیر دیئے ہیں انہیں طلسماتی دنیا بحکم خدا دور کرسکے۔

قابل قدر سوچ

سوال از: کے آران سنگھ پاٹل ــــــــ الٰہ آباد

حضرت آج سے ۵، ۴ سال پیشتر مجھے ایک رسالہ طلسماتی دنیا دستیاب ہوا تھا مگر افسوس کہ اس کا کور اور چند اوپری صفحات پھٹا ہوا تھا جس میں آپ کا پتہ وغیرہ رہتا ہے، میں ہمیشہ اس خیال میں رہتا تھا کہ کاش اس ماہنامہ رسالہ کا مقامی پتہ معلوم ہوتا تو ہم ہر ماہ یہ رسالہ منگواتا مگر کیا کروں جناب افسوس!

اسی سال ماہ جون میں، میں الٰہ آباد گیا تھا ایک کتاب خریدنے کے واسطے تو میری نگاہ ماہنامہ طلسماتی دنیا پر پڑی میں ایک دم چونک گیا، بک سیلر سے دریافت کیا کہ کیا ہر ماہ اس رسالہ کو منگاتے ہو تو اس نے جواب دیا ہاں۔ پھر حضرت مجھے یہیں سے آپ کا رسالہ کا قاری بننے کی توفیق عطا ہوئی، آج میں بڑے شوق سے آپ کے رسالے کا مطالعہ کررہا

ہوں مگر پھر افسوس کہ مجھے ماہ اگست کا رسالہ دستیاب نہیں ہوسکا، اس ماہ کا رسالہ میں آپ کے یہاں سے منگانے کے لئے ۴۰ روپیہ کا منی آرڈر کیا مگروہ بھی ابھی آپ کے پاس نہیں پہنچ سکا ہے، ویسے میں اس کی درخواست متعلق ڈاک خانہ میں دیا ہوں کاش انشاء اللہ تعالیٰ میرا منی آرڈر آپ کے پاس پہنچ جائے تو ماہ اگست کا رسالہ جلد از جلد روانہ فرمائیے گا۔ میں آپ کے تمام خاص ممبران کو لینے کے لئے پیسے کا انتظام کر کے الہ آباد گیا مگر حضرت میں پورا خاص نمبر نہیں سکا، وجہ یہ تھی کہ ماہنامہ رسالہ کے پیچھے جلد پر جو قیمت درج تھی اس سے کہیں زیادہ اصل کتابوں کی قیمت متعلق کتاب میں درج ملا پھر بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جو مل گیا وہی کافی پھر بھی کوشش کر رہا ہوں باقی نمبرات کو لینے کے لئے اللہ پاک نے رحمت کا ساتھ دیا تو ضرور خریدیں گے۔

حضرت میں آپ سے ملنے کئی مرتبہ فون پر بھی رابطہ قائم کر چکا ہوں اور چند اپنی حقیقت سے آگاہ کیا ہوں، حضرت میں ایک غریب طبقے سے ہوں اور میرا تعلق غیر مومن خاندان سے ہے، مجھے تنہا دو سال ہوئے اسلام قبول کئے مگر ابھی اعلان نہیں کیا ہوں وجہ یہ ہے کہ میں سوچتا ہوں کہ میرا خاندان بھی شریک اسلام ہوجائے، میں رفتہ رفتہ اپنے اہل خاندان کو راہ راست پر لانے کی جدوجہد کر رہا ہوں۔ آپ تمام حکیم اسلام مومن حضرات سے میری بار ہا عرض گزارش ہے کہ بارگاہ الٰہی میں پرزور دعا کریں کہ اللہ پاک میرے کافر خاندان کو ہدایت فرما، راہ راست پر لائے اور شریک اسلام کردے آمین۔

حضرت میں نماز روزہ کا پابند ہوں، حضرت میں نے اسلام کیوں کیسے کیا سوچ کر قبول کیا، خط طویل ہونے کی وجہ سے انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ اگلے خط میں اس کا ذکر کروں گا، اگر اس کا ذکر کرتا ہوں تو خط لکھنے کا مقصد ختم ہوجائیں گے۔

حضرت میں مستقبل میں دو مرتبہ بی، ایس، سی (B.S.C) میں ناکام رہا ہوں اور اس سال بی اے میں داخلہ لیا ہوں۔ بی ایس سی میں ناکام ہونے کا اور بی اے میں داخلہ لینے کے پیچھے یہ وجہ ہے حضرت کہ ۱۹۹۸ء میں میرے مائیگرین کا دورہ آنے لگا تھا اور مسلسل دو سال اس مرض میں مبتلا رہا اللہ پاک کا کرم ہے کہ علاج کرایا اور اس مرض سے نجات تو مل گئی مگر رات دن مسلسل دردسر میں مبتلا رہا، یہ بھی اللہ پاک کا ہی کرم ہے کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا اور نماز روزہ کی پابندی کرلی، دردسر سے بھی نجات حاصل ہوگئی مگر حضرت میری زندگی میں تاریکیاں چھا گئی اس مرض کی وجہ سے میری یادداشت متاثر ہوگئی۔ آج یہ حال ہے حضرت کہ جو پڑھتا ہوں چند لمحے بعد بالکل بھول جاتا ہوں کچھ یاد نہیں رہتا کہ کیا پڑھا کیا لکھا۔ حد تو تب ہوجاتی ہے جب نماز میں بعد دو رکعت کے التحیات پڑھ کر جب سوم رکعت کے واسطے کھڑا ہوتا ہوں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے میں نے التحیات پڑھا ہی نہیں ایسی صورت میں یا تو میں سجدہ سہو کرتا ہوں یا تو نماز ترک کر کے پھر سے نیت کر کے پڑھتا ہوں، جب کہ حضرت مجھے پورا یقین ہے کہ میں التحیات پڑھ لیا کرتا ہوں کبھی کبھی یاد آجاتا ہے کہ میں نے التحیات پڑھا ہوں اس لئے مجھے پورا یقین ہے کہ میں التحیات پڑھتا ہوں مگر بھول جاتا ہوں۔ آپ حضرت کے قدم مبارک میں میری عرض ہے کہ یادداشت واپس لینے کے لئے کوئی پراثر اور مجرب آسان سا عمل (آسان اس لئے کہ میں اردو تو اچھی طرح پڑھ لکھ لیتا ہوں مگر عربی زبان پر اتنا زور نہیں ہے کہ درست طریقے سے پڑھ سکوں)

ایک خط کے ذریعہ روانہ کرنے کی عظیم عنایت فرمائیں۔ آپ حضرت کے قدم مبارک میں خدا کا واسطہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر یہ عرض کرتا ہوں کہ اللہ پاک کی راہ اور رسول پاکؐ کے صدقے میں مجھے اپنا ہی بیٹا سمجھ کر میری بھی زندگی میں خوشنما روشنی منور کرے، میری بھی زندگی سنوار دیجئے۔ عمل ایسا ہو کہ آسانی کے ساتھ ساتھ تیر بہدف اور جلد از جلد اثر انداز کرنے والا ہو۔ اللہ پاک رسول پاک کے سائے میں حضرت آپ کا بھلا کرے اور حضرت کاش! آپ سے بھی کچھ ہوسکے تو آپ بھی کریئے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے طلسماتی دنیا کے سفر کو تاقیامت جاری رکھے اور آپ کو عظیم درجہ سے نوازے اور اللہ تعالیٰ آپ کے علم کو مانند دریا کردے تاکہ خدمت دین میں دن رات رواں رہے۔

میں آپ کے عطا کردہ تحفہ کا بے صبری سے انتظار کروں گا۔ آپ حضرت سے آخر میں پھر بار ہا عرض ہے کہ اپنی عظیم تحفہ جلد از جلد روانہ فرمائیے گا، میں جوابی لفافہ بھیج رہا ہوں۔ عمل کی مکمل تفصیل لکھ بھیجئے گا کہ عمل کیسے؟ کب؟ کہاں؟ کرنا ہے۔ اب میں قلم کو روک رہا ہوں آپ

حضرت مع دعاؤں کے یاد رکھئے گا، آپ کا ایک بدقسمت نومسلم بیٹا۔

جواب

ہم مختصر جواب ڈاک سے روانہ کرچکے ہیں، مفصل جواب بذریعہ روحانی ڈاک اس لئے دے رہے ہیں تاکہ دوسرے قارئین بھی استفادہ کرسکیں۔

خوشی کی بات ہے کہ حق تعالیٰ نے آپ کو دولت ہدایت سے سرفراز فرمایا اور اپنے خصوصی فضل وکرم سے ایمان کی روشنی عطا کی جس دور گمراہی میں مسلمان صراط مستقیم سے بھٹک رہے ہیں اس دور گمراہی میں کسی بھی غیر مسلم کا اسلام قبول کرلینا ایک بہت بڑی نعمت ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو استحکام عطا کرے اور آپ تازندگی دین اسلام پر قائم رہیں۔

ہمارے لئے یہ بات قابل فخر ہے کہ ماہنامہ طلسماتی دنیا سے جس طرح عامۃ المسلمین، خواص المسلمین مستفیض ہورہے ہیں اسی طرح غیر مسلم حضرات بھی اور نومسلم حضرات بھی اس رسالے سے استفادہ کررہے ہیں، درحقیقت طلسماتی دنیا اللہ کے بندوں کو اللہ سے ملانے کی خدمت انجام دے رہا ہے، بظاہر یہ ایک عملیات کا پرچہ ہے لیکن درحقیقت یہ ایک چراغ ہے جو اس بے راہ روی کے دور میں گھر گھر حق کی روشنی پھیلانے کی زبردست خدمت انجام دے رہا ہے جو لوگ پابندی سے اس رسالے کو پڑھ رہے ہیں ان میں سدھار پیدا ہورہا ہے اور وہ نام کے مسلمان سے کام کے مسلمان بن رہے ہیں۔

ہمیں ہر ماہ ایسے سیکڑوں خطوط موصول ہوتے ہیں جن میں اس بات کا اعتراف ہوتا ہے کہ انہوں نے طلسماتی دنیا پڑھ کر دین اسلام کی حقیقت کو سمجھا اور وہ نماز روزے کے پابند ہوگئے، حالانکہ ہم باقاعدہ تبلیغ دین کا مظاہرہ نہیں کرتے لیکن اپنی حکمت عملی سے مسلمانوں پر یہ بات واضح کررہے ہیں کہ نماز روزے کی کیا اہمیت ہے اور نماز روزے کی پابندی کرکے ہی مسلمان کسی قابل بنتا ہے، ہم شدت سے اس بات کے بھی قائل ہیں کہ صرف نماز روزے ہی مسلمان کے لئے ضروری نہیں ہیں بلکہ ضروری یہ ہے کہ ہر ہر مسلمان دین کی مکمل ہدایات کا احترام کرکے اور ستون قائم کرکے نہ بیٹھ جائے، بے شک نماز دین کا ستون ہے لیکن ذرا سوچو اگر کوئی شخص اپنے گھر کی تعمیر کرتے وقت صرف پلر نصب کرکے اپنا کام ختم کردے اور اس خوش فہمی میں مبتلا ہوجائے کہ اس نے اپنا مکان بنالیا، بہت بڑی نادانی ہے۔ دین اسلام میں نماز کی حیثیت پلر کی ہے اور آج کے دور میں پلر ستون ہی کی حیثیت رکھتے ہیں لیکن جب تک ان پلروں کے سہارے دیواریں نہ بنیں لینٹر نہ ڈلے گا، درودیوار پر سیمنٹ نہ ہو، لائٹ وغیرہ کی فٹنگ نہ ہو، رنگ روغن کا اہتمام نہ ہو تب تک تعمیر مکان مکمل نہیں ہوسکتی۔ بیشتر لوگ صرف نماز روزے پر قناعت کرکے بیٹھ جاتے ہیں جو بالکل ایسا ہی ہے جیسے کوئی مکان کی تعمیر کے وقت صرف پلر اٹھا کر اپنا کام ختم کردے، ایسے لوگ نہ دیندار کہلانے کے مستحق ہیں نہ دوراندیش، ایمان اور دوراندیشی کا تقاضہ یہ ہے کہ نماز پڑھنے کے ساتھ ساتھ ہمیں دین کے تمام تقاضوں پر عمل کرنا چاہئے تب ہی ہم صحیح معنوں میں مسلمان کہلانے کے حق دار بنیں گے۔ آج کل کے ان نمازیوں کے بارے میں جو نماز بھی نہیں چھوڑتے اور اگر انہوں نے کسی کا مکان دوکان یا کوئی اور جائیداد قبضا رکھی ہو وہ بھی نہیں چھوڑتے۔

علامہ اقبال نے یہ شعر کہا تھا۔

دل ہے مسلماں نہ تیرا میرا
تو بھی نمازی میں بھی نمازی

ہم آج کل اپنے ماحول میں ایسے ہزاروں لوگوں کو اپنی کھلی آنکھوں سے دیکھتے ہیں جو نماز روزے کے پابند ہیں لیکن ان کی عام زندگی کا حال یہ ہے کہ وہ پابندی کے ساتھ جھوٹ بھی بولتے ہیں۔ پابندی کے ساتھ غیبت بھی کرتے ہیں، مقدمات میں جھوٹی گواہی بھی دیتے ہیں، اپنے سے زیادہ خوش حال مسلمانوں سے حسد بھی رکھتے ہیں، بیاہ شادی کے موقعوں پر خرافات میں بھی مبتلا ہوجاتے ہیں، موقع مل جائے تو بدکاری، چوری، بے ایمانی اور کلاکاری سے بھی نہیں چوکتے، گھر سے باہر والوں کی بات تو پھر دگرگوں ہے لیکن اکثر نمازیوں کا حال یہ ہے کہ وہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ بھی انصاف کا معاملہ نہیں کرپاتے اور حدود اللہ کی انہیں کوئی پرواہ نہیں ہوتی چنانچہ اکثر مسلم گھرانوں کا حال یہ ہے کہ کہیں بہو پٹ رہی ہے، ساس اور نندیں اور خود شوہر تک اس کی ناقدری کررہے ہیں اور اس کو پیر کی جوتی سمجھ کر اس کے ساتھ وہی سلوک کررہے ہیں جو پرانے اور ٹوٹے ہوئے جوتوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ اکثر نمازیوں کا حال یہ ہے کہ ان کی نمازیں چل رہی ہیں، تسبیحات کا بھی دور دورہ ہے لیکن ان کے پڑوسی ان کی شرارتوں اور خباثتوں سے پریشان ہیں، اکثر

نمازیوں کا حال یہ ہے کہ ان کے غلط رویوں کی وجہ سے پورے محلے کا ناک میں دم رہتا ہے اور اللہ کے بندوں کو ستا کر اور انہیں خون کے آنسو رلا کر پانچوں وقت مسجد کی پہلی صف میں جا کر بیٹھ جاتے ہیں۔

آپ مسلمانوں کے گھروں میں جھانک کر دیکھئے کہ ہر گھر میدان کربلا محسوس ہوگا، آپ محسوس کریں گے کہ ظالم ومظلوم کی وہ جنگ جو میدان کربلا میں ہوئی تھی وہ ابھی تک جاری ہے۔ ہر گھر میں آپ کو ایک حسین نظر آئے گا جو یزیدوں کی یلغار میں ہوگا اور اس کے ساتھ وہی ناانصافی ہو رہی ہوگی جس طرح کی ناانصافی چودہ سو برس پہلے خاندان نبوت کے ساتھ یزیدی ذہن رکھنے والوں نے کی تھی، کتنے ہی گھروں میں پانچوں وقت کی نماز پڑھنے والے معصوم لوگ ترکے اور وراثت کا ذکر سن کر ہی آگ بگولہ ہو جاتے ہیں، کیوں کہ ترکہ اور وراثت کے احکامات پر عمل کرتے وقت ان کو اپنا حصہ کم ہوتا نظر آتا ہے، گھر گھر کا حال یہ ہے کہ بہنوں اور بیٹیوں کے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہے اور پانچوں وقت کی نماز پڑھنے والے لوگ قرآن حکیم کی ہدایات کی کھلم کھلا خلاف ورزی کر کے اپنی بہنوں یا اپنے کمزور بھائیوں کا حصہ ہڑپ کر رہے ہیں، یہ سب کیا ہے؟ اس سب ہی کو بے دینی اور گمراہی کہتے ہیں اور اس طرح کی بے دینی اور گمراہی میں مسلمانوں کا ایک بہت بڑا طبقہ مبتلا ہے۔

ایک قابل غور بات یہ بھی ہے کہ جب قرآن حکیم میں یہ فرمایا گیا ہے کہ نماز برائیوں سے اور فحش کاموں سے محفوظ رکھتی ہے تو پھر نماز پڑھنے والوں کی اکثریت برائیوں اور خرابیوں میں کیوں مبتلا ہے؟

اس کا مبنی بر حقیقت جواب یہ ہے کہ بے شمار نمازیوں کی نماز ہی نہیں ہوتی اور جب وہ نماز نہیں ہوتی تو اس کے اثرات ہی مرتب نہیں ہوتے۔ نماز جب سچ مچ کی نماز ہوتی ہے تو اس کے اثرات مرتب ہوتے ہیں اور وہ نمازی کو برائیوں سے نافرمانیوں سے اور بے کرداریوں سے بچاتی ہے۔ نماز اس لئے بھی بے اثر ہوتی ہے کہ نمازی حلال وحرام کی تمیز سے لاپرواہ ہوتے ہیں، نماز اس لئے بھی بے اثر رہتی ہے کہ نمازی طہارت ظاہری اور باطنی سے نابلد ہوتے ہیں اور نماز اس لئے بھی بے اثر ہوتی ہے کہ نمازی کی نیت صاف ستھری نہیں ہوتی وہ عادتاً نماز پڑھتے ہیں عبادتاً نہیں۔

قرآن حکیم کا اپنا فرمان حق ہے جو لوگ حلال روزی سے خریدا ہوا کپڑا پہن کر صحیح طہارت کے ساتھ اور حسن نیت کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں ان کی نماز قبول ہوتی ہے اور ان کو خدا کی نافرمانیوں سے محفوظ رکھتی ہے اور ان کو دین اسلام کے تمام احکامات پر چلنے کی رہنمائی کرتی ہے۔

قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے۔ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝ اے ایمان والوں دین اسلام کے اندر پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کی اتباع نہ کرو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس کائنات کے خالق کو مسلمانوں سے صرف نماز اور روزے مطلوب نہیں ہیں۔ بلکہ وہ مسلمانوں سے مکمل دین کی تابعداری کا خواستگار ہے۔ آدھا تیتر آدھا بٹیر تو کوئی بھی پسند نہیں کرتا، پھر اس دنیا کے خالق ومالک اپنے بندوں کی طرف سے کچھ کفر کچھ ایمان کو کیسے قبول کرلیں گے ان کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہمیں سرتاپا صاحب ایمان بننا پڑے گا اور صحابہ والا طرز زندگی اختیار کرنا پڑے گا۔ تاریخ اٹھا کر دیکھئے تمام صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا کہ وہ عبادت وریاضت میں بھی ممتاز تھے، بیٹا ہونے کی حیثیت سے بھی بے مثال تھے، باپ ہونے کی حیثیت سے بھی قابل تعریف تھے اور پڑوسی ہونے کی حیثیت سے بھی ان کا اپنا مخصوص کردار تھا، زندگی کے کسی بھی رخ پر نظر ڈالئے صحابہ کرام کی زندگی ہر اعتبار سے ممتاز اور بے مثال نظر آئے گی۔ ہمارا اور بیشتر مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ ان کی زندگی کا کوئی ایک پہلو قابل تعریف ہوتا ہے اور دوسرے پہلو اپنے اندر جھول رکھتے ہیں جو یہ اس بات کی علامت ہے کہ ہماری نمازیں اور ہماری عبادتیں مکمل نہیں ہیں اور قابل قبول بھی نہیں ہیں۔ اگر اللہ ہماری عبادات کو قبول کرلے تو یہ محض ان کا فضل وکرم ہے۔

آپ نو مسلم ہیں اور جو لوگ نئے نئے اسلام میں داخل ہوتے ہیں وہ اسلام کے ایک ایک رکن کو اہمیت دیتے ہیں کیوں کہ یہ دولت دین اپنی چاہت اور اپنی جدوجہد سے حاصل ہوتی ہے وہ موروثی مسلمان کی طرح ناقدرے نہیں ہوتے۔ اس لئے ہم امید کرتے ہیں کہ آپ دین اسلام کے ایک ایک جزو عمل کر کے اپنے رب کی خوشنودی کے حق دار بن جائیں گے، آپ کا یہ جذبہ کہ آپ کے تمام خاندان والے اسلام قبول کریں یقیناً ایک قابل قدر جذبہ ہے، اللہ آپ کو سارے پریوار کو دین

اسلام کی دولت سے مشرف کرے۔ آپ نے دین اسلام کیا سوچ کر قبول کیا اگر اس پر کچھ روشنی ڈالیں گے تو اس کو ہم طلسماتی دنیا میں شائع کردیں گے تاکہ اسلام پسند غیر مسلمین کے لئے آپ کی تحریر سبق آموزی کا ذریعہ بن سکے۔ آپ نے لکھا ہے کہ آپ کو بھول جانے کی بیماری ہے اور اکثر آپ التحیات پڑھ کر بھول جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک بات یاد رکھیں کہ اگر آپ کا دل یہ کہتا ہے کہ آپ نے التحیات پڑھ لی ہے تو آپ کی نماز ہوجاتی ہے اس لئے قعدۂ آخر میں صرف بیٹھنے سے بھی نماز ہوجاتی ہے، بشرطیکہ آپ نماز سے اپنے ارادے اور مرض سے خارج ہوجائیں اور اگر آپ کا دل یہ گواہی دے کہ آپ نے التحیات پڑھ لی ہے تو پھر وہم کا شکار نہ ہوں اور دل کی گواہی کو کافی سمجھیں کیوں کہ دل ہی سب سے بڑا رہبر اور دل ہی سب سے بڑا مفتی ہے تاہم روزانہ سورۂ الم نشرح سات مرتبہ پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کرکے اگر آپ صبح کو خالی پیٹ یہ پانی پئیں گے تو آپ کی قوت حافظہ بڑھ جائے گی اور یادداشت کی کمی کی شکایت چند ماہ میں دور ہوجائے گی۔

آپ طلسماتی دنیا کی قدر کرتے ہیں اور آپ نے دعا دی ہے کہ طلسماتی دنیا تاقیامت اپنی روشنی پھیلاتا رہے اس پر ہم آپ کے مشکور ہیں اور ہم بھی آپ کو یہ دعا دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دین اسلام کے معاملہ میں آپ کو مزید استحکام عطا کرے آپ کی دینی معلومات میں اضافہ کرکے آپؐ کو قرآن پڑھنے کی اور اسے سمجھنے کی صلاحیتوں سے نوازے اور آپ کو خدمت خلق کی بھی توفیق عطا کرے تاکہ آپ حقوق اللہ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کا سہرا اپنے سر بند ھوائیں اور دین ودنیا کے ثواب سے مکمل طور پر بہرہ ور ہوجائیں۔

ایک وظیفہ بطور خاص آپ کے لئے یہ ہے کہ آپ نماز فجر کے بعد ۱۳۱ مرتبہ ''یَا سَلَامُ'' نماز ظہر کے بعد ۴۵ مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل اور نماز مغرب کے بعد ''یَا مُغْنِیُ'' تین سو مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔ آپ نے ابھی تک اپنا نام تبدیل نہیں کیا، نام بھی اپنی جگہ ایک اہمیت رکھتا ہے۔ جب آپ نے دین اسلام کو قبول کرہی لیا ہے تو نام بھی ایسا رکھیں جو دین اسلام کی نظروں میں پسندیدہ ہو اچھے نام سے بھی انسان کی ایک پہچان ہوتی ہے۔

امید ہے کہ اس بارے میں غور وفکر کریں گے اور ہمارے مشورے کو اہمیت دیں گے۔

چاند کے جھگڑوں سے پریشانی

سوال از ــــــــــــ زبیر احمد اعظمی

''طلسماتی دنیا'' کے زریں اوراق سے روحانی عملیات کے بارے میں حیرت انگیز معلومات حاصل ہوئیں، علم فلکیات کے بارے میں بھی جان کاری حاصل ہوئی، درحقیقت یہ اپنی نوعیت کا پہلا رسالہ ہے جو اتنی قیمتی معلومات فراہم کررہا ہے کہ لاکھوں روپیہ خرچ کرکے بھی وہ معلومات دوسرے عاملوں سے نہیں حاصل ہوسکتیں، اللہ تعالیٰ اس کو مزید ترقی کی راہ پر گامزن کرے، دراصل خط لکھنے کا منشاء یہ ہے کہ آج کل چاند کے بارے میں صحیح فیصلہ کرنا ناممکن ہے کہ ابھی رمضان کا چاند کے بارے میں اختلاف ہے کہ یہ ۲۹ کا ہوا ہے یا ۳۰ کا لیکن ۳۰ کے حساب سے ۱۳ تاریخ کو چاند میں گرہن وہ بھی صبح کو جبکہ تجربہ کار لوگوں کا کہنا ہے کہ چاند میں گرہن ۱۴ تاریخ کو لگتا ہے اور ۲ بجے سے پہلے ختم ہوجاتا ہے، اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے اور آپ کی کیا تحقیق ہے ذکر کریں۔

سورج گرہن اور چاند گرہن کب لگتا ہے کیا اس کے اصول اور قاعدے بھی ہیں کہ جس کو پہلے ہی معلوم کیا جاسکے کہ گرہن کس تاریخ کو لگے گا، کون سا چاند خصوصاً رمضان اور عید کا ۲۹ کا ہوگا یا ۳۰ کا، اس کے بھی کوئی قاعدے اور اصول ہوں تو ذکر کریں تاکہ قارئین کی جانکاری میں اضافہ ہو، امید ہے کہ آپ چاند اور سورج کے متعلق ایک نافع مضمون شائع کریں گے۔

جواب

چاند کے سلسلے میں جو اختلافات ہوتے ہیں ان اختلاف سے اس امت کی اور بالخصوص علماء دین کی سنجیدگی پامال ہوتی ہے اور افسوس ناک بات یہ ہے کہ ماہ رمضان اور ماہ شوال کے چاند کا اختلاف تو اب ہر سال ہونے لگا ہے اور اس اختلاف کو ختم کرنے کی کوئی سنجیدہ کوشش علماء کی طرف سے نہیں ہورہی ہے، اس سال بھی ماہ رمضان کے چاند میں اختلاف تھا اور افسوس کی بات یہ ہے کہ ماہ مبارک کے چاند کو ۲۹ کا چاند اس وقت تسلیم کیا گیا جب ماہ مبارک کا آخری عشرہ شروع ہوگیا تھا، اس طرح آخری عشرہ کی وہ طاق راتیں جو امت کے لئے عظیم نعمت ہوا کرتی

تھیں اختلاف کی نذر ہوگئیں، چاند کا اختلاف کوئی ایسا اختلاف نہیں ہے کہ جس کو حل نہیں کیا جاسکتا، لیکن علماء دین کی طرف سے اس سلسلے میں کوئی سنجیدہ کوشش عمل میں نہیں آتی اور رویت ہلال کمیٹی اس درجہ آرام طلب ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو محسوس نہیں کرتی۔

چاند کے سلسلے میں اکابرین نے شہادت کے جو اصول طے کئے تھے ان کا بھی قتل عام ہوکر رہ گیا ہے، آج اپنے مدارس کے علماء اور مفتیان بھی ان اصولوں کی جوان کے بڑوں نے قائم کئے تھے پرخچے اڑاتے نظر آتے ہیں، اکابرین نے شہادت اور خبر دونوں کو ایک دوسرے سے مختلف قرار دیا تھا، شہادت اس کو کہتے ہیں جو قاضی کے روبرو بیان کی جائے اور خبر اپنے گھر سے بیٹھ کر بذریعہ فون اور بذریعہ فیکس اور بذریعہ موبائل وغیرہ دی جاسکتی ہے، دنیا کے کسی بھی مقدمہ میں خبر کی کوئی اہمیت نہیں ہے، مثلاً اگر کسی مقدمہ میں ملک کا وزیر اعظم گواہ ہو تو اس کی گواہی فون پر معتبر نہیں ہوگی، بعینہٖ اسی طرح دینی قضیات میں بھی گواہ قاضی کے روبرو آکر گواہی دے گا تب اس کی گواہی کا اعتبار ہوگا، گواہی دینے والا اپنی ذات کے اعتبار سے کتنا بھی معظم اور کتنا بھی صادق القول ہو اس کی گواہی اسی وقت قابل اعتبار ہوگی جب وہ قاضی کی موجودگی میں آکر گواہی پیش کرے، افسوس کی بات ہے کہ آج کل علماء نے اس احتیاط کو بالکل ہی نظر انداز کردیا ہے اور عوام کو اپنے سروں پر چڑھالیا ہے، اس لئے ماہ مبارک میں ۲۹ کے چاند کی خبریں عصر کے بعد ہی گرم ہونی شروع ہوجاتی ہیں۔

اکابرین نے خبر کے مقابلے میں شہادت کو جو اہمیت دی تھی وہ بے وجہ نہیں دی تھی، گواہی دینے والے کو جب سفر کرکے ایک شہر سے دوسرے شہر میں جانا پڑتا تھا تو اس کو بھی کچھ زحمت اٹھانی پڑتی تھی اور کچھ مصائب بھی برداشت کرنے پڑتے تھے، اس لئے گواہی دینے والے جھوٹی گواہی کے چکر میں نہیں پڑتے تھے اور اس زمانہ کے قاضی بھی بہت سخت اور اللہ سے ڈرنے والے ہوتے تھے، وہ گواہی دینے والے کو مسائل میں الجھانے کی کوشش کرتے تھے اور سوالات پر سوالات اس لئے کرتے تھے تاکہ اگر وہ جھوٹ بول رہا ہو تو ڈر جائے، مثلاً اس سے پوچھا جاتا تھا کہ تم نے چاند کس وقت دیکھا، اس وقت کیا بجا تھا، تمہارے شہر میں ابر تھا یا نہیں تھا، تم جانتے ہو کہ جھوٹی گواہی دینے والے کی نمازیں اور روزے برباد ہوجاتے ہیں اور اس کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں اور جھوٹی گواہی دینے والے پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی لعنت ہوتی ہے اور تم جانتے ہو کہ تمہاری گواہی کی وجہ سے اگر چاند ہونے کا اعلان کردیا گیا تو اس کی ذمہ داری اور کروڑوں انسانوں کے روزوں کی ذمہ داری تمہاری گردن پر آجائے گی وغیرہ، اس طرح کے سوالوں کی موجودگی سے گواہی دینے والوں کے چہرے کے جو بھی تاثرات ہوتے تھے قاضی ان سے بھی سچ اور جھوٹ کا اندازہ لگانے کی کوشش کرتا تھا اور آج کے دور کا حال یہ ہے کہ چاند کی خبر پہنچانے والے فون اٹھا کر یہ اطلاع دیدیتے ہیں کہ ہم نے چاند دیکھ لیا ہے اور ہمارے علماء اتنی سی بات پر مطمئن ہوکر خوش فہمی کا شکار ہوجاتے ہیں اور ایک دم چاند کا اعلان کردیتے ہیں ۲۰۰۰ء میں چاند کی خبر یقیناً مرادآباد سے چلی تھی اور پھر اس خبر احاد کو خبر متواتر بنانے کے لئے بعض علماء نے عجیب عجیب ڈرامے رچائے تھے، ان ڈراموں سے یہ پتہ چلتا تھا کہ اب خوف خداوندی دنیا سے رخصت ہوچکا ہے۔

آج کے مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ بالخصوص ان مسلمانوں کا جو رمضان کے روزے نہیں رکھتے ہیں انہیں ۲۹ کا چاند چاہئے، وہ ۲۹ویں روزے کو ظہر کے بعد ہی سے چاند کی فکر شروع کردیتے ہیں اور پھر شہروں کے یہ روزہ سے محروم لوگ عید کا چاند عصر کے بعد سے تلاش کرنا شروع کردیتے ہیں اور بیک آواز یہ شور مختلف شہروں سے ابھرنا شروع ہوتا ہے کہ چاند ہوگیا، رویت ہلال کمیٹی کے وہ ممبران جو "مفقود الخبر" کی حیثیت سے لاپتہ ہوتے ہیں ان کی بھی اچانک تولید ہوجاتی ہے اور وہ بھی ان غیر سنجیدہ مسلمانوں کی تائید کردیتے ہیں کیونکہ انہیں بھی مزید ایک روزہ رکھنا اچھا نہیں لگتا، ایک زمانہ میں ماہ مبارک کا آخری دن عید کا دن ہوتا تھا اور مہمان گرامی کے رخصت ہونے کا افسوس ہر مسلمان کو ہوا کرتا تھا، آج کے مسلمانوں کا بس نہیں چلتا کہ عید کا چاند ۲۸ویں روزے ہی کو نظر آجائے، غیر مسلم حضرات مسلمانوں کی ان حرکات کی وجہ سے یہ اندازہ کرتے ہیں کہ مسلمان اس ماہ مبارک سے، کس درجہ پریشان تھے اور کس درجہ اس مہینے کو رخصت کرنے کی فکر میں تھے۔

اس سال ایسے مسلمانوں کی ہنرمندی دیکھئے کہ ماہ مبارک کا چاند ۳۰ کا تسلیم کیا اور جب ماہ مبارک کا آخری عشرہ شروع ہوا تو اس چاند میں اختلاف ڈال کر اس کو ۲۹ کا ثابت کردیا، اس سے طاق راتوں کا سلسلہ

مشکوک ہوگیا، اس طرح کی بار بار کی حرکتوں کے باوجود علماء دین اپنی ذمہ داریوں کو محسوس نہیں کرتے اور وہ چاند کے معاملہ میں جوں کے توں ہرسال غیر محتاط نظر آتے ہیں، ''علم فلکیات'' کی رو سے چاند گرہن بالعموم چاند کی ۱۴ تاریخ کو ہوتا ہے، کبھی اتفاقاً ۱۳ تاریخ کو ہوجاتا ہے لیکن ۱۳ تاریخ میں جب بھی ہوتا ہے تو بھی ۱۴ تاریخ تک اس کے اثرات رہتے ہیں، چنانچہ ۲۰۰۴ء میں ۴ مئی کو چاند گرہن ہوگا اور اس دن ربیع الاول کی ۱۴ تاریخ ہوگی، یہ گرہن رات ۱۲ بج کر ۱۹ منٹ پر شروع ہوگا، چاند کی ۱۴ ہوگی، مئی کی ۴ ہوگی اور چند منٹ کے بعد مئی کی ۵ تاریخ ہوجائے گی۔

ملک اور بیرون ملک سے چھپنے والی سینکڑوں جنتریوں میں اسی ''علم فلک'' کا سہارا لے کر ایک سال پہلے ہی بتادیا جاتا ہے کہ چاند اور سورج گرہن کب ہوں گے، یہ کوئی علم غیب بھی نہیں ہے، یہ علم ایک ایسی چیز ہے جس کا سہارا لے کر آنے والی خبروں کی پیشین گوئی کی جاسکتی ہے، حکیم نبض دیکھ کر اس بات کا اندازہ لگاسکتا ہے جگر میں کیا خرابی ہے؟ ڈاکٹر کسی عورت کا پیشاب ٹیسٹ کرکے یہ بتاسکتے ہیں کہ عورت حاملہ ہے، مانسون دیکھ کر ریڈیو پر یہ خبر ایک دن پہلے آجاتی ہے کہ کل کس کس شہر میں بارش ہوگی اور کہاں صرف چھینٹے پڑیں گے، یہ سب کچھ علم غیب نہیں ہے، جو علم حواس خمسہ یا کسی آلے کے ذریعہ حاصل ہو وہ علم غیب نہیں ہوتا، اسی طرح اگر علوم فلکیات کا سہارا لے کر جنتری مرتب کرنے والے پہلے ہی یہ بتادیں کہ کب چاند گرہن ہوگا اور کب سورج گرہن تو یہ بھی کوئی علم غیب نہیں ہے لیکن مشکل تو یہ ہے کہ ہمارے علماء ان علوم کی یکسر مخالفت کرتے ہیں اور ان باتوں کو کوئی اہمیت نہیں دیتے، حالانکہ یہ علماء ان تمام کیلنڈروں سے استفادہ کرتے ہیں جو چھ ماہ پہلے ہی مرتب ہوجاتے ہیں، سائنس کے اس دور میں جب ساری دنیا نے علم اعداد اور علم نجوم کی حقیقت کو مان لیا ہے اور یہ علوم براہ راست دین اسلام سے ٹکراتے بھی نہیں بلکہ دین اسلام کی حقانیت کو ثابت کرتے ہیں پھر ان علوم کی مخالفت کرنا اپنی توہین وتذلیل کرانے کے برابر ہے، چاند اور سورج کا جو نظام ہے اس کا طے شدہ ہونا قرآن سے ثابت ہے، اللہ خود فرماتا ہے کہ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ اللہ نے چاند اور سورج کو ایک حساب سے چلا رکھا ہے، جب نظام شمسی کا اندازہ پہلے ہی سے ہوسکتا ہے تو پھر نظام قمری کا اندازہ پہلے سے کیوں نہیں ہوسکتا۔

آج سے چودہ سو برس پہلے سرکار دوعالم ﷺ نے یہ فرمایا تھا کہ ذی الحجہ کا مہینہ اور ماہ مبارک کا مہینہ ایک سال میں دونوں کامل اور ایک سال دونوں ناقص نہیں ہوتے، اس ارشاد کے پیش نظر جب ہم نے کئی سالوں کے کلنڈر چیک کیے تو ہم نے سرکار دوعالمؐ کے ارشاد کو مبنی برحقیقت مانا، آپ دیکھ لیں کہ اس سال ۲۰۰۴ء میں ذی الحجہ کا مہینہ ۲۹ دن کا ہے اس حساب سے رمضان کا مہینہ پورے ۳۰ دن کا ہے لیکن رمضان آئے گا تو اس امت میں جو محبت محمدیؐ کے دعویدار ہیں زبردست اختلاف پڑ جائے گا اور کچے پکے قسم کے مسلمان ۲۹ ویں روزے کو چاند ہونے کا نقارہ بجوادیں گے۔

اہل تجربہ نے یہ وضاحت بھی کی ہے کہ محرم کی پہلی تاریخ کو جو دن ہوتا ہے وہی دن یکم شوال کو ہوتا ہے، اس حساب سے یکم محرم پیر کے دن پڑ رہا ہے اور یکم شوال بھی پیر کے دن پڑ رہا ہے لیکن کوئی اصول اور کوئی بھی قاعدہ اس امت پر اثر انداز نہیں ہوتا، جبکہ ہم عرض کرچکے ہیں کہ نظام شمسی کی طرح نظام قمری بھی ایک جچے تلے انداز سے چلتا ہے وہ بھی کوئی الل ٹپ نہیں ہوتا، اب رہا چاند دیکھنے والا معاملہ تو چاند تو خواہ یقینی طور پر معلوم بھی ہو کہ فلاں دن دکھائی دے گا تب بھی سنت یہ ہے کہ مسلمان چاند دیکھے اور دعا مانگے، مثلاً کسی بھی مہینے کا ۳۰ کا چاند یقینی ہے لیکن بزرگوں کی عادت تھی کہ چاند دیکھتے تھے اور اس طرح کی دعائیں کیا کرتے تھے کہ اللہ جس طرح یہ چاند آہستہ آہستہ بڑھے گا اور کامل ہوگا اسی طرح تو ہمارے وقار اور ہمارے روزگار کو آہستہ آہستہ بڑھادے اور کامل کردے، ہمارے خیال میں اب وقت آرہا ہے کہ ہم ان دنیاوی علوم سے استفادہ کریں جو ہمارے دین سے براہ راست متصادم نہ ہوں تاکہ یہ امت، یہ علماء امت مزید رسوائی اور جگ ہنسائی کا نشانہ نہ بنیں۔

تعویذ کے بارے میں غلط فہمی

سوال از: محمد سلیم ——— وارانسی

عرض خدمت یہ ہے کہ ہمارے یہاں کچھ لوگ دعوت کے کام سے جڑے ہوئے ہیں۔ ان میں سے کچھ لوگ دارالعلوم دیوبند کے فارغ بھی ہیں۔ ان سب کا دعویٰ یہ ہے کہ تعویذ گلے میں ڈالنا شرک ہے اور ایک بار

ایک صحابی کے گلے سے سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعویذ توڑ کر پھینک دیا تھا۔ ان باتوں کی کیا حقیقت ہے۔ آپ بھی تو دارالعلوم دیوبند کے فارغ ہیں۔ آپ اس پر روشنی ڈالیں تاکہ لوگ بھٹکنے سے محفوظ رہیں۔

جواب

جو لوگ دعوت کے کام سے جڑے ہوئے ہیں وہ سب مخلص تو ہیں لیکن ان میں کی اکثر علم صحیح سے محروم ہے اور علم بشرطیکہ وہ عقل سلیم سے وابستہ ہو انسان کی صحیح رہنمائی کرتا ہے اور انسان کو گمراہ ہونے سے محفوظ رکھتا ہے۔ یاد رکھیں اور علم محض بھی بہر صورت مفید ثابت نہیں ہوتا۔ اگر علم عقل سے ہم آہنگ نہ ہو تو وہ انسان کے لئے تریاق ثابت نہیں ہوتا بلکہ کبھی کبھی اس طرح نقصان پہنچاتا ہے، جس طرح زہر انسان کو نقصان پہنچاتا ہے اور موت سے ہمکنار کر دیتا ہے اور نری عقل بھی انسان کے لئے مضر ہی ثابت ہوتی ہے۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ عقل عیار ہے، سو بھیس بدل لیتی ہے۔ عقل ہی تاویلات کے دروازوں کو کھولنے کا سبب بنتی ہے اور عقل ہی انسان کو گمراہی کے آخری کناروں تک پہنچا دیتی ہے۔ علم اور عقل کا دونوں ہی مفید ہیں، لیکن یہ دونوں اگر ایک دوسرے ہمکنار ہو کر نہ چلیں تو نت نئے طریقوں سے گمراہی اور ضلالت کے راستے کھولنے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ وہ صاحب علم جو عقل سلیم سے محروم ہو ان سے اچھے کارناموں کی امید نہیں کی جاسکتی اور وہ مدبرین جو علم صحیح سے محروم ہوں ان سے بھی اس بات کی توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ کسی نیا کو پار لگانے کا کارنامہ انجام دیں گے۔ بے علمی اگر انسان کو فرعون بناتی ہے تو بے عقلی بھی انسان کو ادھر اُدھر بھٹکاتی ہے اور انسان خوش فہمی کے مرض لاعلاج میں مبتلا ہو کر اپنی روحانیت کو فنا کرنے کا خود ہی ذمہ دار بن جاتا ہے اور اس کا اندرون خودکشی کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

ہم متعدد مرتبہ طلسماتی دنیا میں یہ لکھ چکے ہیں کہ جن تعویذوں میں کلام الٰہی اور اسماء حسنیٰ سے استمداد طلب کی گئی ہو وہ ہرگز ہرگز توحید باری تعالیٰ سے متصادم نہیں ہوتے۔ کلام الٰہی اور اسماء حسنیٰ کو شرک بتانا ان ہی لوگوں کا کام ہے جو توحید وسنت کے صحیح مفہوم سے ناواقف ہیں۔ یہ لوگ کنوئیں کے ان مینڈکوں کی طرح ہیں جو کنوئیں کی چہار دیواری سے آگے تک نہ دیکھ سکتے ہیں اور نہیں ان کی نظریں خدا کی بنائی ہوئی اس وسیع کائنات کا مشاہدہ کر سکتی ہیں۔ شیطان لعین ایسے "نیک لوگوں" کو خوب بھٹکاتا ہے اور یہ بے چارے خوش فہمی کے جنگل سے کبھی باہر نہیں نکل پاتے اور باہر نکلنے کی کوشش بھی نہیں کرتے۔

تاریخ اسلام یہ بتاتی ہے کہ دیہات کے کچھ لوگ جنہیں اعرابی کہا جاتا تھا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ اسلام کو سمجھ کر ایمان لانے کی خواہش رکھتے تھے، ان میں سے ایک دیہاتی نے گلے میں ایک تعویذ بھی لٹکا ہوا تھا۔ اس زمانہ میں تعویذوں کا چلن موجود تھا لیکن ان تعویذوں میں لات وعزہ جیسے بتوں کا نام درج ہوتا تھا اور اسلام سے پہلے ان ہی بتوں سے استعانت طلب کرنے کا رواج تھا جو یقیناً شرک تھا۔ اللہ کے علاوہ کسی اور ذات کو مستعان سمجھنا لاریب ایک شرک ہے، ایک گمراہی ہے اور توحید وسنت کے منافی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یقین کے ساتھ کہ اس تعویذ میں غیر اللہ سے مدد طلب کی گئی ہوگی آپ نے اُس تعویذ کو اس کے گلے سے اُتروا کر پھینک دیا اور ان لوگوں کا یہ یقین بنانے کی کوشش کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور کوئی مستعان بھی نہیں۔ اس واقعہ کو بطور استعمال کر کے اُن تعویذوں کی بھی مخالفت کرنا جو کلام الٰہی اور اسماء حسنیٰ پر مشتمل ہوں ایک طرح کی دھاندلی بازی ہے اور کلام الٰہی اور اسماء حسنیٰ کے ساتھ ساتھ توحید وسنت کی بھی توہین کرنے کے مترادف ہے۔ معذرت کے ساتھ یہ عرض ہے کہ اس طرح کے مخالفین تعویذ کو خواہ وہ کتنے بھی صاحب جُبّہ اور قبہ کیوں نہ ہو، علم صحیح سے اور عقل سلیم سے پوری طرح محروم ہوتے ہیں، لیکن خود کو بزرگ اور مدبرین سمجھنے کا خبط ان پر پوری طرح سوار ہوتا ہے اور اس دنیا کی سب سے بڑی حماقت، سب سے بڑی بے وقوفی یہی ہے کہ انسان خود کو ایک گز کا ہوتے ہوئے سو گز کا سمجھنے لگے اور کچھ نہ جانتے ہوئے بھی دن دہاڑے ہمہ دانی کا دعویٰ کرنے لگے اور اندھے کی لاٹھی بن کر ہر طرح گھومنے کی حماقتوں کا مرتکب ہونے لگے۔ دین دار بننا اچھی بات ہے، لیکن خود کو دین دار سمجھ کر باقی دوسرے لوگوں کو بے دین سمجھنا صرف جہالت اور جہالت ہے۔ اللہ اس جہالت سے ہم سب کو محفوظ رکھے۔

ابھی حال ہی میں ہم نے عملیات اکابرین نمبر شائع کیا ہے جس میں سیکڑوں اکابرین کے مجرب عملیات نقل کئے گئے۔ یہ اکابرین وہ حضرات تھے جن کا تقویٰ، جن کا تدین، جن کی پاکیزگی اور عبادت آج کل کے جھٹ بھیوں سے کہیں زیادہ معتبر تھی۔ اگر تعویذ گنڈے شرک ہوتے تو اللہ کے یہ نیک بندے ان تعویذوں کا لین دین کیوں کرتے؟

ہمارا تجربہ تو یہ کہتا ہے کہ روحانی علاج کی لائن دعوت وتبلیغ کا مؤثر ذریعہ ہے، اس لائن کو اگر خدمت خلق کی نیت سے جاری رکھا جائے تو لوگ کلام الٰہی کی اہمیت سمجھتے ہوئے حلقہ بگوش اسلام ہوجاتے ہیں۔ اور انہیں اس بات کا بہ خوبی اندازہ ہوجاتا ہے کہ اللہ ایک ہے اور وہی اس دنیا کا نظام چلا رہا ہے، اس کی مرضی کے بغیر نہ ہوائیں چلتی ہیں، نہ باغوں میں پھول کھلتے ہیں، نہ بادلوں سے پانی برستا ہے، نہ کسی مریض کو مرض سے نجات ملتی ہے۔ تعویذ کرنے والوں کے اگر عقائد درست ہوں تو وہ دوسروں کے عقائد کی صحیح طریقہ سے مرمت کرسکتے ہیں اور انہیں ضلالت وگمراہی سے بہ حسن وخوبی بچا سکتے ہیں، لیکن جو لوگ تعویذ گنڈوں کی حقیقت سے واقف نہیں ہیں ان کا کام تعویذوں کے خلاف ہائے ہلّہ کرنا ہے اور خود کو توحید پرست سمجھ کر تعویذوں کے خلاف ایسی دہشت گردی مچانا ہے کہ جس کا کوئی تعلق نہ دین ہدیٰ سے ہے نہ علم صحیح سے اور نہ عقل سلیم سے۔

وہی ۷۸۶ کا غم

سوال از: جمشید خاں ——— مراد آباد

آج کل ہمارے علاقے میں یہ بحث چل رہی ہے کہ علم الاعداد کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ علم الاعداد کی مخالفت کرنے کے ساتھ ساتھ کچھ لوگ اس بات پر بھی اعتراض کرتے ہیں کہ بسم اللہ کی بجائے ۷۸۶ لکھنا شرعاً ناجائز ہے، ان کا دعویٰ یہ بھی ہے کہ ۷۸۶ بسم اللہ کے اعداد نہیں ہیں بلکہ ہری کرشنا کے اعداد ہیں۔ اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ بے شمار لوگوں کو آپ کے جواب کا انتظار رہے گا۔

جواب

اس موضوع پر ہم کئی بار لکھ چکے ہیں۔ جن لوگوں کا مزاج ترچھا ہوتا ہے وہ کچھ بھی ہو حقیقت کو تسلیم نہیں کریں گے، ان سے بحث کرنا یا انہیں مطمئن کرنے کی کوشش کرنا زندگی کے قیمتی وقت کو ضائع کرنے کے مترادف ہے لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جنہیں حق کی تلاش ہوتی ہے، ان ہی لوگوں کو گمراہی سے بچانے کے لئے اور انہیں صراط مستقیم دکھانے کے لئے ہم اپنا قلم اٹھاتے رہے ہیں۔

کچھ عرصہ پہلے اسی طرح کا ایک سوال ایک پمفلیٹ کے ساتھ ہمیں موصول ہوا تھا۔ اس سوال وجواب کو ہم دوبارہ نقل کررہے ہیں۔ آپ ناہید ایڈوکیٹ کا سوال بھی پڑھ لیں اور ہمارا جواب بھی دیکھ لیں۔ انشاء اللہ اسے پڑھ کر آپ کو تشفی ہوجائے گی۔

سوال از: ناہید ایڈوکیٹ ——— سہارنپور

ایک مولوی صاحب کی طرف سے ایک پمفلیٹ شائع کیا گیا ہے جو برائے ایصال ثواب تقسیم کیا جارہا ہے۔ اس پمفلیٹ میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ ۷۸۶ بسم اللہ کا بدل نہیں ہوسکتے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ۷۸۶ ہری کرشنا کے اعداد نہیں اور بسم اللہ کے اعداد ۱۲۱۸ ہوتے ہیں۔ انہوں نے اعداد کو یونانیوں، یہودیوں اور رافضیوں کی سازش بتایا ہے اور اس کو کفر تک قرار دیدیا جاتا ہے۔ یہ پمفلیٹ میں آپ کو بھجوا رہی ہوں۔

پمفلیٹ یہ ہے۔

بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم یا ۷۸۶

برادران اسلام!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قرآن مجید کی ایک مستقل آیت ہے اور سورۂ نمل پارہ ۱۹، آیت ۳۰ میں آیت کا جزء ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی ۱۱۳ سورتوں (سورہ توبہ کے علاوہ) کا آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے فرمایا ہے۔ اس کی فضیلت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر وہ کام جو اہمیت والا ہو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع نہ کیا جائے برکتوں سے خالی ہوتا ہے اور خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مراسلات (خط وپیغام) میں بسم اللہ لکھوایا۔ بسم اللہ کی اہمیت اس لئے ہے کہ یہ آیت کریمہ اللہ تعالیٰ کی تعریف وتوصیف اور ذکر وثنا پر بڑے بلیغ اور جامع طریقے پر دلالت کرتی ہے۔ بسم اللہ کی دینی اہمیت اور شرعی حیثیت کے باوجود ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش کے اکثر وبیشتر مسلمان اپنی لاعلمی کی وجہ سے بسم اللہ کی جگہ ۷۸۶ کا عدد لکھتے ہیں۔ کیا عدد کے نکالنے کا ثبوت قرآن اور حدیث سے ثابت ہے؟ اگر نہیں ہے تو پھر اس کی ضرورت کیا ہے؟ حالانکہ قرآن مجید اپنے الفاظ ومعانی کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اس کو ہندسوں میں تبدیل کرنا یقیناً اللہ کے مقدس کلام کی توہین ہے اور ان من گھڑت اعداد کو آیتوں کا بدل تصور کرنا قرآن شریف میں تحریف (ردو بدل) کرنا ہے، بلکہ کفر کے مترادف ہے۔

حروف تہجی کے اعداد، یونانی، یہودی اور شیعی (رافضیوں کی) سازشوں کا نتیجہ ہے۔ جنہیں کاروباری ملاؤں نے فروغ دیا۔

۷۸۶ بسم اللہ کا بدل نہیں، بلکہ ہندوؤں کے بھگوان ''ہری کرشنا'' کا نمبر ۷۸۶ ہے۔ مسلمانوں! دشمنان اسلام کی ہر قسم کی سازشوں سے اپنے ایمان کو بچاؤ۔

خبردار!!

بسم اللہ یا قرآن کی کسی آیت کو نمبر میں لکھنا قرآن میں تحریف ہے اور یہ صریح گمراہی ہے۔

ہری کرشنا	ھ	ر	ی	ک	ر	ش	ن	ا
۷۸۶	۵	۲۰۰	۱۰	۲۰	۲۰۰	۳۰۰	۵۰	۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	ھ	ر	ی	ک	ر	ش	ن	ا
۷۸۶	۵	۲۰۰	۱۰	۲۰	۲۰۰	۳۰۰	۵۰	۱

ر	ر	ح	م	ا	ن	ال	ر	ر	ح	ی	م
۲۰۰	۲۰۰	۸	۴۰	۱	۵۰	۳۱	۲۰۰	۲۰۰	۸	۱۰	۴۰

ابجد کے نمبرات قاعدہ بغدادی سے لئے گئے ہیں۔

ا	ب	ج	د	ھ	و	ز	ح	ط	ی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص	ق	ر
۲۰	۳۰	۴۰	۵۰	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰
ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ		
۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰		

چلو آج سے ہم یہ عہد کریں کہ آئندہ انشاء اللہ کبھی بھی ہم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی جگہ ۷۸۶ نہیں لکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مرتے دم تک صحیح اسلامی تعلیمات سے پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حافظ و مولوی خورشید عالم

برائے ایصال ثواب

شیخ محی الدین علیہ الرحمہ و دلشاد بیگم علیہا الرحمہ

محمد شیر قادری

اب دریافت طلب بات یہ ہے کہ کیا ان کا دعویٰ درست ہے؟ اور کیا اعداد قرآن حکیم میں تحریف کرنے کے مترادف ہیں۔ یہ کیا بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ نہیں ہیں؟ ماہنامہ طلسماتی میں مفصل جواب سے ہماری تشفی فرمائیں، نوازش ہوگی۔

جواب

۷۸۶ پر گفتگو کرنے سے پہلے ہم علم الاعداد کے تعلق سے کچھ عرض کریں گے تاکہ آپ کو یہ اندازہ ہوجائے کہ اس علم کی حقیقت کیا ہے اور اس علم کے ذریعہ ہم کتنے مسائل حل کرسکتے ہیں۔ جب کہ اس علم کو بھی دوسرے علوم کی طرح ان علماء نے جو اپنے علم میں وسعت تو رکھتے ہیں لیکن گہرائی سے محروم ہیں، کوئی اہمیت نہیں دی ہے بلکہ بعض عاقبت نااندیش قسم کے علماء نے اسے ناجائز بھی قرار دیا ہے۔

واضح رہے کہ علم اعداد ایک سے لے کر ۹ اعداد تک اپنی وسعت رکھتا ہے، گویا کہ علم اعداد میں سب سے پہلا مفرد عدد ایک ہے اور سب سے آخری مفرد عدد ۹ ہے۔ باقی دوسرے اعداد جو بھی بنتے ہیں ان سے مرکب ہوکر بنتے ہیں، لیکن مفرد اعداد صرف ایک سے ۹ تک ہیں۔

ہم اسے اتفاق نہیں کہہ سکتے کہ اسماء حسنیٰ میں حق تعالیٰ کا ایک نام ''اول'' بھی ہے اور حق تعالیٰ کا ایک صفاتی نام ''آخر'' بھی ہے۔ یہ تو آپ جانتے ہی ہوں گے کہ اسماء حسنیٰ سے حق تعالیٰ کے وہ صفاتی نام مراد ہیں جن کا ذکر قرآن حکیم میں آیا ہے، جیسے مذکورہ یہ دو نام بھی قرآن حکیم میں مذکور ہیں۔ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ۔ اب آپ غور کریں کہ حق تعالیٰ کا وہ نام جو یہ ثابت کرتا ہے کہ حق تعالیٰ ازل سے ہے، وہ اول ہے۔ اس کے کل اعداد ۳۷ ہیں اور اس کا مفرد عدد ایک ہے۔ جو اعداد میں سب سے پہلا عدد ہے اور حق تعالیٰ کا وہ نام جو یہ ثابت کرتا ہے کہ حق تعالیٰ کی ذات گرامی ابد تک رہے گی، وہ آخر ہے اور اس کے کل اعداد ۸۰۱ ہیں اور اس کا مفرد عدد ۹ بنتا ہے۔ اندازہ کیجئے کہ حق تعالیٰ کے دو ناموں سے علم اعداد کی حقانیت کس طرح ثابت ہوتی ہے۔ اس کے اسم اول سے ایک اور اس کے اسم آخر سے ۹ بنتا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح حق تعالیٰ کی ذات گرامی ازل سے ہے اور ابد تک رہے گی۔ اسی طرح اس کائنات کے اختتام تک ایک سے لے کر ۹ تک تمام چیزوں کا احاطہ کئے رکھیں گے اور ان کے مطالعے سے بعض ایسی چیزوں کا انکشاف ہوگا جو کسی علم ظاہر سے ممکن نہیں ہے اور یہی بات قرآن حکیم میں بایں الفاظ فرمائی گئی ہے۔ وَاَحْصٰى كُلَّ

شَیْءٍ عَدَدًا اور تمام چیزوں کا احاطہ اعداد کے ذریعہ کیا گیا ہے۔ حق تعالیٰ کی حکمت عملی دیکھئے کہ قرآن حکیم کی جس آیت میں یہ فرمایا گیا ہے کہ وہی ذات اول ہے وہی آخر ہے، وہیں یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ وہی ذات ظاہر بھی ہے اور وہی باطن بھی۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح علم اعداد میں ایک سے لے کر ۹ تک ۹ اعداد اپنی ابتدا اور انتہا کو ثابت کرتے ہیں اسی طرح دوسرے علوم سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ اس دنیا میں کچھ علوم ظاہری ہیں اور کچھ علوم باطنی۔ اس دنیا میں انسان کو حق تعالیٰ نے اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا ہے۔ تقریباً وہ تمام صفات جو حق تعالیٰ کی ہیں کم وبیش وہ صفات انسان کی بھی ہیں اور اگر انسان میں حق تعالیٰ کی صفات پیدا کرنے کی صلاحیت نہ ہوتی تو حدیث پاک میں یہ نہ فرمایا جاتا کہ تَخَلَّقُوْا بِاَخلاقِ اللّٰہِ تم سب اللہ کے اخلاق اپناؤ اور اپنے اندر وہی صفات پیدا کرنے کی کوشش کرو جو صفات حق تعالیٰ کی ذات گرامی میں موجود ہیں۔ اس وقت چونکہ ہم ایک خاص موضوع سے متعلق بات کر رہے ہیں اس لئے تفصیل میں نہ جاتے ہوئے اجمالاً یہ عرض کریں گے کہ اس دنیا میں ظاہری علوم کے ساتھ ساتھ مخفی علوم کا بھی ایک سلسلہ ہے اور اس سلسلے کی بھی مخالفت علم اعداد ہی کی طرح کی گئی ہے۔ جب کہ دین وشریعت کسی بھی علم کی بہ حیثیت علم مخالفت نہیں کرتے صرف اس کے جائز وناجائز پر گفتگو کرتے ہیں، لیکن ہمارے علماء کی اکثریت ایسے تمام علوم کو مسترد کر دیتی ہے جو باقاعدہ اپنا وجود رکھتے ہیں اور اہل دنیا ان علوم سے باقاعدہ استفادہ بھی کر رہے ہیں اور علم اعداد کی حقانیت قرآن حکیم سے بھی ثابت ہوتی ہے لیکن ہم نے گہرائی کے ساتھ کبھی غور وفکر کرنے کی زحمت ہی نہیں کی۔ دیکھئے علم اعداد کی ابتدا عدد ایک سے ہوتی ہے اور اس کی انتہا عدد ۹ پر ہوتی ہے اور ان دونوں کا مجموعہ ۱۹ بنتا ہے۔ قرآن حکیم میں یہی مرکب عدد ایک جگہ سورۂ مدثر میں استعمال ہوا ہے۔ فرمایا گیا ہے۔ عَلَیْھَا تِسْعَۃَ عَشَرْ اور دوزخ پر ۱۹ نگہبان مقرر ہیں۔ ماہرین علم الاعداد نے جب اس انیس کے عدد پر غور کیا تو یہ بات واضح ہوئی کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے وہ حروف جو لکھنے میں آتے ہیں ان کی تعداد بھی ۱۹ ہی ہے۔ ماہرین علم اعداد نے یہ بات سمجھ لی ہے کہ وہ بسم اللہ جو قرآن حکیم کی ہر سورت میں پڑھی جاتی ہے وہی قرآن حکیم کو پرکھنے کا ایک پیمانہ ہے۔ اس کے بعد ماہرین علم اعداد نے قرآن حکیم کی مختلف سورتوں اور مختلف آیتوں کو پرکھنے کا کام کیا تو ان پر روز روشن کی طرح یہ بات واضح ہوگئی کہ یہ قرآن بے شک اللہ کی کتاب ہے، یہ کسی انسان کی کوششوں کا نتیجہ نہیں ہے۔ جب ہم قرآن حکیم کو علم الاعداد کی روشنی میں پرکھتے ہیں تو ایسے ایسے حقائق کھلتے ہیں کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔

دیکھئے قرآن حکیم میں کل سورتیں ۱۱۴ ہیں۔ ۱۱۴ کے اعداد ۱۹ کے عدد سے جو ایک کسوٹی کی حیثیت رکھتا ہے برابر تقسیم ہوجاتے ہیں۔

۱۹)۱۱۴(۶
۱۱۴
×

یہ بات بھی اہمیت کی حامل ہے کہ قرآن حکیم میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا استعمال بھی ۱۱۴ ہی ہوا ہے۔ حالانکہ سورۂ توبہ کے ساتھ بسم اللہ نازل نہیں ہوئی تھی۔ اسی لئے سورۂ توبہ قرآن حکیم میں بغیر بسم اللہ کے نقل کی گئی ہے۔ اس طرح بسم اللہ کی تعداد ۱۱۳ بنتی ہے جب کہ سورتیں ۱۱۴ ہیں لیکن قرآن حکیم کی ایک سورت سورۂ نمل میں بسم اللہ الگ سے نازل کی گئی اور فرمایا گیا کہ وَاِنَّہٗ مِنْ سُلَیْمَانَ وَاِنَّہٗ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم۔ اس طرح بسم اللہ کی تعداد ۱۱۴ ہی ہوگئی اور حیرتناک بات یہ ہے کہ جس سورت میں یہ بسم اللہ الگ سے نازل ہوئی وہ قرآن حکیم کی انیسویں سورت ہے۔ جو قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کی حقانیت پر دلالت کرتی ہے۔

مزید دیکھئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں ۴ کلمات کا استعمال ہوا ہے۔
نمبر: ایک، بسم، نمبر: ۲ اللہ، نمبر: ۳ الرحمٰن، نمبر: ۴ الرحیم۔ یہ تمام کلمات بھی قرآن حکیم میں اتنی بار استعمال ہوئے ہیں کہ یہ سب ۱۹ کی تقسیم پر برابر تقسیم ہوجاتے ہیں۔

مثلاً لفظ بسم پورے قرآن میں ۱۹ بار استعمال ہوا ہے اور یہ ۱۹ کی تقسیم پر برابر تقسیم ہوتا ہے۔ اسم ذات اللہ پورے قرآن میں ۲۶۹۸ مرتبہ استعمال ہوا ہے اور یہ بھی ۱۹ کی تقسیم سے برابر کٹ جاتا ہے، دیکھیں۔

۱۹)۲۶۹۸(۱۴۲
۱۹
۷۹
۷۶
۳۸
۳۸
×

اسم الرحمٰن قرآن حکیم میں ۵۷ مرتبہ آیا ہے۔ یہ بھی ۱۹ پر برابر تقسیم ہوجاتا ہے۔

۱۹)۵۷(۳
۵۷
×

اسم الرحیم قرآن حکیم میں ۱۱۴ مرتبہ آیا ہے اور یہ بھی ۱۹ پر برابر تقسیم ہوجاتا ہے۔

۱۹)۱۱۴(۶
۱۱۴
×

مزید دیکھئے قرآن حکیم کی سب سے پہلی وحی جو غار حراء میں نازل ہوئی تھی۔ اس وحی میں صرف آیات لے کر حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے، وہ پانچ آیات ہیں۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ○ اِقْرَاْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ ○ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ○ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ○ اس کے بعد سورۂ مدثر نازل ہوئی اور اس کی ۳۰ آیات نازل ہوئیں۔ اس سورت کی تیسویں آیت میں فرمایا گیا۔ عَلَیْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ یعنی دوزخ پر مقرر ہیں ۱۹ فرشتے۔ اس کے بعد جب تیسری مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر تشریف لائے تو بجائے اس کے کہ سورۂ مدثر کی بقیہ ۲۶ آیات لے کر آتے وہ سورۂ علق کی بقیہ ۱۴ آیات لے کر تشریف لائے اور اس طرح سورۂ علق کی کل آیات کی تعداد ۱۹ ہوگئی۔

قرآن حکیم کی پہلی سورت سورۂ علق ہے جو قرآن حکیم کی پہلی سورت ہے، یعنی جو بسم اللہ کے طور پر نازل ہوئی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے حروف ۱۹ ہیں۔ قرآن حکیم کی پہلی سورت سورۂ علق کی کل آیات کی تعداد ۱۹ ہے۔ قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۂ نبا سے جو ۳۰ ویں سپارہ کی پہلی سورت ہے، سورۂ علق ۱۹ ویں نمبر پر ہے۔ اس سورت میں کل کلمات ۷۶ ہیں جو انیس کی تقسیم پر پورے اترتے ہیں۔

اگر قرآن حکیم کی آخری سورت سورۂ ناس سے الٹی گنتی شروع کریں یعنی ۱۱۴، ۱۱۳، ۱۱۲ تو جب سورۂ علق تک پہنچیں گے جو قرآن حکیم کی ۹۶ ویں سورت ہے تو یہ سورت الٹی گنتی کے اعتبار سے ۱۹ ویں نمبر پر آتی ہے۔

قرآن حکیم کی پہلی سورت سورۂ فاتحہ ہے اور سورۂ نمل جو ۱۹ ویں سپارے میں ہے وہ قرآن حکیم کی ۲۷ ویں سورت ہے۔ ۲۷ کا مفرد عدد ۹ بنتا ہے۔ پہلی سورت ۲۷ ویں سورت کے مفرد عدد ۹ کو جب برابر برابر رکھتے ہیں تو ۱۹ بنتا ہے، کیا یہ سب محض اتفاق ہے؟ ان باتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ علم الاعداد کی ایک حقیقت ہے اور علم الاعداد سے قرآن حکیم کی حقانیت اور موزونیت ثابت ہوتی ہے۔ حیرتناک بات یہ ہے کہ قرآن حکیم کی متعدد سورتوں میں جو حروف مقطعات استعمال ہوتے ہیں وہ سب بھی مختلف انداز سے ۱۹ کی تقسیم پر برابر تقسیم ہوجاتے ہیں۔

سورۂ شوریٰ میں حروف مقطعات حٰمٓ عٓسٓقٓ کل ۵ حروف ہیں۔ ح، م، ع، س، ق۔ اگر سورۂ شوریٰ میں ان پانچوں حروف کا شمار کریں تو ان کی تعداد اس طرح ہے۔

حرف	ح	۵۳ بار
حرف	م	۳۰۸ بار
حرف	ع	۹۹ بار
حرف	س	۵۳ بار
حرف	ق	۵۳ بار

ان حروف کی کل تعداد ۵۷۰ بنتی ہے جو ۱۹ پر برابر تقسیم ہورہے ہیں۔ اسی طرح حرف صٓ قرآن حکیم کی تین سورتوں کے حروف مقطعات میں آیا ہے۔ سورۂ اعراف، سورۂ مریم، سورۂ ص۔ ان تینوں میں حرف صاد کی تعداد یہ ہے۔

سورۂ اعراف میں حرف ص	۹۸ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔
سورۂ مریم میں حرف ص	۲۶ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔
سورۂ ص میں حرف ص	۲۸ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔

ان کی مجموعی تعداد ۱۵۲ بنتی ہے۔ دیکھئے ۱۹ کی تقسیم پر برابر تقسیم ہورہے ہیں۔

۱۹)۱۵۲(۶
۱۵۲
۹

سورۂ ص اور سورۂ ق میں ایک اور حیرتناک حقیقت سامنے آتی ہے وہ یہ کہ سورۂ ص میں ایک لفظ استعمال ہوا ہے۔ بَصْطَةً، اس کے معانی پھیلاؤ کے ہیں۔ یہ حرف سورۂ بقرہ میں بھی استعمال ہوا ہے اور قرآن حکیم کی دوسری آیات میں بھی استعمال ہوا ہے، لیکن اس کا صحیح تلفظ حرف ص

سے نہیں، حرف س ہے۔ لیکن سورۂ اعراف میں جب یہ لفظ استعمال ہوا ہے تو اس کو حرف ص سے لکھا گیا ہے لیکن چونکہ اس کا صحیح تلفظ س ہی سے ہے تو حرف ص کے اوپر س بنا دیا گیا ہے تاکہ پڑھنے والوں کو غلط فہمی نہ ہو۔ یہاں غور کرنے کی بات یہ ہے کہ اگر بسطة کو حرف س ہی سے لکھ دیتے تو سورۂ اعراف میں ایک ص کم ہو جاتا اور پھر اس کی مجموعی تعداد ۱۹ سے برابر تقسیم نہ ہوتی۔ اسی طرح سورۂ ق کی تلاوت کریں، اس سورت میں حق تعالیٰ نے قوم لوط کا ذکر اخوان لوط کے ساتھ کیا ہے جب کہ قرآن حکیم میں تقریباً ۱۲ جگہوں پر یہ ذکر قوم لوط کے ساتھ ہی ہے اور تاریخ سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام کا کوئی بھائی نہیں تھا اور سورۂ ق میں اخوان لوط بول کر حق تعالیٰ نے قوم لوط ہی مراد لی ہے، لیکن اگر سورۂ ق میں اخوان لوط کے بجائے قوم لوط کا لفظ استعمال ہوتا تو ایک ق کی تعداد بڑھ جاتی اور پھر ۱۹ کی تقسیم پر برابر نہ ہوتی۔ بے شک یہ موزونیت حیرتناک ہے اور اس بات کی شہادت دیتی ہے کہ یہ کلام بے شک کلام الٰہی ہے۔ کسی انسان کے کلام میں یہ موزونیت ممکن ہی نہیں ہے۔

سورۂ اعراف حروف مقطعات المص سے شروع ہوتی ہے۔ ان چاروں حروف مقطعات الف، ل، م، ص، کی اس سورت میں تعداد اس طرح ہے۔

الف	۱۱۶۵
ل	۱۵۲۳
م	۲۵۷۲
ص	۹۸
ٹوٹل	۵۳۵۸

اور یہ تعداد ۱۹ سے برابر تقسیم ہو جاتی ہے، دیکھئے۔

۱۹)۵۳۵۸(۲۸۲
۳۸
۱۵۵
۱۵۲
۳۸
۳۸
×

سورۂ یٰسین میں حروف مقطعات یٰ اور سٓ کی مجموعی تعداد ۲۸۵ ہے اور یہ ۱۹ سے برابر تقسیم ہو جاتی ہے۔

سورۂ طٰہٰ میں حرف ط اور ہ کی مجموعی تعداد ۳۴۲ ہے اور ۱۹ سے برابر تقسیم ہوتی ہے۔ اس طرح اور بھی بے شمار شواہد ایسے ہیں جن سے قرآن حکیم کی حقانیت کے ساتھ ساتھ علم الاعداد کی اہمیت بھی واضح ہوتی ہے اور کھل کر یہ اندازہ ہو جاتا ہے کہ علم الاعداد بھی ایک باقاعدہ علم ہے اور اس کی جڑیں بہت گہری ہیں۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا اگر ہم علم الاعداد کی روشنی میں مطالعہ کریں تو یہ اندازہ ہوتا ہے کہ عدد ۹ کی آپ کی زندگی پر چھاپ رہی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جو آپ کی سب سے چہیتی بیوی تھیں ان سے آپ کا نکاح اس وقت ہوا جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عمر ۹ سال تھی۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے بعد مدینہ منورہ ۹ سال ۹ مہینے ۹ دن ۹ گھنٹے مقیم رہے اس کے بعد فتح مکہ کا واقعہ پیش آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ۶۳ سال ہوئی۔ ۶۳ کے ۳ اور ۶ کو باہم جوڑیں تو ۹ ہی بنتے ہیں وغیرہ۔

اگر بے جا مخالفت سے کام نہ لے کر تحقیق اور ریسرچ کی بات کی جائے تو یہی اندازہ ہوتا ہے کہ علم الاعداد کی بھی ایک حقیقت ہے اور اس کی گرفت بہت مضبوط ہے۔ اسی طرح جب ہم سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا مطالعہ علم الاعداد کی روشنی میں کرتے ہیں تو ہمیں ان کی زندگی آئینے کی طرح صاف شفاف نظر آتی ہے اور اس میں کسی بھی طرح کا کوئی جھول نظر نہیں آتا۔ جو لوگ آنکھیں بند کر کے اس علم کی مخالفت کرتے ہیں دراصل وہ اس علم کی حقیقت سے نابلد ہیں اور انسانی فطرت کا یہ خاصہ ہے کہ جس چیز سے یہ انسان نابلد ہوتا ہے اس کی مخالفت شروع کر دیتا ہے۔

قدیم عربی اور فارسی کی کتابوں میں جو حاشیہ ہوتا ہے وہاں حاشیہ کے ختم پر ۱۲ تحریر کر دیا جاتا ہے۔ یعنی کہ حاشیہ یہاں ختم ہے، یہ حاشیئے کی حد ہے۔ ارباب قلم حد لکھنے کے بجائے ۱۲ لکھ دیا کرتے تھے۔ علم الاعداد میں ح کے آٹھ ہوتے ہیں اور د کے ۴، دونوں کا ٹوٹل ۱۲ ہوتا ہے۔ مراد ہوتی تھی حد۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ قدیم حاشیہ نگار علم الاعداد کے قائل تھے۔ اب کسی کا یہ کہنا کہ یہ اعداد رافضیوں، یہودیوں اور دیگر کافروں اور مشرکوں کی سازش کی بنا پر رائج کئے جا رہے ہیں، محض ایک کوری جہالت اور محض ایک حماقت فاحشہ ہے اور اس بات کی کھلی علامت ہے کہ بولنے والا تاریخ اور حقائق سے بالکل نابلد ہے۔

ہرے کرشنا ہندی زبان میں हरे कृष्णा ہرے کرشنا لکھا جاتا

ہے۔ ہرے کرشنا हरय कृष्णा نہیں لکھا جاتا۔ لیکن انہوں نے ہرے کرشنا کو ہرے کرشنا اس لئے لکھا ہے کہ اس کے اعداد ۷۷۶ کے بجائے ۷۸۶ ہو جائیں۔ صاحب پمفلیٹ نے یہ لکھ کر کہ انہوں نے حروف کے اعداد قاعدہ بغدادی سے نقل کئے ہیں، اپنے علم کی حقیقت کھول دی ہے۔ اگر وہ دیانت دار ہوتے تو اس بارے میں قلم اٹھانے سے پہلے اس فن کی کتابوں کو ٹٹولتے، امت کے کروڑوں لوگوں پر الزام تراشی کرنے کے لئے قاعدہ بغدادی پر قناعت کر لینا اس بات کی علامت ہے کہ ان کے علم کا جغرافیہ اس سے زیادہ ہے ہی نہیں۔ اگر انہوں نے تفسیر جلالین کا مطالعہ کیا ہوتا تو انہیں یہ پڑھنے کو ملتا، مشہور مفسر اور کئی ضخیم کتابوں کے مصنف علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے تفسیر جلالین میں بسم اللہ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنے میں بے ادبی کا احتمال ہو تو علماء سلف کی نقل کی وجہ سے اس کے اعداد ۷۸۶ پر اکتفا کرنا باعث برکت ہے۔ اس عبارت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ علامہ سیوطیؒ جیسے حضرات ہی نے نہیں بلکہ علماء سلف بھی بسم اللہ کی جگہ ۷۸۶ لکھنے کو جائز سمجھتے تھے۔ اب کسی کا یہ کہنا کہ ۷۸۶ کی بیماری کا فروں، مشرکوں یا قرآن حکیم میں تحریف کرنے والوں کی پھیلائی ہوئی ہے محض ایک تہمت تراشی ہے اور تہمت شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ ہے۔

ہم ثابت کر چکے ہیں کہ ہرے کرشنا کے اعداد ۷۷۶ ہوتے ہیں ۷۸۶ نہیں۔ ہر زیر کے ساتھ ہندی زبان میں ماترا کے ساتھ لکھا جاتا ہے، یے کے ساتھ نہیں۔ جن لوگوں کو ۷۸۶ کی مخالفت کرنی تھی یہ ان کی کاریگری ہے کہ انہوں نے زیر کو ی میں اس لئے بدل دیا تاکہ ۱۰ عدد کا فائدہ اٹھایا جا سکے، تاہم اگر زور زبردستی سے یہ ثابت بھی کر دیا جائے کہ ہرے کرشنا کے اعداد بھی ۷۸۶ ہی ہیں تو بھی کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ۷۸۶ تو ذبیح اللہ کے اعداد بھی ہوتے ہیں جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کا لقب تھا، لیکن ۷۸۶ لکھنے والے کی نیت نہ ہرے کرشنا کی ہوتی ہے اور نہ ہی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی بلکہ ان کی نیت تو بسم اللہ کی ہوتی ہے اور اسلام میں عمل سے زیادہ نیت کا دارو مدار ہے۔ صاحب پمفلیٹ کو یہ بھی خبر نہیں کہ دنیا کی تمام تحریریں، تمام اقتباسات اور تمام نام ۲۸ حروف پر مشتمل ہوتے ہیں۔ الف، الف ہی ہے لیکن یہ الف جب اللہ کے شروع میں آتا ہے تو قابل احترام ہوتا ہے اور یہی الف جب ابلیس کے شروع میں آتا ہے تو قابل احترام نہیں ہوتا۔ ب، بسّ کے شروع میں بھی ہے اور بدی کے شروع میں بھی لیکن بسّ اور بدی ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ اسی طرح دین اسلام میں نسبت کی بھی ایک حقیقت ہے، کسی مسلمان کے بھٹے سے اینٹ لا کر اگر شراب خانہ کی دیوار میں نصب ہو جائے تو وہ مسلمان کے بھٹے کی ہونے کے باوجود مردود ہو کر رہ جاتی ہے اور اگر کسی ہندو کے بھٹے سے اینٹ لا کر کسی مسجد کی دیوار میں لگ جائے تو وہ مسجد کی نسبت کی وجہ سے قابل احترام ہو جاتی ہے۔ جب کوئی شخص ۷۸۶ لکھ کر اس کی نسبت بسم اللہ کی طرف کرتا ہے تو اس کو گناہ گار قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ۷۸۶ کی نسبت اگر کسی برے کلمے کی طرف ہو تو اس کو قابل احترام نہیں مانیں گے لیکن ۷۸۶ کی نیت اگر کسی اچھے کلمے کی طرف ہو تو اس نسبت کو باعث برکت سمجھنا ہرگز گناہ نہیں ہے۔

صاحب پمفلیٹ نے اعداد کو بالکل ہی ناجائز قرار دے کر لاکھوں علماء کی توہین کی ہے۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، علامہ انور شاہ کشمیریؒ، حضرت مولانا میاں صاحبؒ دیوبندی جیسے اکابرین نے تعویذوں میں اعداد کا استعمال کیا ہے۔ یہ لوگ صاحب پمفلیٹ سے زیادہ متقی، پرہیزگار اور علوم شریعت کے ماننے والے تھے۔ اگر انہوں نے اعداد کو قرآن حکیم میں تحریف کا درجہ دیا ہوتا تو یہ لوگ اپنے قلم سے کوئی تعویذ عددی لکھنے کے مرتکب نہ ہوتے۔ سچ یہ ہے کہ آج کے چھٹ بھیئے اپنی بساط سے زیادہ زبان چلا رہے ہیں اور کچھ بھی لکھتے وقت اپنی اوقات کو بھول جاتے ہیں۔ صاحب پمفلیٹ سے ہم پوچھتے ہیں کہ جب اعداد کی کوئی حقیقت ہی نہیں ہے تو انہوں نے قاعدہ بغدادی ہی سے اعداد نکال کر بسم اللہ کے اعداد کیوں نکالے ہیں؟ جب یہ ایک طرح کی تحریف ہے تو اس تحریف کو انہوں نے خود شجر ممنوعہ کیوں نہیں سمجھا؟ جو علم وہ دوسروں کے لئے غلط سمجھتے ہیں اس کا استعمال ان کے لئے کیوں کر جائز ہو سکتا ہے۔ صاحب پمفلیٹ نے اپنے پمفلیٹ کے شروع میں یہ لکھ کر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا۔ ہر وہ کام جو اہمیت والا ہو اس کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع نہ کیا جائے تو وہ برکتوں سے محروم ہو جاتا ہے۔ صاحب پمفلیٹ کو معلوم ہونا چاہئے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہاں مراد بسم اللہ پڑھنے سے ہے، بسم اللہ لکھنے سے نہیں ہے۔ کسی بھی کام کی ابتدا بسم اللہ سے کرنی چاہئے اور لکھنے کی اگر نوبت آئے تو

۷۸۶ پر قناعت کرنا کسی بھی طرح ناجائز نہیں ہے، لکھنے اور پڑھنے میں واضح فرق ہوتا ہے، اس فرق کو نظر انداز کرنا قطعاً غلط ہے۔

آیئے اب بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ کا جائزہ لیں جس کے بارے میں آپ نے معترضین کا یہ اعتراض لکھا ہے کہ ۷۸۶ اعداد ہرے کرشنا کے ہیں اسی لئے ان کا استعمال بجائے بسم اللہ کے ناجائز ہے۔

اس موضوع پر اگرچہ ہم متعدد مرتبہ روشنی ڈال چکے ہیں لیکن قارئین کی تسلی اور آپ کے اطمینان کی خاطر ایک بار پھر ہم اس موضوع پر مفصل گفتگو کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ اس گفتگو کے بعد آپ کو خود ہی اندازہ ہو جائے گا کہ معترضین کے اعتراض کی کیا حقیقت ہے اور ان کی سوچ وفکر قطعاً غیر اسلامی ہے۔ ہمارے دور کی ایک مشکل یہ ہے کہ داڑھی منڈے لوگ گھنٹوں سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر بحث کرتے ہیں اور سنت رسولؐ کی اہمیت پر صبح سے شام تک دلائل پیش کرتے ہیں، حالانکہ ان کا ایک بالشت کا چہرہ سنت رسولؐ سے محروم ہوتا ہے۔ اسی طرح ہم نے سیکڑوں ایسے مسلمانوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ وہ توحید پر اظہار خیال فرما رہے ہیں اور توحید کے معاملات میں وہ اتنے ذکی الحس ہیں کہ انہیں سورہ فاتحہ کے نقش سے بھی اور دیگر تعویذات سے بھی شرک کی بو آتی ہے، لیکن ان ہی کی زبان سے ایسے کلمات بھی بار ہا سننے کو ملتے ہیں کہ مجھے تو فائدہ فلاں ڈاکٹر کے علاج ہی سے ہوتا ہے اور مجھے تو فلاں غذا ہی راس آتی ہے وغیرہ۔ کیا اس طرح کی باتیں خلاف توحید نہیں ہیں، جب کہ غذا اور دوا دونوں ہی انسان کو فائدہ اس وقت پہنچاتی ہیں جب اللہ کی مرضی ہو، اللہ کی مرضی کے بغیر دوا انسان کو فائدہ پہنچاتی ہے اور نہ نقصان۔ جو لوگ تعویذوں پر یقین نہیں رکھتے وہ آسانی سے جوشاندے پر، خمیرہ مروارید پر، ڈیکسا اور ایول پر ایمان لے آتے ہیں اور ان چیزوں کی افادیت کے شدت سے قائل ہوتے ہیں حالانکہ ان چیزوں میں افادیت بھی اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب اللہ کی مرضی ہو۔ اگر کوئی بھی شخص اس دنیا میں تعویذ کا استعمال یہ سوچ کر کرے کہ اللہ چاہے گا تو مجھے اس تعویذ کی برکت سے شفا ہوگی تو اس میں خلاف توحید کیا بات ہے؟ دنیا کی دوسری چیزیں جب اس نیت کے ساتھ استعمال کی جا سکتی ہیں اور ان کا استعمال کرنا جائز ہوتا ہے تو تعویذوں کو اسی نیت کے ساتھ استعمال کرنے میں کیا حرج ہے؟ وہ تعویذات جن میں غیر اللہ سے مدد مانگی گئی ہو، بے شک حرام ہیں لیکن وہ تعویذات جن میں کلام الٰہی یا اسماء حسنٰی کے ذریعہ مدد طلب کی گئی ہو ان کو بھی شرک سمجھنا ان ہی لوگوں کا کام ہو سکتا ہے جو بے چارے توحید کی حقیقت سے نابلد ہیں اور جن کو اتنی بھی خبر نہیں ہے کہ کلام الٰہی سے استمداد کرنا بجائے خود اللہ سے استعانت طلب کرنے کے برابر ہے۔

بسم اللہ کے اعداد کی جو لوگ مخالفت کرتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ اعداد اور ہندسوں کی کوئی حقیقت ہی نہیں ہے انہیں ایک بار چار سو بیس کہہ کر دیکھئے پھر دیکھئے کہ وہ کس طرح آپے سے باہر ہوتے ہیں۔ حالانکہ ۴۲۰ کے اعداد کوئی گالی نہیں ہے، لیکن وہ جس مفہوم میں بولے جاتے ہیں وہ مفہوم اس قدر معروف ہو چکا ہے کہ ان اعداد کو اگر کسی کے لئے استعمال کریں گے تو وہ یہ سمجھے گا کہ اسے گالی دی جارہی ہے۔

کسی کا یہ کہنا کہ اعداد کی کوئی حقیقت ہی نہیں ہے صرف ناسمجھی اور کم علمی کی بات ہے۔ آج کے دور میں جب کہ اخبارات ورسائل میں اور ٹی وی پر اعداد اور ہندسوں کے بارے میں آئے دن مضامین اور پروگرام نشر ہو رہے ہیں اور دنیا ان کی افادیت کی بھی قائل ہوگئی ہے، اس علم کی مخالفت کرنا اور اس کو شرعاً ناجائز بتانا ایسے ہی لوگوں کا کام ہو سکتا ہے جو دور اندیشی سے محروم ہوں اور حکمت عملی سے بھی کوسوں دور ہوں اور اگر علم الاعداد کی حقیقت کو مان لیا جائے تو پھر بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ کو تسلیم نہ کرنا خواہ مخواہ کی ضد اور ہٹ دھرمی ہے۔ بعض حضرات کا یہ کہنا کہ ۷۸۶ ہرے کرشنا کے اعداد ہیں قابل غور ہو سکتا ہے لیکن اس سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ اگر ہرے کرشنا کے اعداد ۷۸۶ ہیں تو بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ نہیں ہیں۔ دیکھئے بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ ہی ہیں۔

ب	۲
س	۶۰
م	۴۰
اللہ	۶۶
ال	۳۱
ر	۲۰۰
ح	۸
م	۴۰

ن	۵۰
ال	۳۱
ر	۲۰۰
ح	۸
ی	۱۰
م	۴۰
ٹوٹل	۷۸۶

اگر ہرے کرشنا کے اعداد بھی ۷۸۶ ہی ہوں تو اس سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ ۷۸۶ لکھنے والوں کی نیت ہرے کرشنا لکھنے کی ہے۔ دین اسلام میں جب تمام اعمال کا دارو مدار نیت ہی پر ہے تو پھر ۷۸۶ لکھنے والوں کو یہ سمجھنا کہ وہ ۷۸۶ لکھ کر ہرے کرشنا مراد لے رہے ہیں محض ایک حماقت ہے اور یہ جہالت کی کوکھ سے جنم لیتی ہے۔

بلال نام کا اگر کوئی شخص برائیوں میں اور جرائم میں مبتلا ہو اور کوئی شخص حضرت بلال حبشیؓ کی وجہ سے اسم بلال کا احترام کرتا ہو تو اس وقت کسی کا یہ کہنا کہ ہم اس بلال کو تقویت پہنچا رہے ہیں جو جرائم میں مبتلا ہے۔ یقیناً نادانی کہلائے گا، کسی بھی اچھی چیز کی مناسبت حروف اور اعداد کی وجہ سے اگر بری چیز سے ہو جائے تو اچھی چیز کو ترک نہیں کیا جا سکتا۔

ہندوستان میں جتنے بھی مندر بنے ہوئے ہیں ان کا رخ خانہ کعبہ کی طرف ہی ہے۔ جب کہ تمام مساجد کا رخ بھی خانہ کعبہ ہی کی طرف ہوتا ہے۔ مندروں کے رخ کو دیکھ کر جو مغرب کی طرف ہوتے ہیں مساجد کے رخ کی مخالفت کرنا کیا درست ہوگا؟ ظاہر ہے کہ نہیں تو پھر ۷۸۶ کی مناسبت اگر ہرے کرشنا سے ہو جاتی ہے تو اس میں ہرج ہی کیا ہے۔

آپ دنیا بھر میں کوئی ایک مسلمان ایسا دکھائیں کاغذ پر ۷۸۶ لکھتے وقت اس سے مراد ہرے کرشنا لیتا ہو۔ جہاں تک لکھنے اور پڑھنے کا تعلق ہے تو یہ بات بھی مسلم ہے کہ اگر کسی بھی کام کی شروعات میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا جائے تو افضل ہے۔ پڑھنے کی صورت میں ۷۸۶ کہنا درست نہیں ہوگا۔ یہ بالکل ایسا ہی جیسے حضرات انبیاء کا ذکر کرتے ہوئے ان اسماء گرامی پر ؑ صرف بنا دی جاتی ہے اور اس سے مراد علیہ السلام ہوتا ہے۔ اسی طرح صحابہ کرامؓ کا ذکر کرتے ہوئے رضؓ بنا دیا جاتا ہے اور اس سے مراد رضی اللہ عنہ ہوتا ہے اور اسی طرح اولیاء کا ذکر کرتے ہوئے بنا دیا جاتا ہے رحؒ اور اس سے مراد رحمۃ اللہ علیہ ہوا کرتا ہے، لیکن پڑھنے والا ؑ کو علیہ السلام اور رضؓ کو رضی اللہ عنہ اور رحؒ کو رحمۃ اللہ علیہ ہی پڑھتا ہے۔ پڑھنے کی صورت میں مخفف پڑھنا درست نہیں ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ پڑھنے اور لکھنے میں فرق ہے۔ ہم لکھ چکے ہیں کہ عربی کی قدیم کتابوں میں حاشیہ ہوتا ہے اس کے ختم پر ۱۲ لکھا ہوتا ہے اور ۱۲ سے مراد ہوتا ہے حاشیہ کی حد۔ حد کے اعداد ۱۲ ہی ہوتے ہیں، لیکن اگر کوئی حاشیہ پڑھ کر کسی کو سنا رہا ہو تو وہ ۱۲ نہیں پڑھے گا بلکہ وہ پڑھے گا حاشیہ ختم، کیوں کہ پڑھنے اور لکھنے میں فرق ہوتا ہے۔

جو لوگ ۷۸۶ کو لے کر یوں فرماتے ہیں کہ اس سے تو لوگ بسم اللہ پڑھنے کے بجائے ۷۸۶ کہنے پر قناعت کرنے لگیں گے اور قرآنی سورتوں کی تلاوت کے بجائے ان کے اعداد بولنے پر اکتفا کرنے لگیں گے وہ عقل مند نہیں عقل زدہ لوگ ہیں اور ایسے ہی لوگ درحقیقت فتنے پھیلاتے ہیں۔ آج اہل مذہب علم الاعداد کے ذریعہ اپنے اپنے مذہب اور اپنے اپنے دھرم کی سچائی ثابت کرنے کی فکر میں تگ و دو کر رہے ہیں اور ہم مسلمان اس مسئلے کو لے کر ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے میں مصروف ہیں۔ یہ بات کسی لطیفے سے کم نہیں ہے کہ بیشتر ہندو بھائی ۷۸۶ کا احترام اس لئے کرتے ہیں کہ وہ اس کو بسم اللہ کے قائم مقام ہی سمجھتے ہیں، لیکن بعض مسلمانوں کی حالت یہ ہے کہ انہیں ۷۸۶ کا غم نڈھال کئے دے رہا ہے کیوں کہ وہ اس فاسد خیال کا شکار ہیں کہ ۷۸۶ کا مطلب صرف ہرے کرشنا ہوتا ہے۔ مسلمانوں کی اکثریت یہ جانتی ہے سمجھتی ہے اور اس بات کی دعویدار بھی ہے کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہوتا ہے۔ ایک ہی عمل مختلف نیتوں کی وجہ سے مختلف بن جاتا ہے اور مختلف اعمال ایک ہی نیت کی وجہ سے ایک جیسے ہو جاتے ہیں۔

ایک صحابی نے اپنا گھر مسجد کے قریب بنایا تھا اور ان کی نیت یہ تھی کہ جب بھی اذان ہو ان کے گھر تک آواز آئے کیوں کہ پہلے اذانیں لاؤڈ اسپیکر پر نہیں ہوتی تھیں اور اذان بلالی سننے کے لئے ضروری تھا کہ گھر مسجد نبویؐ کے قریب ہو۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صحابی کے طرز عمل کی تعریف کی اور ایک دوسرے صحابی کے طرز عمل کی بھی تحسین فرمائی جب کہ ان کا طرز عمل اس سے بالکل مختلف تھا اور انہوں نے اپنا گھر مسجد نبویؐ سے کافی فاصلے پر بنایا تھا، ان سے جب کسی نے پوچھا کہ آپ نے اپنا گھر مسجد سے اتنی دور کیوں تعمیر کیا ہے تو انہوں نے جواب

دیا تھا کہ محض اس لئے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ جب کوئی مسلمان نماز باجماعت پڑھنے کے لئے اپنے گھر سے مسجد کی طرف جاتا ہے تو اس کو ہر ہر قدم پر دس نیکیاں ملتی ہیں اور ہر ہر قدم پر اس کے دس گناہ معاف ہوتے ہیں تو میں نے سوچا جب میرا گھر مسجد سے فاصلے پر ہوگا اور دن میں پانچ مرتبہ قدم مسجد کی طرف اٹھیں گے تو میں بے شمار نیکیوں کا حق دار ہو جاؤں گا، بے شمار گناہ میرے معاف ہو جائیں گے۔ دیکھئے عمل ایک دوسرے سے مختلف تھے، لیکن سوچ وفکر ایک جیسی ہے اور حسن نیت دونوں عمل میں موجود ہے۔ اس لئے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کی تعریف کی اور دونوں کو جنتی قرار دیا۔

اسی طرح کا ایک واقعہ اور بھی ہے۔ ایک مرتبہ ایک صحابی نے مسجد نبویؐ کے دروازے پر لکڑی کا ایک کھونٹا گاڑ دیا تھا۔ دوسرے صحابی نے اس کھونٹے کو اکھاڑ کر پھینک دیا۔ جب ان دونوں صحابیوں کے ایک دوسرے سے مختلف عمل کے بارے میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا تو آپؐ نے دونوں کے عمل کی تعریف کی اور دونوں کو اجر کا مستحق قرار دیا۔ تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ جن صحابی نے مسجد نبوی کے دروازے کے پاس کھونٹا گاڑا تھا ان کی نیت یہ تھی کہ لوگ نماز پڑھنے آتے ہیں تو بعض لوگوں کے پاس اونٹ یا بکری بھی ہوتی ہے اگر وہ اس کھونٹے سے اپنا جانور باندھ دیں گے تو انہیں اطمینان رہے گا اور وہ سکون وطمانیت کے ساتھ نماز ادا کریں گے۔ دوسرے صحابی نے اس کھونٹے کو محض اس وجہ سے اکھاڑ کر پھینک دیا کہ کسی نمازی کو اس سے ٹھوکر نہ لگ جائے اور خواہ مخواہ ان کا پیر زخمی ہو جائے۔ ان دونوں صحابہ کا عمل ایک دوسرے سے مختلف تھا، لیکن حسن نیت کی وجہ سے دونوں صحابہ اجر وثواب کے حق دار قرار پائے۔ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ نیت ہی پر اعمال کا دار ومدار ہے۔ چنانچہ ایک حدیث پاک میں واضح انداز میں یہ فرمایا گیا ہے کہ جس شخص نے ہجرت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسولؐ ہی کے لئے ہے اور جس نے ہجرت کی کسی دنیاوی مقصد کے لئے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لئے تو اس کی ہجرت ان ہی چیزوں کے لئے ہے اور اس کو مہاجر سمجھ لینا غلط ہے۔ جو اسلام نیت کو اعمال میں روح قرار دیتا ہو اس کے ماننے والے ۷۸۶ جیسے مسائل میں آنکھیں بند کرکے الجھے ہوئے ہیں

کون بدبخت مسلمان ایسا ہوگا جو ۷۸۶ لکھ کر بسم اللہ کے بجائے کسی اور چیز کی نیت یا تصور کرتا ہو اور جہاں تک بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنے کا معاملہ ہے تو اس کی افضلیت میں کوئی کلام نہیں ہے۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ افضل تو یہی ہے کہ کسی بھی تحریر کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا باسمہ تعالیٰ لکھنا چاہئے، لیکن ہم ۷۸۶ کو ناجائز یا بدعت نہیں مانتے اور اس غلط فہمی کا شکار نہیں ہیں کہ ۷۸۶ لکھنے والے بسم اللہ کے بجائے ہرے کرشنا یا کسی اور کلمے کا تصور کرتے ہیں یا بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ نہیں ہیں۔ بے شک بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ ہیں اور بسم اللہ کا تصور کرکے ۷۸۶ لکھنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ جب کہ کسی بھی اہم کام کو کرتے وقت بسم اللہ کا پڑھنا واجب ہے لکھنا واجب نہیں ہے۔ صاحب پمفلیٹ نے بسم اللہ کے جو حروف لکھے ہیں وہ سراسر غلط ہیں۔ ساری دنیا اس بات سے واقف ہے کہ بسم اللہ کے حروف ۱۹ ہیں، لیکن صاحب پمفلیٹ نے بسم اللہ کے حروف ۲۴ لکھے ہیں جو سراسر بے ایمانی ہے۔ انہوں نے حروف کی تعداد اس لئے بڑھائی ہے تاکہ اعداد ۷۸۶ سے بڑھ کر ۱۲۱۸ ہو جائیں اور انہیں تالیاں پیٹنے کا موقع مل جائے۔ جہاں جہاں تشدید ہے وہاں وہاں انہوں نے ایک حرف کو مکرر لکھا ہے جو اصول علم الاعداد کے منافی ہے۔

علم الاعداد میں زیر زبر اور پیش کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی، لیکن انہوں نے ہر کرشنا کو ہرے کرشنا لکھ کر دھاندلی بازی کا ثبوت دیا ہے اور اس طرح از راہ مکاری ۷۸۶ کے ۶۷۵ بن گئے ہیں۔

صاحب پمفلیٹ نے بسم اللہ کے حروف ۲۴ ثابت کئے ہیں جو قطعاً بددیانتی ہے۔ ساری دنیا اس بات سے باخبر ہے کہ بسم اللہ کے حروف ۱۹ ہیں، لیکن صاحب پمفلیٹ نے بسم اللہ کے اعداد بڑھانے کے لئے بسم اللہ کے حروف ۲۴ لکھے ہیں اور انہوں نے مشدد حروف کو ڈبل تسلیم کیا ہے جو نا علمی اور کم فہمی کی کھلی دلیل ہے۔ صاحب پمفلیٹ کو ایصال ثواب کے لئے کوئی دوسرا طریقہ اختیار کرنا چاہئے۔ ایک اختلافی مسئلہ کو "عبادت" سمجھ کر کسی کو ایصال ثواب کرنا ایک بدعت کی ایجاد ہے اور کوئی بدعت ایصال ثواب کا ذریعہ نہیں بن سکتی۔

اللہ ہم مسلمانوں کو عقل سلیم دے۔ خود کو طرّم خاں ثابت کرنے کے لئے ہم ایسی چھلانگیں بھی لگا دیتے ہیں جنہیں دیکھ کر بندروں کو بھی شرمسار ہونا پڑتا ہے، انسان تو بے چارہ پھر انسان ہے۔ ☆☆

عمل یا وھاب

مندرجہ ذیل نقش نوچندی جمعرات کومشتری کی ساعت میں گلاب وزعفران سے لکھیں اور لکھتے وقت ان باتوں کا اہتمام کریں۔ اوپر سے نیچے تک بغیر سلا ہوا سبز لباس پہن لیں۔ تازہ غسل کریں۔ اور اگربتی جلائیں۔ اپنا رخ بیت اللہ کی طرف کریں۔ پھراس نقش کو اپنی دائیں ران کے نیچے رکھ کر اَجِبْ یَاجَبْرَائِیْل بِحَقِّ یَاوَھَّابُ ۵۹۵۰ مرتبہ پڑھنا ہے روزانہ ایک وقت اور ایک جگہ خلوت کی اختیار کرکے لگاتار ۴۱ دن تک پڑھنا ہے اور ہر روز تعویذ اپنی دائیں ران کے نیچے رکھنا ہے۔ عمل کے بعد روزانہ تعویذ کسی جگہ بند کر کے رکھ دیں۔ آخری دن تعویز غائب ہو جائے گا اور تعویذ کی جگہ ایک اشرفی نکلے گی۔ اور اسی وقت موکل حاضر ہوگا اور عامل جتنا بھی مال طلب کرے وہ ادا کردے گا، لیکن عامل کو چاہئے کہ ایک اشرفی سے زیادہ کا مطالبہ نہ کرے۔ اور اگر آخری دن موکل حاضر نہ بھی ہو تو تعویذ ضرور گم ہوجائے گا اور اس کے بعد ایک اشرفی روزانہ عامل کو دست غیب کے طور پر ملتی رہے گی۔ ۴۱ دن کے بعد اس عمل کو روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ عشاء کے بعد پڑھتے رہیں۔

عمل کے پہلے دن ڈھائی کلو میدا، ڈھائی کلو گائے کا اصلی گھی، ڈھائی کلو سفید شکر، ڈھائی کلو بادام، ڈھائی کلو ناریل لے کر اس کا حلوہ بنائیں اور کم سن بچوں کو تقسیم کرکے اس کا ثواب خوجگان چشت کو پہنچائیں۔ دوران عمل ۴۱ دن تک بیڑی، حقہ، سگریٹ اور کوئی بھی نشے والی اور بدبو والی چیز کا استعمال نہ کریں۔

یہ عمل عجیب وغریب ہے اور بزرگوں کا ایک مخصوص ترکہ ہے۔ جو لوگ دست غیب کو تسلیم نہیں کرتے وہ اس کو تمام شرائط کے ساتھ کریں اور کرشمۂ قدرت الٰہی آنکھوں سے ملاحظہ کریں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

و	ھ	ا	ب
ب	ا	ھ	و
ھ	و	ب	ا
ا	ب	و	ھ

اس نقش کی رفتار یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

(ماہنامہ طلسماتی دنیا مئی ۲۰۰۷ء)

اگر آپ تقدیر و تدبیر پر یقین رکھتے ہیں تو

اپنا روحانی زائچہ بنوایئے

یہ زائچہ زندگی کے ہر موڑ پر آپ کے لئے انشاء اللہ رہنما و مشیر ثابت ہوگا

اس کی مدد سے آپ بے شمار حادثات، ناگہانی آفتوں اور کاروباری نقصانات سے محفوظ رہیں گے اور انشاء اللہ آپ کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھے گا۔

- آپ کا مزاج کیا ہے؟
- آپ کا مفرد عدد کیا ہے؟
- آپ کا مرکب عدد کیا ہے؟
- آپ کے لئے کون سا عدد دلکی ہے؟
- آپ کے لئے نقصان دہ اعداد کون سے ہیں؟
- آپ کو مصائب سے نجات دلانے والے صدقات؟
- آپ کے لئے کون سی تاریخیں مبارک ہیں؟
- آپ کے لئے کون سا دن اہم ہے؟
- آپ کو کون سے رنگ اور پتھر راس آئیں گے؟
- آپ پر کون سی بیماریاں حملہ آور ہو سکتی ہیں؟
- آپ کے لئے موزوں تسبیحات؟
- آپ کا اسم اعظم کیا ہے؟ (وغیرہ)

اللہ کی بنائی ہوئی اسباب سے بھری اس دنیا میں اللہ ہی کے پیدا کردہ اسباب کو ملحوظ رکھ کر اپنے قدم اٹھایئے ——

پھر دیکھئے کہ تدبیر اور تقدیر کس طرح گلے ملتی ہیں؟ **ہدیہ -/600 روپے**

خواہش مند حضرات اپنا نام والدہ کا نام اگر شادی ہوگئی ہو تو بیوی کا نام، تاریخ پیدائش یاد ہو تو وقت پیدائش، یوم پیدائش ورنہ اپنی عمر لکھیں۔

طلب کرنے پر آپ کا **شخصیت نامہ** بھی بھیجا جاتا ہے، جس میں آپ کے تعمیری اور تخریبی اوصاف کی تفصیل ہوتی ہے، اس کو پڑھ کر آپ اپنی خوبیوں اور کمزوریوں سے واقف ہو کر اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔ ہدیہ -/400 روپے

ہدیہ پیشگی آنا ضروری ہے

خواہش مند حضرات خط و کتابت کریں

اعلان کنندہ : ہاشمی روحانی مرکز محلّہ ابوالمعالی دیوبند 247554 فون نمبر 01336-224455

اذانِ بت کدہ

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے مستقل کالموں میں ایک کالم اذان بتکدہ بھی ہے۔ یہ کالم ہنسی، مسکراہٹ اور قہقہوں سے بھرا ہوتا ہے۔ ابوالخیال اپنے سامعین کو ہر ماہ مسکراہٹیں اور قہقہے عطا کرتے ہیں۔ بعض اوقات وہ حد سے بھی گذر جاتے ہیں اور ان کی تحریروں میں بے باکی اور جرأت اتنی بڑھ جاتی ہے کہ بعض پڑھنے والے انہیں شک کی نظروں سے دیکھنے لگتے ہیں اور انہیں کھلنڈرا اور شعبدے باز سمجھنے لگتے ہیں لیکن سچ یہ ہے کہ ان کی ہر مسکراہٹ کے پیچھے ایک درد ہوتا ہے، ہر قہقہے کے پیچھے ایک تشویش ہوتی ہے اور ہر طنز کے پیچھے ایک مقصد ہوتا ہے۔

وہ طنز ومزاح کا سہارا لے کر اُن لوگوں کے چہروں سے نقاب الٹنے کی کامیاب کوشش کرتے ہیں جن کا ظاہر کچھ ہوتا ہے اور باطن کچھ اور۔

بظاہر یہ کالم صرف تفریح پر مشتمل ہوتا ہے لیکن اس کالم کے پیچھے جو مقصد چھپا ہوتا ہے وہ مقصد اہم بھی ہے اور عظیم بھی اور یہ رفیع الشان بھی۔

یہ کالم ایک آئینہ ہے اور اس آئینہ کو ایک خاص فریم میں جڑوا کر ہر ماہ ابوالخیال فرضی لوگوں کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ کچھ لوگ اس آئینہ کو دیکھ کر اپنے خدوخال کی اصلاح کر لیتے ہیں، انہیں اندازہ ہوجاتا ہے کہ ان کے ذہن کے نہاخانوں میں پانی کہاں کہاں مر رہا ہے اور روح کی دیواروں پر سیلابی کی وجہ سے کہاں کہاں بدنمائی پیدا ہوگئی ہے اور کہاں کہاں خیر کی عمارت کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ کچھ لوگ اس آئینہ کو دیکھ کر آگ بگولہ ہوجاتے ہیں اور اس آئینہ پہ تاؤ لگانے لگتے ہیں اور یہ کہنے لگتے ہیں کہ:

میرے چہرے پہ نہ تھیں اتنی خراشیں یارو☆تم نے ٹوٹا ہوا آئینہ دکھایا ہے مجھے

اس کالم کا ایک نمونہ پیش خدمت ہے اس کو بغور دیکھئے اس پر ایک طائرانہ نظر ڈالئے اور بذاتِ خود یہ اندازہ لگائیے کہ ابوالخیال فرضی کیا صرف ہنسا رہے ہیں یا اپنے قارئین کو طنز ومزاح کا سہارا لے کر کسی مقصد تک پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

مقصدی طنز ومزاح

اذانِ بت کدہ

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

ابوالخیال فرضی

طلسماتی دنیا کا ایک اہم کالم ''اذان بت کدہ'' ہے یہ کالم بظاہر طنز ومزاح کا کالم ہے، لیکن ابوالخیال فرضی اس کالم میں ان لوگوں کے چہروں سے نقاب اتارنے کا فریضہ انجام دیتے ہیں جولوگ بڑے نہیں ہوتے لیکن وہ اپنی ٹانگوں پر لمبے لمبے بانس باندھ کر بہت اونچے نظر آنے لگتے ہیں، دکھاوا، ریاکاری، خود پرستی اور انانیت کے خطرناک جرثوموں کی نشاندہی ابوالخیال فرضی کا قلم اچھے انداز سے کرتا ہے اور لوگوں کو آئینہ دکھانے کی ذمہ داری خوش اسلوبی کے ساتھ ادا کرتا ہے۔ اس کالم کو پڑھ کر کچھ لوگ آئینے پر تاؤ کھانے لگتے ہیں اور کچھ لوگ اپنے خدوخال کی اصلاح کر لیتے ہیں اور سچ مچ کے بڑے بن جاتے ہیں۔ اس کالم کا ایک نمونہ پیش خدمت ہے۔ (ح۔ ہ)

میں ایک زمانہ میں نیتا بھی رہا

شامت اعمال ہمارے رسالہ کے خود ساختہ ایڈیٹر کو ایک دن نہ جانے کیا سوجھی کہ انہوں نے میری اہلیہ کو (جو تقاقاسر تا پا ناقص العقل اور اسے بے وقوف بنانا مادرزاد بے وقوفوں کے لئے بھی کوئی مشکل بات نہیں ہے) بلاکر یہ حکم صادر فرمایا کہ میں یعنی اپنی بیوی کا اکلوتا شوہر ہر رخ سے اپنا تعارف طلسماتی دنیا کے لئے پیش کروں اور ساری دنیا کو اس بات سے باخبر کروں کہ میں کب اور کیوں پیدا ہوا تھا۔ بیگم صاحبہ اس تانا شاہی حکم کو سلطنت مغلیہ کا کوئی تمغہ سمجھ کر ہنستی بل کھاتی اپنے غریب خانہ پر تشریف لائیں اور بایں الفاظ مجھ کم نصیب سے یہ فرمانے لگیں، اجی مبارک ہو، آج ایڈیٹر صاحب نے آپ سے آپ کی آپ بیتی لکھنے کی فرمائش کی ہے، زہے نصیب!

تو اس میں مبارک باد دینے کی کیا بات ہے۔ محترمہ! اگر آپ اپنی اوپر والی منزل کی صفائی کرا کے سوچیں تو آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ یہ فرمائش نہیں بلکہ حکم ہے، نوکروں سے فرمائش نہیں کی جاتی بلکہ ان کو آرڈر دیا جاتا ہے کیوں کہ وہ غلام ہوتے ہیں اور ان کے دل ودماغ تنخواہ کے بعوض مالکان کے گھر گروی پڑے ہوتے ہیں۔

آپ بدگمانیاں کر رہے ہیں، بیوی چراغ پا ہو کر بولی، جب آپ کی اپنی داستانیں رسالوں میں چھپیں گی تو ساری دنیا میں آپ کے نام کا ڈنکا بجے گا اور صاحب عقل تک آپ کی باتوں سے محظوظ ہوں گے، کس قدر خوشی کی بات ہے لیکن ایک آپ ہیں جو ہر وقت ناشکری اور ناقدری کی باتیں کرتے ہیں اور شریفوں کے ارادوں پر دھول اڑاتے ہیں، لاحول ولاقوۃ۔

میرے پیارے قارئین! آپ ہی بتائیے کہ میں کہاں جا کر اپنا سر پھوڑوں اور کس سے جا کر فریاد کروں اور کونسے قبرستان میں اپنی قبر کھدواؤں۔ جب بیوی بھی ہم خیال نہیں ہے اور اسے بھی میری رسوائیوں کی فکر نہیں ہے تو اس دنیا میں بھلا کون میرا ہمنوا اور ہمدرد ہو سکتا ہے اور میرے سر یتیم پر کون اپنا دست شفقت رکھ سکتا ہے۔

سنا ہے کہ پرانے زمانہ کی بیویاں اپنے شوہر کے لئے بہ منزلۂ لباس کے ہوا کرتی تھیں اور ان کے پیار میں ماں کی ممتا بھی شامل ہوا کرتی تھی، وہ ہرگز اس بات کو گوارہ نہیں کر سکتی تھیں کہ ان کے خاوند کا کوئی عیب بھی دنیا میں نشر ہو اور یہ آج کل کی بیویاں اس بات پر خوشی سے پھولے نہیں سما رہی ہیں کہ ان کے شوہر کی آپ بیتی رسالوں میں چھپے گی اور ساری دنیا کی انگلیاں ان کے شوہر کی طرف باقاعدہ اٹھیں گی اور یہ بھی ممکن ہے کہ کہیں کہیں لاٹھیاں بھی اٹھ جائیں اور کہیں کہیں ٹماٹر اور گندے انڈے بھی اچھالے جائیں۔ اُف میرے باپ کے اللہ تعالیٰ، اندیشہ اس بات کا پیدا ہو گیا ہے کہ بیویوں کا یہی حال رہا تو بے چارے

مرد تو نکاح کو شجر ممنوعہ سمجھنے لگیں گے اور نکاح سے پہلے ہی طلاق کی اسکیمیں بنانے لگیں گے۔ میں اسی طرح کی الجھنوں میں گرفتار تھا کہ ماہ پارہ صاحبہ میرے نزدیک آکر بولیں۔

کیوں جی، خاموش کیوں ہو؟ چہرے پر ہوائیاں کیوں اڑ رہی ہیں۔

بہت خوش ہو رہی ہو مس جولی صاحبہ! جب چھپے گی میری داستان پارینہ، تمہارے ہاتھوں کے کوّے بھی اڑیں گے۔

محاورہ طوطے اڑنے کا ہے جی، کوّے اڑنے کا نہیں۔

بیگم! طوطے شریفوں کے ہاتھ میں ہوا کرتے ہیں، ہم جیسے لوگوں کے لئے تو کوّے ہی مناسب ہیں، خواہ مخواہ میرا دماغ گدلا کرتی ہو اور مجھے حیوان ناطق بننے پر اکساتی ہو۔

محترم قارئین، میری بیگم صاحبہ محض اس لئے خوش ہیں کہ ایڈیٹر صاحب نے میری تنخواہ میں تین سو روپے کا نقد اضافہ کر دیا ہے اور اس بات کا حکم صادر کیا ہے کہ میں زیادہ سے زیادہ سچ بول کر یہ ثابت کروں کہ میں کب کس روپ میں اس دنیا میں آیا تھا اور میری ہر دور کی نفسیات اور خصوصیات کیا تھیں۔

آہ! نادانوں کو یہ بات کون سمجھائے گا کہ بہت سے سچ ایسے ہوتے ہیں جو جھوٹ سے زیادہ دلچسپ ہوتے ہیں لیکن انہیں برداشت کر لینے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ انسان ہائی بلڈ پریشر کو از خود اپنی طرف سے دعوت نامہ روانہ کرے۔ جی ہاں، سچ بولنا جس قدر دشوار ہے اس سے کہیں زیادہ سچ کو برداشت کرنا دشوار ہے اور بخدا بعض سچ تو ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں جھوٹ کا رنگ شامل کر کے بھی انہیں خوشگوار نہیں بنایا جا سکتا، ڈرتا ہوں کہ جب میں اپنی مخصوص عادت کی وجہ سے سچ بولتا چلا جاؤں گا تو میرا حشر کیا ہوگا، ظاہر ہے کہ مولوی حضرات مجھ پر فتوے داغیں گے۔ کیوں کہ ان بے چاروں کے پاس فتوؤں کے سوا اور کچھ دینے کو ہے ہی نہیں اور کیوں کہ دین اسلام پر ان کی اجارہ داری ہے تو وہ مجھے دائرہ اسلام سے گیٹ آؤٹ کر دیں گے، لیڈر حضرات مجھے ایس آئی ایس کا گرگا بتائیں گے، شاعر حضرات میرے وجود کو آثار قدیمہ قرار دے کر میری عقل کا مذاق اڑائیں گے اور میرے ان شعروں کو قابل ضبط قرار دیں گے جن کا مفہوم سمجھنے کے لئے میں خود کئی بار جنم لے چکا ہوں لیکن آج تک خود میری یہ سمجھ میں نہیں آسکا ہے کہ میرے فلاں شعر کا مطلب و مقصد کیا تھا۔ عاشق حضرات شاید ہے کہ میری کچھ قدر کر لیں کیوں کہ میں نے انہیں کئی بار لائف لائن عطا کی ہے۔ جی ہاں اگر انسان کو لائف لائن میسر نہ ہو تو وہ باہوش و حواس کسی نابالغ عورت سے بھی اظہار عشق کی جرأت نہیں کر سکتا، یہ تو لائف لائن ہی کا کمال ہے کہ اچھا خاصا آدمی بھی خواہ مخواہ اور عمر کے کسی بھی دور میں کسی پر بھی اچانک عاشق ہو جاتا ہے اور مر مٹنے کی دھمکیاں دینے لگتا ہے اور ہاں جب میں اپنے شوہر ہونے کا حال زار بیان کروں گا وہ وقت سب سے تشویشناک ہوگا، کیوں کہ اس وقت میں شوہروں کے ایسے سربستہ راز کھولوں گا کہ دنیا بھر کی عورتیں سڑکوں پر آکر اپنا سر پیٹ لیں گی اور مردوں سے اپنی صدیوں کی مظلومیت کا انتقام لمحوں میں لینے کی کوشش کریں گی اور اس سے ماحول اور بھی زیادہ خراب ہوگا، جن مردوں کے ہاتھوں میں شوہر بننے کی لکیر ہی نہیں وہ بھی آپے سے باہر ہو جائیں گے اور مارے شرم کے وہ بھی تھانہ میں عورتوں کی رپٹ لکھواتے پھریں گے، کس قدر نفسا نفسی کا عالم ہوگا، بس ان ہی باتوں سے میری روح تک کانپ رہی ہے اور دماغ کے کھنڈرات میں ہزاروں اندیشے مادرزاد یتیموں کی طرح قلابازیاں کھا رہے ہیں لیکن میرے بچوں کی سگی ماں محض اس لئے خوش ہے کہ میرے کارنامے دنیا میں پھیلیں گے اور ایڈیٹر صاحب ہر ماہ تین سو روپے اب زیادہ عنایت کیا کریں گے۔

ارسطو نے سچ کہا تھا کہ یہ عورتیں ناقص العقل ہوتی ہیں اگر یہ مردوں کو جنم دینے کی غلطی نہ کرتیں تو مردان کا دنیا میں آنے کا راستہ ہی بند کرا دیتے۔

میں اپنی تشویشناک کو الجھنوں سے ضرب دے کر حاصل ضرب پر غور کر رہا تھا کہ بیگم صاحبہ پھر قریب آکر بولیں۔

خدا کے لئے اب بستر چھوڑ دو اور ذرا بازار ہو آؤ۔

تمہیں بازار کی پڑ رہی ہے اور میری کھوپڑی میں پھل جھڑیاں چھٹ رہی ہیں اور معدے میں قراقرم ہو رہا ہے۔

آخر ہوا کیا، کیوں آپ کے چہرے پہ بارہ بج رہے ہیں۔

بیگم، یہ لب و لہجہ تمہیں دوزخ میں لے جائے گا۔ میرے چہرے پر بارہ بجا رہی ہو اپنے چہرے کی طرف دیکھو، اس گھڑی کی طرح لگ رہا ہے جس کے سیل نمٹ گئے ہوں۔

براماں گئے، چلو معاف کردو اور بازار سے چینی لا دو تو چائے بنا کر پلاؤں گی۔

مجھے نہیں پینی ایسی چائے جس میں نفرتوں کا زہر بھی شامل ہو، میں بڑبڑاتا ہوا بستر سے اٹھ کر باتھ روم چلا گیا اور غور کرنے لگا کہ مالک دو جہاں تو نے ہم مردوں کو کس قدر مجبور اور بے بس بنا کر اس دنیا میں بھیجا ہے۔ یہ عورتیں سو فیصد ہمارا استحصال کر رہی ہیں اور ہمارے شوہر ہونے کا ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہیں اور نکاح کے ذریعہ ہمارے حقوق اپنے حق میں ضبط کر کے ہمارے استحقاق مردانگی کا ملیا میٹ کر رہی ہیں اور ہمیں خودکشی کرنے پر اور اس بات پر بھی مجبور کر رہی ہیں کہ ہم نکاح ناموں میں دیا سلائی لگا کر جنگل کی طرف روانہ ہو جائیں اور اپنی دنیا الگ بسا لیں۔

اما بعد! اے محترم قارئین، جب سر پر پڑ گئی تو مجھے اپنی داستان بیان کرنی ہی پڑے گی، آپ دعا کریں کہ میری داستان پڑھنے والے کچھ نہ سمجھیں گے کیوں کہ اگر پڑھنے والے سمجھ گئے تو پھر طلسماتی دنیا کے حلقے میں بہت بڑا فساد برپا ہوگا اور سنجیدہ اور نستعلیق قسم کے لونڈ ھیار لاٹھی ہاتھ میں لئے میرے مکان کا پتہ پوچھتے پھریں گے۔

کون مجھے ان ہونے والے مظالم سے بچائے گا کیوں کہ جو ٹیم مجھے بچا سکتی تھی اس ٹیم کے خلاف بھی میں لکھ چکا ہوں گا، چلو اللہ مالک ہے اور آج کی محفل میں سنئے تذکرہ اس دور کا جب میں غنڈا تھا۔ آپ اپنے چہرے کو کتنا بھی سکیڑ لیں لیکن مجھے یہ بیان کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں ہو رہی ہے کہ مجھے بچپن ہی سے لیڈر بننے کی آرزو تھی اور لیڈروں کو سفید لباس میں دیکھ کر بالخصوص جب وہ کلف دار لباس پہنے ہوئے ہوتے تھے دل میں ایک ہوک سی اٹھتی تھی اور دل کی وادیوں میں حسرتوں کے ہزاروں قمقمے سے روشن ہو جایا کرتے تھے اور یہ ایک تلخ سچائی ہے کہ لیڈر بننے کی صلاحیتیں میرے اندر بچپن ہی سے تھیں اور میں بڑے بڑے مسائل جو خلاف عقل بھی ہوا کرتے تھے انہیں چٹکی بجاتے حل کر دیا کرتا تھا۔ کسی کو کسی سے بھڑوا دینا میرے بائیں ہاتھ کا کام تھا اور ہنستے ہوئے کو رلا دینا بھی میرے لئے کچھ مشکل نہ تھا۔ ایک محلے کے بچوں کو دوسرے محلّہ کے بچوں سے برسرِ پیکار کر دینا میرے لئے بہت آسان تھا۔ ایک مرتبہ میں نے ایک اسکول میں ٹیچروں کے خلاف تمام بچوں کو بھڑکا دیا، اسکول میں اسٹرائک ہوگئی اور ماسٹر لوگ اسکولوں میں اکیلے رہ گئے، اسی حال میں کئی دن گزارنے کے بعد میں نے خود ہی اسکول کے ماسٹروں سے رابطہ کیا اور بچوں سے ہتھیار ڈالنے کی ذمہ داری قبول کی، اسکول کے ان بچوں کو یہ اپدیش دیا کہ ماسٹر دنیا میں سب سے زیادہ ہمارے محسن ہوتے ہیں کیوں کہ وہ ہمیں دولت علم عطا کرتے ہیں حالانکہ چند دن پہلے میں بزبان خود انہیں یہ سمجھا رہا تھا کہ دنیا میں جو کچھ بھی برائیاں پھیل رہی ہیں وہ سب ان ہی ماسٹروں کی دین ہیں لیکن اب میں نے اچھی اچھی دلیلوں کے ساتھ یہ ثابت کیا کہ اگر دنیا میں ماسٹر نہیں رہیں گے اور ہم ان ماسٹروں کا احترام نہیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی یہ کائنات قیامت سے پہلے ہی قیامت سے وابستہ ہو جائے گی اور ہم سب زلزلوں کا شکار ہو کر اپنی اپنی قبروں میں جا کر لیٹ جائیں گے اور میدان حشر کی ہاہو کا انتظار کرنے لگیں گے۔

بے چارے معصوم بچے میرے دلائل سن کر رونے لگے اور انہوں نے اسٹرائک ختم کر دی، اسکولوں میں پھر رونق ہوگئی اور اس طرح میں اپنے اسکول کا دائمی مانیٹر بن گیا، اسی طرح میں نے اپنی مخصوص صلاحیتوں سے کام لیتے ہوئے مختلف محلوں میں برادری واد کی آگ کو ایک بار خوب بھڑکایا اور انصاریوں کو قریشیوں کے خلاف اور پٹھانوں کو تیلیوں کے خلاف کھڑا کر دیا۔ جب ماحول حد سے زیادہ بگڑ گیا اور اندیشہ اس بات کا پیدا ہو گیا کہ اللہ کا کوئی بندہ آ کر اس ماحول کا فائدہ نہ اٹھا لے اور امن وامان پیدا کر کے ہیرو نہ بن جائے تو میں نے خود ہی امن وامان کی باتیں شروع کر دیں اور لوگوں کو بتایا کہ اسلام میں اس طرح کے اختلافات کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ مسلمان سب بھائی بھائی ہیں اور کسی انصاری کو کسی قریشی پر اور کسی قریشی کو کسی تیلی پر کسی طرح کی کوئی فضیلت نہیں ہے۔ میری آواز میں اتنا درد ہوا کرتا تھا کہ اکثر و بیشتر تو میں اپنی دردناک آواز سے متاثر ہو کر خود ہی رو پڑتا تھا، مجھے آج تک یاد ہے کہ امن وامان کی مدلل تقریریں سن کر پیدائشی غنڈے تک نیک بننے کا ارادہ کر بیٹھے تھے اور فرقہ وارانہ کشیدگی آناً فاناً ختم ہوگئی تھی، لوگ اس طرح ایک دوسرے سے گلے مل رہے تھے جس طرح عید کے دن ملا کرتے ہیں اور امن وامان قائم کرنے کا سہرا میرے سر پر بندھ گیا تھا اور یہ بات کسی کو معلوم نہیں تھی کہ ہنگامہ آرائی کا ذمہ دار بھی میں ہی تھا اور

اس طرح میں نے اپنے وقت کے عقل مندوں سے ''محب امن'' کا خطاب دن دہاڑے وصول کرلیا تھا۔

۱۴ سال کی عمر میں، جب کہ شاید میرے دودھ کے دانت بھی پوری طرح نہیں ٹوٹے تھے، قوم سے خطاب وصول کرلینا کوئی معمولی بات نہ تھی، خاندان کی عورتوں نے میری باقاعدہ نظر اتاری اور امام ضامن کا تعویذ میرے گلے میں ڈال کر مجھے دشمنوں کی بدخواہی سے محفوظ کردیا گیا، اس کے بعد میدان سیاست میں باقاعدہ میرے قدم اٹھنے لگے اور میں آہستہ آہستہ پروان چڑھنے لگا، کم عمری ہی میں مجھے پولیس والوں سے بھی ساز باز کرنی پڑی کیوں کہ ہر معتبر لیڈر کے لئے پولیس کا مخبر بننا بہت ضروری ہوتا ہے، چنانچہ اس مخبری کے فریضے کو بھی میں نے جز وسیاست سمجھتے ہوئے پوری ایمانداری سے نبھایا اور پوری پوری دیانت کے ساتھ بڑے بڑے شریف لوگوں کی شرافت سے پردے ہٹا کر پولیس والوں کو اس بات سے باخبر کیا کہ ہمارے شہر میں شریف کم ہیں اور شریف نما زیادہ، لوگوں کے گھریلو جرائم سے پردے کھسکا کر پولیس والوں کے کام کو میں نے آسان کردیا اور بہت معمولی محنتانہ پر جو رشوت ہی میں سے مجھے پراپت ہوا کرتا تھا پولیس والوں کو بہت گہری گہری باتیں بتادیا کرتا تھا۔ اس طرح میں نے ایسے کئی شریف النسل لوگوں کو جو پچھلی سات پشتوں سے شریف چلے آرہے تھے پولیس کی نظروں میں میں ذلیل وخوار کرکے ان کی ایسی کی تیسی کرادی تھی، پولیس کے ساتھ تعلقات بڑھا کر خدا مجھے معاف کرے، مجھے اس بات کا اندازہ ہوا تھا کہ ہمارے ملک میں جتنی بھی خرابیاں ہیں اس کی ذمہ دار پولیس ہے اور پولیس میں جو خرابیاں ہیں اس کے ذمہ نیتا لوگ ہیں اور نیتاؤں میں جو خرابیاں ہیں اس کے ذمہ دار وہ ماں باپ ہیں جو نیتاؤں کو جنم دیتے ہیں۔

مجھے آج تک یاد ہے کہ ایک بار میں نے ایک شریف انسان کی جو فی الحقیقت شریف تھا، اپنی ایک ذاتی پرخاش کی وجہ سے ان کی مخبری کردی، ان کے گھر ایک پاکستانی مہمان آئے تھے اور انہیں انٹری کرانے میں دو دن کی تاخیر ہوگئی تھی، مجھے ان سے ایک بات کا بدلہ لینا تھا چنانچہ میں نے ایک پولیس انسپکٹر سے جاکر بتادیا کہ فلاں صاحب کے گھر جو پکے دین دار ہیں اور دیکھنے میں بھی ہٹے کٹے اور پکے مسلمان دکھائی دیتے ہیں ان کے گھر کچھ پاکستانی آئے ہوئے ہیں، ذرا جاکر خبر لو۔

انسپکٹر صاحب جو کئی دن سے چکن پلاؤ کے چکر میں پریشان تھے، انہوں نے موقع غنیمت سمجھ کر ان سچ مچ کے شریف بزرگوار پر دھاوا بول دیا اور انہیں تھانہ میں لے گئے، اس دور میں انسان جہنم میں جانے میں اتنی توہین محسوس نہیں کرتا جتنی توہین وہ اس وقت محسوس کرتا ہے جب اسے کسی پولیس چوکی میں طلب کیا جائے، پھر غنڈوں اور اوباش لوگوں کی زبان اتنی بری نہیں محسوس ہوتی جتنا برا لب ولہجہ ہمارے بعض پولیس والوں کا ہوتا ہے۔ یہ توہین وتضحیک کرنے کی ہر قسم سے اور ذلیل وخوار کرنے والے ہر لہجہ سے واقف ہوتے ہیں، یہ جانتے ہیں کہ شریف لوگوں کے کپڑے کس طرح اتروائے جاتے ہیں، مجھے کچھ کچھ یاد ہے کہ ان صاحب نے جو سچ مچ کے شریف تھے ان کو پولیس چوکی میں طلب کرکے اس طرح کے سوالات اسی طرح کے لب ولہجہ میں کئے گئے تھے۔

سفید داڑھی لگا کر بڑا شریف بنا پھرتا ہے، ہے نا تو پاکستان کا ایجنٹ، ہر ماہ کتنے پاکستانیوں کو تو بلاتا ہے، سالے جوتوں کا ہار گلے میں ڈال کر جب تجھے سارے قصبے میں لئے لئے پھریں گے تب تجھے پتہ چلے گا کہ اپنے ملک کے ساتھ غداری کا کیا خمیازہ ہوتا ہے۔

ارے ملا، اپنی آنکھیں نیچے کر، کیا گھور گھور کے دیکھتا ہے اس طرح کی دلخراش باتوں سے شریف لوگوں کا جی متلانے لگتا ہے اور وہ پیسے دے کر اپنی عزت بچانے میں اپنی عافیت سمجھتے ہیں، اس طرح اپنے فن مخبری کا سہارا لے کر میں نے کئی شریفوں کی عزت خراب کی۔ ۲۰ سال کی عمر تک لوگ مجھے لیڈر سمجھتے رہے لیکن میں لیڈر نہیں صرف اس وقت پولیس کا مخبر تھا اور کمیشن بنیاد پر شریفوں کی شرافت اور رذیلوں کی رذالت کا سودا کرایا کرتا تھا اور چند سکوں میں اچھے اچھے لوگوں کو بڑے بڑے مسائل میں مبتلا کرادیا تھا اور پھر ہوتے ہوتے زندگی میں وہ مبارک وقت بھی آیا جب ممبری کا الیکشن لڑنے کے لئے مجھے محلّہ کے چند نیم شریف لوگوں نے اکسایا اور خود بھی میرے یہ بات سمجھ میں بہ آسانی آگئی کہ اگر میں اس میدان میں نہیں آیا تو نگر پالیکا کسی بیوہ کی طرح اجڑ کر رہ جائیگی اور نگر پالیکا کے بیوہ ہوجانے سے بہت سارے کرم چاری بناؤ سنگھار سے محروم ہوجائیں گے، چنانچہ باقاعدہ الیکشن میں کھڑے ہونے کی تیاری کرلی گئی، اور اس زمانہ کے تمام فلاسفروں کو حکم دیدیا گیا کہ کوئی اچھا سا نعرہ

تخلیق کر کے لائیں کیونکہ ہمارا جنت نشان ہندوستان صرف نعروں ہی کی بنیاد پر زندہ ہے۔ ہزاروں نعرے گھڑے گئے، لیکن مجھے ایک نعرہ بھی اچھا نہیں لگا پھر ایک صاحب جنہیں بیسویں صدی کا ارسطو کہا جاتا تھا اور واقعتاً ان کا مزاج ارسطو کے مزاج سے کافی ملتا جلتا تھا، ان کی زوجہ ان سے سخت ناراض تھیں کیوں کہ شادی کے بعد ارسطو صاحب نے اپنی بیوی سے اتنی محبت بھی نہیں کی تھی جتنی محبت دل پھینک قسم کے لوگ دوسروں کی بیویوں سے خواہ مخواہ بھی کر لیتے ہیں لیکن ارسطو صاحب کا کمال یہ تھا کہ ازدواجی زندگی کے نشیب وفراز پر گھنٹوں لیکچر دیدیا کرتے تھے، خود بہت بداخلاق تھے مگر حسن اخلاق پر جم کر گفتگو فرمالیا کرتے تھے۔ انہوں نے اس زمانہ میں سوا تین روپے میں یہ نعرہ تیار کر کے دیا تھا فرضی کو لائیے، شہر کو بچائیے، یہ نعرہ بہت پسند کیا گیا اور اسی کو بنیاد بنا کر الیکشن کی تیاریاں پورے زور وشور کے ساتھ کی گئیں، میرے اپنے محلہ میں ۵ اور نوجوان میرے مقابلے میں کھڑے ہوئے تھے، نہ پوچھئے کہ اس زمانہ میں کس قدر ہنگامے برپا ہوئے اور کیسے کیسے لوگوں کی پگڑیاں اچھالی گئیں۔ میں اپنے دوستوں سے کہا کرتا تھا کہ کوئی ایسا عیب تلاش کرو جس سے سامنے والوں کو ذلیل کیا جاسکے، مجھے یاد ہے کہ جتنے بھی عیب ممکن تھے ایک ایک کر کے سب کا استعمال کر لیا گیا، دن رات کی مصیبت بھرنے کے بعد ایک دن مسجد میں بھی جانا پڑا، مسجد جانے کی تیاری کئی دن تک چلی۔ میرے دوستوں میں ایک دو نمازی بھی تھے، ان میں جو زیادہ بھلا تھا اس سے رائے مشورہ لیا گیا کہ پروگرام یہ ہے کہ مسجد میں حاضری دیں، رات کی تنہائی میں جھاڑو بھی لگادیں تاکہ اللہ میاں کو بھی خوش کیا جاسکے۔ الیکشن جیتنا کوئی معمولی بات تھوڑی تھی، میرے دوست نے مشورہ دیا کہ جھاڑو لگاؤ نہ لگاؤ لیکن مسجد میں جاکر نماز ضرور پڑھو، باپ رے باپ، یہ مشورہ سن کر بدن کانپ اٹھا، نماز تو کبھی پڑھی ہی نہیں تھی، پھر بھی میں نے اپنے دوست سے کہا جہاں اتنی مصیبت بھر رہے ہیں وہاں نماز بھی پڑھ لیں گے، لیکن بھائی ہم سے تو وضو کرنا بھی نہیں آتا، دوست نے شفقت بھرے لہجے میں کہا وہ تو ہم سکھائیں اور اس بے چارے نے باقاعدہ ایک دن وضو کرنا سکھایا، وضو کے بعد نماز سیکھنے کا نمبر تھا، خدا خدا کر کے تین دن میں تو طریقہ نیت یاد ہوا، دوست نے یہ بھی تاکید کی کہ جس دن نماز کا ارادہ ہو اس دن صبح سے پیشاب کے بعد استنجے کا اہتمام ضرور کریں،

خیال ہوا کہ جب استنجے کی زحمت گوارہ کرنی ہی ہے تو مٹی کے ڈھیلے سے استنجا کر کے سنت پر عمل کیا جائے لیکن مشکل تو یہ تھی کہ استنجا بھی کرنا مجھ سے نہیں آتا تھا اور یہ بات اپنے دوست سے پوچھنا بھی شرم کی بات تھی پھر بھی پوچھنا تو پڑا ہی، ساری تفصیل بتانے سے کوئی فائدہ نہیں، الحاصل جب مسجد میں برائے نماز پہنچتا ہوں تو سب کی نگاہیں اس طرح میری طرف اٹھ گئیں جیسے میں کوئی جرم کرنے آیا ہوں، بعض لوگ آپس میں چہ میگوئیاں کرنے لگے۔ ایک صاحب کی آواز کانوں میں آئی جو دوسرے صاحب سے کہہ رہے تھے یہ مسجد میں کیوں آگیا۔ دوسرے صاحب نے کہا ممبری کا الیکشن لڑ رہا ہے، اگر اب بھی مسجد میں نہیں آئے گا تو کب آئے گا۔ یقیناً لوگ تو اللہ میاں کو بھی رشوت دینے سے باز نہیں آتے۔ لو بھئی لو، مسجد میں جا کر بھی ہم جیسے شریف لوگوں کو نکو بنتے ہیں، لوگوں کی اٹھتی ہوئی نظریں دیکھ کر عقل ٹھکانے نہیں رہی اور نماز کا طریقہ ذہن سے نکل گیا، یاد پڑتا ہے کہ نیت اس طرح کی تھی، کرتا ہوں، نیت واسطے الیکشن کے چار رکعت نماز منہ میرا نگر پالیکا کی طرف اللہ اکبر۔

نماز تو ظاہر ہے کہ پڑھنی آتی ہی نہیں تھی، صرف نیت کا طریقہ یاد کیا تھا، اعتراض کرنے والوں نے اس کا بھی بیڑہ غرق کر دیا۔ نماز کے بعد میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا اس طرح کی تھی۔

اے رب ذو جہاں! شاید تجھے معلوم نہیں کہ نگر پالیکا کے الیکشن میں کیسے کیسے گھٹیا لوگ کھڑے ہو گئے ہیں اور برادری واد کا زہر منہ میں لئے سڑکوں پر گھوم رہے ہیں جس کا کوئی باپ نہیں وہ بھی خود کو اصیل النسل بتا رہا ہے کہ مجھ جیسے آبائی شریف لوگوں کو آواز بالکل ہی دب کر رہ گئی ہے، تیرے نیک بندوں کے اسرار پر میں الیکشن کے لئے کھڑا ہو گیا ہوں، اگر میں ہار گیا تو تمام نیک لوگوں کا دل ٹوٹ جائے گا اور تقوے کی بدنامی ہوگی اس لئے اپنے نیک بندوں کی خاطر میرے بیڑے کو پار کر دے اور مجھے اس الیکشن میں اعلیٰ نمبروں سے کامیاب.........توبہ توبہ زیادہ سے زیادہ ووٹوں سے کامیاب کر دے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ فقیروں والے تکیہ میں ایک مسجد بنواؤں گا اور جمعہ کے جمعہ نماز بھی پابندی سے پڑھتا رہوں گا اور مسجد کے گلے میں سکے بھی پابندی سے ڈالتا رہوں گا۔ اے رب تیری قسم اگر جیت گیا تو میں تین دن کے لئے دعوت کے کام میں بھی جڑوں گا، جماعت والے بے چارے بار بار گھر کی کنڈی بجاتے ہیں اور

میں بار بار انکار کر کے انہیں شرمندہ کرتا ہوں۔

اب آپ سے کیا پردہ، میری اس دعا کا حشر خراب ہوا اور میری ضمانت بھی ضبط ہوگئی، مجھے صرف ۲۷ ووٹ ملے اور اسی دن مجھے اندازہ ہوگیا کہ الیکشن میں جیتنے کے لئے صرف آبائی شرافت کافی نہیں ہے۔

اس کے بعد بھی سیاست سے میرے تعلقات بحال رہے اور میں کانگریس پارٹی میں کافی دنوں تک گھسارہا۔ میرا عقیدہ تھا کہ اس دنیا میں کانگریس ہی وہ پارٹی ہے جو مسلمانوں کا سفینہ پار لگا سکتی ہے کانگریس ہی کی وجہ سے میں ایک پیر صاحب سے مرید ہوگیا تھا، یہ پیر صاحب خواجہ کھڑے بڑے کے مادرزاد داماد تھے۔ اور پانچوں وقت کی نماز مدینہ منورہ میں پڑھنے جاتے تھے، پیدل چلتے تھے اور پلک جھپکتے ہی مسجد حرام کی پہلی صف میں پہنچ جاتے تھے، ان ہی بزرگ نے ایک ''عہد نامہ'' جو خالصتاً عربی زبان میں تھا، یاد کرایا تھا جو میں مدتوں صبح وشام پڑھ کر کانگریس پارٹی سے اظہار بندگی کرتا رہا اور جب تک میں سیاست کی بھول بھلیوں میں رہا تب میں نے کانگریس سے بے وفائی کرنے کی غلطی نہیں کی، وہ دعا جو دوران سیاست حرز جان تھی وہ یہ ہے۔

اٰمَنْتُ بَالْکَانگریس وَلْوُزرآءِ وَالْاُمرآءِ خصوصاً عَلٰی اَصْحَابِ الْاِقْتِدَارِ یَتمکّن وفی الکرسی والفراش والقَالِیْن بالصلاحیة او بالجبر والاکراہِ اوبالمکاریّة اوبالشرارَة والضلالَةِ الفِتَنْ اٰمنت علٰی اولادِ الاَمرَاءِ وَلْوُزرَاءِ ایضاً. شریفاً اَوْ رَذِیْلاً اَو ذَلِیْلاً اَوْ کَمِیْنًا وَاٰمنتُ عَلٰی رجالِہٖ وَنسآئِہٖ وطفلِہٖ وَلَوْ فِی بطن اُمِّہٖ وَعُبُدُ مَااِسْمُہٗ الْبھارتُ سبحانَہٗ مَا اَعْظَمَ شَانَہٗ وَاَنْطَقَ بلسانِ الْھِنْدِیَّةِ المُقَدَّسَةِ وَزُرْتُ مَنْ مقَامَاتِ الْمُقَدَّسَةِ کَالْھَرْدُوَارِ والْکَاشِیْ وَالْمَتھرا وَغَیْرَ ذٰلِکَ وَجَاوَرْتُ فی الْاِیْوانِ الرَّاجِیَةِ السّبھا کَانَ اسْمُہٗ پارلیمنٹ وَاَنْتَ فِدَاکَ اُمِّی وَاَبِیْ واولَاد واحباء بی جمیعاً. وفداک فھمی وعقلی ولسانی وضمیری علی الاعلان وَاضحةً کامِلَةً فَاضلةً دَائِمَةً یامَعْشَرَ الْاِقْتِدَارِ ! ایاک لِی نعمَ الْوَکِیل وَارْزُقْنِیْ مِنْ جَیْبِکَ اَوْ مِنْ تَجْوْرِیتک بالرَّضآء والرَّغْبَةِ وَاعْطَانِیْ رُوْبِیَّة وَلوھابتہٖ مَا ھِیَ اشد الفجار واخصُّ الاشرار وَاَکْفَرُ الْکُفَّارِ والحمْدُ للصدرِ الجَمْھُوْرِیةِ وَالْپردھان المنتری وَالْوُزارہٖ ولاھل بیتہٖ والْچپراسیہٖ اجمعین.

کم وبیش اس کا ترجمہ یہ ہوتا ہے۔

ایمان لایا میں کانگریس پر اور اس کے وزیروں اور اس کے حکمرانوں پر، خصوصاً ان صاحب اقتدار لوگوں پر جو تشریف فرما ہیں کرسیوں پر عالی شان بستروں پر اور قالینوں پر، اپنی صلاحیتوں کی وجہ سے یا زور زبردستی کی وجہ سے یا مکاری، شرارت، یا گمراہی اور فتنہ کاری کی وجہ سے، ایمان لایا میں حکمرانوں اور وزیروں کی اولادوں پر بھی، خواہ وہ شریف ہوں، خواہ وہ رذیل ہوں، خواہ ذلیل ہوں اور خواہ کمینے ہوں اور ایمان لایا میں ان کے مردوں پر ان کی عورتوں پر اور ان کے بچوں پر خواہ وہ ابھی ماں کے پیٹ ہی میں ہوں، عبادت کرتا ہوں میں اس زمین مقدسہ کی جس کا نام عبادت ہے اور پاک ہے جس کی شان بہت زیادہ اور پیار کرتا ہوں میں ہندی زبان سے اور زیارت کی امید رکھتا ہوں میں تمام مقدس مقامات کی جیسے ہردوار، کاشی اور متھرا وغیرہ اور امید رکھتا ہوں میں ایوان حکومت سے نام جس کا راجیہ سبھا ہے اور اس کا نام پارلیمنٹ بھی ہے اور آپ پر فدا کرتا ہوں اپنے ماں باپ اپنی اولاد اور اپنے دوستوں کو اور قربان کرتا ہوں آپ پر میں اپنا فہم، اپنی عقل، اپنی زبان، اپنا ضمیر کھلے عام پوری وضاحت کے ساتھ مکمل طریقے سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے۔

اے اقتدار والوں کی جماعت! چاہتا ہوں میں تم سے اپنے لئے ایک بہتر وکالت کرنے والا اور رزق دیجئے مجھے اپنی جیب خاص سے یا اپنی ذاتی تجوری سے رضا ورغبت سے اور عطا کریں مجھے روپیہ بہت زیادہ، مجھ پر رحم کیجئے میری مدد کریں، بالخصوص مودودیوں اور وہابیوں کے مقابلے میں کیوں کہ یہ لوگ حد سے زیادہ شریر اور حد سے زیادہ فاسق اور گناہگار ہیں، میں تعریف کرتا ہوں صدر جمہوریہ کی اور ان کے اہل بیت کی اور ان کے نوکروں کی۔

اس کے بعد مجھے سیاست نے اور سیاست کو میں نے چھوڑ دیا کیونکہ اندازہ یہ ہوگیا تھا کہ کسی بھی شریف انسان کو جو اتفاقاً سچ بولنے پر قادر ہو، اس کی دال سیاسی گلیوں میں نہیں گلتی۔

ایک راز کی بات بتادوں، جس وقت میں سیاست کی وادیوں میں داڑھی سمیت دندنا رہا تھا اس زمانہ میں سیاست کی اندھی گلیوں میں مولوی ملاؤں کی تعداد بہت کم تھی بعض اوقات نقلی داڑھی مونچھ لگا کر مولویوں کی

کمی پوری کی جاتی تھی، اس کے باوجود میں سیاست میں اپنا مقام نہ بنا سکا دراصل کبھی کبھی مجھے سچ بولنے کی بیماری لاحق ہوجاتی تھی اور میری بدنصیب زبان سے دوران تقریر ایسی باتیں بھی نکل جاتی تھیں جو خود میرے لئے تازیانہ بنتی تھیں اس لئے سیاست نے زیادہ دنوں تک مجھے منہ نہیں لگایا اور خود میں نے بھی اسی میں عافیت سمجھی کہ اس نگری کو خیر آباد کہہ دوں جہاں سرخرو ہونے کے لئے بے تھکان اور بغیر شرمائے جھوٹ بولنا لازمی ہو۔

موجودہ دور کی صورت حال بدلی ہوئی ہے، اب تو سیاست کی اندھی گلیوں میں ایک مولوی ڈھونڈیئے تو ہزاروں پر ہاتھ پڑتا ہے اور ایسی ایسی داڑھیوں کے لوگ سیاسی میدان میں نظر آتے ہیں کہ جن کی داڑھیاں دیکھ کر فرشتے تک شرمانے لگتے ہیں۔ دراصل پہلے زمانہ میں مولوی حضرات جھوٹ اور مکاری سے کوسوں دور ہوا کرتے تھے اور غلطی سے ایک بار جھوٹ بول کر انہیں ہفتوں چین نہیں آتا تھا، اب صورت حال دگرگوں ہے، اب مولوی حضرات جھوٹ سے اس درجہ بیزار نہیں ہیں اس لئے میدان سیاست میں ان کا ڈکٹ دیر تک گرنے نہیں پاتا اور وہ دنیاداروں کے مقابلے میں اچھے خاصے رن بنالیتے ہیں اور موقع ملے بغیر چوکے اور چھکے بھی مارلیتے ہیں۔ مولویوں کی ترقیاں دیکھ کر دل سے ایک ہوک سی نکلتی ہے اور رشک آتا ہے، ان مولویوں پر جو نیتاؤں کے کاندھوں سوار ہوکر اپنا سفر پرہیزگاری جاری رکھے ہوئے ہیں اور ان کی عاقبت بھی نہ جانے کیوں محفوظ ہے اور نہ جانے کیوں خلق خدا بھی ان سے خوش نظر آتی ہے

(طلسماتی دنیا ۲۰۰۱ء)

☆☆☆

☆ چوری ایک بڑا گناہ ہے لیکن بعض لوگ چوری کے ذریعہ جنت خریدنے کی کوشش کرتے ہیں، یہ لوگ وہ ہیں جو عمرہ کے ذریعہ حرمین میں داخل ہوجاتے ہیں، پھر چور بن کر چھپے رہتے ہیں، جب حج ہوتا ہے یہ چوری کا حج پڑھ کر ہمیشہ کے لئے حاجی الحرمین بن جاتے ہیں۔

☆☆☆

قیامت نامے

کس قیامت کے یہ نامے میرے نام آتے ہیں، اس عنوان کے تحت ہر ماہ بے شمار تعریفی خطوط طلسماتی دنیا کے نام آتے ہیں۔ جن کے ایک ایک حرف میں محبت، عقیدت، خلوص اور للّٰہیت موجود ہوتی ہے۔ ان میں چند خطوط کو ہم بطور شکرانہ شائع کردیا کرتے تھے۔ ان خطوط کو پڑھ کر ہمیں اندازہ ہوتا تھا کہ ہمارا روحانی سفر صحیح سمت میں جاری ہے اور لوگ طلسماتی دنیا کی روحانی تحریک سے متاثر بھی ہورہے ہیں اور مستفیض بھی۔

روحانی عملیات کا سلسلہ تو نہ جانے کب سے جاری تھا لیکن اکابرین کا چھوڑا ہوا اثاثہ اخلاف کی غلطیوں اور نادانیوں کی وجہ سے رطب ویابس سے بھرا ہوا تھا۔ طلسماتی دنیا نے اس اثاثے پر پڑی ہوئی گرد کو صاف کیا اور مشکل ترین عبارتوں کو سہل بنا کر عوام کے سامنے پیش کیا۔ یہ موضوع جو بالکل خشک تھا تر بن کر سامنے آیا اور عوام وخواص نے اس طرز تحریر کی اور مخلصانہ کاوش کی پذیرائی کی اور طلسماتی دنیا کی حوصلہ افزائی بھی۔ نتیجتاً ہنوز یہ چراغ جل رہا ہے اور چہار دانگ عالم میں اپنے اجالے پھیلا رہا ہے، کچھ خطوط کو بطور تبرک نقل کیا جارہا ہے انہیں پڑھئے اور اندازہ کیجئے کہ لوگ اس رسالے کو کس طرح چاہتے ہیں اور اس کے قدموں میں اپنے عقیدت کے پھول کس طرح بچھاتے ہیں۔☆

محمد رشید قادری

کس قیامت کے یہ نامے مرے نام آتے ہیں

اس کا ہر گھر میں رہنا ضروری ہے

محترم المقام جناب ایڈیٹر صاحب (طلسماتی دنیا)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج گرامی!

یوں تو ہر جگہ سے دینی ودنیوی بے شمار پرچے ورسائل شائع ہوتے ہیں لیکن اس پرچہ کی حقیت ہی کچھ اور ہے کہ یہ تمام پرچوں سے زیادہ افادیت کا حامل ہے کیوں کہ اس میں وہ تمام باتیں موجود ہیں جس سے عوام کو آئے دن واسطہ پڑتا ہے۔

میں تو یہ کہوں گا کہ اس پرچہ کا ہر گھر میں رہنا ازحد ضروری ہے، اس کی کتابت وطباعت اپنی مثال آپ ہے۔ اس کو ایک بار ختم کرکے طبیعت نہیں بھرتی، بار بار پڑھنے کو جی چاہتا ہے اور جتنی بار پڑھا جائے، نئی معلومات کا اضافہ ہوتا ہے، آئندہ سے یہ شمارہ براہ راست دفتر سے طلب کروں گا، دعا ہے کہ اللہ رب العزت اسے عالم میں مزید مقبولیت کا باعث بنائے، آمین۔

مرسلہ

اسماعیل جولکی، کوپرگاؤں

معہد مفتاح العلوم جامع مسجد کوپرگاؤں (احمد نگر)

ایک سے زائد بار پڑھنے کو دل چاہتا ہے

محترمی جناب حسن الہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ مزاج بخیر ہوں گے۔

اس مرتبہ آپ نے جنوری اور فروری کا شمارہ ایک ساتھ نکالا، اب ہم کو آپ کے شمارہ کا مارچ تک انتظار کرنا پڑے گا اور یہ انتظار اتنا طویل ہے کہ اس کا اندازہ صرف قاری ہی کو ہوسکتا ہے۔ آپ کا پرچہ ہاتھ میں آنے کے بعد ختم کرنے تک ہاتھ سے نہیں چھوٹتا، بعض مرتبہ ایک سے زائد بار پڑھنے کو جی چاہتا ہے، اب آپ ہی اندازہ لگایئے کہ مارچ تک کتنی لمبی مدت ہوگی، پرچہ ہاتھ میں آنے تک گو آپ کا پرچہ ۱۰۰ صفحات کے اندر ہی ہوتا ہے مگر اس قدر معلومات آفریں ہوتا ہے کہ پڑھ کے ختم کرنے تک ہاتھ سے نہیں چھوٹتا۔

جنوری اور فروری کے شماروں میں آپ نے سانپ اور بچھو کے متعلق جو مضامین چھاپے ہیں اس کے لئے آپ قابل مبارک باد ہیں کہ اتنے مختصر اور معلومات آفریں مضامین بہت کم دیکھنے کو ملتے ہیں۔ ''اللہ والے'' کے عنوان کے تحت آپ اولیاء کرام کے حالات کا بیان جو شروع کئے ہیں، وہ بھی قابل تحسین ومبارک باد ہیں، اللہ آپ کے مشن کو بغیر کسی رکاوٹ کے جاری وساری رکھے، آمین ثم آمین۔

ایک اہم بات آپ سے دریافت طلب ہے، وہ یہ کہ علی عباس بوتیؒ نے سورۂ یٰسین کے پڑھنے کے طریقوں میں ایک طریقہ سبعہ سلطان کا بتایا ہے وہ کیا طریقہ ہے اور کیا اس کو پڑھنے کے لئے اس کی اجازت ضروری ہے، تفصیل سے روشنی ڈالئے۔

غالباً اس سے قبل بھی میں نے آپ سے استدعا کی تھی کہ پرچہ کا نام طلسماتی دنیا کے بجائے کچھ اور رکھیں کیوں کہ آپ جن علوم کا پرچار اس پرچے کے ذریعہ کر رہے ہیں وہ علوم طلسماتی نہیں ہیں، روحانی ہیں، کیا ہی اچھا ہو کہ آپ اس کا روحانی دنیا رکھ دیں، جب کہ آپ کے مرکز کا نام آپ روحانی مرکز رکھے ہیں، اگر آپ یہ فرماتے ہیں کہ اس نام کا ایک پرچہ پاکستان سے چھپتا ہے تو چھپنے دیجئے، انڈیا سے تو اس نام کا کوئی پرچہ نہیں چھپتا، امید ہے کہ اس مرتبہ اس بات کے جواب سے آپ ضرور سرفراز فرمائیں گے۔

فقط ناچیز

محمد عبدالقوی فاروقی یاقوت پورہ، حیدرآباد (اے، پی)

پاکیزگی اور اصلاح کے ساتھ

محترم عالی جناب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج شریف، خیریت دارم و میخواہم۔

عرض یہ ہے کہ پرچہ ماشاء اللہ اس دور میں نہایت پاکیزگی واصلاحی طریقہ پر شائع ہو رہا ہے، خداوند کریم نگراں حضرات کو رحمت کاملہ سے دن دونی رات چوگنی ترقی وخوشحالی بخشے۔ ماہنامہ طلسماتی دنیا پڑھنے والوں کو مستفیض ہونے کا شرف بخشے خداوند کریم، آمین ثم آمین۔

صوفی عابد حسین، راجستھان

خرافات اور عریانیت سے مبرّا

محترم المقام اعلیٰ وقار ایڈیٹر صاحب، دام ظلہم العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عالی قدر آپ کا رسالہ طلسماتی دنیا سچ مچ ایک رسالہ ہے، خرافات وعریانیت سے بالکل مبرا، اللہ آپ کے اس نیک ارادے کو تقویت عطا فرمائے، نیز ہم تشنگان علم کو ایسے رسائل پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

سبحان اللہ جنوری، فروری ۱۹۹۷ء کا مشترکہ شمارہ اپنی سابقہ خوبیوں سے بڑھ کر نظر نواز ہوا، اداریہ پڑھ کر اس مردہ قوم کو جو کہ ہدایت الناس کے لئے بنائی گئی ہے، پر آنسو بہانے کو جی چاہا کہ ہماری کوتاہیوں اور غلطیوں کی سزا ہندوستان کے ہر مسلمان کو مل رہی ہے، اگر آج سچ ویسا ایمان آجائے کہ اذان سن کر گلیاں محلے خالی اور مسجد بھر جائے تو کسی بھی غیر کی یہ مجال نہیں کہ ہم پر اپنی گستاخ نظر اٹھالے، پھر سے ہماری عصمتوں کی دھجیاں نہ اڑیں، پھر سے ہماری عبادت گاہوں کی بے حرمتی نہ ہو۔ مگر ایڈیٹر صاحب اس کے لئے ہر مسلمان کو کمربستہ ہو کر اپنے ایمان اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی بازیابی کرنا ہے، خیر! اداریہ دل کو چھو گیا، ویسے پورا شمارہ سمندر کو کوزے میں بند کے مصداق بہتر ہے، مگر اداریہ لکھنے پر خاص طور سے یہ ٹوٹے پھوٹے جملے ارسال خدمت کر رہا ہوں، اللہ سے دعا ہے کہ آپ کا قلم یونہی داعی بن کر جگمگاتا رہے اور ہمیں فائدہ پہنچتا رہے۔

والتسلیم فقط

عبداللہ ہلال

مکان نمبر: ۱۰۴۸ اکمال پورہ (مالیگاؤں)

طبیعت باغ باغ ہوگئی

محترم بزرگ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نیا سال کے ساتھ ساتھ رمضان مبارک ہو! خدا کرے آپ بخیر ہوں، ایک سال قبل کی بات ہے کسی صاحب کے ہاتھ میں ایک پرچہ دیکھا، عجیب سا نام ''طلسماتی دنیا'' لفظ طلسم اور طلسماتی دنیا کا تاثر ہی کچھ اور ہوتا ہے، خیر ورق گردانی کرنے میں کیا حرج ہے۔

''عملیات'' وغیرہ قسم کی چیزوں میں دلچسپی، طبیعت اور ذوق کے تقاضہ سے ہوتی ہے اور کچھ عمر کا تقاضہ بھی ہوتا ہے، سرسری دیکھ لیا مگر اور بھی مضامین پڑھے خاص کر آپ کی نگارشات! تو میرے دل کو لگا! حقائق اور دلائل اور پھر آپ کی منفرد تحریر اور انداز بیان متاثر ہوتا گیا! اب عالم یہ ہے کہ ہر ماہ شہر سے خرید کر لاتا ہوں اور مطالعہ کرتا ہوں اور دل ہی دل میں بارگاہ الٰہی میں آپ کے لئے دعا گو رہتا ہوں کہ اللہ آپ سے جس طرح کا کام لے رہا ہے اس کے بدل میں اللہ آپ کو خوب نوازے۔ دوسری طرف حقیقت تو یہ ہے کہ میری حیثیت دعا گو کی نہیں بلکہ محتاج دعا کی ہے اور رہے گی! مجھے پورا احساس ہے کہ ابھی جو کچھ لکھ گیا آپ کی طرز نگارش کے متعلق یہ سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے، جہاں یہ آپ گنجائش محسوس کریں کہ میں اپنی حد سے تجاوز کر گیا ہوں آپ مجھے معاف کر دیں گے۔

جنوری، فروری ۱۹۹۷ء کا ''طلسماتی دنیا'' کل پڑھ رہا تھا، رمضان مبارک کی مناسبت سے عمدہ عمدہ مضامین پڑھنے کو ملے، طبیعت باغ باغ ہوگئی۔ اس قدر کہ یہ مراسلہ لکھنے بیٹھ گیا ہوں۔

میں خود بستر کی لپیٹ میں ہوں اور اہلیہ بھی عمر رسیدہ ہے، زندگی کے نشیب وفراز سے کس کو مفر ہے، تکالیف، فکر وتردد، پریشانیاں اور گرتی ہوئی صحت وغیرہ وغیرہ، ایسے میں ''طلسماتی دنیا'' کا مطالعہ نعمت سے کیا

کم ہے، اہلیہ کو بھی بہت ذوق ہوگیا ہے اس پرچہ سے، اللہ کرے ہم لوگوں کے ایمان وعمل میں جلا پیدا ہو، اللہ اپنے بندوں سے وہ کام لے لے جو اس کو پسند ہو اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند ہو اور کیا کہوں۔ اپنی دعاؤں میں کبھی کبھی یاد رکھ لیں گے تو بہت ممنون ہوں گا، بہت ضرورت مند ہوں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ عمرہ کے لئے تشریف لے جارہے تھے، جانے سے قبل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سلام کرنے آئے اور اپنا مقصد سفر بھی بتایا تو اور باتوں کے علاوہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ عمرہ کے دوران خاص خاص مقامات پر ''اپنی دعاؤں میں مجھے یاد رکھنا'' اور آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی کلام کو حضرت عمرؓ نے تاحیات سمیٹ کر رکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایسا کہا تھا، مجھ سے ایسی فرمائش کی تھی! حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وہی حال رہا وہی کیفیت دل کی رہی جو میر تقی میرؔ کے الفاظ میں۔

دل پر خوں کی اک گلابی سے
عمر بھر ہم رہے شرابی سے

ایک بار پھر آپ سے درخواست کروں گا کہ اپنی دعاؤں میں مجھے یاد رکھیں گے۔ ''کبھی کبھی'' اس لئے کہا کہ آپ کی مصروفیت کا مجھے اندازہ پہلے سے ہے۔

فقط والسلام

محتاج دعا نذیر الحق

پوسٹ بھٹہ ضلع نوادہ (بہار)

یہ ایک غیر معمولی رسالہ ہے

محترم المقام عالی جناب حسن الہاشمی صاحب مدظلہ العالی

سلام مسنون

امید کہ آپ بخیر ہوں گے۔

دیگر یہ کہ آپ کے رسالے ''طلسماتی دنیا'' کے صرف سرورق سے شناسا تھا لیکن جنوری، فروری ۱۹۹۷ء کا شمارہ لے کر اندرونی صفحات پر نظر ڈالی اور گھر جا کر رات کو ایک ہی نشست میں تمام رسالہ پڑھ ڈالا اور احساس ہوا کہ یہ ایک غیر معمولی رسالہ ہے، اس کے مضامین بالخصوص ہپناٹزم (احساس کمتری، اپنی عمر کا حساب لگائیے، روحانی ڈاک، وہم اور دیگر مضامین اپنی جگہ غیر معمولی نوعیت کے حامل ہیں) مادّیت کی رواں دواں انسانیت جو مسائل ومصائب کے ساحل پر کھڑی ہوئی ہے، انہیں ''روحانیت'' کی طرف لانے اور ان کی مشکلات ومصائب کے حل کے لئے آپ نے جس مشکل کام کا بیڑہ اٹھایا ہے وہ قابل ستائش ہے، حقیقت یہ ہے کہ آج مسلمان روحانی اعتبار سے سخت پریشان ہیں، ان کی رہنمائی کرنے والا کوئی نہیں ہے، غریب مسلمانوں کو غیر دانستہ طور پر اپنے ایمان کے لالے پڑے ہوئے ہیں، ایسے پُرآشوب دور میں آپ اور آپ کے ساتھیوں کی تگ ودو، یقیناً دین ودنیا میں کامیابی وکامرانی کا باعث ہوگی، اس کی توسیع اشاعت کے لئے راقم الحروف بھی خدمت کرے گا۔

عبدالقدیر عزم

نامہ نگار ''سیاست''، بودھن

مکان نمبر: سی نیو ۴۵ شکر نگر ۵۰۳۱۸۰، ضلع نظام آباد اے، پی

میں کہاں رکتا ہوں عرش وفرش کی آواز سے

محترم المقام جناب حسن الہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ کے مزاج بخیر ہوں گے۔

عرض ہے کہ رسالہ طلسماتی دنیا کئی ماہ سے میرے زیر مطالعہ ہے، ماضی میں علم نجوم وعملیات پر ہندو پاک میں جو رسالے شائع ہوئے یا جو ابھی جاری ہیں ان کا رابطہ عوام سے نہ رہنے کی وجہ سے اشاعت کی تعداد محدود رہی، چنانچہ جو رسائل معیاری تھے وہ مقبول بھی ہوئے خواص تک، مگر ''طلسماتی دنیا'' جسے آپ نے عوام کی پسندیدگی و دور جدید کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے جو انداز دیا ہے وہ لائق تحسین ہے۔

جناب دانش عامری کی طلسماتی پینٹنگ اور دیدہ زیب ودلکش طباعت نے اسے دہلی سے شائع ہونے والے ان دیدہ زیب رسائل کی صف میں لا کھڑا کیا ہے، جس کی ظاہری چمک دمک دیکھ کر قاری اسے خریدنے پر مجبور ہوجاتا ہے، مگر اسے پل بھر کی ذہنی آسودگی کے سوا کچھ نہیں ملتا، انہی فحش رسالوں کی قطار میں موجود طلسماتی دنیا اپنے نام وجناب دانش عامری صاحب کی طلسماتی پینٹنگ کے ذریعہ خریدار کے

دل ودماغ کو اپنے سحر میں گرفتار کر کے اسے خریدنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ اس کے مطالعہ کے بعد قاری کو ذہنی آسودگی بھی ملتی ہے روحانی سکون بھی، معلومات بھی حاصل ہوتی ہے، علم بھی۔ پھر اس کے بعد قاری اس کے علاوہ تمام رسائل کو چھوڑ دیتا ہے اور مجھے امید ہے کہ یہ رسالہ ترقی کے زینے طے کرتا جائے گا۔

مجھے یہ شعر یاد آیا کہ

میں کہاں رکتا ہوں عرش و فرش کی آواز سے
مجھ کو جانا ہے بہت دور حد پرواز سے

مگر افسوس کے ساتھ یہ لکھنا پڑتا ہے کہ رسالہ ابھی مائل پرواز ہے اور ابھی آغاز پرواز سے ہی اس کے پر کترنے کی تیاری یا اس کی خوبصورتی پر داغ لگانے کی تیاریاں آپ نے کیوں شروع کر دی؟

فرقہ واریت کی بنیاد پر کسی جماعت کو طنز ومزاح کا نشانہ بنانا یا کیچڑ اچھالنا کم از کم آپ کو زیب نہیں دیتا میں تو آپ کو ہی کہوں گا کیوں کہ ایڈیٹر تو آپ ہی ہیں، پتہ نہیں کونسے بزرگ ہیں جو ملا ابن العرب مکی کا لبادہ اوڑھے طنز ومزاح کی آڑ میں شرانگیزی میں مصروف ہیں۔ مثلاً ''مسجد سے میخانہ تک'' میں بوسے کے مسئلہ پر یوں بیہودہ طنز میں مصروف ہیں، پیر کی اولاد تک کا بوسہ جائز ہے کسی نے سوال کیا، اگر لڑکی ہو تو پھر کچھ پرواہ نہیں، لڑکی لڑکا سب برابر، پھر سوال کیا گیا اگر جوان ہو تو پھر جواب ملا لیلیٰ بھی جوان ہی تھی، بے چارہ سائل ناناکرتا ہی رہ گیا مگر اتنے میں اہل سنت والجماعت نے اس کی اچھی خاصی مرمت کر دی۔

دو چار سطر ہی نہیں پورا مضمون ہی بے ہودہ الفاظ وفحش جملوں سے پُر ہے اور سب سے افسوسناک پہلو یہ ہے کہ طنز ومزاح میں طنزیہ حدیثیں وروایات تحقیر آمیز جملوں کے ذریعہ پیش کی گئی ہیں جو قابل مذمت ہی نہیں قابل مرمت بھی ہیں۔

مجھے حیرت ہے کہ علمائے کرام کے زیر نگرانی شائع ہونے والے رسالے میں اس طرح کے مضامین ہوں کہ ایک عام مسلمان بھی سوچنے پر مجبور ہو جائے۔ اگر اہل سنت والجماعت پر طنز ہی کرنا ہے تو براہ کرم رسالے سے فحش جملے وطنزیہ حدیثیں پیش نہ کریں، مگر میرا نیک مشورہ ہے کہ اہل سنت والجماعت پر تنقید بھی اگر آپ کا مشن ہو تو آپ اس کے لئے الگ سے کوئی رسالہ جاری کر سکتے ہیں کیوں کہ طلسماتی دنیا کا امید ہے کہ ہر قاری اس رسالے کو بام عروج پر دیکھنے کا خواہش مند ہے اور میرا یہ مشورہ ہے کہ اگر آپ اس میں چند تبدیلیاں کر دیں تو رسالہ واقعی طلسماتی ہو جائے گا۔

اول سوال وجواب (روحانی ڈاک) کے باب میں یہ تبدیلی کریں کہ سائل کے سوالات کو مع ترتیب نمبر کے ایک ماہ کے رسالے میں شائع فرمائیں، دوسرے ماہ ان کے جوابات مع ترتیب نمبر کے شائع ہوں۔

جوابات یوں ہوں گے کہ اس کے لئے ایک اعلان وگزارش مؤثر انداز میں دیں کہ سائلوں کے سائل کے مجرب حل جن کو معلوم ہوں، خلق اللہ کے فائدے کے لئے بلا بخل دفتر طلسماتی دنیا میں روانہ فرمائیں۔

یہ رسالہ لاتعداد ہاتھوں میں جائے گا جن میں بہت سارے حضرات واہل علم کے پاس ان مسائل کے مجرب حل تعویذات، عملیات یا نسخہ جات کی صورت میں ضرور موجود ہوں گے، ان کے روانہ کردہ جوابات کو مع ان کے نام کے شائع فرمادیں اگر کسی کا جواب کسی خاص مسائل کا نہ آئے تو آپ جواب دیں، آپ کا وقت بھی بچے گا اور رسالے کی وقعت میں بھی اضافہ ہوگا۔

دوم یہ کہ اعلان کر دیں کہ اس رسالہ کے لئے اہل علم حضرات بلا بخل مختلف پراسرار علوم پر اپنے مجربات شائع فرمائیں، یہ گزارش مستقبل باب مجربات کے اوپر ہو، آپ دیکھیں گے کہ انشاء اللہ چند ماہ میں ہی آپ کے دفتر میں مجربات کا خزانہ جمع ہو جائے گا کہ رسالہ کے صفحات کم پڑیں گے مگر اس کے لئے فراخ دلی شرط اول ہے، کسی بھی مسلک کے بزرگوں کے نام ادب سے لکھیں اور رحمۃ اللہ کا مخفف ضرور دیں جیسا کہ آپ نے اعلان جادوٹونا نمبر میں جادو کا علاج کس نے کس طرح کیا کے باب میں احمد رضا خاں صاحب بریلویؒ میں مخفف نہیں دیا ہے۔

امید ہے کہ آپ فراخ دلی سے کام لے کر قارئین کو مایوس نہیں کریں گے۔

رسالے کو بام عروج پر دیکھنے کا متمنی
علی حسن صدیقی
کوہ نور پریس چوڑی پٹی کشن گنج
۸۵۵۱۰۸ (بہار)

یہ ایک جادوئی کتاب ہے

ایڈیٹر طلسماتی دنیا دیوبند

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض یہ ہے کہ میں عام طور پر انگریزی میگزین زیادہ پڑھتا ہوں لیکن ۱۶ر جنوری کو میں نے اچانک بک سیلر کے پاس سے گزر رہا تھا اور وہ میگزین اچھی طرح سجاتا تھا اور میری نظر طلسماتی دنیا میگزین پر پڑی، کچھ دیر کے لئے میں سمجھا کہ شاید کوئی جادوگری کی کتاب ہے، جب میں نے اس کے اوراق الٹے تو کچھ قرآنی آیات پڑھ میں نے ارادہ کیا کہ میں ایسا میگزین ہمیشہ کے لئے خریدتا رہوں گا۔

آپ کا طلسماتی دنیا میگزین پڑھ کر بہت مسرت ہوئی کہ واقعی یہ ہم جیسے لوگوں کے لئے ایک جادوئی کتاب ہے جو سمجھنے اور سوچنے والا ہو اس کے لئے یہ کتاب ہزاروں بیماریوں سے محفوظ لاکھوں برائیوں سے دور، دنیاوی مصیبتوں کا حل اور دین اسلام کی باتیں سمجھنے والی کتاب ہے، خدا آپ کو وسعت علم اور صحت وسلامت رکھے، آمین۔

فقط والسلام

محمد اسلم سرینگر (کشمیر)

اندھیرے میں ایک چراغ

محترم المقام مولانا حسن الہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بہت دنوں سے آپ کے نام خط لکھنے کو جی چاہ رہا تھا لیکن گھر اور پیشے کی مجبوریوں کی وجہ سے فرصت ہی نہیں مل رہی تھی، آج تھوڑی سی فرصت ملی تو خط لکھنے بیٹھ گیا، باہر کڑاکے کی سردی پڑ رہی ہے اور اندر ہم کانگڑی تاپے لحاف میں دبکے ہوئے خط لکھ رہے ہیں۔ رات کے تقریباً پورے نو بجے کا وقت ہے، آپ کا پرچہ، پرچہ کیا اندھیرے میں ایک چراغ کی جانند چمک رہا ہے اور ہم جیسے گم گشتہ لوگوں کو روشنی دکھا رہا ہے اور ہم جیسے کم مایہ لوگوں کو روحانی دنیا میں لے جاتا ہے، پہلے شمارے سے ہی آپ کا پرچہ ہمارے ہاں آ رہا ہے اور شوق وذوق سے پڑھا جا رہا ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ یہ پرچہ پھولے پھلے اور آفتاب صحافت پر ہمیشہ درخشاں تارے کی مانند چمکتا رہے، آمین۔

پیرزادہ ریاض احمد ایڈوکیٹ

(بانڈی پورہ، کشمیر)

لاثانی میگزین

محترم المخدوم جناب ہاشمی صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ ہم بخیر ہیں اور آپ کی خیریت نیک کے لئے بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہیں۔

دیگر یہ کہ آپ نے ایک لاثانی ونایاب میگزین "طلسماتی دنیا" کی اشاعت کا آغاز کر کے اگر ایک طرف دین اسلام کی تعلیمات کا پرچار کرتے ہوئے ثواب دارین وخوشنوی خداوندی کے حق دار قرار پائے ہیں تو دوسری طرف روحانی جسمانی امراض میں مبتلا افراد کے لئے قرآنی علاج فراہم کرتے ہوئے مسیحا کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ آپ کی اس خدمت پر نہ تو کوئی واقعی وحقیقی معنوں میں متشکر ہو سکتا ہے اور نہ ہی ایک خدمت کا جو کہ حقیقتاً اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی (چونکہ حسن اخلاق کا حامل فرد ہی انسانیت کی خدمت کر سکتا ہے اور حسن اخلاق اللہ کے نزدیک وہادی عالم کے نزدیک ایک انتہائی سراہی ہوئی اور پسندیدہ صفت ہے) کے لئے بے لوث وبے غرض انجام دی جا رہی ہے، اس کا معاوضہ کون ادا کر سکتا ہے تاہم ایک رسمی طور پر میں اس خدمت پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے رسالے کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے آمین۔

فقط والسلام

حنان شیرازی

رائے پورہ (ورنگل)

طلسماتی دنیا کا کمال

مشفق ومکرمی جناب ہاشمی صاحب، سلام ورحمت

خدا کے فضل وکرم سے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

لوگوں کا یہ کہنا غلط نہیں ہے کہ اس جیسا رسالہ موجودہ وقت میں دستیاب نہیں، میں کافی عرصہ سے اس کا مطالعہ کررہا ہوں، دین کی خدمت کا جو سلسلہ آپ نے شروع کررکھا ہے اور جو محنت آپ کررہے ہیں اس کا اجر صرف خدا ہی دے گا، بندے کے بس کی بات نہیں۔

اس سے پہلے ایک جوابی لفافہ ارسال کرچکا ہوں مگر جواب سے محروم ہوں، ہوسکتا ہے ڈاک کی گڑبڑ ہو، خیر یہ طلسماتی دنیا کا کمال ہے یا آپ کے زور قلم کا کمال ہے کہ میں نے داڑھی بھی رکھ لی ہے اور نماز کی پابندی بھی کررہا ہوں، (یہ ذکر داڑھی کا اس لئے کررہا ہوں کیوں کہ ماڈرن عورتیں خاص کر شہری اس کی مخالفت کرتی ہیں)

ایک گزارش اور چند سوالوں کے جوابات چاہتا ہوں، امید ہے کہ مایوس نہیں کریں گے۔ گزارش یہ ہے کہ اتنے اچھے دینی رسالے میں جس سے ہم ذہنی طور پر منسلک ہیں۔ ایک سلسلہ ''خوفناک حویلی'' شروع کررکھا ہے، اس کی خوفنا کی دیکھتے ہوئے اسے دس قسطوں میں ہی ختم کردینا ٹھیک تھا، اسے بچے تو برداشت کرسکتے ہیں، کوئی ذی شعور آدمی اسے دو صفحوں کو کالا کرنے اور وقت کا زیاں ہی سمجھے گا، آپ ان دو صفحات میں کوئی تاریخی سلسلہ، عملیاتی سلسلہ، نعتوں اور منقبتوں سلسلہ یا جو بھی مواد آپ کے پاس ہو جگہ دے سکتے ہیں، اس حویلی کو اب اس رسالے میں دیکھ کر ایک ذہنی کوفت ہوتی ہے۔

فقط والسلام

احقر محمد عارف ٹونکی

مکان نمبر: ۳۴۷، گلی: ۱۸ جعفرآباد، دہلی نمبر ۵۳

روشن چراغ

مکرمی جناب حسن الہاشمی صاحب، ایڈیٹر طلسماتی دنیا دیوبند

سلام مسنون

امید ہے کہ مزاج بخیر ہوں گے۔

عرض یہ ہے کہ ممبئی کی تفریح کے دوران ''طلسماتی دنیا'' دیکھنے کو ملا، اوراق پلٹتا گیا اور سرسری نظر ڈالتا گیا، موجودہ رسالوں میں سب سے الگ انداز کا پایا، لے کر رکھ لیا۔ آگرہ آکر مطالعہ کیا، بے پناہ خوشی محسوس ہوئی، یہ رسالہ کئی خوبیوں پر مشتمل ہے، وقت گزاری کا بہترین ذریعہ، پریشان حال لوگوں کیلئے امید کا روشن چراغ، معلومات کا خزانہ، انمول جملے، قیمتی مضامین، غرض کہ ہر طرح سے خوب وخوب سیرت۔

فقط

محمد ارشد الرحمٰن قادری

شاہی بڑی مسجد، کٹرہ نیل، نائی کی منڈی، آگرہ (یوپی) ۲۸۲۰۱۰

تصویر ہی توجہ کا باعث بنی

المکرم والمحترم الاستاذ جناب حسن الہاشمی صاحب مدظلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تمام تعریفیں مالک دوجہاں کے لئے ہیں جو ہم سب کا رب ہے، اس کی ذات بڑی رحیم وکریم ہے جس نے انسانوں کی فلاح بہبود اور راحتی کے لئے پیغمبروں کو بھیجا، سب سے آخر میں حضور سیدنا امام الانبیاء، سرور کونین، سید البشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا، مجھے اور آپ کو اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بنایا، ایمان ویقین کی دولت سے سرفراز فرمایا، اندھیروں سے نکال کر روشنی عطا فرمائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ اللعالمین کا خطاب عطا فرمایا، ایسے عظیم المرتبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر لاکھوں سلام۔

آپ کی عمر اور علم میں اللہ برکت دے آمین۔

استاذ صاحب امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے، بڑی ہمت کرکے یہ چند سطور آپ کی نذر کررہا ہوں، توجہ فرماکر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔

اتفاقاً دسمبر ۱۹۹۶ء کا رسالہ ''طلسماتی دنیا'' ایک بک اسٹال پر نظر آیا، تجسس کے تحت خرید لیا، سرورق پر تصویر بڑی عجیب وغریب تھی، یہ تصویر ہی توجہ کا باعث بنی تھی۔ رسالہ کا مطالعہ کرنے کے بعد بڑی خوشی اور حیرت ہوئی تھی۔

خوشی اس بات کی کہ آپ نے سمندر کو کوزے میں سمونے کی بھرپور کوشش کی ہے اور حیرت اس پر کہ آسان کتاب سے ہم زیادہ تر حضرات ناواقف ہیں، ظاہری طور پر پڑھنا جانتے ہیں مگر اس سے استفادہ نہیں کرتے۔ اللہ ہمیں زیادہ سے زیادہ قرآنی علوم حاصل کرنے کی توفیق بخشے اور آپ کی عمر اور علم میں برکت عطا فرمائے تاکہ اس کے بندے

آپ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ حاصل کرسکیں، آمین۔

فقط والسلام

محمد خالد کرلا (ویسٹ ممبئی)

اس کمی کو پورا کردیا

قبلہ محترم جناب حسن الہاشمی صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ کرے آپ خیریت سے ہوں، اللہ رحمٰن وحیم سے دعا گوں ہوں کہ وہ آپ کو عمر دراز عطا فرمائے آمین۔

عرض گزارش ہے کہ احقر کئی مہینوں سے آپ کو بطور شکریہ چند سوالات کے سلسلہ میں خط لکھنے کا ارادہ کررہا تھا مگر طرح طرح کی مصروفیات غفلت وکاہلی کے سبب خط نہ لکھ سکا۔

ہندی میں پچھلے کئی سالوں سے سرّی علوم پر کئی ماہنامے نکل رہے تھے، ان ماہناموں کو دیکھ کر دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی تھی کہ کاش اردو میں بھی سرّی علوم اور روحانیت پر کوئی میگزین ہوتا، اس کمی کو آپ نے پورا کردیا، ایسا منفرد وعمدہ ماہنامہ نکالنے پر ناچیز کی طرف سے آپ کو دلی مبارک باد۔

آپ کے اس ماہنامہ نے میری اس غلط فہمی کو ختم کردیا ہے کہ عملیات اور پیری مریدی کا آپس میں گہرا تعلق ہے، نیز بغیر کسی پیر سے بیعت ہوئے کوئی عملیات نہیں کرسکتا اور اگر بلا پیر کے کوئی عمل کیا بھی تو اثر نہ آئے گا، آپ کے اس ماہنامہ نے پیروں کی روایتی ساکھ کو کرارا اور گہرا جھٹکا دیا ہے۔

فقط والسلام

محمد اسلم شاہد، کدمہ (جمشید پور)

ایک خیر خواہ کے تأثرات

مکرمی ایڈیٹر صاحب "ماہنامہ طلسماتی دنیا" دیوبند

سلام مسنون

امید کہ مزاج عالی بخیر ہوں گے۔

بعد آداب وتسلیمات عرض اینکہ میں ماہنامہ طلسماتی دنیا کا تقریباً ڈھائی سال سے بڑی پابندی کے ساتھ مطالعہ کرتا ہوں، الحمد للہ ہر ماہ کے رسالہ کو خوب سے خوب تر پایا، اس سے قبل کئی خطوط کے ذریعہ ماہنامہ طلسماتی دنیا کے متعلق اپنے تأثرات کا اظہار کیا تھا لیکن بدقسمتی سے مراسلات کے کالم میں جگہ نہیں پاسکا۔ مجھے امید ہے کہ اس بار آپ ضرور میرے تأثرات کو دیگر قارئین طلسماتی دنیا تک پہنچادیں گے۔ اس سے قبل میں گلابی کرن، خاتون مشرق وغیرہ جیسے رسالوں کا مطالعہ کرتا تھا، لیکن جب سے میں نے اس نایاب اور منفرد رسالہ "طلسماتی دنیا" کو پڑھنے کی سعادت حاصل کی ہے تب سے ذہن کسی دوسرے رسالے کی طرف بالکل ہی راغب نہیں ہوتا، حقیقت یہ ہے کہ طلسماتی دنیا کے مطالعہ سے جس قدر معلومات میں اضافہ ہوا ہے کسی دوسرے رسالہ سے نہیں ہوا تھا۔ طلسماتی دنیا نے اس مختصر سے عرصہ میں جو کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں اور ڈھونگ رچے پیٹ کے پجاری عاملین سے ہوشیار کرکے جس طریقہ سے ایک رہبر کامل کا حق ادا کیا ہے اسے کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا، اگر خدانخواستہ طلسماتی دنیا کی روحانی روشنی گل بھی ہوگئی تو بھی اس کی یاد تاباں اور درخشاں اور جاوداں رہے گی۔

میرے چند احباب جو اب تک ماہنامہ طلسماتی دنیا کے سخت مخالف تھے ان کی نظر میں طلسماتی دنیا کا پڑھنا باعث شر، اس کا گھروں میں رکھنا بے برکتی اور تنگ دستی کا موجب اور تباہی وگمراہی کا ذریعہ سمجھا جاتا تھا وہ اپنے آباؤ اجداد کے رسم ورواج کو دین وحق سمجھ کر گمراہی کے کیچڑ میں لت پت تھے۔ انہوں نے بھی طلسماتی دنیا کے مسحور کن روحانی اوراق کی عظمت وافادیت کو تسلیم کرلیا ہے اور ان کے گھروں میں بھی طلسماتی دنیا کو ذوق شوق سے پڑھا جانے لگا ہے۔ مجھے باری تعالیٰ سے پوری امید ہے کہ یہ روحانی مشن عنقریب کفر والحاد میں پھنسے ہوئے انسانوں کو کفر والحاد کی تاریکیوں سے نکال کر دین کی ڈگر پر قائم کرنے میں کامیاب ہوجائے گا۔ حرف آخر اینکہ رسالہ کے اندر چند اوراق کا مزید اضافہ کرکے اس کی قیمت پندرہ کے بجائے بیس کردی جائے تاکہ قارئین کے لئے کسی بھی طرح کی تشنگی باقی نہ رہے۔ میں باری تعالیٰ سے طلسماتی دنیا کے جملہ کارکنان کے لئے عافیت اور طلسماتی دنیا کی ترقی کی دعا کرتا ہوں۔

فقط والسلام

عظیم الدین عثمانی بھیروا مدھوبنی (بہار)

حق کا بول بالا

محترم المقام عزت مآب حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب دامت فیوضہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کرتا ہوں کہ مزاج عالی مقام ٹھیک ہوگا، دراصل ایک دو ماہ قبل آنجناب کی ناسازی طبیعت کے بارے میں سننے میں آیا تھا، بہت صدمہ ہوا، دعا صحت بھی کی اور اب بھی دعا کرتا ہوں کہ باری تعالیٰ آپکی ہر نظر بد سے حفاظت فرمائے اور عمر خضر عطا فرمائے نیز آپ نے جس عظیم القدر مقصد کے تحت اس مشن کا آغاز فرمایا ہے اس میں دن دونی رات چوگنی ترقی نصیب فرمائے، پھر سارے عالم میں حق کا بول بالا ہو جائے، باطل منہ کالا ہو جائے آمین ثم آمین۔

فقط والسلام

محمد ذوالفقار

اللہ آپ کو حیاتِ جاوداں بخشے

بخدمت شریف عالی جناب حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہ العالی

سلام مسنون

بعد سلام کے عرض ہے کہ آپ کا رسالہ طلسماتی دنیا چھ مہینوں سے بلا ناغہ قریبی بک اسٹال ''اسلامی بک ڈپو'' تاتار پور بھاگل پور سے خرید کر پڑھ رہا ہوں۔

یہ رسالہ بے پناہ خوبیوں اور مفید معلومات کا نایاب خزینہ ہے، جس میں قیمتی موتی، ہیرے اور جواہرات سے بڑھ کر پوشیدہ علوم کو آپ نے بڑی محنت وجانفشانی سے اکٹھا کیا ہے، اس کے لئے آپ مبارک باد کے مستحق ہیں اور اللہ جل شانہ سے دعائیں کرتا ہوں کہ اپنے فضل وکرم کی بارش آپ پر اور آپ کے متعلقین پر دن رات فرماتا رہے تاکہ یہ رسالہ بندۂ خدا کی صحیح اور مکمل رہنمائی کرتا رہے۔ (آمین ثم آمین)

اس سے قبل تو میں نے ان تمام تر موضوعات پر آج تک دوسرا کوئی رسالہ نہیں دیکھا تھا، جس میں اس طرح کے پوشیدہ علوم کو دل کھول کر عام اردوداں کو معمولاً ہدیہ پر بانٹا گیا ہو۔ میرا ذاتی تجربہ یہ بتلاتا ہے کہ جو بھی عاملین اس طرح کے علوم کی جانکاری رکھتے تھے وہ اس کو اپنے سینے میں رکھے ہوئے اس فانی دنیا سے چلے گئے اور جو حضرات حیات بھی ہیں تو اس طرح کی علوم کو اپنے سینے میں بند کرکے رکھا ہوا ہے، لہٰذا ہر وہ شخص جس کو یہ رسالہ ہاتھ لگے گا وہ اپنی اور دوسروں کی نفع رسانی ہی کرتا رہے گا اور آپ کا مشکور وممنون ہوگا۔ اللہ سے دعا ہے کہ آپ کی حیات کو جاودانی بخشے اور زیادہ سے زیادہ دنوں تک اپنے پریشان بندوں کی مصیبتوں کا روحانی علاج آپ کے ذریعہ فرماتا رہے، آمین ثم آمین۔

فقط والسلام

آپ کی دعاؤں کا محتاج

ڈاکٹر علاؤالدین آل (ہومیوفزیشن)

شاہ کنڈ، بھاگلپور، بہار ۸۱۳۱۰۸

امید کی کرن

عالی جناب حسن الہاشمی صاحب قبلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں آپ کا رسالہ ماہنامہ طلسماتی دنیا دو ماہ سے مطالعہ کر رہا ہوں، اس سے پہلے میں ہدیٰ ہر ماہ خریدا کرتا تھا، آج سے دو ماہ پہلے میں ہدیٰ خریدنے اخبار کی دوکان پر گیا، اچانک میری نظر ''طلسماتی دنیا'' پڑی، ہدیٰ چھوڑ کر طلسماتی دنیا خرید لیا، وہیں بیٹھ کر کم از کم ایک گھنٹہ مطالعہ کیا، آپ کا یہ رسالہ مجھے بے حد پسند آیا۔

میں ایک پریشان حال بے روزگار ہوں، بس آپ سے کیا بتاؤ میری بے بسی کا عالم یعنی میں اندھیروں اور نا امیدوں کے سمندر میں غوطہ لگا رہا ہوں، کوئی مدد ومعاون مجھے نہیں دکھائی دیتا تھا جو اس سمندر سے نکالے، لیکن جس وقت سے میں نے طلسماتی دنیا خریدا اور اس کو خوب اچھی طرح پڑھا تو ایسی امید کی کرن میری زندگی میں آئی، گویا میں اندھیروں اور ناامیدوں اور بے بسی کے سمندر سے عنقریب ہی مجھے کوئی نکالنے والا مل گیا ہے اور کچھ عجیب کیفیت امیدوں کی میرے دل میں پیدا ہونے لگی، یہ سب کرشمہ آپ کے اسی رسالہ طلسماتی دنیا کا ہے۔ مجھے ایسا محسوس ہوا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو میرا ہمدرد اور رہنما بنا کر بھیجا ہے، آج میرے سامنے یہ بات کھل کر آئی کہ مومن کو خدا کی رحمت سے کبھی ناامید نہ ہونا چاہئے، مجھے پروردگار سے اب پوری امید ہوگئی ہے کہ

میں آپ کے اس رسالہ میں بتائے ہوئے وظیفہ پڑھ کر میں اپنی دینی ودنیاوی جائز خواہشوں کو اور اللہ پاک پر بھروسہ کرتے ہوئے کامیابی حاصل کروں گا، اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔

فقط والسلام

آپ کا ناچیز

محمد محی الدین مکان ۱/۷ B. اندر کالونی خیریت آباد

حیدرآباد، ۵۰۰۰۰۴ (اے پی)

برائے مہربانی ایک مسجد اور توڑ دو

مکرمی ومحترمی حسن الہاشمی صاحب قبلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں تقریباً دو سال سے ''طلسماتی دنیا'' کا قاری ہوں، آپ کا پرچہ خوب سے خوب تر پارہا ہوں اور پہلی بار کچھ لکھنے کی جسارت کررہا ہوں، وہ اس لئے کہ آپ کا تازہ پرچہ (ستمبر و اکتوبر) پڑھنے کے بعد آپ کے تحریر کردے اداریئے سے بے حد متاثر ہوا، آپ اداریہ کیا تھا، ملت اسلامیہ کی ترجمانی تھی۔

امید کہ آئندہ بھی اسی طرح کے بے باک اور کھری کھری باتوں پر مبنی مضمون والے اداریئے پڑھنے کو ملیں گے اور عنوان بھی آپ نے نہایت موزوں چنا ہے۔ ''برائے مہربانی ایک مسجد اور توڑ دو'' جس کے لئے میں بصد احترام آپ کو مبارک باد دیتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہوں کہ ملت کے آپ جیسے درخشاں ستارے آسمان اسلام پر ہمیشہ جگمگاتے رہیں، آمین ثم آمین۔

آپ جس لائن کا پرچہ نکالتے ہیں اس لائن میں اکثر عاملین اور ان کے متعدد معتقدین گمراہی اور شرک کی شاہراہ پر گامزن ہیں، ایسے دور میں آپ نے توحید اور کلام الٰہی کی راہ پر چلنے کی تلقین کرنے والے پرچہ کی اشاعت شروع فرماکر ایسے بدقماش عاملوں کے ہوش خراب کردیئے ہیں۔ آپ کی شروع کردہ مہم سے ملت اسلامیہ سرفراز ہورہی ہے، اللہ پاک آپ کی تحریک کو استقامت اور ترقی عطا فرمائے، فی زمانہ آپ کی مسیحی شخصیت بے شمار لوگوں کی امیدوں کا مرکز نگاہ بنی ہوئی ہے اور فی الحقیقت آپ کی ہدایت واشاعت سے بندگان خدا مستفید بھی ہورہے ہیں جس کے اجر عظیم کے آپ مستحق ہیں۔

فقط والسلام

کوارٹر ۳ گولکنڈہ، ٹیلیفون ایکسچینج لنگر حوض

حیدرآباد (اے پی ۵۰۰۰۰۸)

ایک معتبر اور ذمہ دار مفتی کی تحریر

مخلص ومحترم حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہ العالی

(فاضل دارالعلوم دیوبند) چیف ایڈیٹر ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ کرے آپ مع جملہ متعلقین بخیر وعافیت ہوں۔

میں نے اس سے قبل بھی آپ کی خدمت میں ایک عریضہ ارسال کیا تھا، لیکن جواب سے محروم رہا، شاید ڈاک کی نذر ہوگیا ہو۔ بہرحال یہ دوسرا مکتوب ارسال خدمت ہے، شاید یہ مکتوب کچھ طویل ہوجائے لیکن آنجناب کی ذات گرامی سے توقع ہی نہیں یقین ہے کہ آپ اس کی جانب توجہ فرمائیں گے۔

میرا نام......... والدہ کا نام......... والد کا نام......... اور اہلیہ کا نام......... ہے۔ میری تاریخ پیدائش ۲۹ر جولائی ۱۹۵۶ء مطابق ۱۹ر ذی الحجہ ۱۳۷۵ھ بروز شنبہ بوقت ۲ بجے دن ہے۔ میں نے ۱۹۷۷ء میں مظاہر العلوم سہارنپور سے دورۂ حدیث کرنے کے بعد ۱۹۷۸ء میں باضابطہ وہیں سے افتاء کی تربیت حاصل کی ہے، پھر ۱۹۸۴ء تک دارالافتاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں بہ حیثیت مفتی فتویٰ نویسی کی خدمت انجام دیتا رہا اور اس کے بعد سے تادم تحریر مدرسہ عزیزیہ بہار شریف ضلع نالندہ (بہار) میں تدریس حدیث فقہ اور فتویٰ نویسی کی خدمت انجام دے رہا ہوں۔ مجھ جیسے نااہل اور کم علم کو اصح الکتب بعد کتاب اللہ یعنی بخاری شریف کے تدریس کی خدمت بھی سونپی گئی ہے، قبولیت کے لئے دعا فرمائیں۔

اسی دوران میں حضرت مولانا سلطان احمد صاحب جو دارالعلوم دیوبند کی لائبریری میں تھے، ان کے ایک خاص شاگرد سے کچھ عملیات سیکھے، انہوں نے باضابطہ مجھ سے کچھ محنت کرائی، چند تعویذات اور نقوش ہزاروں کی تعداد میں لکھواکر زکوٰۃ دلوائی، پھر کچھ دنوں بعد اپنی

پوری بیاض جو سیکڑوں صفحات پر مشتمل تھی دی اور کہا کہ سب کی اجازت تم کو دیتا ہوں جو کام کی چیز اور ضرورت کے تعویذات ہوں نقل کرلو، چنانچہ میں نے اس وقت جو ضروری نقوش و تعویذات سمجھے نقل کر لئے۔

ایک بات اور عرض کردینا مناسب ہے، میں زمانہ طالب علمی ہی میں حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرّہٗ سے بیعت ہوگیا تھا اور کچھ ذکر واذکار میں بھی لگا تھا، پھر میں بہار آگیا تو سستی ہوگئی۔ حضرت کے انتقال کے بعد ان کے ایک خادم وخلیفہ سے بیعت کرلی (رجوع کرلیا) حضرت شیخ الحدیثؒ کے یہ خلیفہ بھی مجھ کو مانتے ہیں ان کو حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ کے پورے بیاض کی اجازت ہے اور اس کا فوٹو اسٹیٹ ان کے پاس تھا، ہمارے حضرت نے اس کا فوٹو مجھے عنایت فرما کر اجازت دی ہے، وہ بھی میرے پاس محفوظ ہے اور کچھ خدمت خلق حسب موقع کرلیتا ہوں۔

ادھر تقریباً دو سال سے آپ کا ماہنامہ طلسماتی دنیا کا مطالعہ کررہا ہوں، شیطان نمبر، جنات نمبر اور ہمزاد نمبر کا بھی مطالعہ کیا، جادو ٹونا نمبر اب تک نہیں مل سکا ہے، حقیقت یہ ہے کہ اس دور انحطاط میں آپ نے اس طرح کا ماہنامہ جاری کرکے جہاد ہی کیا ہے، اب تک اردو زبان میں کوئی کتاب ان موضوعات پر ایسی نہیں ملی جس میں ان موضوعات پر اتنی معلومات ایک جگہ جمع کردی گئی ہوں جو ان نمبرات میں ہیں۔

آپ کا ماہنامہ طلسماتی دنیا کا مطالعہ کرنے کے بعد شدت کے ساتھ یہ احساس بیدار ہوا کہ میں تو ابھی اس لائن کا طفل مکتب ہوں اور آپ کے اس لائن کی معلومات سے میں متاثر بھی ہوا، اس میں آپ سے کچھ سیکھنے کے خیال سے یہ خط لکھ رہا ہوں، حالات، زمانہ اور صحت کے اعتبار سے جو مجاہدات، محنت پرہیز ممکن ہے، انشاء اللہ اس سے دریغ نہیں کروں گا اور جب آپ کو اس لائن کا استاد بنا رہا ہوں تو اس لائن میں آپ کے حکم ہی نہیں بلکہ منشاء کے خلاف بھی کرنے کو جرم عظیم تصور کرتا ہوں ہاں البتہ اتنی گزارش کرنے کی جرأت ضرور کروں گا کہ تاریخ پیدائش کے مطابق میری عمر ۴۵ سال بلکہ سن ہجری کے مطابق ۴۷ سال ہوچکے ہیں اور عموماً اس امت کی عمر ۶۰ سے ۷۰ کے بیچ ہے اس لئے یوں تو موت کا وقت کسی کو معلوم نہیں لیکن اس اعتبار سے اب ۱۵ سال اور زندگی کے رہ گئے اور یہ دور شارٹ کورس کا دور ہے، اس لئے اگر شارٹ کورس سے لے چلیں تاکہ کم وقت میں آپ سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہوسکوں تو بہت ہی بہتر ہو۔

بات درحقیقت یہ ہے کہ اس لائن میں عموماً لوگ نہایت بخیل ہوتے ہیں ان علوم کو اپنے سینے میں لے کر قبر میں چلے جانا پسند کرتے ہیں لیکن کسی کو بتانا اور سکھانا پسند نہیں کرتے، جن لوگوں سے اچھے تعلقات اور راہ ورسم ہے ان سے بھی بعض دفعہ تجربات ہوئے کہ کسی عمل کا انکار تو نہیں کرسکے لیکن یا تو کچھ شرائط چھپا لئے یا نقش غلط لکھ کر دیدیئے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو دارین میں جزائے خیر عطا فرمائے کہ آپ نے اس بری روایت کو توڑا اور نہایت دریا دلی کے ساتھ ایسے ایسے اعمال اور نقوش منظر عام پر لائے جو کہ لاکھوں لاکھ روپے خرچ کرکے سالہا سال میں ملنا بھی تقریباً ناممکن تھا، پھر آپ نے یہ بھی اعلان کررکھا ہے کہ جو اس علم کو سیکھنا چاہیں وہ آکر مل کر، فون کرکے بذریعہ خط ہر طرح سیکھ سکتے ہیں، ان کی صلاحیتوں کے مطابق ان کو بتایا جائے گا، دراصل میں جس جگہ رہتا ہوں کہ یعنی بہار شریف میں یہ بزرگوں کی جگہ شیخ شرف الدین یحییٰ منیریؒ اور ان جیسے سیکڑوں بزرگ یہاں زیر زمین آرام فرما ہیں، مصیبت زدہ پریشان حال لوگوں کے ساتھ ان مزارات کے جاہل لوگ اور بدتمیز مجاورین ان کی وہ درگت بناتے ہیں کہ الامان والحفیظ یہ ان کی عزت وحرمت باقی رہتی ہے، نہ ہی مشکلات دور ہوتی ہے اور جیب الگ خالی ہوتی ہے، اسی قسم کے لوگوں نے اس لائن کو بدنام کررکھا ہے۔ یہ سب دیکھ کر اور سن کر قلبی تکلیف ہوتی ہے، اسی وجہ سے اگر کوئی مریض آتا ہے تو اس کو انکار نہیں کرتا، اللہ کا نام لے کر ان میں سے کچھ دیدیتا ہوں اور اللہ شفا دیتا ہے۔

میں اپنی ایک عدد تصویر بھی روانہ کررہا ہوں، امید کہ آپ مجھے کچھ سیکھنے اور خدمت خلق کا موقع عنایت فرمائیں گے، آپ کی مشغولیت کا لحاظ کرتے ہوئے مزید آپ کا وقت برباد نہیں کرنا چاہتا۔ امید کہ آپ جلد از جلد جواب سے نوازیں گے۔

(نام محذوف، بہار)

(طلسماتی دنیا جنوری ۱۹۹۸ء)

☆☆☆

مختلف مضامین کا گل دستہ

گزشتہ ۲۵ سالوں میں ''ماہنامہ طلسماتی دنیا'' نے ''روحانیت'' اور علمِ روحانیت کو اجاگر کرنے کے لئے اپنے قارئین کی خدمت میں بے شمار مضامین پیش کئے۔ ان مضامین سے ہزاروں لوگوں نے استفادہ کیا۔ یہ مضامین ہمارے اکابرین کے چھوڑے ہوئے علمی اثاثے کی یاد دلاتے ہیں اور ان مضامین سے مترشح ہوتا تھا کہ ہمارے بزرگوں نے روحانی عملیات کے ذریعہ اللہ کے بندوں کی زبردست خدمت کی۔ اور انھیں وہ راستہ دکھایا جو توحید و سنت سے گزرتا ہوا منزلِ مقصود تک پہنچتا ہے۔

''ماہنامہ طلسماتی دنیا'' نے ۲۵ سال پہلے جو روحانی تحریک شروع کی تھی الحمد اللہ وہ کامیاب رہی اور لوگوں کو یہ اندازہ ہوا کہ قرآن حکیم کی ایک ایک آیت کس قدر موثر ہے اور ایک ایک آیت جسمانی اور روحانی مسائل حل کرنے میں کس قدر اہم رول ادا کرتی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ قرآن حکیم کی ہر آیت کرشمہ قدرت ہے۔

لاریب قرآن حکیم کے نزول کا اصل مقصد بندوں کو در خدا تک پہونچانا ہے۔ بے شک قرآن حکیم رُشد و ہدایت کے لئے نازل ہوا ہے۔ لیکن اس قرآن کے ان فوائد کا انکار نہیں کیا جا سکتا جو ہزاروں تجربات و مشاہدات سے بارہا دو اور دو چار کی طرح واضح ہو چکے ہیں۔

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ روحانی عملیات کے ذریعہ بہت سی خرابیاں اور گمراہیاں مسلم سماج میں پھیلیں۔ اس گندگی کو محسوس کیا جا سکتا ہے جو خوف خدا سے بے نیاز عاملوں نے دنیا میں پھیلائیں اور اپنے گندے کارناموں کے بہ سبب ضلالتوں کو منظم طریقہ سے تقسیم کیا اور اللہ کے بندوں کے عقائد پر ڈاکے ڈالے لیکن یہ اس لئے ہوا کہ ہم مسلم سماج کو اور عام کائنات کو قابل اعتبار عاملین دینے سے قاصر رہے۔

تعویذ گنڈے جھاڑ پھونک جب دنیا کی ایک ضرورت بن چکے ہے تو پھر اس ضرورت کا صحیح راستہ اختیار کرنا اور اس کو توحید و سنت سے ہم آہنگ کر کے پیش کرنا ازبکہ ضروری تھا اور اس مسلمہ ضرورت زندگی سے ہم نے انحراف کیا پھر نتیجہ یہ ہوا کہ خوفِ خدا سے بے نیاز عاملین نے خوب چاند ماری کی اور خوب اللہ کے بندوں کو گمراہ کیا۔ اور جی بھر کے لوگوں کے عقائد پر ڈاکہ زنی کی۔

اللہ کا فضل و کرم ہے کہ ماہنامہ طلسماتی دنیا ۱۹۹۲ء میں روحانی تحریک شروع کی۔ اُن اَدَق مضامین کو جو کسی کے پلے نہیں پڑتے تھے لیکن ان میں زبردست افادیت تھی آسان زبان میں تبدیل کر کے قارئین کی خدمت میں پیش کیا۔ اور اپنے روحانی تجربات بھی ہدیہ ناظرین کئے۔ اسی روحانی تحریک سے لوگوں کی رہنمائی بھی ہوئی اور لوگ اس نتیجہ تک بھی پہنچے کہ اس کائنات کا اصل فرماں روا اللہ ہے، اسی کے حکم سے لوگوں کے کام بنتے ہیں۔ اور اسی کی مرضی سے بیماروں کو شفا اور کمزوروں کو صحت عطا ہوتی ہے۔

آیات قرآنیہ سے شرطیہ علاج

تحریر: سید فیض عمر (لاہور)

تمام قائین کی خدمت میں، میں سلام پیش کرتا ہوں اللہ سبھی کو سلامتی عطا فرمائے بندہ احقر کو اس قابل سمجھے، میرا یہ پیغام تمام اہل ایمان تک پہنچائیں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بحق محمد و آل محمد ﷺ کے خاندان کے جتنے بھی مرحومین ہیں خدا ان کو جنت فردوس میں جوار آئمہ معصومین میں نصیب فرمائے اور تمام قارئین طلسماتی دنیا کو صحت وسلامتی عطا فرمائے آمین۔

دانت کے درد کا علاج: دانت کے درد کے لئے سورۃ فاتحہ سفید کاغذ پر تحریر کرکے اور جس کے دانت میں درد ہو اس پر شہادت والی انگلی رکھ کر سات بار لوہے کے کیل کے اوپر دم کر کے کاغذ جس پر سوۃ فاتحہ تحریر ہو سمیت قریبی درخت پر ٹھونک دے ان شاء اللہ شفا ہوگی۔

یرقان کے لئے: لوگ روزمرہ کی غذا میں بے قاعدگی سے یرقان کی تکلیف میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ دیسی ادویات کا استعمال اور مضر صحت خوراک سے مکمل پرہیز کریں۔ اور مریض کے قد کے برابر کچے سوت کا دھاگہ لے کر اس کی گیارہ تہہ لگائی جائیں۔ پورے ہندوستان میں بس کھپرا کی بوٹی عام مل جاتی ہے۔ انگلی کے پورے کے برابر اکیس ٹکڑے بس کھپرا کے کی شاخ کے کاٹ لیں۔ یہ چھوٹے پتوں والی اور ذرا موٹی جڑ والی بوٹی ہوتی ہے۔ ہر ٹکڑے کے اوپر ایک بار الحمد شریف اور چار بار آیت الکرسی پڑھ کر دھاگے سے باندھے جائیں۔ جب اکیس ٹکڑے پورے ہو جائیں تو مریض کے گلے میں ڈال دیں ان آیات کی برکت سے جوں جوں یہ مرض ختم ہوتا جائے گا۔ تو گلے میں ڈالے ہوئے ہار کی لمبائی خود بخود بڑھتی رہتی ہے۔ انشاء اللہ چودہ دنوں کے اندر مکمل صحت یاب ہونے پر دھاگا والا ہار اتار کر ٹھنڈا کر دیں۔

شفا امراض بواسیر (خونی وبادی): پارہ نمبر ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل ۱۴۱ رمرتبہ پانی پر پڑھ کر وہ پانی پئیں اور دعاءِ جوشن کبیر کا نقش زعفران کے ساتھ لکھ کر گلے میں ڈالے اللہ تعالیٰ ۷ ردن میں شفاء عطا فرمائے گا۔

فالج کا علاج: سورۃ ملک کو کلونجی کے تیل پر ۱۱۱ رمرتبہ پڑھیں وہ تیل فالج کی جگہ ۷ ردن لگائیں اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرمائے گا۔

امتحان میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے کا عمل: یا حی یا قیوم ۱۰۰۰ رمرتبہ روزانہ پڑھیں اور ۷ ردن سورۃ الکوثر ۱۴۱ رمرتبہ پڑھیں اللہ تعالیٰ امتحان میں نمایاں پوزیشن اور کامیابی دے گا۔

دل کے مریض کا علاج: سورۃ یٰسین ۱۱۱ رمرتبہ پانی پر پڑھ کر وہ پانی ۷ ردن پئیں اور دعائیں جوشن کبیر کا تعویز گلے میں ڈالیں۔

ڈپریشن کے مریضوں کا حل: سورۃ القدر رات کو سوتے وقت ۱۴ رمرتبہ پڑھ کر سوئے۔ اللہ تعالیٰ ہر برے خیال ڈراؤنے خواب سے نجات دے گا۔

رشتوں، شادی کی رکاوٹ کا حل: صبح سویرے ۴۱ ردن سورۃ الرحمٰن نماز فجر کے بعد ۱۴ رمرتبہ تلاوت کریں۔ سورۃ الرحمٰن کا نقش گلے میں ڈالیں ان شاء اللہ رکاوٹ ختم ہو جائے گی۔

کاروباری بندش کا حل: سورۃ واقعہ کو زعفران وعرق گلاب کے ساتھ لکھ کر گلے میں ڈالیں اور رات کو نماز عشاء کے بعد ۵ رمرتبہ سورۃ واقعہ کی تلاوت کریں کاروباری بندش ختم ہو جائیگی۔

شوہر وبیوی میں محبت کا عمل: سورۃ مزمل کا نقش گلے میں ڈالیں صبح وشام یا حی یا قیوم ۱۰۰۰ رمرتبہ تلاوت کریں۔ خداوند کریم میاں بیوی میں محبت پیدا کریگا۔

گمشدہ چیز کا حل: اگر کوئی چیز چوری ہو جاتی ہے تو ۲۱۰ رمرتبہ سورۃ القدر پڑھیں اور ۱۴ ردفعہ درود شریف پڑھیں اور رات کو سو جائیں چور کی شناخت اللہ تعالیٰ خواب میں کرادے گا۔

("ماہنامہ طلسماتی دنیا" جون ۲۰۱۵ء)

علاج بذریعۂ صدقات

مولانا حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

زندگی میں بعض اوقات ایسی گردشیں بھی آتی ہیں کہ ہر کام میں دشواری اور رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ کام بنتے بنتے بگڑتے ہیں اور ہر ارادہ کسی نہ کسی وجہ سے پورا نہیں ہو پاتا۔ آمدنی ہوتی نہیں اور اگر آمدنی ہوتی ہے تو خیر و برکت کی کمی یا فقدان کی وجہ سے مسائل جون کے توں باقی رہتے ہیں۔ ہر وقت ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے آسمان قسمت پر بدنصیبی کی گنگھور گھٹا چھائی ہوئی ہیں اور خوش حالی کا آفتاب ان گھٹاؤں میں کہیں چھپ گیا ہے۔ ایسے حالات میں صدقہ انسان کو تمام گردشوں اور تمام مشکلوں سے نجات دلاتا ہے۔ جب کبھی ایسے حالات محسوس کریں کہ بظاہر جن کا کوئی حل نہ ہو تو پھر اس مخصوص صدقہ کی طرف دھیان دیں۔ سب سے پہلے آپ یہ دیکھیں کہ آپ کے نام کا پہلا حرف کیا ہے۔ اگر آپ کے نام کا پہلا حرف ا، ب، ج، یا د ہو تو سوا کلو چنے لا کر ۲۴ گھنٹے اپنے گھر میں رکھیں اور ان پر گیارہ مرتبہ سَلامٌ عَلٰی اِلْیَاسِیْن پڑھ کر دم کریں پھر ان چنوں کو جنگلی کبوتروں کو ہفتے کے دن سورج ڈھلنے سے پہلے ڈال دیں۔ انشاء اللہ آپ کو گردشوں سے نجات ملے گی۔ اگر حالات شدید تر ہوں تو ۴ ہفتوں تک اس عمل کو جاری رکھیں۔ صدقہ ہمیشہ سنیچر کے دن ادا کریں۔

اگر آپ کے نام کا پہلا حرف ہ، و، ز، یا ح ہو تو سوا کلو باجرہ ۲۴ گھنٹے اپنے گھر میں رکھیں۔ اور باجرے پر ۱۱ مرتبہ سَلامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْن پڑھ کر دم کریں۔ اس باجرے کو جمعرات کے دن سورج ڈھلنے سے پہلے جنگلی کبوتروں کو ڈال دیں۔ انشاء اللہ آپ کو گردشوں اور رکاوٹوں سے نجات ملے گی۔ اگر آپ کے نام کا پہلا حرف ط، ی، ک، یا ل ہو تو آپ سوا کلو مکئی لا کر ۲۴ گھنٹے اپنے گھر میں رکھیں اور اس مکئی پر سَلامٌ عَلَیْکُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْن ۱۱ مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں۔ پھر اس مکئی کو منگل کے دن سورج ڈھلنے سے پہلے جنگلی کبوتروں کو ڈال دیں۔ انشاء اللہ گردشوں اور مشکلوں سے چھٹکارا نصیب ہوگا۔

اگر آپ کے نام کا پہلا حرف م، ن، س، یا ع ہو تو آپ سوا کلو گیہوں لا کر ۲۴ گھنٹے اپنے گھر میں رکھیں اور ان پر ۱۱ مرتبہ سَلامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم پڑھ کر دم کر دیں۔ پھر اتوار کے دن سورج ڈھلنے سے پہلے پہلے ان کو جنگلی کبوتروں کو ڈال دیں۔ انشاء اللہ گردشوں اور رکاوٹوں سے نجات ٹل جائے گی۔

اگر آپ کے نام کا پہلا حرف ف، ص، ق یا ر ہو تو آپ کو سوا کلو جوار لا کر ۲۴ گھنٹے اپنے گھر میں رکھیں اور ان پر ۱۱ مرتبہ سَلامٌ عَلٰی مُوْسٰی وَهٰرُوْن پڑھ کر دم کر دیں۔ پھر جمعہ کے دن سورج ڈھلنے سے پہلے ان کو جنگلی کبوتروں کو ڈال دیں۔ انشاء اللہ گردشوں اور رکاوٹوں سے نجات ملے گی۔

اگر آپ کے نام کا پہلا حرف ش، ت، ث یا خ ہو تو آپ سوا کلو چاول یا دھان لا کر ۲۴ گھنٹے اپنے گھر میں رکھیں اور ان پر ۱۱ مرتبہ سَلامٌ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْر پڑھ کر دیں اور بدھ کے دن سورج ڈھلنے سے پہلے پہلے ان کو جنگلی کبوتروں کو ڈال دیں۔ انشاء اللہ گردشوں اور رکاوٹوں سے نجات ملے گی۔ اگر آپ کے نام کا پہلا حرف ذ، ض، ظ، یا غ ہو تو آپ کنگنی یا جوار ۲۴ گھنٹے اپنے گھر رکھیں اور ان پر ۱۱ مرتبہ سَلامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی پڑھ کر دم کر دیں اور پیر کے دن سورج ڈھلنے سے پہلے پہلے اس کو جنگلی کبوتروں کو ڈال دیں۔ انشاء اللہ گردشوں سے نجات مل جائے گی۔ سورج زوال کے بعد ڈھلنے لگتا ہے اور زوال کا وقت بارہ اور ساڑھے ۱۲ بجے کے درمیان شروع ہوتا ہے۔ صدقہ ۱۲ بجے سے پہلے پہلے ادا کر دینا چاہئے اگر ایسی جگہ دستیاب نہ ہو جہاں جنگلی کبوتر ہوں تو جنگل میں جا کر کسی بھی درخت کے نیچے صدقہ کی اشیاء بکھیر دیں۔ ایک بار اس صدقہ کو آزما کر دیکھیں۔ انشاء اللہ حیرتناک نتائج ظاہر ہوں گے۔ جس شخص کی طرف سے صدقہ ادا کیا جا رہا ہو اگر وہ خود آیات قرآنی پڑھے تو بہتر ہے اگر نہیں پڑھ سکتا تو وہ کم سے کم صدقہ اپنے ہاتھوں سے ادا کرے اور جب صدقہ کی اشیاء ۲۴ گھنٹے گھر میں موجود ہوں تو وہ شخص پاک صاف رہے یعنی اس پر غسل جنابت نہ ہو۔ ☆☆

تسخیر موکلات کا
ایک عجیب وغریب طریقہ

اپنے نام کے اعداد ابجد قمری سے نکال کر حسب قاعدہ مربع آتشی پر کریں۔ خانہ ۹ میں جو عدد ہے اگر وہ اکائی تک ہے تو اس کو لیں اگر اکائی سے زیادہ ہے تو دھائی کا پہلا عدد لیں۔ اور دوسرے کو چھوڑ دیں۔

مثلاً نویں خانہ میں ۲۵ عدد ہے تو پانچ کو لے لیں اور ۲ کو چھوڑ دیں۔ اگر مکمل عشرات میں مثلاً ۲۰، ۳۰، ۴۰، ۵۰، اس حالت میں دوسرا حرف لے لیں، جیسا ۲، ۳، ۴، ۵ وغیرہ۔ یعنی اس صورت میں صفر کو نظر انداز کر دیں۔

اسی طرح خانہ ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵/اور ۱۶ کے ہند سے لے لیں اور دو کو جھوڑ کر موکل بنالیں۔ جیسے خانہ ۹ سے ۱۵ اور خانہ دس سے ۶ لیا۔ موکل ھوائیل۔ (ھوائیل)

اسی طرح ۹۔۱۰ ۱۱۔۱۲ ۱۳۔۱۴ ۱۵۔۱۶ دو دو خانوں کا ایک
۱ ۲ ۳ ۴

موکل بن کر کل ۴ موکل بنے۔

اب ان کی عزیمت تیار کرلیں۔ اس طرح

عزمتُ واقسمتُ علیکُم .... نقطوں کی جگہ چاروں موکل کے نام لکھیں۔ احضرو واطیعوا بحق یا حی یا قیوم۔ اسی عمل کو اپنے نام کے مجموعی اعداد کے برابر ۸ روز تک لگاتار تنہائی میں پڑھیں۔ اگر چہ کہ اس عمل میں کوئی چیز سامنے نہیں آئے گی لیکن آپ کو محسوس ہوگا کہ کوئی کمرے میں موجود ہے آپ عمل کے اختتام پر جو حاجت بیان کرو گے وہ انشاء اللہ غائبانہ پوری ہوگی۔

عامل کو چاہئے کہ اپنے نام کا جو نقش وہ تیار کرے گا اس کے نیچے چاروں موکل کے نام لکھ دے۔ یا موکلین کے نام نقش کے چاروں کونوں پر لکھ دے۔ اور اس نقش کو اپنے دائیں بازو پر باندھ لے۔ انشاء اللہ موکلیں غائبانہ طور سے عامل کی مدد کرتے رہیں گے۔ عامل مذکورہ عزیمت کو ۸ روز کے بعد روزانہ اپنے نام کے مفرد عدد کے مطابق پڑتا رہے تا کہ عمل قابو میں رہے۔ (''ماہنامہ طلسماتی دنیا'' جنوری فروی ۲۰۱۲ء)

ایک عجیب نقش

جو شخص اس نقش کو نوچندی جمعرات کو ساعت مشتری میں بنا کر اپنے پاس رکھے گا اس کے تمام کام انشاء اللہ ہو جائیں گے اور تمام مشکلات اور مسائل سے نجات ملے گی، قلب قوی ہوگا۔ روح میں طہارت پیدا ہوگی اور فرشتے اس کی اطاعت کریں گے۔ حجابات اٹھیں گے ذہن میں بالیدگی اور وجدان میں نکھار پیدا ہوگا، روحیں اس سے خطاب کریں گی۔ یہ نقش لینے دینے، عزت بخشنے معزول کرنے جیسے معاملات میں بفضلِ کریم بہت زود اثر ثابت ہوتا ہے۔ نقش کے ساتھ دعا یہ ہے۔ باوضو ہو کر اس نقش کو قبلہ رو ہو کر لکھیں اور نقش کے بعد اس دعا کو ایک ایک پڑھ کر دم کر دیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنّیْ اَسْئَلُکَ بِالْھَاءِ من اسمک الاعظم بالثلث العصی ولالف المقوم بالمیم الطمیس الابترو بالسلم وبالاربعتہِ ھِیَ کالکاف بلا معصم بالھاءِ المشقوقتہِ وبالو ادالمعظم صورتہ اسمک الشریف الاعظم اَن تصَلِّیْ علیٰ سیّدنا محمد بعددِ کلِّ حرفٍ جری بہ القلم تقضی حاجتی وھی کذا و کذا۔ اس کے بعد اپنی حاجت بیان کریں اور نقش پر دم کر دیں۔

ء		اااا	#	م	آاا	✡
اااا	#	م	م	✡	ء	
م	آاا	✡	ء		ااا	#
✡	ء		اااا	#	م	آاا
م	ااا	#	م	آاا	✡	ء
#	م	آاا	آاا	ء		ااا
آاا	✡	ء		اااا	#	م

بندشوں سے نجات

بندش شادی کا علاج

اگر کسی کا نکاح وشادی بذریعہ سحر باندھ دی گئی ہو اور اس کی نسبت ونکاح نہ ہوتا ہو، اس کے لئے مندرجہ ذیل عمل تیار کریں تا کہ وہ اپنے گلے میں لٹکائے۔ انشاء اللہ بہت جلد کسی صالح مرد سے نکاح ونسبت ہوجائے گی۔ عمل یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

رر	ررر	رر
س	س	س
رر	ررر	رر

اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُکِبًّا عَلٰی وَجْهِهٖ اَهْدٰی اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

۲۱۶۱	۲۱۷۵	۲۱۷۲	۲۱۶۹
۲۱۷۳	۲۱۶۸	۲۱۶۲	۲۱۷۴
۲۱۶۷	۲۱۷۰	۲۱۷۷	۲۱۶۳
۲۱۷۶	۲۱۶۴	۲۱۶۶	۲۱۷۱

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

۱۳۱۶	۱۳۳۰	۱۳۲۷	۱۳۲۳
۱۳۲۸	۱۳۲۲	۱۳۱۷	۱۳۲۹
۱۳۲۱	۱۳۲۵	۱۳۳۲	۱۳۱۸
۱۳۳۱	۱۳۱۹	۱۳۲۰	۱۳۲۶

اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَهْرَکَ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا○ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ○

پیغام نکاح

جس لڑکی یا عورت کا نکاح کا پیغام نہ آتا ہو۔ یا کسی نے نکاح ونسبت باندھ دی ہو۔ یا شادی میں رکاوٹ ہو، سب کے لئے یہ عمل بڑا لاجواب ہے۔ یہ تحریر کر کے مسحور کے گلے میں ڈالا جائے۔ وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ○ لِیَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ لِتَعَیَّنَ بَعْلًا صَالِحًا یَاْتِیْ بِنْتَ فلاں بِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَآءِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمْ۔ اور مسجد سے مٹی لے کر اس کی سات انگلیاں بنائی جائیں۔ پھر ہر ایک ٹکیہ پر یہ آیت تحریر کریں۔

وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ○ پھر ایک ٹکیہ لے کر جمعۃ المبارک کے دن جب امام منبر پر ہو، لڑکی ٹکیہ بدن پر ملے اور غسل کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ سات ہفتے گزرنے نہ پائیں گے کہ کسی جگہ نکاح ونسبت ہوجائے گی۔

پیغام شادی

اگر کسی لڑکی کے لئے شادی کا پیغام نہ آتا ہو تو اس کے لئے یہ نقش تحریر کر کے گلے میں ڈال دیں یا بائیں بازو پر باندھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ چند ہفتوں کے اندر اندر اچھا پیغام موصول ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

وَیَنْصُرَکَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِیْزًا	نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِیْب	اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَ کُمُ الْفَتْحُ	اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا
۲۱۷۵	۱۲۳۲	۸۷۹	۱۳۰۱
۱۲۳۱	۲۱۷۲	۱۳۰۴	۸۸۰
۱۳۰۳	۸۸۱	۱۲۳۰	۲۱۷۳

الٰہی بحرمت این نقش مبارک فلاں بنت فلاں کا بخت کشادہ ہو

لڑکی کی شادی جلد ہو

جس لڑکی کی شادی نہ ہوتی ہو اس کے لئے لکڑی کی کنگھی پر مندرجہ ذیل نقش کندہ کریں۔ اس کے بعد یہ کنگھی لڑکی صبح وشام اپنے بالوں میں (حالت پاکی میں) کرتی رہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد پیغام آئے گا۔

نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ — اللہ
یَا حَیُّ — یَا قَیُّوْمُ
اللہ — اللہ

برائے پیغام نکاح

جس لڑکی کے رشتے نہ آتے ہوں اس کی کمر میں یہ نقش تحریر کرکے باندھا جائے۔ نقش کمر پر رہنا چاہئے۔ گرہ آگے لگائیں انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد پیغام وصول ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

ص	ط	ع	رک
ک	ص	ط	ح ف
ق	ک	ص	ط ع
ح	ن	ی	ص ع
ط	ف	ی	ع ع

یااللہ جل جلالہٗ بحرمت ایں نقش فلاں بنت فلاں کا پیغام نکاح جلد آئے آمین

(۱۲) برائے نکاح ونسبت

اگر کسی لڑکی کی نسبت نہ ہو رہی ہو تو اس کے لئے سورۂ طٰہٰ کا یہ نقش بڑا مفید ہے۔ نقش تحریر کرکے لڑکی کے گلے میں ڈالا جائے اور لڑکی سات یوم تک روزانہ ایک مرتبہ سورۂ طٰہٰ کی تلاوت کرکے اپنی نسبت یا شادی کی دعا کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک ہفتہ کے اندر ہی نکاح ونسبت یا شادی کی بات پکی ہوجائے نقش یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

۹۹۸۱۵	۹۹۸۲۹	۹۹۸۲۱	۹۹۸۱۸
۹۹۸۲۲	۹۹۸۱۷	۹۹۸۱۶	۹۹۸۲۸
۹۹۸۲۰	۹۹۸۲۳	۹۹۸۲۷	۹۹۸۱۳
۹۹۸۲۶	۹۹۸۱۴	۹۹۸۱۹	۹۹۸۲۴

اچھے رشتوں کے لئے

جس لڑکی کے لئے رشتہ نہ آتے ہوں یا بات بن بن کر بگڑ جاتی ہو۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل نقش تحریر کرکے سبز رنگ کے کپڑے میں لپیٹ کر گلے میں ڈالنے کو دیں تاکہ کنواری دوشیزہ اسے اپنے گلے میں ڈالے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

۸۸۸۱۱	۸۸۸۱۰	۸۸۸۲۱	۸۸۸۱۶
۸۸۸۱۷	۸۸۸۲۰	۸۸۸۰۷	۸۸۸۱۴
۸۸۸۰۸	۸۸۸۱۳	۸۸۸۱۸	۸۸۸۱۹
۸۸۸۲۲	۸۸۸۱۵	۸۸۸۱۲	۸۸۸۰۹

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن

اور سورۂ احزاب سفید کاغذ پر زعفرانی روشنائی سے تحریر کرکے سبز رنگ کے کپڑے میں لپیٹ کر لکڑی کی ایک ڈبیہ میں خوشبو لگا کر رکھ دیں۔ سورۃ کے آخر میں اس لڑکی کا نام جس کے رشتہ نہ آتے ہوں، مع والدہ بھی تحریر کریں۔ پھر اس ڈبیہ کو بکس میں کپڑوں کے درمیان رکھ دیں اور لڑکی روزانہ ایک مرتبہ اسی سورۃ کی تلاوت کرتی رہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد اچھے رشتے آنا شروع ہوجائیں گے۔

من پسند رشتوں کے لئے

من پسند رشتے کے لئے مندرجہ ذیل نقش لکھ کر دو پتھروں کے درمیان دبا دیں۔ ان دونوں پتھروں کا وزن دو کلو سے کم نہ ہو۔ نقش کے نیچے لڑکی کا نام مع والدہ پھر اس لڑکے کا نام مع والدہ تحریر کریں۔ جس سے شادی کرنا مطلوب ہو۔ نقش یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

۸۱	۷۳	۷۹
۷۵	۷۸	۸۰
۷۷	۸۲	۷۴

نام لڑکی مع والدہ الحب نام لڑکا مع والدہ

پیغامات نکاح کے لئے

اگر کسی نوجوان لڑکی کی شادی نہ ہوتی ہو تو سورۂ ممتحنہ ایک نشست میں پانچ مرتبہ پڑھ کر لڑکی اپنی شادی کے لئے دعا کرے اور اس عمل کو مسلسل پانچ روز تک کرے۔ اگر لڑکی خود نہ کر سکے تو اس کی والدہ یا کوئی بہن بھائی عمل کرے اور پھر اس لڑکی کا نام لے کر شادی کے لئے دعا کرے۔ عمل سے قبل مندرجہ ذیل نقش جو اسی سورہ مبارکہ کا ہے، تحریر کر کے لڑکی کے گلے میں ڈال دیا جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد رشتوں کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔

نقش یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

۲۵۳۳۰	۲۵۳۴۳	۲۵۳۴۰	۲۵۳۳۷
۲۵۳۴۱	۲۵۳۳۶	۲۵۳۳۱	۲۵۳۴۲
۲۵۳۳۵	۲۵۳۳۸	۲۵۳۴۵	۲۵۳۳۲
۲۵۳۴۴	۲۵۳۳۳	۲۵۳۳۴	۲۵۳۳۹

بخت کشادہ فلاں بنت فلاں

بندش نکاح ختم کرنا

جس کسی نوجوان لڑکی کا نکاح نہ ہوتا ہو یا کسی نے سحر تعطیل الزوج کے ذریعہ باندھ دیا ہو۔ اس کے لئے یہ عمل کریں تو سحر و جادو کا اثر ختم ہو جائے گا اور اس کا جلد ہی کسی جگہ پر نکاح یا نسبت طے ہو جائے گی۔

طریقہ اس کا یہ ہے کہ ایک قفل مقفل لے کر اسے آگ میں گرم کریں۔ پھر اس لڑکی کو کہہ دیں کہ وہ اس قفل پر پیشاب کرے تا کہ پیشاب سے وہ قفل ٹھنڈا ہو جائے۔ یہ عمل جمعرات کے دن کیا جائے پھر اس قفل پر مزوجات مع مؤکلات تحریر کریں۔

۲	۴	۶	۸
ب	د	و	ح

بُدوُحائیل کَمُسفائیل رَتُخضائیل

پھر اس باکرہ لڑکی کو کسی بڑے دروازہ میں کھڑی کر کے اس کے سر پر قفل کو کھولا جائے اور اسے کسی بڑی نہر یا دریا میں ڈال دیا جائے۔ پس سحر کا اثر ختم ہو جائے گا۔

برائے نکاح

اگر کوئی عورت اپنے خاوند سے نفرت کرتی ہو یا کسی نوجوان دوشیزہ کا نکاح نہ ہو رہا ہو اور شادی میں رکاوٹ ہو، سب کے لئے یہ عمل قوی الاثر ہے۔ سفید کاغذ پر تحریر کر کے اسے کندر کا بخور دیں اور لڑکی اسے اپنے دائیں بازو پر باندھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مقصد پورا ہوگا۔ عمل یہ ہے۔

نہش۔ کھل۔ ماوش۔ بارش۔ سدرش۔ ھوش۔ نوش۔ نواش۔ فھواش۔ اِنْحَلَّتْ عُقْدَۃ فلاں بنت فلاں وَرَغَبَ فِیْ خِطْبَتِھَا کُلُّ مَنْ رَاھَا بِحَقِّ ھٰذِہِ الْاَسْمَآءِ وَالْعَظِیْمَۃِ وَبِالْفِ اَلْفِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمْ الوحا العجل الساعۃ۔

رشتوں کا پیغام آئے

اگر کسی کنواری کی منگنی نہ ہوتی ہو یا رشتہ کا کوئی پیغام نہ آتا ہو تو اس کے لئے یہ نقش تحریر کریں تا کہ لڑکی اپنے گلے میں ڈالے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد پیغام آئے یا منگنی وغیرہ ہو جائے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

۲۵۱	۲۴۶	۲۵۴
۲۵۳	۲۵۰	۲۴۸
۲۴۷	۲۵۵	۲۴۹

(''ماہنامہ طلسماتی دنیا'' جنوری فروری ۲۰۱۲ء)

علم جفر

مولانا حسن الہاشمی

جفر کے لغوی معنی کشادگی کے ہیں اور عاملین کے نزدیک علم جفر اس علم کو کہتے ہیں جس میں حروف کے اسرار ورموز پر بحث کی جائے، بعض عاملین کے نزدیک جفر، جعفر کا مخفف ہے اور جعفر سے مراد ہے امام جعفر صادقؓ۔ آپ شہید کربلا حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں۔ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۲۸ھ میں زہر خورانی کی وجہ سے آپ کی وفات ہوئی اور اس طرح آپ نے بھی اپنے جد امجد کی طرح شہادت کا درجہ پایا۔

سیدنا امام جعفر رضی اللہ عنہ نے اس علم کے چند عظیم الشان نکات بیان کئے تھے جو اپنی تاثیر کے لحاظ سے بے مثال تھے اس لئے اس علم حروف واعدا کی نسبت حضرت امام جعفرؓ سے منسوب ہوگئی اور اس کا نام علم جفر پڑ گیا۔

علم جفر کی بنیاد

اس علم کی اصل بنیاد ابجد کے ۲۸ حروف پر ہے، ابجد ۸ چھوٹے کلموں پر مشتمل عربی حروف تہجی کا مجموعہ ہے، ابجد ہوز حطی وغیرہ کی شکل قمری کہلاتی ہے اور اب ت ث کی شکل شمسی کہلاتی ہے۔

علم ابجد : عربی کے ۲۸ حروف کو مرکب کر کے ۷ جملے بنا لئے گئے ہیں۔ ابجد، ہوز، حطی، کلمن، سعفص، قرشت، ثخذ، ضظغ۔ یہ ایک ذہنی مجموعہ ہے لیکن بعض حضرات کا یہ کہنا ہے کہ ابن حرہ عرب کا مشہور عالم تھا اور اس کے آٹھ بیٹے تھے، یہ ان ہی بیٹوں کے نام ہیں۔ روحانی عملیات اور علم جفر کے قواعد اس علم ابجد کے پابند ہیں۔

حروف مکتوبی : ان حروف کو کہتے ہیں کہ تلفظ کی صورت میں ان کا پہلا اور آخری حرف ایک ہی رہے، یہ ۲۸ حروف میں سے کل ۳ حروف ہیں، میم، نون، واؤ۔

حروف مسروری : ان حروف کو کہتے ہیں کہ تلفظ کی صورت میں ہر حرف دو حرف میں بدل جائے، جیسے با، تا، ثا، حا، خا، را، زا، طا، ظا، فا، ہا، یا۔ یہ ۲۸ حروف میں سے کل ۱۲ حروف ہیں۔

حروف صوامت : بغیر نقطے والے حروف کو کہتے ہیں، ان کی کل تعداد ۱۳ ہے۔

حروف ناطقہ : نقطے والے حروف کو کہتے ہیں، ان کی کل تعداد ۱۵ ہے۔

حروف نورانی : ان حروف کو کہتے ہیں جو حروف مقطعات میں شامل ہوں، ان کی کل تعداد ۱۴ ہے۔

حروف ظلمانی : ان حروف کو کہتے ہیں جو حروف نورانی کے علاوہ ہوں، ان کی کل تعداد ۱۴ ہے۔

حروف اتصال : ان حروف کو کہتے ہیں جنکے تلفظ کے وقت دونوں ہونٹ مل جائیں، یہ ۲۸ حروف میں سے کل تین حروف ہیں، ج، ل، م۔

حروف انفصال : ان حروف کو کہتے ہیں جن کے تلفظ کے وقت دونوں ہونٹ ایک دوسرے سے جدا رہیں، یہ ۲۸ حروف میں سے کل ۲۵ حروف ہیں۔ الف، ب، ت، ث، ح، خ، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ع، غ، ف، ق، ک، ن، و، ھ، ی۔

چند ضروری اصطلاحات

جمل کبیر : ان اعداد کو کہتے ہیں جو نو سے زیادہ ہوں، جمل کبیر کو اعداد مفصل بھی کہتے ہیں۔

جمل صغیر : اس کا دائرہ ایک سے ۹ تک محدود ہے، جمل صغیر کو عدد مفرد بھی کہتے ہیں۔

زبر بینات : ہر حرف کا پہلا حرف زبر اور باقی حروف بینات کہلاتے ہیں، مثلاً الف میں از بر کہلائے گا اور لف بینات۔

بسط کرنا : بسط کرنے کا مطلب ہے کہ کسی بھی نام کو الگ الگ حروف میں لکھنا، مثلاً خالد کو اس طرح لکھنا۔ خ ا ل د۔

امتزاج دینا : یعنی ایک حرف طالب کا لینا اور ایک حرف مطلوب کا لینا، مثلاً طالب کا نام خالد ہے اور مطلوب کا نام عارف ہے تو ان دونوں کا امتزاج اس طرح ہوگا۔ خ ع ا ا ل ر د ف۔

استنطاق کرنا : مجموعہ اعداد کو دائیں سے بائیں کو جوڑنا اور مفرد عدد برآمد کرنا، مثلاً ۷۸۲۵ کو استنطاق اس طرح کریں گے۔
۵+۲+۸+۷=۲۲ ہوا۔ ۲۲ کا استنطاق کیا، ۲+۲=۴ ہوا۔ اس طرح ۷۸۲۵ کے مجموعہ اعداد کا مفرد عدد ۴ بنا۔

کبیر، وسیط، صغیر : مجموعہ اعداد کو کبیر مرکب، اعداد کو وسیط اور مفرد عدد کو صغیر کہتے ہیں۔ ۷۸۲۵ عدد کبیر ہے، ۲۲ عدد وسیط ہے، اسی کو عدد مرکب کہتے ہیں۔ ۴ عدد صغیر ہے اسی کو عدد مفرد عدد بھی کہتے ہیں۔

تلخیص کرنا : یعنی کسی بھی اسم سے مکرر حروف کو صاف کر دینا، مثلاً اسرار احمد کی تلخیص یہ ہوگی ــ اس ر ح م د۔

ترفع عددی : کسی بھی حرف کے اعداد کو دس گنا کر دینا، مثلاً الف کو ی سے اور ی کو ق کے اعداد سے بدل دینا۔ اسی طرح ق کا ترفع عدد غ ہوگا۔

ترفع اقراری : ایک حرف کو چھوڑ کر دوسرا حرف لینا ترفع اقراری کہلاتا ہے، مثلاً الف کا ترفع اقراری ج ہوگا۔

ترفع زواجی : ہر حرف کا چوتھا حرف ترفع زواجی کہلاتا ہے، مثلاً الف کا ترفع زواجی دال ہوگا اور دال کا زا ہوگا۔

بسط تضعیف : ہر حرف کے عدد کو گنا کر کے حرف لینا بسط تضعیف کہلاتا ہے، مثلاً ن کا بسط تضعیف ق ہوگا۔

بسط تنصیف : ہر حرف کے عدد کا نصف کر کے حرف لینا بسط تنصیف کہلاتا ہے، مثلاً میم کا بسط تنصیف کاف ہوگا۔

حروف ملفوظی : الف، جیم، دال، ذال، سین، شین، صاد، ضاد، عین، غین، قاف، کاف، لام۔ ۲۸ حروف میں سے کل ۱۳ حروف ملفوظی کہلاتے ہیں۔ ملفوظی ان حروف کو کہتے ہیں کہ تلفظ کی صورت میں وہ تین حروف میں بدل جائیں۔ مثلاً "ا" کو جب الف لکھا تو ا ل ف تین حرف بنے۔

حروف مکتوبی : ان حروف کو کہتے ہیں کہ تلفظ کی صورت میں ان کا پہلا اور آخری حرف ایک ہی رہے، مثلاً میم، نون، واؤ، یہ ۲۸ حروف میں کل تین حروف ہیں۔

حروف مسروری : ان حروف کو کہتے ہیں کہ تلفظ کی صورت میں ہر حرف دو حرف میں بدل جائے گا، جیسے با، تا، ثا، حا، خا، را، زا، طا، ظا، ھا، یا اور فا۔ یہ ۲۸ حروف میں سے کل ۱۲ ہیں۔

(۱۳) حروف صوامت	ا	د	ہ	و	ح	ط	کٔ	ل	م	س	ع	ص	ر

(۱۵) حروف ناطقہ	ب	ج	ز	ی	ن	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ	ف	ق

حروف نورانی	ا	ہ	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ص	ق	ر
حروف ظلمانی	ب	ج	و	د	ز	ف	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ

ترفع عددی

حروف اصلی	ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	اکائی
ترفع	ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ف	دہائی

حروف اصلی	ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص	دہائی

ترفع	ق	ر	ش	ت	ث	خ	د	ض	ظ	سیکڑہ
حروف اصلی	ق	ر	ش	ت	ث	خ	د	ض	ظ	سیکڑہ
ترفع	غ	غ	غ	غ	غ	غ	غ	غ	غ	ہزار

ترفع اقراری

حروف اصلی	ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص
حروف اقراری	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص	ق	ر

حروف اصلی	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ

حروف اقراری	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ

یہ بات بھی یاد رکھیں کہ اوپر والی جدول میں ہر وہ حروف جو پہلی سطر میں درج ہے، اس کا بسط عزیزی نیچے والا حرف ہے اور وہ حرف جو دوسری سطر میں درج ہے اس کا بسط عزیزی اوپر والا حرف ہے، مثلاً ب کا بسط عزیزی الف ہے اور الف کا بسط عزیزی ب ہے۔ م کا بسط عزیزی ن ہے اور ن کا بسط عزیزی م ہے۔

ترفع زواجی

یعنی طبیعت کے اعتبار سے حروف کو رفعت دیتا ہے، اگر کوئی کہے کہ "د" کا ترفع طبعی بتاؤ تو جواب ہوگا ج۔

حروف اصلی	ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص	ق
حروف زواجی	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت

حروف اصلی	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ

حروف زواجی	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ

بسط عزیزی

بسط عزیزی علم الاخبار یعنی علم مستحصلہ میں ایک کثیر الاستعمال قاعدہ ہے، عملیات میں تو کبھی کبھی کام آتا ہے لیکن علم مستحصلہ میں اس کی بسا اوقات ضرورت پڑتی ہے، اس لئے ایک عامل کے لئے ضروری ہے کہ اس علم کو بھی ذہن نشین رکھے۔

ذیل میں جو فہرست دی جارہی ہے اس میں اوپر والے حرف کا بسط عزیزی نیچے والا حرف ہے، اگر کسی جگہ آپ یہ پڑھیں کہ م کا بسطِ عزیزی کرو تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ م کی جگہ آپ ن کا استعمال کریں، اگر لکھا ہو کہ ظ کا بسط عزیزی کرو تو ظ کی جگہ غ کا استعمال کرنا چاہئے۔

ا	ج	ہ	ز	ط	ک	م	س	ف	ق	ش	ت	ذ	ظ
ب	د	و	ح	ی	ل	ن	ع	ص	ر	ت	خ	ض	غ

ترفع طبعی

حروف خاکی	د	ح	ل	ع	ر	خ	غ

ترفع طبعی حروف آبی	ج	ز	ک	س	ق	ث	ظ
حروف بادی	ب	و	ی	ن	ص	ت	ض
ترفع طبعی حروف آتشی	ا	ہ	ط	م	ف	ش	ذ

مراتب حروف

ہر حرف کو اپنے قیام کے اعتبار سے ایک مرتبہ حاصل ہے، مثلاً الف مرتبہ اول پر ہے اور ''غ'' ۲۸ ویں مرتبہ پر ہے، مندرجہ ذیل فہرست سے حروف کے مراتب کو پہچانیں۔

حروف	ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
مرتبہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
حروف	س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
مرتبہ	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸

ابجد کی ایک اور قسم

حروف اوتاد، مائل اوتاد، زائل اوتاد، حروف اوتاد، زمانہ حال پر استدلال کرتے ہیں، مائل اوتاد زمانہ مستقبل پر استدلال کرتے ہیں اور زائل اوتاد، زمانہ ماضی پر استدلال کرتے ہیں۔ یہ قاعدہ جفر جامع میں بہت کام آتا ہے، جفر جامع میں اس قاعدے کے استعمال کے بغیر چارہ کار نہیں ہے۔ اس تقسیم میں اوتاد کے حصے میں دس حرف آتے ہیں، مائل اوتاد اور زائل اوتاد کے حصے میں نو نو حروف آتے ہیں۔ مستحصلہ کے بعض قوانین میں بھی یہ تقسیم کارگر ثابت ہوتی ہے۔

اس کتاب میں یا فن عملیات کی دوسری کسی کتاب میں اگر آپ یہ پڑھیں کہ حرف الف کو جو اوتاد سے تعلق رکھتا ہے زائل اوتاد سے تبدیل کرو تو الف کی جگہ ج استعمال کرنا چاہئے یا اگر کہیں یہ لکھا ہو کہ حرف اوتاد ذال کو حرف مائل اوتاد سے تبدیل کرو تو ذال کی جگہ ضاد کا استعمال کرنا چاہئے۔

ابجد کی اس تقسیم کا جدول درج ذیل ہے اس کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیں کیوں کہ جفر جامع اور مستحصلہ برآمد کرنے میں اس تقسیم کی بعض اوقات شدید ضرورت پڑے گی۔

حروف اوتاد	ا	د	ز	ی	م	ع	ق	ت	ذ	غ	زمانہ حال

حروف مائل اوتاد	ب	ھ	ح	ک	ن	ف	ر	ث	ض	زمانہ مستقبل
حروف زائل اوتاد	ج	و	ط	ل	س	ص	ش	خ	ظ	زمانہ ماضی

حروف کا تعلق ستاروں سے

ا ب ج د ــــــ زحل سے تعلق رکھتے ہیں۔
ھ و ز ح ــــــ مشتری سے تعلق رکھتے ہیں۔
ط ی ک ل ــــــ مریخ سے تعلق رکھتے ہیں۔
م ن س ع ــــــ شمس سے تعلق رکھتے ہیں۔
ف ص ق ر ــــــ زہرہ سے تعلق رکھتے ہیں۔
ش ت ث خ ــــــ عطارد سے تعلق رکھتے ہیں۔
ذ ض ظ غ ــــــ قمر سے تعلق رکھتے ہیں۔

شادی کے پیغام کثرت سے آئیں!

(۱) لڑکا یا لڑکی کی شادی کا پیغام نہیں آتا ہو یا رکاوٹیں پیدا ہوں۔ بار بار رشتہ طے ہونے کے بعد چھوٹ جاتا ہو تو چاہئے کہ وقت سعد میں اس دعا کو زعفران سے لکھ کر اس لڑکا یا لڑکی کے گلے میں لٹکائے۔

انشاء اللہ تعالیٰ رشتہ اور رشتہ کی پختگی کا سامان غیب سے ہوجائے گا۔

تعویذ کو خوب اچھی طرح موم جامہ کرے یا کئی بار پاک پلاسٹک میں خوب اچھی طرح لپٹ لے تاکہ پسینہ یا غسل کا پانی وہاں تک سرایت نہ کرے۔

جب تعویذ کو موم جامہ کردیا جائے یا پلاسٹک میں خوب اچھی طرح لپیٹ دیا جائے تو اس کے ساتھ غسل خانہ یا استنجا خانہ کے اندر جانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ تعویذ اس وقت تک گلے میں پڑا رہے جب تک کہ بخیر وخوبی شادی نہ ہوجائے۔ شادی ہوجانے کے بعد تعویذ کو بہتے پانی میں ڈال دیا جائے اور فقیروں پر کچھ صدقہ دیا جائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا حلیم لا یعجل یا کریم لا یجهل یاذالجبروت ویا ذالجود وال قوۃ یا ذالرّحمة الواسعة لا الٰه الا اللّٰه محمد رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وآله محمود کریم موجود وهو الغفور ودود من کل شئی خلقنا زوجین لعلکم تذکرون. اللّٰهم بحق آیه هذا وبحرمت محمد علیه السلام ان ترزق هذه المر (اس جگہ لڑکی اور اس کی ماں کا نام لکھے) زوجامو افقاغیر مخالف بحرمت محمد وآله اجمعین.

نوٹ: دعاء مذکورہ کے لکھتے وقت اس بات کا خیال رہے کہ جن حروف کی آنکھیں ہوئی ہیں اس کو کھلی ہی رہنی چاہئے۔ مثلاً تعویذ مذکور جب کسی غیر مسلم کو دینا ہو تو نقش کی صورت میں دیا جائے۔

لڑکی کے لئے

۷۸۶

۳۵۸۵	۳۵۸۸	۳۵۹۲	۳۵۷۸
۳۵۹۱	۳۵۷۹	۳۵۸۴	۳۵۸۹
۳۵۸۰	۳۵۹۴	۳۵۸۶	۳۵۸۳
۳۵۸۷	۳۵۸۲	۳۵۸۱	۳۵۹۳

ان ترزق هذا لمراة (لڑکی کا نام مع والدہ)
زوجا موافقاغیر مخالف

۳۵۸۵	۳۵۸۸	۳۵۹۲	۳۵۷۸
۳۵۹۱	۳۵۷۹	۳۵۸۴	۳۵۸۹
۳۵۸۰	۳۵۹۴	۳۵۸۶	۳۵۸۳
۳۵۸۷	۳۵۸۲	۳۵۸۱	۳۵۹۳

ان ترزق هذا لرجل (لڑکے کا نام مع والدہ)
زوجه موافقة غیر مخالفة

(۲) یہ آیات و نقش بھی دختر ناکتخدا کے بختِ خوابیدہ کو بیدار کرنے کے لئے خاص ہے لڑکوں کے لئے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ تعویذ آویزاں ہوجانے کے بعد چلہ پورا نہیں ہوگا کہ غیب سے جوڑوں کا انتظام ہوجائے گا۔

یہ تعویذ بھی ساعت سعد میں زعفران سے لکھنے کی ہدایت کی گئی ہے اگر زعفران یا مشکل دستیاب نہ ہو تو کسی بھی پاک رشنائی سے لکھ سکتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وینصرک اللّٰه نصرا عزیزا. نصر من اللّٰه وفتح قریب . وبشر المؤمنین ان تستفحوا قد جآء کم الفتح انّافتحنا لک مبینا. وعنده مفاتیح الغیب لا یعلمها الا هو. وفتحت الاسمآء فکانت ابوابا. اذا جآء نصر اللّٰه

والفتح وھو اعلم برحمتک یا ارحم الراحمین۔
(زیر زبر لگانے کی ضرورت نہیں)

۱۲۲۱	۱۲۲۴	۱۲۲۷	۱۲۱۳
۱۲۲۶	۱۲۱۴	۱۲۲۰	۱۲۲۵
۱۲۱۵	۱۲۲۹	۱۲۲۲	۱۲۱۹
۱۲۲۳	۱۲۱۸	۱۲۱۶	۱۲۲۸

نوٹ: یہی تعویذ اگر غیر مسلم کو دینی ہوتو بجائے آیات مذکورہ کے نقش بالا کے ساتھ یہ نقش دیا جائے۔

۳۳۵۵	۳۳۵۸	۳۳۶۱	۳۳۴۸
۳۳۶۰	۳۳۴۹	۳۳۵۴	۳۳۵۹
۳۳۵۰	۳۳۶۳	۳۳۵۶	۳۳۵۳
۳۳۵۷	۳۳۵۲	۳۳۵۱	۳۳۶۲

پیغام شادی بکثرآویں

یآیہا النبی انا ارسلناک ☆ سے وکیلا تک (پارہ ۲۲) ہرن کی جھلی یا کاغذ پر لکھ کر ایک ڈبے میں رکھ کر گھر میں رکھیں۔ انشاء اللہ لڑکیوں کے پیغام بکثرت آنے لگیں گے۔

لکھتے وقت زیر زبر لگانے کی ضرورت نہیں۔ قرآن حکیم سامنے رکھ کر صرف عبارت نقل کرلیں اور نقل کرنے سے پہلے وضو کرلیں۔

سلک مروارید

☆ زبان کو سوچنے سے پہلے دوڑنے نہ دو۔

☆ انسان تنہائی میں فرشتے سے برتر یا حیوان سے بدتر ہے اور یہ اس کے علم وعقل پر منحصر ہے۔

☆ تنہائی سے زیادہ کسی حال میں امن نہیں اور قبروں کی زیارت سے زیادہ کوئی ناصح نہیں۔

☆ جو شخص کوئی گناہ پردے سے کرتا ہے اس کی ٹوہ لگانا تجسس کہلاتا ہے اور یہ کبیرہ گناہ ہے۔

☆ انکساری یہ ہے کہ آدمی کو غصہ ہی نہ آئے۔

☆ علم سیکھے بغیر گوشہ گیری موجب تباہی ہے۔

☆ متکبر کا ادنیٰ نشان یہ ہے کہ غصہ ضبط نہ کر سکے۔

نماز حاجت

(صلوٰۃ المضطر)

☆ اس نماز کے پڑھنے سے ایسی جگہ سے اسباب مہیا ہوتے ہیں جہاں سے گمان بھی نہ ہو۔

پہلی رکعت: یہ نماز دو دو رکعت کر کے پڑھی جاتی ہے۔ نیت کے بعد تکبیر کہہ کر سوۂ الحمد کے بعد پچیس مرتبہ سوۂ مومن کی یہ درج ذیل آیاتیں پڑھیں۔ اُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ۔

☆ رکوع سجود بجالانے کے بعد دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو۔

دوسری رکعت: سوۂ فاتحہ کے بعد پچیس مرتبہ سورۂ انبیاء کی یہ درج ذیل دو آیتیں پڑھیں: اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔

☆ اس کے بعد رکوع وسود بجالا کر تشہد اور سلام پڑھ کر نماز ختم کردے۔

پہلی رکعت: نیت کے بعد تکبیر کہہ کر سورۂ فاتحہ کے بعد پچیس مرتبہ سورۂ آلِ عمران کی یہ آیت پڑھے: حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۔

☆ اس کے بعد رکوع وسجود بجالا کر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو۔

دوسری رکعت: سورۂ فاتحہ کے بعد پچیس مرتبہ درج ذیل ذکر پڑھے: لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

رکوع وسجود کے بعد تشہد اور سلام پڑھ کر نماز ختم کرے۔

اس کے بعد پچیس مرتبہ صلوٰۃ پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجات طلب کرے۔

☆☆☆ ☆☆☆ ☆☆☆

تمام مشکلات کا حل بذریعہ نقوش و وردو وظائف

استخارہ جو بزرگان دین کا مجرب اور اپنے خاص اثر میں کامل

استخارہ جو بزرگان دین کا مجرب اور اپنے خاص اثر میں کامل

یہ استخارہ عمل سات دن کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ وہ پہلے دن ہی تمام حال منکشف فرما دے، مگر انتہا سات یوم ہے۔ بحکم خداوندی سات روز میں ضرور صاف صاف حال عیاں ہوجاتا ہے۔ جمعہ کی رات سے (جمعرات کا دن گذر کر جورات آئے) عروج ماہ اس عمل کو شروع کریں۔

ترکیب یہ ہے کہ پہلے دن بعد نماز عشاء باوضو بستر پر سونے کے قصد سے لیٹ کر سو مرتبہ پڑھو یا علیم اللہ الصمد اول آخر تین تین بار درود شریف پڑھو اور سو جاؤ۔ عمل پڑھنے کے بعد کسی سے نہ بات کرو نہ کچھ کھانا پینا کرو۔ اسی طرح روزانہ ایک سو کی تعداد بڑھاتے جاؤ۔ یعنی دوسرے دن ۲۰۰ کرو، تیسرے دن ۳۰۰ ساتویں دن سات سو مرتبہ۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس درمیان میں تمام حال منکشف ہوگا۔ جس معاملہ میں تم پریشان ہو اور انجام کار معلوم کرنا ہو تو اس عمل کو کرو۔ جب خصوصاً تم سفر کرنا چاہتے ہو یا خرید و فروخت کے لئے حال معلوم کرنا ہو تو اس سے کام لو۔ اس اسم اعظم کی برکت سے کبھی نقصان نہ ہوگا اور ہر معاملہ میں صحیح رہنمائی قدرت کی طرف سے ہوگی۔ خلاف شرع شریف بات معلوم نہ کرو، نہ قدرت کے اسرار معلوم کرو اور اپنے دینوی کاموں کے لئے مشورہ لے سکتے ہو۔ یہ عمل نہایت پر تاثیر ہے اور کبھی ضائع نہیں جاتا۔

عمل جناب فاطمہ زہرہؓ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ یافاطمہ نجنی من الافلاس وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَالْعَبَّاسِ۔

آپ کو جائز کوئی مشکل کوئی مصیبت پریشانی ہو یا کوئی حاجت ہو، بروز نوچندی جمعرات شب ۱۱ر بجے بعد غسل عطر لگا کر بخور جلا کر ۱۰۰۲ مرتبہ پڑھے۔ بعد عمل کے ۷۰ر مرتبہ آیت کریمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ پڑھے پھر ۵۰۰ مرتبہ پنجتن پاک سے امداد چاہے یا علی ادر کی یا حسن ادر کی یا حُسین ادر کی یا فاطمہ ادر کی اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ گیارہویں دن یا اکیس دن یا حد چالیس دن میں حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا تخت عدالت پر جلوہ افروز نظر آئیں گی اور آپ کی دِلی مراد کا فیصلہ سنا دیں گی۔ مراد پوری ہونے پر بچوں کو شیرینی فاتحہ دے کر تقسیم کریں۔

مصیبت یا بے روزگاری کے وقت یہ عمل پڑھے

اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَّهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ

۱۴۱ر مرتبہ روزانہ بعد نماز عشاء پڑھے۔ اول روز گھر میں میٹھا (شیریں) پکا کر فاتحہ حسب قاعدہ دیں اور خصوصیت سے اس کا ثواب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو بخش دیں اور شروع کریں۔ اگر گھر میں نہ پکا سکیں تو بازار سے خریدیں۔ ۴۱ر دن پڑھے۔ کوئی پرہیز نہیں اور نہ وقت کی پابندی ہے۔ عامل بنا ہو تو پرہیز حلالی اور جگہ کی پابندی لازم ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس دوران آپ کا کام ہوجائے گا۔ کام ہونے پر بھی (۴۱) دن پورے کرنا ضروری ہے۔ اگر ہو سکے تو ۴۱ر دن کے بعد نقش لکھ کر باندھ لے۔

الله لطیف ۱۹۵	۱۸	۲۶۶	بعبادہ یرزق ۳۰۱
۲۶۷	۰۰	۱۹۶	۳۱۷
۳۹۹	۲۶	۲۰	۱۹۷
من یشاء وھو ۳۱۹	۱۹۸	۳۹۸	القوی العزیز ۲۶۵

بیوپار بڑھانے کے لئے دعا

اگر کسی تاجر کو بیوپار میں نقصان آپہنچا ہو اور اس نقصان سے آئندہ مزید نقصان کا خطرہ ہو تو اس سے محفوظ رہنے کے لئے رات کو عشاء کی نماز کے بعد مُؤْمِنُ الْمُھَیمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ۔ ایک ہزار مرتبہ پڑھا کرے تو انشاء اللہ تعالیٰ گذشتہ نقصان بھی پورا ہوگا اور آئندہ کا خطرہ بھی جاتا رہے گا۔ اگر حالات بہت زیادہ ناسازگار ہوں تو یہ درود شریف پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَافِی عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مَلِکِ اللّٰہِ۔ جو اس درود شریف کو روزانہ ایک ہزار بار پڑھا کرے تو وہ دونوں جہان کے سعادت مندوں میں داخل ہوگا دین ودنیا دونوں میں نفع ملے گا۔

خطرناک جگہ میں پڑھنے کی دعا

اگر کسی جگہ جانا ہو جہاں خطرناک درندوں اور ڈاکوؤں کا خوف ہو یا کسی ظالم وجبار حاکم کے سامنے ہو تو اس احاطہ میں بسم اللہ کہہ کر سیدھا پاؤں اندر رکھے اور باہر آتے وقت الٹا پاؤں باہر رکھے۔ انشاء اللہ ہر بلا سے محفوظ رہوگے اور اس جگہ کسی قسم کا خوف وخطرہ لاحق ہو تو پڑھنا چاہئے۔ کٓھٰیٰعٓصٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔

شیرخوار بچوں کے صدمے سے بچنے کے لئے

اکثر عورتوں کو اولاد ہوتی ہے مگر سال دوسال کی ہوکر مرجاتی ہے۔ ایسے کسی بچے کے لئے سورہ مزمل شریف ۷ مرتبہ پڑھ کر سپاری پر دم کرکے وہ سپاری بچے کے گلے میں اور یہ نقش چاندی کے پتر پر کندہ کرکے گلے میں ڈالے۔ انشاء اللہ وہ بچے محفوظ رہیں گے۔

۷۸۶

۸	۱	۶
۳	۵	۷
۴	۹	۲

دیوانے کتے کے کاٹنے اور مکان میں جن دفع کرنے کیلئے

یہ نقش طارق پارہ (۳۰) کا ہے۔ صفت سگ دیوانہ کے زہر سے پاک کرتا ہے۔ اس کو لکھ کر پلائیں اور باندھیں جس مکان میں جن بلیات کا مسکن ہو اس نقش کو لکھ کر معلق لٹکائیں تاکہ ہوا سے ہلتا رہے۔ بلیات دفع ہوں گے۔ انشاء اللہ۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۲۴۲	۴۲۵۶	۴۲۵۳	۴۲۴۹
۴۲۵۴	۴۲۴۸	۴۲۴۳	۴۲۵۵
۴۲۴۷	۴۲۵۱	۴۲۵۸	۴۲۴۴
۴۲۵۷	۴۲۴۵	۴۲۴۶	۴۲۵۲

نقش شافعی

برائے جملہ بلیات دفع کرنے سحر وآسیب وغیرہ کو دور کرنے کے لئے یہ نقش اکسیر ہے۔ اس نقش کو آبِ زعفران سے لکھ کر ایک نقش کو تو مریض کے گلے میں (موم جامہ کرکے) پہنا دیں اور اس کے بعد بیس روز تک یا گیارہ روز تک ایک نقش صبح وشام پانی میں حل کرکے آبِ تازہ کے ساتھ مریض کو پلائیں۔

۷۸۶

۱۶۵۱۱	۱۶۵۲۵	۱۶۵۲۱	۱۶۵۱۸
۱۶۲۳	۱۶۵۱۷	۱۶۵۱۲	۱۶۵۲۴
۱۶۵۱۶	۱۶۵۱۹	۱۶۵۲۷	۱۶۵۱۳
۱۶۵۲۶	۱۶۵۱۴	۱۶۵۱۵	۱۶۵۲۰

نَادِعَلِیًا مَظْھَرَ الْعَجَائِبِ تَجِدْہُ عَوْنًا لَکَ فِی النَّوَائِبِ کُلُّ ھَمٍّ وَغَمٍّ سَیَنْجَلِیْ بِنُبُوَّتِکَ یَا سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبِوِلَایَتِکَ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ۔

نیاز حضرت اصحاب کہفؓ

اصحاب کہف جن کا ذکر قرآن مجید میں سورہ کہف میں موجود ہے۔ اگر آپ کسی مشکل میں آجائیں یا کسی نیک خواہش کی تمنا رکھتے ہوں تو اصحاب کہفؓ کی نیاز مان لیجئے۔ اللہ نے چاہا تو آپ کی مراد برآئے گی اور جب آپ کا مقصد پورا ہوجائے تو نذر ونیاز کی صورت میں توشہ کیجئے۔ نہ کروگے تو نقصان اٹھاؤ گے۔ توشہ میں اچھے دودھ کی کھیر اور خالص گھی میں بکرے کا گوشت اور روٹیاں پاک وصاف ہوکر پکانا ہوگا۔ سات متقی اور پرہیزگار مردوں کے علاوہ ایک کتے کو دعوت کھلانی ہوگی۔ اگر کتا سیاہ رنگ کا ہو تو مناسب ہے۔ آپ یہ کہہ کر کتے کے سامنے لونگ پھینکیں کہ آپ کو آج مغرب کے بعد حضرت اصحاب

کہف رضی اللہ علیہم کے توشہ کی نیاز کھانے کی دعوت ہے۔ اگر کتے نے لونگ کھا لیا تو وقت مقررہ پر نیاز کھانے ضرور آئے گا۔ بشرطیکہ دروازے کھلے ہوں۔ توشہ کے کھاتے میں پرہیز گار اشخاص ہڈی کو منہ نہیں لگاتے۔ ان کا بچا ہوا اور کچھ اچھا کھانا کتے کو پیٹ بھر کر نفاست کے ساتھ کھلائیے اس لئے کہ کتا اس نیاز کو کھانے کے لئے نہا دھو کر آتا ہے۔ اصحاب کہف رضی اللہ عنہ کا یہ عجیب وغریب کرشمہ ان لوگوں کے لئے ایک تازیانہ ہے جو کہ بزرگانِ دین کی عظمت وحرمت کے قائل نہیں ہیں۔

دعاء اس طرح مانگئے یا اصحاب کہفؓ آپ اللہ کے محبوب و مستجاب بندے ہیں۔ لہٰذا میں آپ سے اللہ اللہ کے رسولؐ کے واسطے عرض کرتا ہوں کہ آپ دعا کیجئے کہ میری (فلاں) مراد پوری ہوجائے۔ اگر میرا یہ کام ہوگیا تو میں نذر اللہ آپ کا توشہ کروں گا۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں حضرت اصحاب کہفؓ کے متعلق فرماتا ہے۔ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْکَهْفِ وَالرَّقِیْمِ کَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا (پارہ ۱۵، سورہ کہفؓ، رکوع ۱، آیت ۸)

ترجمہ : کیا تم خیال کرتے ہو کہ غار اور کھوہ والے (اصحاب کہفؓ) ہماری نشانیوں میں سے عجیب تھے (اور ہیں)۔

اگر کسی جگہ سے جنات کا اثر زائل کرنا ہو تو اصحاب کہفؓ کے نام لکھ کر لگا دو، کھیت کے چاروں کونوں پر اصحاب کہفؓ کا نام لکھ کر دفن کرنا باعث برکت ہے۔ ولادت کے وقت اصحاب کہفؓ کا نام لکھ کر حاملہ کی داہنی ران میں باندھنے سے مشکل آسان ہوجائے گی۔ (اللہ اعلم بحقیقت الحال)

اصحابِ کہف کا نام یہ ہیں۔

مَکْسَلْمِیْنَا فخشلمینا کَشْفُوْطَطْ اَذَرْفَطْیُوْنَسْ کَشَافَطْیُوْنَسْ یُوَانَسْ بُوْسْ وَ کَلْبُهُمْ قِطْمِیْر

ایک خاص راز اور عمل

حضور علیہ السلام نے اپنی وفات مقدس سے قبل حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو سپہ سالار بنا کر ایک لشکر جرار بقاء کی سمت روانہ کیا تھا۔ اس لشکر میں حضرت عمرؓ بھی بطور ایک سپاہی کے شامل تھے۔ یہ لشکر سات سو صحابہ پر مشتمل تھا۔ اُس وقت اسلام پر ایک زلزلہ طاری تھا۔ اس لئے کہ حضور علیہ السلام کی وفات کی خبر ملتے ہی اکثر قبیلے اسلام سے منحرف ہو گئے تھے اور سچ تو یہ ہے کہ اس وقت مسلمانوں کا بڑا حصہ نرغہ میں گھر گیا تھا۔ ایک خاص حصہ تھا جو دین حق پر قائم رہا تھا، یہ بالکل حق ہے کہ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے وہ مجاہد ہیں جنہوں نے اسلام کی بنیاد تحت الثریٰ تک پہنچادی۔

مجھے اس وقت تاریخی حیثیت سے یہاں بحث مقصود نہیں بلکہ ایک خاص عمل تک یہ واقعہ محدود ہے۔ جب تم کسی کام کا افتتاح کرو مثلاً کوئی نئی دکان کھولو یا کوئی شے تجارت کے طریق پر خریدو یا کوئی مقدمہ دائر کرو، یا سفر کرو یا کسی خاص مقصد کے لئے کسی افسر سے ملاقات کرنے جاؤ غرضیکہ ہر کام کو شروع کرو تو یہ عمل کرو کہ سب سے پہلے شیرینی پر طہارت اور آداب کے ساتھ فاتحہ دو اور اس کا ثواب حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روح مقدس پر پہونچادو اور خدا سے دعا کرو کہ الٰہی برکت نفس قدسیہ حضرت اسامہ زیدؓ سپہ سالار لشکر اسلام غیب سے میری مدد فرما لیکن شیرینی کا وزن سات پر ہو۔ یعنی سات چھٹانک، سات پاؤ، سات سیر، سات من کم از کم سات تولہ اور زیادہ سے زیادہ سات من تک ہوسکتا ہے۔ بعد فاتحہ یہ شیرینی سات معصوم بچوں کو تقسیم کردو اور خدا پر توکل کرتے ہوئے اس کام کو شروع کردو اور اُسی دن سے سات سو مرتبہ روزانہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم باوضو طہارت سے پڑھا کرو۔ یہ عمل صرف سات یوم کرنا چاہئے۔ خدا چاہے تو غیب سے مدد ہوگی اور وہ کام حسب منشاء کامیابی پر ختم ہوگا۔

تعویذ اختلاج

دل دھڑکنا، اختلاج قلب ہے یا کسی خاص وجہ سے دل بے چین ہے۔ دل پر غم چھایا ہوا ہے، یہ عمل بہت ہی بااثر ہے۔ ہزار مرتبہ آزمایا کم وبیش صحیح پایا۔ یہ نقش باوضو زعفران یا ہلدی کے پانی سے لکھو اور موم جامہ کرکے اپنے بازو پر باندھو۔ دوسرے دن یہی نقش چینی کی طشتری پر زعفران یا ہلدی کے پانی سے لکھو اور گلاب سے دھوکر پی لو۔ پانی صرف تین دن پیو مگر بازو والا نقش بازو پر رہے۔ وہ تعویذ یہ ہے۔

۷۸۶

س	ل	ا	م
ق	و	ل	ا
م	ن	ر	ب
ر	ح	ی	م

خدا کے حکم سے دل کی دھڑکن دور ہوگی۔ اور جو وجہ غم کی ہے وہ غم بھی خدائے تعالیٰ دور کریں گے۔ حسب ذیل نقش میں بہت سے فوائد پوشید ہیں۔ عروج ماہ میں بعد نماز جمعہ یہ نقش اسی طرح پر کریں اور موم جامہ کر کے اپنے گھر کے ہر شخص کو دے دو کہ وہ اپنے پاس رکھے۔ جس کے پاس یہ تعویذ ہے وہ ہر بلا اور وبا سے محفوظ رہے گا۔ باقی حکم خدا سب پر غالب ہے۔

۷۸۶

۸	۴۶۷۴	۴۶۷۸	۱
۴۶۷۷	۲	۷	۴۶۷۵
۳	۴۶۸۰	۴۶۷۲	۶
۴۶۷۳	۵	۴	۴۶۷۹

یہ تعویذ مجرب ہے لکھ کر بازو پر باندھیں اس سے بلا و وبا نہیں آتی ہے اور مقصد کے لئے مفید ہے۔ ایمان کی سلامتی کے لئے سورۂ توبہ پارہ ۱۰ میں ہے۔ جو شخص اپنے ایمان کی سلامتی چاہتا ہے تو اسے چاہئے کہ سورۂ توبہ ہر روز ایک وقت باوضو وقت مقررہ پر پڑھے۔ اگر عربی نہ جانتا ہو تو ترجمہ ہی پڑھتا جائے اور عربی جانتا ہو تو ترجمہ مع سورہ توبہ پڑھے۔ اس کی تلاوت سے بزرگان دین ایسے فوائد حاصل کرتے رہے کہ ظاہری آنکھیں اس کو ناممکن خیال کرتی ہیں۔ اگر کسی شخص کو حاکم یا کسی ظالم کے سامنے جانا درپیش ہو تو چاہئے سورۂ توبہ تلاوت کرے اور بہت ممکن ہے کہ وہ مہربان ہوگا۔ مال و متاع یا زراعت میں اس کا نقش رکھنا بموجب خیر و برکت ہے۔ میوہ نہ دینے والے درخت پر باندھیں تو وہ موسم میں پھل دے گا۔ یعنی زیادہ پھل آویں گے۔ وہ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷۵۹۰۳	۱۷۵۹۰۶	۱۷۵۹۱۰	۱۷۵۸۹۶
۱۷۵۹۰۹	۱۷۵۸۹۷	۱۷۵۹۰۲	۱۷۵۹۰۷
۱۷۵۸۹۸	۱۷۵۹۱۲	۱۷۵۹۰۴	۱۷۵۹۰۱
۱۷۵۹۰۵	۱۷۵۹۰۰	۱۷۵۸۹۹	۱۷۵۹۱۱

(ماہنامہ طلسماتی دنیا دسمبر ۱۹۹۷ء)

حکایت

ایک بوڑھے نے اپنے تینوں بیٹوں کو روبرو بلا کر اپنی تمام نقدی جائیداد کو مساوی طور پر تقسیم کر دیا اور ایک بیش قیمت جواہر دکھا کہا کہ اس کا مستحق وہ بیٹا ہوگا کہ جو میری زندگی کے بقیہ چند ایام میں سب سے اچھا کوئی نیکی کا کام کرے گا۔ کچھ عرصہ کے بعد ایک لڑکے نے آکر کہا کہ اب وہ جواہر مجھے دیجئے۔ بوڑھے نے پوچھا کہ کس نیکی کے عوض تم یہ جواہر طلب کرتے ہو؟ لڑکے نے کہا کہ ایک شخص نے پانچ ہزار روپے میرے پاس بطور امانت رکھے جس کے متعلق نہ کوئی نوشت تھی اور نہ ہی کوئی گواہ شاہد تھا۔ اس شخص کے واپس آنے اور امانت طلب کرنے پر میں نے اس کی پانچ ہزار روپے کی امانت اس کو واپس کر دی۔ حالانکہ اگر میں انکار کر دیتا تو وہ میرا کچھ نہ بگاڑ سکتا تھا۔ اس سے بڑھ کر نیکی کا کام اور کیا ہو سکتا ہے؟ بوڑھے نے ہنس کر کہا کہ نیکی کا یہ ایک معمولی کام ہے جس کو کچھ اہمیت نہیں دی جا سکتی۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہ تم ایک گناہ سے بچ گئے۔ اگر دوسرے دونوں لڑکوں نے میری زندگی میں اس سے زیادہ اچھا کام نہ کیا تو مرتے وقت یہ جواہر تم کو دے دیا جائے گا۔

چند روز کے بعد دوسرا لڑکا بوڑھے باپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ جواہر طلب کیا۔ بوڑھے نے پوچھا ''کس نیکی کے عوض'' لڑکے نے جواب دیا کہ دریا نہایت طغیانی پر تھا، اتفاقاً ایک لڑکا پل پر سے دریا میں گر گیا۔ اس کے ماں باپ اور دیگر سینکڑوں اشخاص میں سے کسی کو اس کے نکالنے کا حوصلہ نہ ہوا، میں نے اپنی جان کو صریح خطرے میں ڈال کر بڑی مشکل کے ساتھ اس لڑکے کو زندہ نکالا۔ اس سے بڑھ کر نیکی اور قربانی کی اور کیا مثال ہو سکتی ہے۔ بوڑھے نے ہنس کر کہا کہ ہمدردی اور انسانیت کا یہ ایک معمولی واقعہ ہے اور اگر تیسرے نے اس سے بہتر کوئی کارنامہ نہ دکھلایا تو یہ جواہر تم کو دے دیا جائے گا۔

چند روز کے بعد تیسرا لڑکا باپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے بخلاف دونوں بھائیوں کے جواہر تو طلب نہ کیا۔ البتہ اپنی کارگزاری یوں بیان کی کہ میرا ایک جانی دشمن نشہ شراب سے مخمور پہاڑ کے ایک غار کے منہ پر اس طریقے سے بے ہوش پڑا تھا کہ ادھر ادھر ذرا سی حرکت کرنے پر وہ اس قدر بلندی سے گر کر ضرور مر جاتا۔ باوجود اپنا دشمنِ جانی جاننے کے میں نے اس کو اٹھایا اور اپنے منہ کو میں نے کپڑے سے ڈھانپ لیا تاکہ اگر وہ جاگ جائے تو میری صورت پہچان کر شرمندہ نہ ہو۔ اور رات کی تاریکی میں اپنی پشت پر اٹھا کر اس کے گھر چھوڑ آیا۔ بوڑھے نے بلا تامل وہ جواہر اس کے حوالے کیا اور کہا کہ درحقیقت تیری نیکی قابل صد ہزار ستائش اور حقیقی نیکی ہے اور اس جواہر کا تیرے سے زیادہ مستحق کوئی نہیں ہو سکتا۔ نتیجہ یہ کہ نیکی وہی ہے تو دشمنوں اور برے لوگوں کے ساتھ کی جاتی ہے۔

مسان ایک مہلک بیماری

بعض عورتوں اور بعض بچوں کو مسان کی بیماری ہوتی ہے، اس بیماری میں بچے سوکھ کر مرجاتے ہیں، بعض عورتوں کے صرف لڑکوں پر یہ بیماری اثر انداز ہوتی ہے۔ لڑکی کا حمل ہوتا ہے تو ساتھ خیروعافیت کے فراغت ہوتی ہے، لیکن جب بھی لڑکے کا حمل ہوگا یا تو ضائع ہو جائے گا یا بچہ پیدا ہونے کے بعد سوکھ کر مرجائے گا۔ اسی طرح بعض عورتوں کے صرف لڑکیوں پر یہ بیماری اثر انداز ہوتی ہے، ان کی لڑکیاں ختم ہو جاتی ہیں اور لڑکے ٹھیک رہتے ہیں، بعض عورتوں کے لڑکے اور لڑکیاں دونوں ہی اس مرض کی لپیٹ میں آجاتے ہیں، بعض عورتوں کو یہ بیماری نہیں ہوتی لیکن ان کے بعض بچے مسان کا شکار ہوجاتے ہیں اور سوکھ کر جان دیتے ہیں، غالباً یہ ایسی بیماری ہے جو اگرچہ جسمانی ہی ہے لیکن اس کا علاج دواؤں اور جڑی بوٹیوں میں نہیں ہے۔ بلکہ اس کا علاج صرف اور صرف روحانیت میں ہے اور یہ مرض تعویذ گنڈوں یا پھر دعاؤں اور وظائف سے رفع ہو جاتا ہے، یوں اللہ جسے زندگی دینا چاہے وہ موت کے چنگل سے بھی نکل آتا ہے۔

''صنم خانہ عملیات'' سے استفادہ کرنے والوں کے لئے ایسی قیمتی فارمولے منتخب کئے ہیں جن کے ذریعہ مہلک بیماری سے بفضل خداوندی بہ آسانی نمٹا جاسکتا ہے۔

طریقہ (۱)

نیلے رنگ کے سوتی ڈورے کے ۴۱ تار لیں، ان کو یکجا کر کے سورۂ طارق (سپارہ: ۳۰) پڑھ کر گرہ کے دائرہ میں دم کر کے گرہ لگادیں، اس طرح ۴۱ گرہ لگائیں۔ پھر یہ ڈورہ حاملہ عورت کے پیٹ یا ناف پر باندھ دیں، ولادت کے بعد یہی گنڈہ بچے کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاءاللہ مسان رفع ہوگا اور بچہ اس کی لپیٹ میں آنے سے محفوظ رہے گا، جب تک بچہ ماں کا دودھ پیئے اس وقت تک یہ گنڈہ بچے کے گلے میں ڈالے رکھیں۔

انتہائی مجرب عمل ہے۔

طریقہ (۲)

جس بچے کو مسان کی بیماری لاحق ہو اس کو یہ نقش ۴۰ر دن تک روزانہ ایک نقش گلاب وزعفران سے لکھ کر پلایا جائے۔ نقش یہ ہے۔

بحق باللہ ۱۱ — العلی العظیم ۱۱

طریقہ (۳)

جو بچہ دن بہ دن سوکھتا جارہا ہو اور کوئی دوا اور غذا کارگر نہ ہو رہی ہو اس کے لئے دو نقش بنائے ایک نقش بیگن پر بنایا جائے اور بیگن کو وہاں لٹکا دیا جائے جہاں بچہ سوتا ہے، بیگن دن بہ دن سوکھتا رہے گا اور انشاءاللہ بچہ موٹا ہوتا رہے گا۔ دوسرا نقش کاغذ پر بنا کر بچہ کے گلے میں ڈال دیا جائے۔ بیگن والا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

دی	والا	ط
و	ہ	لا
ای	ق	مس

کاغذ والا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۱۶	۴۳۰	۴۲۶	۴۲۳
۴۲۷	۴۲۲	۴۱۷	۴۲۹
۴۲۱	۴۲۴	۴۳۲	۴۱۸
۴۳۱	۴۱۹	۴۲۰	۴۲۵

طریقہ (۴)

جن بچوں کو سوکھے کا مرض ہو ان کے لئے یہ نقش بھی تیر بہدف کی حیثیت رکھتا ہے، نقش تیار کر کے بچے کے گلے میں ڈلوائیں انشاءاللہ

چالیس دن کے اندر مرض رفع ہوگا نقش یہ ہے۔

طریقہ (۵)

بہت ہی سخت قسم کے مسان میں خواہ کسی عورت کو یا بچے کو مندرجہ ذیل نقش اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے اس کو سفید رنگ کے مرغ کے خون سے اتوار کے دن ساعت شمس میں بنایا جائے، انشاء اللہ چند دن کے اندر شفاء نصیب ہوگی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۴۱	۱۴۴	۱۴۷	۱۳۴
۱۴۶	۱۳۵	۱۴۰	۱۴۵
۱۳۶	۱۴۹	۱۴۲	۱۳۹
۱۴۳	۱۳۸	۱۳۷	۱۴۸

طریقہ (۶)

مسان کی بیماری میں نقش اصحاب کہف بہت مجرب ہے اور اس نقش کی برکت سے مسان کی بیماری سے بچے کو پوری طرح نجات مل جاتی ہے اور بچہ مکمل صحت مند ہو جاتا ہے، نقش اصحابہ کہف کے دور طریقے اکابرین سے منقول ہیں۔

پہلا طریقہ یہ ہے کہ چار مٹی کی ایسی ٹھیکریاں حاصل کی جائیں، پکنے کے بعد جن پر کبھی پانی نہ لگا ہو ان پر نقش اصحاب کہف کالی روشنائی سے لکھ دیا جائے پھر ان ٹھیکریوں کو آگ میں ڈال دیا جائے، جب ٹھیکریاں خوب تپ جائیں تو ان کو نکال کر پلنگ کے چاروں پاؤں کے نیچے دبا دیں اور روزانہ بچے کو اسی پلنگ پر چالیس دن تک سلائیں، چالیس دن کے اندر اندر بچہ انشاء اللہ خوب تندرست ہو جائیگا۔ چالیس دن کے بعد ان ٹھیکریوں کو کسی تالاب یا کنوئیں میں پھینک دیا جائے۔

نقش اصحاب کہف کا دوسرا طریقہ بزرگوں سے منقول ہے کہ اگر کسی بچے کو مسان کی بیماری ہو وہ بچہ سوکھتا جا رہا ہو یا اس بچے کو مسان کے دورے پڑتے ہوں، ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہوں، آنکھیں چڑھ جاتی ہوں، منہ سے جھاگ آنے لگتے ہوں تو نقش اصحاب کہف کو کاغذ پر کالی روشنائی سے لکھ کر بچے کے گلے میں ڈالیں، انشاء اللہ چالیس دن کے اندر شفاء اور صحت نصیب ہوگی۔

نقش اصحاب کہف یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۲۴	۱۰۲۸	۱۰۳۱	۱۰۱۷
۱۰۳۰	۱۰۱۸	۱۰۲۳	۱۰۲۹
۱۰۱۹	۱۰۳۳	۱۰۲۶	۱۰۲۲
۱۰۲۷	۱۰۲۱	۱۰۲۰	۱۰۳۲

طریقہ (۷)

دوسو گرام اجوائن لیں اور اس پر سورۂ نصر (اِذَاجَآءَ نَصرُ اللّٰہِ، سپارہ ۳۰) ۲۱ مرتبہ پڑھ کر مع بسم اللہ پڑھ کر دم کریں پھر اس اجوائن کو پچاس گرام تول کر چار حصوں میں کر کے چار پوٹلیاں بنالیں اور زچہ کی چارپائی میں ایک پوٹلی چارون پاؤں میں باندھ دیں، چالیس دن تک پلنگ ایک ہی جگہ رہنے دیں، چالیس دن کے بعد چاروں پوٹلیاں کسی تالاب میں ڈال دیں اور مندرجہ ذیل نقش بچے کے گلے میں ڈالیں، انشاء اللہ بچہ مسان کی آفت سے محفوظ رہے گا، یہ عمل خاص طور پر ان عورتوں کے لئے ہے جن کے بچے عام طور سے سوکھے کا شکار ہو کر مر جاتے ہوں۔ گلے میں ڈالنے والا نقش یہ ہے۔

بحق میکائیل　　۷۸۶　　بحق جبرائیل

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

بحق اسرافیل　　یا حی یا قیوم　　بحق عزرائیل

طریقہ (۸)

اگر کوئی عورت، بچہ یا بڑا سوکھے کا شکار ہو، دن بہ دن سوکھتا جا رہا ہو تو ایسے مریض کے لئے ایک ہزار تیرہ مرتبہ قرآن حکیم کی مندرجہ آیت کو کسی بھی دن عشاء کی نماز کے بعد پڑھ کر چنبیلی یا سرسوں کے تیل پر دم کے رکھ لیں۔ پھر اس تیل سے مریض کے جسم پر رات کو مالش کیا کریں، انشاء اللہ گیارہ دن میں مریض قوی اور تندرست ہو جائے گا۔ آیت یہ ہے۔ فَانظُرْ اِلٰی اٰثَارِ رَحْمَةِ اللّٰهِ کَیْفَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا اِنَّ ذَالِکَ لَمُحْیِ الْمَوْتٰی وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

طریقہ (۹)

جس بچے پر مسان کا اثر اس قدر ہو کہ اس کے بچنے کی قطعاً توقع نہ ہو، اس کے لئے ایک عمل نقل کیا جا رہا ہے، حد سے زیادہ سریع الاثر ہے۔ عمل یہ ہے کہ گڑ کی سات گولیاں چنے کی برابر بنائیں جائیں اور ہر ایک گولی پر ۱۶۶۲ مرتبہ یہ عمل پڑھ کر دم کریں، اُدْعُوْ ن تَدْعُوْن اب زِرَمْ خُسک شَوْ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ اَزْ دینا بروقت ونیز ناپیدد شَوْدْ بِحَقِّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَللّٰہُ مُحَمَّدٌرَسُوْلُ اللّٰہ۔ اور مندرجہ ذیل سات عدد کاغذ پر گلاب سے لکھ کر رکھ لیں، گڑ کی گولی روزانہ نہار منہ مریض کو کھلا دی جائے، عصر اور مغرب کے درمیان ایک نقش گھول کر مریض کو پلاتے رہیں، بعد میں ساتوں کاغذ آتے میں گولہ بنا کر کسی دریا وغیرہ میں ڈال دیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۸	۱۴۲	۱۴۵	۱۳۱
۱۴۴	۱۳۲	۱۳۷	۱۴۳
۱۳۳	۱۴۷	۱۴۰	۱۳۶
۱۴۱	۱۳۵	۱۳۴	۱۴۶

طریقہ (۱۰)

جس بچہ کو مسان کی شکایت ہو یا جس عورت کے بچے سوکھ کر مرجاتے ہوں ان کے لئے یہ طریقہ بھی کارگر ہے کہ عود کی دو لکڑیاں جو وزن اور سائز میں برابر ہوں، ان دونوں لکڑیوں کے بیچ میں سوراخ کر کے اس طرح کہ لکڑیاں چٹخنے نہ پائیں، سرخ یا نیلے رنگ کے ڈورے میں پرو کر مریض کے گلے میں ڈال دی جائیں اور تین سال تک گلے میں پڑا رہنے دیں، ڈورا خراب ہو جائے تو بدل دینے میں کوئی حرج نہیں ہے، انشاء اللہ مسان کی شکایت دور ہوں گی اور مریض کو کامل صحت انشاء اللہ نصیب ہوگی۔

طریقہ (۱۱)

جس بچے کو مسان کی شکایت ہو اس نقش کو لکھ کر کپڑے میں پٹی میں لپیٹ کر گرہ لگا کر بچے کی بائیں کلائی میں باندھ دیں، نقش لکھ کر رکھ لیں اور پہلے والے نقش کو کھول کر توے کو آگ پر رکھ کر گرم کریں اور اس نقش کو اس پر رکھ کر جلا دیں، جلانے سے پہلے نقش مریض کے پورے بدن پر مل لیں، نقش کو توے پر رکھتے ہوئے فاصلے پر چلے جائیں، اس کا دھواں کسی کو نہیں لگنا چاہئے، اگر نقش نہ جلے تو دور سے لکڑی وغیرہ سے اسے دبا دیں، جب وہ اچھی طرح جل جائے تو فوراً اس کو چمٹے سے پکڑ کر گندی نالی میں پھینک دیں، لگاتار چالیس دن تک یہ عمل جاری رکھیں۔

یہ بات یاد رکھیں کہ جو شخص اس عمل کو کرے، ماں باپ میں سے کوئی یا کوئی دوسرا فرد کرے، تو چالیس دن تک وہی شخص کرے۔ درمیان میں بدلنا نہیں چاہئے، نقش کو باندھنے سے پہلے روزانہ لوبان سے دھونی دینا بھی ضروری اور دوسرا نقش چالیس کی تعداد پینے کے لئے گلاب وزعفران سے بھی لکھ کر دیئے جائیں، شام کو ایک دن پہلے والا نقش جلانے کے بعد فوراً مریض کو زعفران والا نقش پلا دیا جائے اور اس کو ایک گھنٹے پہلے پینے کے گھول دیا جائے۔ اس طریقہ عمل میں احتیاط بہت لازمی ہے، کسی بھی جزو کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے، ورنہ فائدے کے بجائے نقصان ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

۳۸۵
۳　۷۰　۱۰۳
۳۰۹
۶
۶　۶
۶
۹۷　۱۴۳
۳۵۷　۵۰۶

پلانے والا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

(ماہنامہ طلسماتی دنیا جنوری فروری ۲۰۱۲ء)

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادوٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دوراندیشی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلّہ ابوالمعالی، دیوبند

اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

شیطان کی تاریخ

گھمنڈ کا انجام

شیطان (ابلیس) نے ایک ہزار سال تک خدا کی عبادت کی۔ فرشتوں کی خواہش اور فرمائش پر اسے آسمان پر اٹھالیا گیا اور اس کا نام متفقہ رائے سے مطیع رکھا گیا۔ یعنی اللہ کی اطاعت کرنے والا۔

آسمانِ اول پر وہ ایک ہزار برس تک یادِ خداوندی میں مشغول رہا تو دوسرے آسمان کے فرشتوں نے اس کی رفاقت کی خواہش ظاہر کی۔ چنانچہ دوسرے آسمان کے فرشتوں کی خواہش و فرمائش کا لحاظ کرتے ہوئے اسے دوسرے آسمان پر اٹھالیا گیا۔ یہاں متفقہ رائے سے اس کا نام خاشع تجویز ہوا۔ یعنی اللہ سے ڈرنے والا۔

دوسرے آسمان پر وہ ایک ہزار برس تک مقیم رہا۔ اس کے بعد تیسرے آسمان کے فرشتوں کی خواہش و فرمائش کے مطابق اس کو تیسرے آسمان پر اٹھالیا گیا۔ یہاں اس کا نام اتفاقِ رائے سے عابد رکھا گیا۔ یعنی اللہ کی عبادت کرنے والا۔

تیسرے آسمان پر ایک ہزار سال تک قیام کے بعد چوتھے آسمان کے فرشتوں کی آرزو کا احترام کرتے ہوئے اس کو چوتھے آسمان پر اٹھالیا گیا۔ یہاں ملے جلے مشورے کے مطابق اس کا نام ولی رکھا گیا۔ یعنی اللہ کا دوست۔ اسی طرح اس کو پانچویں آسمان پر اٹھالیا گیا اور وہاں اس کا نام صالح یعنی نیک رکھا گیا۔ پھر اس کو چھٹے آسمان پر اٹھالیا گیا وہاں اس کا نام متبع رکھا گیا۔ یعنی اللہ کی اتباع کرنے والا۔ بالآخر وہ ساتوے آسمان پر متمکن ہوگیا اور وہاں اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عزازیل کا خطاب عطا ہوا۔

حاصل کلام یہ ہے کہ ابلیس کی عبادت، اطاعت، نیکی اور بڑائی کے چرچے ساتوے آسمان پر بھی ہونے لگے اور فرشتے اس کی قسمت پر رشک کرنے لگے۔

ایک دن ابلیس نے لوحِ محفوظ دیکھنے کی خواہش ظاہر کی۔ اللہ نے اس کی اس خواہش کو پورا کردیا۔ لوحِ محفوظ پر اس کی نظر ایک عبارت پر پڑی جس میں تحریر تھا کہ ایک شخص ہزاروں سال کی عبادت کے بعد عنقریب اللہ کی نافرمانی کرے گا اور راندۂ درگاہ ہوجائے گا۔ یہ پڑھ کر عزازیل نے اس پر افسوس کا اظہار کیا۔ جو اطاعتِ خداوندی سے اعراض کرکے لعنت کا مستحق ٹھہرے گا۔ حق تعالیٰ نے عزازیل سے پوچھا کہ ایسے شخص کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے۔ اس نے جواب دیا۔ لعنۃ اللہ علیٰ من ما اطاع اللہ۔ جو شخص اللہ کی اطاعت نہ کرے اس پر اللہ کی لعنت ہو۔

روایت میں آتا ہے کہ جب فرشتوں کو اس بات کا علم ہوا کہ آسمان کی مخلوقات میں سے نافرمانی کے سبب کوئی راندۂ درگاہ ہونے والا ہے تو سب کو فکر لاحق ہوئی اور سب نے عزازیل سے رابطہ قائم کیا کیوں کہ سب اس کو مقرب الٰہی سمجھتے تھے۔ سب نے عزازیل ہی سے یہ درخواست کی کہ بارگاہ خداوندی میں ہم میں سے ہر ایک کے لئے یہ دعا فرمادیں کہ ہم میں سے کوئی راندۂ درگاہ نہ ہو۔ چنانچہ ابلیس نے فرداً فرداً ہر ایک کے لئے دعا کی۔ لیکن اس نے اپنے لئے دعا نہ کی

بعض اکابرین کی رائے یہ ہے کہ اس نے ازراہِ بھول اپنے لئے دعا نہیں کی اور بعض اکابرین کی رائے یہ ہے کہ اس نے دانستہ اپنے لئے دعا نہیں کی۔ اسے یہ گھمنڈ تھا کہ وہ ولایت اور مقبولیت کے جس مقام پر فائز ہے وہاں سے اس کا تنزل ممکن نہیں ہے اور یہی گھمنڈ اسے لے ڈوبا۔ بعد کے سجدۂ آدم والے واقعہ سے اس کے غرور اور تکبر کی تصدیق ہوجاتی ہے۔ جب اس نے اللہ کے حکم دینے پر بھی آدمؑ کو سجدہ نہیں کیا اور صاف صاف یہ کہنے لگا کہ آدمؑ کو تو نے مٹی سے پیدا کیا ہے، اور میں آگ کی مخلوق ہوں۔ آگ کا مقام مٹی سے بلند ہے۔ اس لئے میں آدمؑ کو جو ایک مشت خاک ہے۔ سجدہ نہیں کروں گا۔

حقیقت یہ ہے کہ کوئی شخص کتنا بھی بڑا عالم یا عابد کیوں نہ ہو غرور اور تکبر اس کو ہلاک کردیتا ہے۔ اور برسہا برس کی نیکی کے باوجود اس کو مقام ابلیس تک پہنچا دیتا ہے۔ اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے اور ہمیں تکبر اور گھمنڈ سے محفوظ رکھے۔ (ماہنامہ طلسماتی دنیا دسمبر ۱۹۹۷ء)

وحشی عاملوں کے چند خطرناک اعمال

ماورائے خط استور بحر الکاہل کے مونگے کے جزیرے نیوزی لینڈ، آسٹریلیا، مجمع الجزائر شرق الہند کے جزیرے، جنوبی افریقہ اور جنوبی امریکہ کے ممالک واقع ہیں۔ زمین کے اس حصہ کی اصل آبادی سیاہ فام حبشی ہیں۔ آدم وحوا کی یہ ننگ دھڑنگ تہذیب وتمد سے عاری اولاد متنوع قبیلوں میں بٹی ہوئی ہے، ہر قبیلہ اپنی خاص صفات کے لئے مشہور ہے۔ ان سیاہ فام ابنائے آدم کے ماہرین روحانیات اسی قسم کے لوگ ہوتے ہیں جیسے کہ ہمارے ہاں دم جھاڑ کرنے والے نیم حکیم ہوتے ہیں اور یہ مقامی طور پر جادوگر حکیم کے نام سے مشہور ہوتے ہیں۔

جادوگر حکیم پیدائشی مرض کا سبب بھوت پریت، ارواح خبیثہ یا دیوتاؤں کی ناراضگی بتایا کرتے تھے۔ چنانچہ بھولے بھالے عوام کو اسی ڈھنگ سے مرعوب کر کے یہ لوگ سیاسی قوت حاصل کر لیتے ہیں اور اپنی من مانی کاروائیاں کرنے میں کامیاب رہتے ہیں۔ ان لوگوں کے ہاں سحر کو ایک انفرادی حیثیت بھی حاصل ہے۔ اور متذکرۃ الصدر علاقوں میں اکثر جادوگر ڈاکٹر پیدائشی امراض کا سبب سحر قرار دیتے ہیں، ان کے نزدیک ساحر اور جادوگران اشخاص پر جنہیں وہ تکلیف کا شکار بنانا چاہتے ہیں۔ نہ صرف براہ راست جادو کے الفاظ پڑھ کر پھونکتے ہیں اور بری نظر کا شکار کر لیتے ہیں۔ بلکہ ان کے ناخنوں اور بالوں وغیرہ پر بھی جادو کر کے انہیں مبتلا امراض وآلام کر سکتے ہیں، یہ خیال ہندوستان کے بعض قدیم ہندو فرقوں اور صوبہ جات متوسط ودکن وغیرہ مین کسی قدر مختلف صورتوں میں اب بھی پایا جاتا ہے۔ اور دیہات کے علاوہ شہروں میں بھی کم وبیش موجود ہے۔

ذیل میں ان وحشی جادوگر ڈاکٹروں کے چند عمل درج کئے جاتے ہیں۔

عمل حب : جس لڑکی بس میں لانا ہو اس کے سر کے بال یا اس ہاتھ کی انگلیوں کے بیس ناخنوں کو لے کر کسی پھول میں لپیٹ لیا جاتا ہے۔ اس کے بعد اس لپٹے ہوئے پھول کے پتے کو دھوپ میں سکھا لیا جاتا ہے اور جب یہ اچھی طرح خشک ہو جائے تو جادوگر ڈاکٹر اس کو پیس کر سرمہ کر لیتا ہے اب جونہی کہ ہلال طلوع ہو اس سرمہ کو جلتے ہوئے شعلوں کی نذر کر دیا جاتا ہے اور جادوگر ڈاکٹر ہلال کی طرف دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ منتر پڑھتا ہے۔'' ہولارے زونا عاش کرو نالائے دومک سائے (یہاں اس لڑکی کا نام لیتا ہے) بولو چک رابانونی رادومک سائے (یہاں طالب کا نام لیتا ہے)'' اس کے بعد اعتقاد کر لیا جاتا ہے کہ وہ لڑکی اب چند دن میں ہی طالب کے قبضے میں آنے والی ہے۔ چنانچہ اکثر اوقات ایسا ہی ہوتا ہے۔

عمل ہلاکت دشمن : اس کے لئے جادوگر ڈاکٹر ایک پتلا تیار کرتا ہے، یہ پتلا یا تو پرانے کپڑوں کا ہوتا ہے جس میں پرانی روئی بھری ہوتی ہے، یا پھر موم کا پتلا تیار کیا جاتا ہے۔ اس کے ان مقامات پر سوئیاں گاڑ دی جاتی ہیں جو انسان کے جسم میں سوراخ کا مقام رکھتے ہیں، یعنی دو آنکھ کے دو کان کے، دو ناک کے نتھنے، ایک منہ ایک مقعد اور ایک سوراخ آلۂ تناسل یعنی کل نو مقامات پر سوئیاں گاڑ دیجاتی ہیں۔ اس کے بعد اس پتلے کو اس شخص کی گزرگاہ میں جلا دیا جاتا ہے جس کا ہلاک ہونا منظور ہوتا ہے، چنانچہ اس کے چند ایام بعد ہی وہ شخص نشانہ تیر قضا ہو جاتا ہے۔

عمل بغض وعداوت : یاد رہے کہ متذکرۃ الصدر ممالک الجزائر میں مار وکژدم وغیرہ جانور ان ایذا دہندہ کی افراط ہے۔ یہاں ایک بچھو اس قسم کا پیدا ہوتا ہے جو نیش مارے تو پل بھر میں ہاتھی کو بھسم کر دے، اس بچھو میں ایک تاثیر یہ بھی ہے، اس کے تیل سے تانبا وغیر مردہ دھاتوں میں روح پیدا کرنے کا کام لیا جاتا ہے اور اسے اکسیر کا ایک جزو اعظم مانا جاتا ہے۔

اس بچھو کے جوڑے کو لیکر تنکوں کی ایسی ڈبی میں بند کر دو جہاں سے یہ نکل نہ سکیں۔ ایک ہفتہ ان کو اس ڈبہ مین بند کرنے کے بعد نکالو اور ان کے مابین ایسے دو شخصو کے بال رکھ دو جن کے مابین بغض وعداوت ڈالنا مقصود ہو، اس کے بعد ان بالوں کو باہم ملا کر خوب بٹ لو۔ اور ان سے ایک بچھو کے ڈنک کو باندھ لو، پھر دوسرے سرے سے دوسرے بچھو کا ڈنک باندھو اور پھر اسی ڈبیہ میں بند کر کے زمین میں گاڑ دو جب تک یہ بچھو زمین میں دفن رہیں گے اور باہر نکال کر الگ الگ نہ ہوں گے۔ وہ ہر دو اشخاص جن کے بالوں سے وہ بندھے ہیں۔ آپس میں ایک دوسرے کے جانی دشمن رہیں گے۔

(ماہنامہ طلسماتی دنیا اپریل، مئی ۱۹۹۷ء)

سانپ کے زہر اتارنے کا طریقہ

اگر کسی کو قدرتی سانپ نے ڈس لیا ہے، یا آسیب، ڈائن، جوگن، جادوگر کے ذریعہ ڈسا گیا ہے تو اس عمل کو آزمائیں۔ انشاء اللہ سو فیصد اسے سریع التاثیر پائیں گے۔ بشرطیکہ اس کی حیات باقی ہے۔

تشخیص و علامت : اب تک ماہرین نے اس کی ایک سو چھبیس قسمیں ہی دریافت کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ جن میں سولہ قسمیں بہت ہی زہریلی ہیں۔ ان میں کی تین قسمیں صوبہ بہار میں ہر جگہ پائے جاتے ہیں۔

(۱) cobra (۲) کریت (۳) سکرا۔

(۱) کوبرا کی دو قسمیں ہیں (۱) کالا رب، گھومنا۔

(۱) اگر ناگ (cobra) کاٹ لے تو جسم میں زہر سرایت کر جانے کے بعد مریض کی پلک ڈھلتی ہے، بند ہوتی ہے، پلکیں گری رہتی ہیں اور مدہوشی جیسی کیفیت پائی جاتی ہے، یہ علامت دونوں قسموں میں پائی جاتی ہے۔

(۲) مریض ہوش میں رہتا ہے، مگر پورے جسم میں سوئی چبھنے جیسی کیفیت بتلاتا ہے۔ یعنی رہ رہ کے ٹیس کا معلوم ہونا۔

(۳) سکرا۔ اس کے کاٹنے کے بعد دونوں میں سے کوئی جیسی کیفیت نہیں پائی جاتی ہے۔ جسم میں زہر کے سرایت کر جانے کے بعد مکمل بے ہوشی پائی جاتی ہے۔

(۴) جادوئی سانپ کے ذریعہ ڈسے گئے مریض پر بھی زہر چڑھتا ہے اور بیہوش ہو کر مریض موت کا شکار ہو جاتا ہے۔ اب تشخیص وعلامت کے بعد جب مریض آئے تو ڈسی ہوئی جگہ کو ہاتھ سے چھو کر دیکھیں۔ جہاں ٹھنڈا معلوم ہو۔ وہاں تک زہر چڑھا ہوا ہے۔ ورنہ اچھی حالت میں تمام اعضا میں گرمی رہتی ہے۔ زہریلے جسم میں خون کا دوران کمزور پڑ جاتا ہے۔ لہٰذا ٹھنڈا معلوم ہوتا ہے۔

ترکیب عمل : رمضان المبارک کی چاندرات سے عمل شروع کر دیں بعد تمام نمازِ تراویح و وتر سے فارغ ہو کر تنہا خاموشی سے بیٹھ جائیں اور "اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا" ۱۸ر بار مسلسل ۳۰ر راتوں تک پڑھنا ہے۔

(۲) پھر محرم الحرام کی چاندرات سے ۱۰ر راتوں تک "اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا" ۱۸ر بار صبح یعنی یوم عاشورہ، دو رکعت نماز نفل پڑھ کر ۲۱ر بار حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ پڑھ کر اس کا ثواب حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح پاک کو بخش دیں۔ پھر کھیر جو پہلے سے پکی ہو۔ اسے بچوں میں تقسیم کر دیں۔ اب آپ مکمل عامل ہو گئے۔

(۱) ہدایت: ہر سال ۱۰ر رمضان المبارک تک ۱۸ر بار پڑھ لیا کریں۔ اور دو رکعت نماز نفل سے فارغ ہو کر ۲۱ر دفعہ پڑھ کر ثواب بخش دیں تاکہ عمل قابو میں رہے۔ عمل کے بعد جب مریض آپ کے پاس آئے تو پہلے آپ (گما) (gumma) بہار میں اس پودے کو لوگ اسی نام سے جانتے ہیں۔ چھوٹا چھوٹا ہوتا ہے۔ اس پودے کی سالم جڑ لے آئیں اور دھو کر سل پر پیس کر ایک گلاس مریض کو پلا دیں۔ اگر قے ہو جائے تو سمجھ لیں انشاء اللہ تعالیٰ یہ مریض صحت مند ہو جائے گا۔ اگر ہضم ہو جائے تو اس کی زندگی کی ایک پیسہ برابر بھی امید نہیں۔ یہ پودا اس وقت پلائیں جب مریض ہوش میں پینے کے لائق ہو۔ ورنہ اس کا روحانی علاج شروع کر دیں۔

جھاڑنے کا طریقہ : مریض کے آنے کے بعد آپ اپنی ہتھیلی پر چند بار پھونکیں اور سر سے پاؤں تک ہتھیلی سے سہلائیں۔ اگر زہر کا اثر بہت تیز ہے تو ہلکے ہلکے تھپڑ استعمال کریں (یعنی طمانچہ) اگر مریض ہوش میں ہے تو جہاں تک ٹھنڈا ہے وہاں سے نیچے تک ہلکا طمانچہ چلائیں۔ دس بیس بار کے استعمال سے ہی مریض ہوش میں آجائے گا۔ چھڑی پر پڑھ کر بھی اس چھڑی سے جھاڑ سکتے ہیں۔

اس بات کا دھیان رکھیں کہ ہمیشہ اوپر سے نیچے ہی جھاڑیں۔

تنبیہ : مریض کو ۲۴ر گھنٹے تک ایک قطرہ پانی کا نہ دیں۔ مریض کو کچھ بھی کھانے کو نہ دیں۔ مریض کو سونے نہ دیں۔

بیڑی پر چند دفعہ پڑھ کر مریض کو دیدیں کہ وہ پیتا رہے۔

امید ہے کہ قارئین اس عمل کے استعمال کے بعد خلق خدا کی خدمت کر کے اجر و ثواب کے مستحق ہوں گے۔

(ماہنامہ طلسماتی دنیا ستمبر، اکتوبر ۱۹۹۷ء)

برائے شکست دشمن

یوں بھی اللہ کی مدد نصیب ہوتی ہے۔

ذیل میں دشمنوں کو شکست دینے کے لئے ایک قیمتی نقش تحریر کیا جارہا ہے، اس
کو نقش ساعتِ سعید میں زرد رنگ کے ریشمی کپڑے پر تحریر کریں، روشنائی میں تھوڑا
سا شنگرف ڈال لیں اور نقش لکھتے وقت عود کی دھونی لیتے رہیں۔ اس نقش کو لکھ کر
دورانِ مقابلہ اپنے بازو پر باندھ لیں۔ انشاء اللہ دشمن کے لشکر میں بھگدڑ مچ جائے
گی۔ دشمنوں کے ہوش اڑ جائیں گے اور اس نقش کی برکت سے اور اللہ کے فضل و
کرم سے آپ کا رعب قائم ہوگا اور فتح مبین حاصل ہوگی۔ یہی نقش مقدمہ کی
کامیابی کے لئے بھی باذن اللہ مفید اور موثر ثابت ہوگا۔
ہر عامل کو اس نقش کے لکھنے اور دینے کی اجازت ہے لیکن اس نقش کا ہدیہ
وصول نہ کریں اور یہ نقش ہمیشہ بطور تحفہ اور برائے مدد دیں اور ان ہی لوگوں کو دیں جو
مظلوم ہوں، ظالم نہ ہوں۔ ان شرائط کی خلاف ورزی کرنے والا اللہ کے یہاں
جواب دہ ہوگا۔ نقش یہ ہے

۷۸۶

القادر	المقتدر	القوی	القائم
القائم	القوی	المقتدر	القادر
المقتدر	القادر	القائم	القوی
القوی	القائم	القادر	المقتدر

☆☆☆☆

پتھر اور انسان کا تعلق شاید اتنا ہی قدیم ہے جتنا کہ انسانی ذہانت کی کہانی اس طویل عرصہ میں پتھر کبھی مادی افادیت کبھی روحانیت کبھی اپنی خوبصورتی کے باعث انسانی تہذیب کا ایک ناقابل فراموش حصہ رہے ہیں۔ انسان نے اپنی حفاظت اور شکار کے لئے سب سے پہلے پتھروں سے بنے ہتھیاروں کی ہی کی مدد حاصل کی۔ آگ سے روشناس کروانے کا سہرا بھی پتھروں کے ہاتھ ہی جاتا ہے۔ جہاں پتھر نے انسان کی حفاظت کا فریقہ انجام دیا۔ اس کو اپنے دشمنوں یعنی دیگر جانداروں پر غالب کیا۔ اس کو شکار کرنے کی صلاحیت دی وہاں پتھروں کے ذریعہ آگ جلا کر اس شکار کو پکا کر کھانے کی فراست بھی دی روشنی کو منعکس کرنے اور پھیلانے کے لئے ایک عرصہ تک غاروں کے اندر پتھر استعمال ہوتے رہے۔

روحانی اور مادی ترقی کے ساتھ ساتھ انسان نے پتھروں کی مزید خصوصیات کا کھوج لگایا۔ ان کا استعمال انسانی خوبصورتی میں اضافہ، مال و دولت کے حصول، تجارت کے مقاصد اور روحانی اور جسمانی قوتوں کو طاقت دینے کے ساتھ دوسرے انسانوں کی جان لینے کے لئے بھی استعمال ہونے لگا۔

جواہرات

وہ پتھر جو عام پتھروں کی نسبت خاص خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں اور خوش قسمتی یا حصول صحت یا روحانی اور طبی امور میں استعمال ہوتے ہیں عرفِ عام میں نگینے یا جواہرات کہلاتے ہیں۔ یہ جواہرات بلحاظ قیمت بھی مہنگے ہوتے ہیں۔ کمیاب خوبصورت اور خاص کوالٹی کے جواہرات عام آدمی ہی کیا بعض حالتوں میں اچھے خاصے دولت مندوں کی قوت خرید سے باہر ہوتے ہیں تاہم جواہرات کی ایک بڑی تعداد کی قیمت اتنی ہوتی ہے کہ عام آدمی بھی ان کو خرید سکتا ہے۔

پتھروں کی اقسام و قیمت

کوئی بھی پتھر ہو یہ ایک بڑا خاندان رکھتا ہے۔ انسانی ذاتوں کی طرح اس کے اندر تقسیم کا عمل ہوتا ہے، انسانی ذاتوں کی طرح پتھروں کی بھی ذاتیں، اقسام ہوتی ہیں۔ درجہ اول کا یاقوت گو مہنگا ہوتا ہے۔ تاہم یاقوت ہی کی فیملی کے بعض پتھر ایسے مل جاتے ہیں جو عام آدمی بھی خرید سکتا ہے۔ اس بات سے یہ خیال نہ کریں کہ میں نقلی پتھروں کی بات کر رہا ہوں۔ بات ہے کوالٹی کی جو پتھر جس قدر صاف ستھرا ہوگا اس قدر اعلیٰ قیمت کا حامل لیکن ایک کم صاف اور ہلکی کوالٹی قیمت میں مل سکتا ہے۔ یوں قدرت کی اس نعمت سے امیر غریب دونوں حسب منشاء فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ یعنی یاقوت آپ کو دو ہزار کا بھی مل جائے گا اور دو سو کا بھی۔ نیلم آپ کو ایک ایک سو کا بھی مل جائے گا اور ایک لاکھ کا بھی۔

نقلی اور اصلی پتھر

پتھر ہمیشہ اصلی لینا چاہئے۔ گو نقلی پتھر ہمیشہ سے ہی بنتے چلے آرہے ہیں لیکن آج کل جدید سائنس کی بدولت نقل کے کام نے بہت ترقی کر لی ہے۔ اصل سے بہتر نقل دستیاب ہے جو قیمت میں بھی کم ملتا ہے تاہم میرا مشورہ یہ ہے کہ ان نقلی پتھروں کے استعمال سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا۔ سو زیادہ پیسے نہیں ہیں تو سستا پتھر خرید لیں لیکن ہو اصل۔ اگر اصل ہوگا تو اس کا فائدہ ہوگا ورنہ نہیں۔ نقلی پتھر ایسا ہی ہے جیسے آپ نے رنگ دار شیشہ یا پلاسٹک پہن رکھا ہو۔

پتھر معلوم کرنے کے تین طریقے

پہلا طریقہ۔ ذیل میں جدول نمبر ایک سے کوئی بھی فرد اپنی تاریخ

پیدائش کے مطابق اپنا برج معلوم کر سکتا ہے۔ برج معلوم ہونے کے بعد جدول نمبر ۴ سے اپنا منسوبی خوش قسمتی کا پتھر معلوم کر لیں۔

دوسرا طریقہ۔ آپ کے نام کا جو پہلا حرف ہے دیکھیں جدول نمبر اس کے آگے کونسا برج تحریر ہے بس اس برج سے منسوب پتھر جدول نمبر ۴ سے معلوم کر کے حسب منشا پتھر کو استعمال میں لا سکتے ہیں۔

تیسرا طریقہ۔ مثلاً کسی فرد کے عدد کے حساب سے پتھر کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ ذیل میں ہر عدد سے منسوب پتھر تحریر کیا گیا ہے۔ یعنی آپ کی تاریخ پیدائش کا جو مفرد عدد بنتا ہو اس کے مطابق جدول نمبر ۳ سے خوش قسمتی کے پتھر کا انتخاب کر سکتے ہیں۔ مفرد عدد سے مراد ہے کہ اگر آپ کی تاریخ پیدائش ۹ سے بڑی ہو۔ بطور مثال دیکھیں ۲۵ ہو تو ان دونوں اعداد کو باہم جمع کر لیں یعنی ۷=۵+۲ تاریخ کے دونوں اعداد کو جمع کرنے عدد خالص ہوا، ۷ بس اس سے منسوب پتھر آپ کے لئے بہتر ہوگا۔

جدول نمبر ایک

نمبر شمار	بروج	عرصہ حکومت	حاکم کوکب
۱	حمل	۲۱ رمارچ سے ۲۱ راپریل	مریخ
۲	ثور	۲۱ راپریل تا ۲۱ رمئی	زہرہ
۳	جوزا	۲۱ رمئی تا ۲۱ رجون	عطارد
۴	سرطان	۲۲ رجون تا ۲۲ رجولائی	قمر
۵	اسد	۲۳ رجولائی تا ۲۳ راگست	شمس
۶	سنبلہ	۲۴ راگست تا ۲۳ رستمبر	عطارد
۷	میزان	۲۳ رستمبر تا ۲۲ راکتوبر	زہرہ
۸	عقرب	۲۴ راکتوبر تا ۲۳ رنومبر	پلوٹو مریخ
۹	قوس	۲۰ رنومبر تا ۲۱ ردسمبر	مشتری
۱۰	جدی	۲۱ ردسمبر سے تا ۲۰ رجنوری	زحل
۱۱	دلو	۲۱ رجنوری تا ۱۸ رفروری	زحل، یورانس
۱۲	حوت	۱۹ رفروری تا ۲۰ رمارچ	مشتری، نپچون

جدول نمبر ۲

بروج	منسوبی
حمل	ا،ل،ع،ی
ثور	ب،و
جوزا	ک،ق
سرطان	ح،ھ
اسد	م
سنبلہ	پ،غ
میزان	ر،ت،ط
عقرب	ظ،،ذ،ض،ز،ن
قوس	ف
جدی	ج،خ،گ
دلو	س،ش،ص،ث
حوت	د،چ

جدول نمبر ۳

عدد	منسوبی پتھر
۱	یاقوت
۲	موتی
۳	پکھراج
۴	ہیرا
۵	زمرد
۶	فیروزہ
۷	حجر القمر
۸	نیلم

۹	گارنٹ

جدول نمبر ۴

بروج	منسوبی جواہر
حمل	مرجان، عقیق، یمنی، اوپل، یاقوت
ثور	ہیرا، درنجف، مرجان سرخ، موتی
جوزا	زمرد، زبرجد، پکھراج
سرطان	موتی، پکھراج زرد، عقیق زرد، لہسنیہ، نیلم
اسد	یاقوت، عقیق، مرجان، نیلم
سنبلہ	لاجورد، عقیق زرد، زبرجد، اوپل
میزان	ہیرا، سنگ دودھیا، پکھراج، درنجف، لہسنیہ، مرجان
عقرب	مرجان، عقیق سرخ، یاقوت، ہیرا
قوس	پکھراج، زرد، زمرد، فیروزہ، لہسنیہ
جدی	نیلم، گاؤمیدک، عقیق، یمنی، موتی، درنجف
دلو	نیلم عقیق، یمنی
حوت	پکھراج سفید، درنجف، لاجورد

پتھروں کا عمومی استعمال کا طریقہ

جب بھی کوئی پتھر استعمال میں لائیں یہ یقین کر لیں کہ اصل ہے۔ اس پتھر کے استعمال سے پہلے اناج یا مرغی بطور صدقہ ضرور دیں۔ صدقہ اگر اپنے نام یا برج کی مناسبت سے دیں تو بہتر ہے ورنہ پتھر کی مناسبت سے صدقہ دیں اس سلسلے میں مزید معلومات اور اصلی پتھروں کے حصول کے لئے آپ ہمارے پتے پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند (یوپی)
پن کوڈ: ۲۴۷۵۵۴
موبائل نمبر: 09997564404-09897648829

اپنے شہر میں ان پتوں سے ماہنامہ طلسماتی دنیا حاصل کریں

ROSHAN DARSI KUTUBKHANA
Saleem Raza Book Seller
New House No. 983, Old 551
Hajjan Rabia Manzil, Motinala
Jabalpur, 482002 M.P.

MISKEEN BOOK DEPOT
1526, Ghosiya Ka Rasta
Ramganj Bazar, Jaipur, 302003 Raj.

S.K. AHMAD
New Madina Urdu Book Seller
Near Jama Masjid, Station Road
Manecherial, 504208 Distt. Adilabad A.P.

NASEEM BOOK DEPOT
50/229, Dal Mandi
Varanasi 221001 U.P.

NATIONAL BOOK DEPOT
56, Top Khana Road, Ujjain M.P.

WAQAR BOOK CENTRE
Chowk Bazar, Nanded, 431604 M.S.

KHALEEL BOOK DEPOT
Inamdarpura, Telipura Chowk
Akola 444001 M.S.

VAKEEL BOOK DEPOT
Mohd. Ali Road, Ahmedabad Guj.

QARI WAHIDULLAH
SHAMA BOOK DEPOT
Panch Batti, Tonk, Raj. 304001

ROYAL NEWS AGENCY
Makbara Bazar, Kota, Raj.

MINAR BOOK DEPOT
Madina Masjid,
Adilabad 504001 A.P.

SAWERA BOOK DEPOT
Abdul Azeez, Kalu Tower, Nayapura
M. Ali Road, Malegaon, 423203

HAFEEZ BOOK CENTRE
Behind Plice Control Room
Kurnool 518001

NASEEM BOOK DEPOT
77, Colootola Street, Kolkata 700073

POOJA PUSTAK STORE
Subzi Mandi, Saraimeer, Azamgarh U.P.

NATIONAL BOOK HOUSE
Jameel Colony, Walgaon Road,
Amravati M.S.

NOOR NABI BOOK SELLER
News Paper Agent
Dal Mandi, Varanasi, U.P.

MEHBOOB BOOK DEPOT
Opp. Russel Market
Shivaji Nagar, Bangalore, 560051

ABDUL SATTAR BOOK SELLER
Compani Bagh, Muzaffarpur, Bihar

M.H. MULLAL
News Paper Agent C/o Moti Medical
Indi Road, Bijapur, 586101

MADINA BOOK DEPOT
Netaji Road, Raichur K.S.

HABIBI KITAB GHAR
Madani Masjid
Tikore Raod, Dharwar 580001 K.S.

KALEEM BOOK DEPOT
Khas Bazar, Ahmedabad, Guj.

GULISTAN BOOK AGENCY
Urdu Bazar, 2832, Sawday Road
Mysore 570021 K.S.

QARI KITAB GHAR
Royal Nawab Complex
Shah-e-Alam Road, Ahmedabad Guj.

KITAB CENTRE
Shamshad Market, A.M.U.
Aligarh, 202002 U.P.

ASGHAR MAGAZINE CORNER
Jama Masjid, Mominpura
Nagpur 440018 M.S.

SHOQEEN BOOK DEPOT
Bahadurganj,
Shahjahanpur U.P.

MOMIN BOOK CENTRE
Bhindi Bazar,
Belgaum 590002

MOIZ BOOK STALL
Bus Stand Road,
Karimnagar 505002

JAVED AZIZI
News Paper Agent
Mohd. Ali Road,
Akola 444001 M.S.

AZEEM NEWS AGENCY
267, Near Bangali Colony
Singar Talai
Khandwa 450001 M.P.

FAIZI KITAB GHAR
Mehsol Chowk, Umar Road,
Sitamarhi, 843302 Bihar

CITY BOOK DEPOT
Qasab Pada Masjid
M. Ali Road, Malegaon, M.S.

GOHAR PRESS & BOOK DEPOT
323, Triplican, High Road
Chennai, T.N.

NAZEER BOOK DEPOT
323, Triplican, High Road
Chennai T.N.

MOHD. JAWED NAYYAR
BOOK SELLER
56, Nakhas Khana,
Allahabad U.P.

AFTAB BOOK DEPOT
Subzi Bagh, Patna 800004

MOON TRADERS BOOK SELLER
Delhi Gate Road,
Nagaur Raj. 341001

HAJI ABUL QAYYUM
NEW HAJI BOOK DEPOT
Basheer Ganj, Bhaji Mandi Road,
Beed, 431122 M.S.

KAMALIA BOOK DEPOT
Tatarpur, Bhagalpur 812002 Bihar

MINARA DEENI BOOK DEPOT
Masjid Road, Patel Chember
Latur 413512 M.S.

SHABNAM BOOK STALL
Machi Bazar Masjid,
Shopping Centre, Room No.2
Gali No 7, Kasab Bada,
Dhule 424001 M.S.

SALEEM BOOK CENTRE
97/1, High Road,
Pernambut 635810 T.N.

SHAIKH MEHBOOB
Agent News Paper
Baselkhi Road, Near Madina Masjid
P.o. Udgir 413517, Distt. Latur, M.S.

ABDUL WAHID & SONS
Main Road, Ranchi, Bihar 834001

SULTAN HYDER KHAN
Indori, Qannauj Sugandh Bhandar
Bus Stand, Manawar
Distt. Dhar, 454446 M.P.

M.M. KATCHI BOOK STALL
Bhandiwad Base
Hubli, 580020 K.S.

AKHLAQ AHMAD
URF CHHOTE
Moh. Qazipura,
Nea Masjid Alam Shaheed Markaz Wali,
Bahraich, 271801 U.P.

NEW KITAB MANZIL
Tatarpur,
Bhagalpur 412002, Bihar

AZKIYA BOOK SHOP
& GENERAL STORE
51, Nayapura, Indore, 452003

MOLVI MOHD. AZHAR
Husaini Kitab Ghar, P.o. Mantha
Distt. Jalna, 431504, M.S.

HABEEBUR RAHMAN FAROOQI
122, Barhamnipura
Bahraich, 271801 U.P.

AZAD KITAB GHAR
Sakchi Bazar
Jamshedpur 831001

KHAN BOOK STALL
Nizamuddin Chowk, Shah Ganj
Aurangabad, 431001 M.S.

AL FURQAN BOOK DEPOT
Darul Uloom, P.o. Porkran
Distt. Jesalmer, 345021 Raj.

MUNSHI BOOK DEPOT
Sanjay Nagar, P.o. Kopar Gaon
Distt. Ahmead Nagar, 423601 M.S.

FIRDOS KITAB GHAR
No. 3, Dari Complex
Rasoolpur, Bank Road
Dharwad, 580001 K.S.

RASHEED BOOK DEPOT
Mandi Bazar
Burhanpur, 450331 M.P.

M. A. QADEER
News Agent
P.o. Bodhan, 503185
Distt. Nizamabad, A.P.

JAVED BOOK HOUSE
M.G. Chowk
Kolar 563101 K.S.

H. H. HABEEBUR RAHMAN
BOOK SELLER
P.o. Chhabra Gugor
Distt. Baran, Raj. 325220

SHARMA BOOK STALL
Sadar Bazar, Nehtaur,
Bijnor U.P.

ANWAR BOOK DEPOT
Chowk Bazar, Howra Post Office
Bagban Gali, Nanded 431604 M.S.

UNIQUE STATIONARY
& BOOK SELLER
Old Bus Stand, P.o. Nirmal
Distt. Adilabad, A.P. 504106

RASHEED AHMAD
Akhbar Wale
Near Shaheen Hotel,
Kheradiyon Ka Mohalla,
Jodhpur 342001 Raj.

SIDDIQ BOOK DEPOT
37, Aminabad Park,
Lucknow U.P.
M. MANZAR ALAM
TAYYAB ATTAR HOUSE
Jama Masjid, Main Road,
P.o. Motihari,
Distt. East Chaparan, Bihar

ABDUS SATTAR
Panahkola, P.o. Madhupur
Distt. Deoghar 415353

MOHD. KHURSHEED QASMI
Maktaba Qasmia, Millat Nagar,
Bhusawal 425201 M.S.

SAYED ABID PASHA
684/16th Gate, Sayed Alam Mohalla
P.o. Channapatna 571501
Distt. Bangalore K.S.

J. MOHD. YOUSUF
National Book House,
49, Chunnam Bukar Street,
P.o. Ambur 635802
Distt. Vellore T.N.

MOHD. ARIF DANISH RAZVI
Near Dr. Parvez Ansari,
Bacside Allah Wali Masjid,
Zetunpura, Bhiwandi, Thane 480302

MOLANA MOHD. RIYAZUDDIN
Vill. Sahadullahpur
Distt. Gopalganj 841428 Bihar

SAMEER BOOK DEPOT
Near R.K. Model School
Shahid Sarai, Siwan 841226 Bihar

AB. JUNAID AHMAD
Johar News Paper Agency
M.M. Johar Ali Road
Kalamb Chowk, Yavatmal 545001

MAQBOOL NOVEL GHAR
City Chowk, Aurangabad,
431001 M.S.

NAEEM BOOK DEPOT
Sadar Bazar,
Maunath Bhanjan U.P.

VISHAL NEWS PAPER AGENT
Railway Book Stall
Nizamabad, 503001 A.P.

ABDUL MAJEED SHEKH
Ahmed Book Seller, Moh. Peth,
Near Javed Kirana, Parbhani 431401

S.I. SHAIKH
H. No. Z-3-Ac 100 1362 Nala Road
Ambedkar Nagar, P.o. Shirdi
Ta. Rahta, Distt. Ahmed Nagar M.S.
423109

SHAMS NEWS AGENCY
Beside Agra Sweet, Farmanwadi
Hyderabad 500001 A.P.

MAGAZINE CENTRE
146, D.N. Road,
Mahendra Chambers
Ground Floor, Shop No. 2
Mumbai 400001

ABDULLAH NEWS AGENCY
Lal Chowk, Ist Bridge,
Srinagar J & K 190001

MANZOORUL HASAN
Shop No. 6, Paper Mrket
Rail Bazar, Kanpur Cant
208001

SHAIKH AKRAM MANSOORI
20-4-226/8, Mahboob Chwok,
Charminar, Hyderabad 500002 T.S.

MIRZA BOOK DEPOT
Kohna Mughal Pura, Nai Sarak
Muradabad U.P. 244001

INDIA BOOK STALL
Laxmi Takis Road,
Near Sarai Jumerati,
Bhopal, 462001 M.P.

دست غیب کا روحانی فامولہ

یقین محکم کے ساتھ اس کا آزمائیں

سفید کپڑے پر ہری روشنائی سے یا ہری پنسل سے یہ نقش لکھیں:

۲۲۰	۲۳۱	۱۱۴	۱۲۶	۱۹۱	۱۲۰
۲۳۱	۱۱۴	۱۲۶	۱۹۱	۱۲۰	۲۲۰
۱۱۴	۱۲۶	۱۹۱	۱۲۰	۲۲۰	۲۳۱
۱۲۶	۱۹۱	۱۲۰	۲۲۰	۲۳۱	۱۱۴
۱۹۱	۱۲۰	۲۲۰	۲۳۱	۴۱۱	۱۲۶
۱۲۰	۲۲۰	۲۳۱	۱۱۴	۱۳۶	۱۹۱

طریقہ عمل یہ ہے کہ اس کپڑے کی جس پر نقش بنا ہوا ہو ایک تھیلی بنالیں اور تھیلی اس طرح تیار کریں کہ نقش اندر کی سائڈ میں چلا جائے۔ ۱۴؍دن تک یہ عمل کریں کہ عشاء کی نماز کے بعد چار رکعت نفل پڑھیں۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد دس بار سورہ اخلاص، دوسری رکعت سورہ فاتحہ کے بعد ۲۰؍ بار سورہ اخلاص، تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ۳۰؍ بار سورہ اخلاص، چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ۴۰؍ بار سورہ اخلاص۔

نماز سے فراغت کے بعد سو مرتبہ استغفار پڑھیں۔ ایک ہزار مرتبہ درود شریف اور ایک ہزار مرتبہ حسنا اللہ و نعم الوکیل پڑھیں۔

یہ نقش مسدس کا نقش ہے۔

اس کے بیت اول میں قل ہو اللہ احد کے ۲۲۰ ہیں۔ بیت ثانی میں اللہ الصمد کے ۲۳۱ ہیں۔

بیت ثالث میں لم یلد کے ۱۱۴ ہیں۔ بیت رابع میں ولم یولد کے ۱۲۶ ہیں۔

بیت خامس میں لم یلد کے ۱۹۱ ہیں۔ اور بیت سادس میں کفواً احد کے ۱۲۰ ہیں۔

ایک ضلع کو ٹول ۱۰۰۲ ہے۔ جملہ اضلاع کے مجموعی اعداد ۸۰۱۶ ہیں۔

اس تھیلی کو اپنے پاس رکھیں اور ۱۴؍دن کی پابندی کے بعد جو بھی آمدنی ہو اس کو اس تھیلی میں ڈالتے رہیں اور خرچ کرتے رہیں۔ انشاء اللہ یہ تھیلی کبھی روپیوں سے خالی نہیں رہے گی، اس تھیلی کے اندر جھانکنے کی اور روپیوں کو شمار کرنے کی غلطی نہ کریں۔ انشاء اللہ اس انداز کی خیر و برکت ہوگی کہ عقلیں حیران رہ جائیں گی۔

(ماہنامہ طلسماتی دنیا، جنوری، فروری ۲۰۱۱ء)

دولت مند بننے کا حیرتناک عمل

جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی مالی پریشانیاں ختم ہو جائیں اور اس کو جائز راستوں سے مال کثیر حاصل ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ سب سے پہلے اپنے نام اور اپنی والدہ کے نام کے اعداد نکالے اس کے بعد اس میں ۱۲۸۷ کا اضافہ کرے۔ اور اپنے نام کے پہلے حرف کے جو اعداد ہوں وہ بھی ان میں جمع کرے نیز ۲۰۱ بھی اس میں جمع کرے اور اپنے نام کے پہلے حرف کے جو بھی اعداد ہوں ان کو بھی شامل کرے۔ اور اپنے نام کے پہلے حرف کے مطابق جو بھی اسم الٰہی ہو اس کے اعداد بھی شامل کرے۔

اس کے بعد اپنے عنصر کے اعتبار سے مربع کا نقش تیار کرے۔

عنصر معلوم کرنے کے لئے اپنے نام کے اعداد کو چار سے تقسیم کرے، تقسیم کے بعد اگر ایک باقی رہے تو عنصر آتشی ہے۔ اگر دو باقی رہے تو عنصر بادی ہے۔ اگر تین باقی رہے تو عنصر آبی ہے اور صفر بچے تو عنصر خاکی ہے۔ اگر عنصر آتشی ہے تو نقش کی رفتار یہ رہے گی۔

۷۸۶

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

اگر عنصر بادی ہو تو نقش کی رفتار یہ رہے گی۔

۷۸۶

۱۴	۷	۹	۴
۱	۱۲	۶	۱۵
۸	۱۳	۳	۱۰
۱۱	۲	۱۶	۵

اگر عنصر آبی ہو تو نقش کی رفتار یہ رہے گی۔

۷۸۶

۱۱	۸	۱	۱۴
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۶	۳	۶	۹
۵	۱۰	۱۵	۴

اگر عنصر خاکی ہو تو نقش کی رفتار یہ رہے گی۔

۷۸۶

۱۵	۴	۵	۱۰
۶	۹	۱۲	۳
۱۲	۷	۲	۱۳
۱	۱۴	۱۱	۸

نقش کو اپنے ستارے کی ساعت میں عروج ماہ میں پر کریں اور نقش تیار کرنے کے بعد آیت کریمہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ. سو مرتبہ پڑھ کر آگے پیچھے تین تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر اس نقش پر دم کر دیں۔ اور ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں۔ اس کے بعد روزانہ اپنے نام کے پہلے حرف کے مطابق جو بھی اسم الٰہی ہو اس کو سو مرتبہ نماز فجر کے بعد پڑھیں۔ نماز ظہر کے بعد ''یَا اَللّٰہُ'' سو مرتبہ پڑھیں نماز عصر کے بعد ''یَا لَطِیْفُ'' سو مرتبہ پڑھیں، نماز مغرب کے بعد ''یَا قَوِیُّ'' سو مرتبہ اور نماز عشاء کے بعد ''یَا عَزِیْزُ'' سو مرتبہ پڑھیں۔ انشاء اللہ چند ہفتوں کے بعد فتوحات کا دور شروع ہوگا۔ رزق کے دروازے کھل جائیں گے اور رزق ایسی جگہ سے بھی ملے گا جہاں سے رزق ملنے کا کوئی گمان بھی نہیں ہوگا۔ حیرتناک عمل ہے یقین کے ساتھ کریں اور اپنے دامن کو مراد سے بھر لیں۔

مثال: اگر سلیم احمد ابن عارفہ بانو کے لئے نقش بنانا ہو تو کاروائی

اس طرح سے ہوگی۔

اعداد۔ سلیم احمد	۱۹۳
اعداد عارفہ بانو	۴۱۵
اضافہ	۱۲۸۷
مزید اضافہ	۲۰۱
	۲۰۹۶
اعداد حرف اول س	۲۰
اسم الٰہی یا سمیع	۱۸۰

کل اعداد ۲۳۳۶ ہوئے۔ قاعدے کے مطابق اس میں بیس سے ۳۰ رگھٹا دیئے۔ ۲۳۰۶ باقی رہے۔ ان اعداد کو چار سے تقسیم کر کے مربع کا نقش بنائیں۔

۴)۲۳۰۶(۵۷۶
۲۰
۳۰
۲۸
۲۶
۲۴
۲

دو باقی رہنے کا مطلب ہے کہ خانہ ۹ میں ایک کا اضافہ ہوگا۔ عنصر معلوم کرنے کے لئے ۱۹۳ کو چار سے تقسیم کیا۔

۴)۱۹۳(۴۸
۱۶
۳۳
۳۲
۱

تقسیم کے بعد ایک باقی رہا۔ گویا کہ سلیم احمد عنصر آتشی ہے۔ اب اس نقش کو آتشی چال سے اس طرح پر کریں گے۔

۷۸۶

۵۸۳	۵۸۷	۵۹۰	۵۷۶
۵۸۹	۵۷۷	۵۸۲	۵۸۸
۵۷۸	۵۹۲	۵۸۵	۵۸۱
۵۸۶	۵۸۰	۵۷۹	۵۹۱

سلیم احمد کو بعد نماز فجر ''یا سَمِیعُ'' بعد نماز ظہر ''یَا اَللّٰہُ'' بعد نماز عصر ''یَا لَطِیفُ'' بعد نماز مغرب ''یَا قَوِیُّ'' اور بعد نماز عشاء ''یَا عَزِیزُ'' سو سو مرتبہ پڑھنا ہوگا۔ اور نقش بنانے کے بعد مذکورہ آیت سو مرتبہ پڑھ کر نقش پر دم کر دیں۔

اپنے نام کا حرف اول دیکھیں کہ کیا ہے۔

اگر نام کا حرف اول	م	ہو تو نقش عروج ماہ میں اتوار کے دن پہلی ساعت میں بنائیں۔
اگر نام کا حرف اول	ح، ہ	ہو تو نقش عروج ماہ میں پیر کے دن پہلی ساعت میں بنائیں۔
اگر نام کا حرف اول	الف، ل، ع، ی، ز، ذ، ض، ظ، ن	ہو تو نقش عروج ماہ میں منگل کے دن پہلی ساعت میں بنائیں
اگر نام کا حرف اول	چ، د، ف	ہو تو نقش عروج ماہ میں بدھ کے دن پہلی ساعت میں بنائیں۔
اگر نام کا حر اول	چ، د، ف	ہو تو نقش عروج ماہ میں جمعرات کے دن پہلی ساعت میں بنائیں
اگر نام کا حرف اول	ب، و،	ہو تو نقش عروج ماہ میں جمعہ کے دن پہلی ساعت میں بنائیں۔
اگر نام کا حرف اول	ث، س، ش، ص ج، خ، گ،	ہو تو نقش عروج ماہ میں سنیچر کے دن پہلی ساعت میں بنائیں۔

نوٹ: نقش باوضو تیار کریں۔ نقش لکھتے وقت اگر بتی جلالیں۔ اور نقش تیار کرنے کے بعد اس پر مذکورہ آیت سو مرتبہ پڑھ کر دم کر کے اس کو ۲۴ گھنٹے سوا کلو جوار میں رکھ دیں۔ اس کے بعد استعمال کریں اور جوار جنگلی کبوتروں کو ڈال دیں۔ انشاء اللہ حیرتناک نتائج برآمد ہوں گے۔ زبردست فتوحات ہوں گی۔ اور رزق کے دروازے ہر طرف سے کھلتے چلے جائیں گے۔ اس نقش کی مذکورہ شرائط کے ساتھ ماہنامہ طلسماتی دنیا کے ہر قاری کو اجازت دی جاتی ہے۔

(ماہنامہ طلسماتی دنیا، ستمبر ۲۰۰۴ء)

دست غیب کا مبارک عمل

طلسماتی دنیا کے قارئین کے لئے ایک قابل قدر یادگاری تحفہ

باصلاحیت قارئین کے لئے ہم دست غیب کا ایک مجرب اور مبارک عمل پیش کرتے ہیں جو بے حد زود اثر ہے اور اکثر اکابر کے معمولات میں شامل رہا ہے۔ جو لوگ مالی پریشانیوں کا شکار ہیں، جن کی آمدنی کم ہے اور اخراجات زیادہ ہیں، ان کے لئے یہ عمل قابل قدر تحفہ ہے، وہ اس عمل سے فائدہ اٹھائیں اور کامیابی ملنے پر ہمیں اور "ہاشمی روحانی مرکز" دیوبند کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

عمل یہ ہے کہ نوچندی اتوار گزر کر جو پیر کی شب آئے اس شب سے اس عمل کی شروعات کریں۔ غروب آفتاب کے بعد رات کے ۱۲/ بجے تک عمل کا بہترین وقت ہے، عمل اس طرح شروع کریں کہ ۱۲/ بجے سے پہلے عمل مکمل ہو جائے۔

پہلی رات میں سات سات مرتبہ درود ابراہیم اور درمیان میں ستر مرتبہ سورۂ فاتحہ

دوسری رات میں چھ چھ مرتبہ درود ابراہیم اور درمیان میں ساٹھ مرتبہ سورۂ فاتحہ

تیسری رات میں پانچ پانچ مرتبہ درود ابراہیم اور درمیان میں پچاس مرتبہ سورۂ فاتحہ

چوتھی رات میں چار چار مرتبہ درود ابراہیم اور درمیان میں چالیس مرتبہ سورۂ فاتحہ

پانچویں رات میں تین تین مرتبہ درود ابراہیم اور درمیان میں تیس مرتبہ سورہ فاتحہ

چھٹی رات میں دو دو مرتبہ درود ابراہیم اور درمیان میں بیس مرتبہ سورۂ فاتحہ

ساتویں رات میں ایک ایک مرتبہ درود ابراہیم اور درمیان میں دس مرتبہ سورۂ فاتحہ

اسی طرح تین مہینوں تک اس عمل کو جاری رکھیں اور ہر ماہ نوچندی اتوار سے شروع کریں۔ اگر کسی ماہ نوچندی اتوار کو چاند عقرب میں ہو تو عمل کی شروعات بعد میں کسی بھی دن سے کرلیں۔ انشاء اللہ تین ماہ کے اندر رحمتِ خداوندی کی ہوئیں چلنی شروع ہو جائیں گی اور غیب سے حیرتناک ذرائع سے روزی کے آثار پیدا ہوں گے اور خیر و برکت کی بھی کوئی کمی نہیں ہوگی۔ (ماہنامہ طلسماتی دنیا، جنوری، فروری ۲۰۱۱ء)

اہم مجرب نقوش

خواص سورئہ ناس: واسطے دفع ہونے سحر کے سورۂ ناس سو بار پڑھے اور نقش لکھ کر اپنے پاس رکھیں۔ اس نقش کے کل اعداد ۵۲۹۶/رہیں اور چال خانہ نہم میں ہیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۲۳	۱۳۲۷	۱۳۳۰	۱۳۱۶
۱۳۲۹	۱۳۱۷	۱۳۲۲	۱۳۲۸
۱۳۱۸	۱۳۳۲	۱۳۲۵	۱۳۲۱
۱۳۲۶	۱۳۲۰	۱۳۱۹	۱۳۳۱

خواص سورئہ احقاف: جب کسی کو دیو پری ستائے سورۃ احقاف ۷/بار لکھ کر گلے میں ڈالے اور اگر باطہارت اس سورۃ کا نقش لکھ کر اپنے پاس رکھے بھوت پریت سے بچا رہے اس کے کل اعداد ۷۳۷۷۴ ہیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۸۴۴۳	۱۸۴۴۶	۱۸۴۴۹	۱۸۴۳۶
۱۸۴۴۸	۱۸۴۳۷	۱۸۴۴۲	۱۸۴۴۷
۱۸۴۳۸	۱۸۴۵۱	۱۸۴۴۴	۱۸۴۴۱
۱۸۴۴۵	۱۸۴۴۰	۱۸۴۳۹	۱۸۴۵۰

خواص سوئہ حشر: اگر کوئی حاجت ہو ۴/رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں ایک بار سوۂ حشر پڑھے حاجت بر آئے گی، جس کو بہت نسیان ہو اس سورۃ کو چینی کی رکابی پر لکھ کر مینہ کے پانی سے دھو کر پیئے، نسیان دور ہوگا اور نقش لکھ کر اپنے پاس رکھے تو تونگر ہو۔ تو اس کے کل اعداد ۱۳۳۴۶۱/رہیں۔

۷۸۶

۳۳۳۶۵	۳۳۳۶۸	۳۳۳۷۱	۳۳۳۵۷
۳۳۳۷۰	۳۳۳۵۸	۳۳۳۶۴	۳۳۳۶۹
۳۳۳۵۹	۳۳۳۷۳	۳۳۳۶۶	۳۳۳۶۳
۳۳۳۶۷	۳۳۳۶۲	۳۳۳۶۰	۳۳۳۷۲

خواص سورئہ ممتحنہ: جب کسی لڑکی کی شادی نہ ہوتی ہو تو سوۂ ممتحنہ پانچ بار پڑھی جائے تو اس کا نکاح کسی نیک بخت مرد سے ہوگا۔ اگر کسی کو طلحال ہو تین روز تک چینی کی رکابی پر لکھ کر پیئے طلحال دور ہوگا یا اس کا نقش لکھ کر گلے میں ڈالے اس کے کل اعداد ۱۰۱۳۵۰/رہیں۔

۷۸۶

۲۵۳۳۷	۲۵۳۴۰	۲۵۳۴۳	۲۵۳۳۰
۲۵۳۴۲	۲۵۳۳۱	۲۵۳۳۶	۲۵۳۴۱
۲۵۳۳۲	۲۵۳۴۵	۲۵۳۳۸	۲۵۳۳۵
۲۵۳۳۹	۲۵۳۳۴	۲۵۳۳۳	۲۵۳۴۴

خواص سورئہ عنکبوت: واسطے دفع ہونے غم کے سورۂ عنکبوت کو سات بار پڑھے اور اگر لکھنا آتا ہو تو مشک و زعفران سے لکھ کر پیئے اور اس کا نقش لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ اس کے کل اعداد ۲۷۵۲۹۷ ہیں۔

۷۸۶

۶۸۸۲۴	۶۸۸۲۷	۶۸۸۳۰	۶۸۸۱۶
۶۸۸۲۹	۶۸۸۱۷	۶۸۸۲۳	۶۸۸۲۸
۶۸۸۱۸	۶۸۸۳۲	۶۸۸۲۵	۶۸۸۲۲
۶۸۸۲۶	۶۸۸۲۱	۶۸۸۱۹	۶۸۸۳۱

خواص سوئہ زلزال: جب کسی کو کوئی مشکل پیش آئے اس سورۃ کو ۷۰/بار پڑھے مشکل آسان ہوگی اور اس کا نقش لکھ اپنے پاس رکھے اس کے کل اعداد ۱۹۹۶۶/رہیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۹۹۱	۴۹۹۴	۴۹۹۷	۴۹۸۴
۴۹۹۶	۴۹۸۵	۴۹۹۰	۴۹۹۵
۴۹۸۶	۴۹۹۹	۴۹۹۲	۴۹۸۹
۴۹۹۳	۴۹۸۸	۴۹۸۷	۴۹۹۸

خواص سورۂ تغابن :جوکوئی سورۃ تغابن کوتین بار پڑھا کرے اس کے مال میں برکت ہواور مرگ مفاجات سے محفوظ رہے اوراگر نقش لکھ کراپنے پاس رکھے تو جمیع آفات سے محفوظ رہے اس کے کل اعداد ۷۹۷۴۱/ ہیں۔

۷۸۶

۱۹۹۳۵	۱۹۹۳۸	۱۹۹۴۱	۱۹۹۲۷
۱۹۹۴۰	۱۹۹۲۸	۱۹۹۳۴	۱۹۹۳۹
۱۹۹۲۹	۱۹۹۴۳	۱۹۹۳۲	۱۹۹۳۳
۱۹۹۳۷	۱۹۹۳۶	۱۹۹۳۰	۱۹۹۴۲

خواص سورۂ محمد :کوئی سورۃ محمد کومشک وزعفران اورزمزم سے لکھ کر پیئے رفعت وجاہ حاصل ہواوراگر بیمار پیئے صحت پائے اوراس کا نقش لکھ کر گلے میں ڈالے دشمنوں پر فتح پائے اس کے کل اعداد ۱۸۰۶۵۵/ ہیں اور چال خانہ ۱۳/ میں ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۵۱۶۳	۴۵۱۶۶	۴۵۱۷۰	۴۵۱۵۶
۴۵۱۶۹	۴۵۱۵۷	۴۵۱۶۲	۴۵۱۶۷
۴۵۱۵۸	۴۵۱۷۲	۴۵۱۶۴	۴۵۱۶۱
۴۵۱۶۵	۴۵۱۶۰	۴۵۱۵۹	۴۵۱۷۱

خواص سورۃ الجمعہ :جب میاں بیوی میں باہم مخالفت ہو جمعہ کوسورۂ جمعہ تین بار پڑھے اور پانی پردم کرکے دونوں کو پلائے اگر اس سورۂ کوصدف پرلکھ کراپنے مال میں رکھے برکت ہواور نقش اس کا واسطے موافقت زوجین موثر ہوگا اوراس کے کل اعداد ۶۱۵۲۵/ ہیں اور چال خانہ پنجم میں ہے۔

۷۸۶

۱۵۳۸۱	۱۵۳۸۴	۱۵۳۸۷	۱۵۳۷۳
۱۵۳۸۶	۱۵۳۷۴	۱۵۳۸۰	۱۵۳۸۵
۱۵۳۷۵	۱۵۳۸۹	۱۵۳۸۲	۱۵۳۷۹
۱۵۳۸۳	۱۵۳۷۸	۱۵۳۷۶	۱۵۳۸۸

خواص سورۂ منافقون :اگرکسی شخص کا بہ سبب چغل خور کے نقصان یاضرر ہوتا ہو ۱۶۰/ مرتبہ سورۂ منافقون پڑھے اگرکسی کی آنکھ میں درد ہوتواس سورۃ کودم کرے اچھا ہوجائے گا اوراس سورۃ کا نقش لکھ کراپنے پاس رکھے دشمن کے شر سے محفوظ رہے گا۔ اس کے کل اعداد ۵۳۲۵۶/ ہیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷۷۵۳	۱۷۷۴۸	۱۷۷۵۵
۱۷۷۵۴	۱۷۷۵۲	۱۷۷۵۰
۱۷۷۴۹	۱۷۷۵۶	۱۷۷۵۱

خواص سورۂ نبا :جس شخص کوضعف بصارت ہووہ سورۂ نبا کو پڑھے روشنی زیادہ ہوگی۔ اور نقش لکھ کراپنے پاس رکھے اور ایک گھول کر روزانہ پیئے اور آنکھوں پر لگائے۔ اسکے کل اعداد ۵۲۶۵۶/ ہیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷۷۵۳	۱۷۷۴۸	۱۷۷۵۵
۱۷۷۵۴	۱۷۷۵۲	۱۷۷۵۰
۱۷۷۴۹	۱۷۷۵۶	۱۷۷۵۱

(ماہنامہ طلسماتی دنیا جون ۲۰۱۵ء)

☆☆☆　　☆☆☆　　☆☆☆

☆علم پڑھنا اوراس کا پڑھانا بے فائدہ ہے جب تک کہ اطاعت وخوف بھی ساتھ ساتھ نہ رہیں۔

☆حضرت مالک بن دینارؒ کے پاس اگر کتا آبیٹھتا تو اسے نہ دھتکارتے اور فرماتے "برے دوست سے یہ اچھا ہے، اور آدمی کی کے برا ہونے کو یہی کافی ہے کہ وہ خود نیک نہ ہواور نیک لوگوں کو برا کہے۔

☆حضرت حسن بصریؒ کو جو شخص دیکھتا اسے خیال گزرتا کہ گویا ابھی کسی ناگہانی مصیبت میں مبتلا ہوئے ہیں۔ کیونکہ اکثر رنج وخوف ان پر طاری رہتا۔

☆حضرت عمر بن عبد العزیز فرماتے ہیں کہ "مجھے نزع کے وقت کم تکلیف کا ہونا پسند نہیں کیونکہ یہ آخری مصیبت ہے جس پر مومن کو اجر ملے گا۔"

☆حضرت سہل تستریؒ سے عبداللہ بن مبارکؒ نے دریافت کیا کہ کیا آپ کو پسند ہے کہ آپ کل مرجائیں؟ فرمایا نہیں بلکہ ابھی مرنے کو پسند کرتا ہوں۔

تسخیر سندونی

قارئین کرام آج کی محفل میں سندونی کا مستند عمل حاضر خدمت ہے۔ آج کے دور میں ہر کوئی جنات، موکلات، دیوی دیوتا، پری، کو مسخر کرنے کا شوق کثرت سے رکھتا ہے، لیکن سندونی کا عمل عملیات کی دنیا میں اپنا مقام رکھتا ہے۔ یہ عمل کچھ عرصہ قبل میں نے کیا تھا اور بفضل خدا کامیابی ہوئی تھی۔ یہ عمل محترم عامل شاہد الیاس سلیمی صاحب کا ہے۔ اب ہم اپنے اصل موضوع کی طرف آتے ہیں۔ سندونی کا عمل مندرجہ ذیل ترکیب سے ہے۔

رَهِینَ نَسرِینَ بَرِینَ اَکجَ اَکجَ سرَ سَندُونِی اُومبتُ. بَهتُ سَوَاهَا تُم بُدُوحُ. اسے ایک ہزار مرتبہ پڑھیں پھر مندرجہ ذیل کو ایک ہزار ورد کریں۔ جو یہ ہے۔

بِحَقِّ یَا غَوثَ الثَّقَلَینِ وَیَا قُطبِ رَبَّانِی سَیِّد عَبدُ القَادِرِ جِیلَانِی اُحضُرِیُ السَّاعَة بِاِذنِ اللّٰهِ اَحضُرِیُ السَّاعَة بِحَقِّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ وَبِحَقِّ شَیخ عَبدُ القَادِرِ جِیلَانِی یَا مَیطَطرُونُ اَغِشنِی بِاِذنِ اللّٰهِ یَافَتَّاحُ یَاوَهَّابُ

عروج ماہ میں متواتر تین رات تک علیحدہ کمرہ میں عمل کریں۔ دوران عمل کمرہ میں آپ کے علاوہ کوئی نہ جائے۔ کمرہ پاک صاف ہو اگر فرش پکا ہے تو اوپر ریب بچھالیں۔ سندونی کے لئے کرسی رکھیں کیونکہ وہ زمین پر نہ بیٹھے گی۔ دوران عمل صرف اگربتی کا بخور روشن کریں۔ منگل کے دن گزرا کر بدھ کی نوچندی رات سے شروع کریں۔ تین رات مسلسل وقت مقررہ پر عمل پڑھیں۔ تعداد میں کمی بیشی نہ ہونے دیں ورنہ ناکامی ہوگی۔ عمل کے ساتھ ہر بار بسم اللہ لازمی پڑھیں۔ تین رات میں سندونی حاضر ہوگی۔ حاضری ہونے پر معاہدہ کرلیں جتنا عرصہ اپنے پاس رکھنا چاہیں طے کرلیں آپ اگر صرف اپنا کام چاہتے ہیں تو طے کرلیں اگر سونے کی خواہش ہے تو جتنا روز چاہئے طے کرلیں، روزانہ دے گی۔ یہ نہایت خوبصورت حسین وجمیل عورت ہے۔ جس کی مثال آپ کو دنیا میں نہیں ملے گی۔ دوران عمل مضبوط حصار کریں۔ بوقت ضرورت آپ کا ہر کام کرے گی تمام تر دنیاوی امورات سے اس کا عامل فارغ البال ہوجاتا ہے۔

میں سندونی کے لئے ایک کنٹھ مالا لکھ رہا ہوں اس کو عمل کرنے سے آدھا گھنٹہ قبل پڑھ لیں۔ تسخیر سندونی کے لئے اس کنٹھ کو ۱۰۰ بار پڑھ کر پھر سندونی کا عمل کریں۔ روزانہ ایسا ہی کریں۔ اس طریقے سے سندونی بہت جلد تسخیر ہوجائے گی۔ کنٹھ یہ ہے۔

''اللہ پاک محمد خا کی توڑ زنجیر توازی آکھی غوث قطب سب تیرے ساتھی ہوئے شہنشاہ دلدل تے سوار دُلدل تے قدم تب دھرو مراد میری حاصل کرو۔

بہر حال سندرونی کا موضوع طویل ترین ہے۔ جس پر مکمل کتاب لکھی جاسکتی ہے۔ اس عمل کی اجازت کسی قابل اعتبار عامل سے لے لیں بغیر اجازت ہرگز عمل نہ کریں ورنہ رجعت کا شکار ہوجائیں گے۔

(ماہنامہ طلسماتی دنیا اپریل ۲۰۰۷ء)

ایک رات میں ہمزاد تابع کرنے کا عمل

صرف ایک رات میں ہمزاد تابع کرنے کا عمل یہ ہے۔ اس عمل کو صحیح طریقے سے اور مکمل شرائط کے ساتھ کرنے والے لوگ کامیابی سے انشاء اللہ ہمکنار ہوں گے۔ یہ عمل ان لوگوں کے لئے جو ہمزاد تابع کرنے کے شوقین ہیں لیکن ان کے پاس وقت نہیں ہے ایسے لوگ اس عمل کی قدر کریں اور اس کو انجام دینے کی کوشش کریں۔

اس عمل کا طریقہ یہ ہے کہ ایک کپڑا جو تقریباً نصف فٹ یعنی ۱۶ انچ کا ہو اور وہ کپڑا کھدّر کا ہو اگر نہ یہ کپڑا کسی ایسی لڑکی نے بنایا ہو جو ابھی بالغ نہیں ہوئی تو اور بھی بہتر ہے۔ پھر سنیچر کے دن ایک مینڈک لے کر اس کو ذبح کریں اور اس کے خون سے اس کھدر کے کپڑے کو تر بتر کرلیں۔ پورے کپڑے کو خون میں رنگنے کی ضرورت نہیں۔ البتہ اس بات کی کوشش کریں کہ کپڑے پر خون زیادہ سے زیادہ لگ جائے پھر ایک چراغ لیں جو مٹی کا ہو۔ تانبے کا ہو یا پھر جست کا ہو لیکن ہو کورا۔ اس سے پہلے وہ کسی بھی معاملے میں استعمال نہ ہوا ہو۔ اس چراغ پر مندرجہ ذیل نقش کندہ کریں اگر چراغ مٹی کا ہو تو کالی روشنائی سے لکھ دیں۔ یہ نقش سورۂ کوثر کا ہے۔ چراغ کے سامنے سوا کلو بتاشے اور مختلف پھل جو پانچ کلو کے قریب ہوں رکھ دیں اور چراغ جلا کر بعد نماز عشاء سورۂ کوثر ۲۱ مرتبہ پڑھیں اول آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ دوران عمل یا عمل کے ختم پر ایک حبشی حاضر ہوگا جو آپ کی ممکنہ خدمت کرنے کے لئے تیار رہے گا۔ اس کے سامنے اپنا مقصد رکھیں اور آئندہ اس کو حاضر کرنے کے لئے طریقہ اسی سے پوچھیں اس کے بعد اس کو جانے کی اجازت دیں۔ کیونکہ اگر آپ نے چراغ نہیں بجھایا تو وہ بچہ غائب نہیں ہوگا اور اس کو خواہ مخواہ زیادہ دیر تک روکے رکھنا صحیح نہیں ہوگا۔ اگر خدانہ خواستہ ایک رات میں حبشی بچہ حاضر نہ ہو تو پھر دوسری رات اس عمل کو دہرائیں اور اس رات میں بھی اگر کامیابی نہ ملے تو تیسری رات پھر اس عمل کو کریں۔ انشاء اللہ تیسری رات میں ضرور کامیابی مل جائے گی۔ جو لوگ پہلے سے سورۂ کوثر کے عامل ہوں یعنی کسی بھی طرح انہوں نے اس سورۃ کی زکوٰۃ نکال رکھی ہے یا جو لوگ حروف تہجی کی زکوٰۃ نکال چکے ہوں وہ لوگ جلد اس عمل میں کامیابی سے ہمکنار ہو جاتے ہیں۔ سورۂ کاثر کا نقش یہ ہے۔ یہ نقش ایسے شخص سے لکھوائیں جس نے نقش مثلث کی باقاعدہ زکوٰۃ ادا کر رکھی ہو۔

۷۸۶

۹۱۹	۹۱۴	۹۲۱
۹۲۰	۹۱۸	۹۱۶
۹۱۵	۹۲۲	۹۱۷

(ماہنامہ طلسماتی دنیا مئی ۲۰۰۷ء)

شوگر کا لاجواب روحانی علاج

شوگر کتنی بھی بڑھی ہوئی ہو۔ اس روحانی علاج کے ذریعہ اس کو کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔

☆ اگر آپ کو شوگر ہے اور آپ کوئی دوا لے رہے ہیں تو اس علاج کے شروع کرنے کے بعد ایک مہینہ تک دوا جاری رکھیں۔ ایک دم دوا بند نہ کریں۔

☆ دو مہینے تک واجبی پرہیز کرتے رہیں۔ خصوصیت کے ساتھ میٹھی چیزوں سے پرہیز کریں۔

☆ تین کلومیٹر تک مسلسل چہل قدمی کرتے رہیں۔ شوگر بالکل ختم ہوجائے گی اور انشاء اللہ اس کے بعد دوا اور پرہیز کی بھی ضرورت نہیں رہے گی لیکن اگر پھر بھی پرہیز جاری رکھیں تو بہتر ہے۔

صبح ناشتے سے پہلے دوپہر کے کھانے سے پہلے اور رات کو کھانے سے پہلے آدھا گلاس پانی ایک مرتبہ یہ آیت پڑھ کر دم کریں۔ اور اس پانی کو پی لیں۔

آیت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَقُلْ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا ○ (سورۂ بنی اسرائیل) جب تک یہ آیت یاد نہ ہو اس کو دیکھ کر پڑھتے رہیں۔ اس نقش کو جو ذیل میں دیا ہے کالی روشنائی سے لکھ کر اپنے گلے میں ڈال لیں۔ نقش باوضو اور قبلہ رو ہو کر لکھیں اور چال کا خیال رکھیں۔ اس نقش کو آتشی چال سے لکھا جائیگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۳۱	۱۴۴	۱۱۴۱	۱۱۳۸
۱۱۴۲	۱۱۳۷	۱۱۳۲	۱۱۴۳
۱۱۳۶	۱۱۳۹	۱۱۴۶	۱۱۳۳
۱۱۴۵	۱۱۳۴	۱۱۳۵	۱۱۴۰

آتشی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

ایک مہینے تک اس نقش کو ایک گھنٹے پانی میں گھولنے کے بعد سونے سے پہلے رات کو پیا کریں۔ لگاتار ۳۰ نقش پینے ہیں۔ یہ نقش مثلث بھی آتشی چال سے لکھا جائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵۲۱	۱۵۱۴	۱۵۱۹
۱۵۱۶	۱۵۱۸	۱۵۲۰
۱۵۱۷	۱۵۲۲	۱۵۱۵

اس نقش کی آتشی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱	۲
۳	۵	۷
۴	۹	۲

جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ شوگر ایک با ہونے کے بعد پھر ختم نہیں ہوتی اور شوگر کے مریض کو عمر بھر دوائیں سے شوگر کنٹرول رکھنی پڑتی ہے وہ اس رروحانی علاج پر تجربہ کر کے دیکھیں۔ اس روحانی علاج سے ہزاروں لوگ شفایاب ہو چکے ہیں اور وہ اس بات کا اعتراف کرنے پر مجبور ہیں کہ قرآن حکیم جو سرچشمہ ہدایت ہے وہ جسمانی اور روحانی امراض کے لئے ذریعہ شفاء بھی ہے۔ عاملین سے التماس ہے کہ وہ اس روحانی علاج کے ذریعہ اللہ کے ان بندوں کی خدمت کریں جو شوگر کی وجہ سے کمزور اور ناتواں ہو گئے ہیں اور ان کی زندگی کا کیف ختم ہو چکا ہے۔ انشاء اللہ معالجین کو مایوسی نہیں ہوگی اور امراض سے شفایاب ہو کر لاکھوں لوگ انہیں دعاؤں سے نوازیں گے۔

(ماہنامہ طلسماتی دنیا جنوری، فروری، ۲۰۱۰ء)

تسخیر ہمزاد کا بے نظیر عمل

ہمزاد کو تسخیر کرنے کے لئے اس عمل کو پورے یقین کے ساتھ کریں، یہ عمل ۴۰ دن کا ہے اور بہت ہی موثر عمل ہے، اس عمل کے لئے ایسے کمرے کا بندوبست کریں جو بالکل تنہائی کا ہو اس میں کسی اور کی آمدورفت دورانِ عمل ۴۰ روز تک نہ ہو۔

اس کمرے کے اندر کوئی سامان وغیرہ بھی نہ ہو صرف یہ سامان وہاں موجود ہو، جانماز، چراغ، نقش اور عمل کے لئے دو چادریں، جانماز کا رنگ سرخ ہوں، نقش بھی سرخ روشنائی سے پُر کریں تو بہتر ہے۔

عمل کے اوقات کے علاوہ اس کمرے میں تالہ ڈالیں اور کسی کو وہاں آمدورفت کی اجازت نہ دیں، ورنہ عمل بے کار ہو جائے گا۔

دورانِ عمل پرہیز جلالی رکھیں اور کھانے کے لئے ایک ہی طرح کا کھانا مقرر کرلیں، کھانا خود اپنے ہاتھ سے تیار کریں اور نوچندی اتوار سے اس عمل کی شروعات کریں، دوران عمل تو باوضو رہنا ہی ہے کوشش کریں کہ عام طور پر بھی باوضو رہیں، عمل کے دوران چراغ کو اپنی پشت پر رکھیں، عمل کی شروعات کے وقت پہلے دن قبلہ رو رہیں، اس کے بعد رجال الغیب کا لحاظ کرتے ہوئے اپنا رخ بدلتے رہیں۔ مندرجہ ذیل نقش کو کسی بڑے کاغذ پر لال روشنائی سے لکھ کر کسی گتے پر چپکا لیں اور روزانہ چار زانو ہو کر اس نقش کی طرف دیکھتے ہوئے عمل شروع کریں، ہر روز ۲۱ سو مرتبہ "یا بدوح" پڑھنا ہے اور دوران عمل نقش کی طرف دیکھنا ہے، ۲۱/روز کے بعد کی شبیہہ اور جھلک نقش میں نظر آنے لگے گی دورانِ چلہ ہمزاد اگر بات کرنا چاہے تو اس سے ہرگز ہرگز بات نہ کریں، ۴۰ ویں دن یا ۴۱ ویں دن اس سے قول وقرار کریں اور اس کو بلانے کا طریقہ اسی سے معلوم کریں۔

یہ ہمزاد اگر تابع ہو گیا تو سمجھ لیں کہ اب آپ بادشاہ ہو گئے، اس ہمزاد سے ناجائز کام نہ لیں اور جائز کاموں میں یہ ہمزاد عامل کی ہر طرح سے مدد کرے گا اور قدموں میں خزانے لا کر ڈال دے گا۔ نقش اس طرح بنائیں۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے اہم مضامین ''سلور جوبلی نمبر'' میں نہیں سمیٹے جا سکے۔ اس لئے ادارہ طلسماتی دنیا نے ''سلور جوبلی نمبر'' کا ضمیمہ نکالنے کا پروگرام بنایا ہے تاکہ یہ علمی اور معلوماتی دستاویز ادھوری نہ رہ جائے

انشاء اللہ مارچ کا شمارہ سلور جوبلی نمبر کا ضمیمہ ہوگا

جو اہم مضامین اس شمارے میں نہیں سمیٹے جا سکے انہیں آپ مارچ کے شمارے میں پڑھ سکیں گے

ضمیمہ اس لحاظ سے بھی ایک یادگار ہوگا کہ اس میں حضرت مولانا حسن الہاشمی کے ان تمام شاگردوں کی تفصیل پیش کی جائیگی جو روحانی تحریک کے دوران شاگرد بنے، ظاہر ہے کہ یہ تمام شاگرد روحانی تحریک کا ایک بہت بڑا ستون ہیں اور ہاشمی روحانی مرکز کوان پر ناز ہے۔ ان شاگردوں پر ایک نظر ڈال کر آپ کو یہ اندازہ ہو جائے گا کہ روحانی تحریک کس قدر اہتمام اور ذمہ داری کے ساتھ چل رہی ہے اور ادارہ طلسماتی دنیا اس دور حاضر کو معتبر اور مستند عاملین عطا کرنے کی کس قدر عظیم الشان جدوجہد کرنے میں مصروف ہے۔

''ضمیمہ'' کے بغیر سلور جوبلی نمبر ادھورا رہے گا اس لئے اپنے ایجنٹ سے ضمیمہ ضرور حاصل کرلیں، ضمیمہ کا ہدیہ پچاس روپے ہوگا

ابوسفیان عثمانی منیجر ماہنامہ طلسماتی دنیا، دیوبند، ۲۴۷۵۵۴

موبائل نمبر: 9756726786

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

دارالعلوم میں تبلیغی سرگرمیوں سے متعلق مولانا ابوالقاسم نعمانی کا بیان

ایک جرأت مندانہ اقدام

عالمی روحانی تحریک کے سربراہ مولانا حسن الہاشمی نے کہا کہ دارالعلوم دیوبند میں تبلیغی سرگرمیوں سے متعلق جو بیان دارالعلوم دیوبند کے مہتمم مولانا ابوالقاسم نعمانی نے دیا ہے وہ ایک جرأت مندانہ اقدام ہے اس کی قدر کرنی چاہئے۔ مولانا نے کہا کہ دارالعلوم دیوبند ایک علمی ادارہ ہے جو دینی تعلیم کو فروغ دینے کے لئے اور مسلمانوں کے عقائد کی درستگی اور حفاظت کے لئے برسوں سے اپنی ذمہ داری نبھا رہا ہے، اس ادارے میں داخل طلبہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ دوران تعلیم دوسرے مشاغل سے اجتناب برتیں اور فارغ وقت میں اپنی علمی استعداد بڑھانے کی جدوجہد کریں۔ مولانا نے کہا کہ ہمارے اکابرین دوران تعلیم طلبہ کو بیعت بھی نہیں کرتے تھے کہ مبادا طلبہ کا دھیان تحصیل علم سے بھٹک نہ جائے۔ مولانا نے کہا جو لوگ یا جو جماعتیں طلبہ کو دوسرے مشاغل کی دعوت دیتی ہیں ان کی نیت خواہ کتنی بھی پاکیزہ کیوں نہ ہو ان کا یہ عمل دینی مدارس کے طلبہ کے لئے ضرر رساں ہے اور یہ عمل علم دین سے کاٹ دینے کے مترادف ہے۔ مولانا نے کہا کہ دین کی تبلیغ کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے لیکن ہر فرض کا اسلام میں ایک وقت متعین ہے کسی بھی فرض کو ہر وقت ادا کرنے کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔ مولانا نے کہا کہ یہ بھی غلو ہے کہ دارالعلوم دیوبند سے فارغ ہونے کے بعد جب تک طلبہ ایک سال جماعت میں نہیں لگاتے، ان کا علم معتبر نہیں مانا جاتا۔ اور ان کی خلوص وللّٰہیت پر شک کیا جاتا ہے۔ مولانا نے کہا کہ اس طرح کی مبالغہ آمیزیوں نے دعوت کی ذمہ داریاں ادا کرنے والوں کو متشدد بنا دیا ہے اور اسلام عبادات کے معاملہ میں بھی غلو اور تشدد کا قائل نہیں۔ جماعت کے ہر فرد کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اہل علم اہل علم ہی ہوتے ہیں اور دیگر لوگ کتنے بھی کسی معاملہ میں جدوجہد کرنے والے ہوں وہ اہل علم کے برابر نہیں ہوسکتے۔ مولانا نے کہا کہ پاکستانی علماء نے تبلیغی جماعت کے دونوں دھڑوں کو ایک کرنے کے لئے جو فارمولے پیش کئے ہیں وہ اپنی جگہ درست لیکن پاکستان اور ہندوستان کے علماء کو تبلیغی جماعت کی اصلاح کی بھی فکر کرنی چاہئے۔ مولانا نے کہا کہ دعوت کا کام کرنے والی ایک معتبر اور ایک وسیع ترین جماعت اگر اسی طرح بھٹکتی رہی اور اگر غلط باتوں سے پہلوتہی کی جاتی رہی تو قیامت کے دن تمام علماء سے بھی باز پرس ہوگی۔ مولانا نے کہا کہ اس صورت حال کے پیش نظر امت مسلمہ کو دارالعلوم دیوبند کا ساتھ دینا چاہئے اور دارالعلوم دیوبند سے یہ درخواست کرنی چاہئے کہ دونوں جماعتوں کی اصلاح کے لئے وہ مزید اقدامات کرے اور حق کو ظاہر کرنے کے لئے کسی کے ساتھ بھی کسی بھی طرح کی رعایت نہ کرے، یہی اس جماعت کے ساتھ خیر خواہی ہے جس کی بنیاد اخلاص اور خدا ترسی کے ساتھ حضرت مولانا الیاسؒ نے رکھی تھی۔

TILISMATI DUNYA(MONTHLY)
ABULMALI,DEOBAND 247554(U.P)
R.N.I.66796/92,RNP/SHN/61,2018-20
Issue january,february 2019
POSTING DATE 25-26-BEFORE EVERY MONTH